فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
دافع ضلالت ضلول ... معتبرہ منقول جامع اقوال علمای فحول
... جہول قامع غفلت غفول اسنی
السیف المسلول
فی
منکر علم غیب الرسول ص
از افادات وافاضات ... احمد رضا خان صاحب دام بفیضہ الشمول
حسب الارشاد حامی دین متین جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری الہزاروی ...
باہتمام تام وسعی مالاکلام جناب حاجی یوسف حاجی عبد الستار غفر لہما اللہ الغفار
در مطبع گلزار حسنی بحلیہ طبع محلی گردید

علم غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ کئے راقم نے بحوالہ کتب مع نقل عبارات دونون کے جواب
لکھدیئے اور ثابت کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ماکان و ما
یکون دیا ہی چونکہ راندیری صاحب کو توسنت استاذیہ کا احیاء کرکے سرخروئی حاصل کرنا اور گویا
مصداق پدر نتواند پسر تمام کند کا بنا تھا اون جوابون کے حصول کے بعد چند روز تو صبر کیا معلوم نہین کہان
اوسکو روانہ کیا اور کس کس سے اوسمین مدد لی اور کون کون سے فرقہ نے اونکو دیکھکر اپنا خون جگر کھاکر تمویہ و تلمیع کر
جوابین کی پھر بھی کسی سے کچھ نہ بن پڑی تو اون جوابونمین سے وہ عبارات کہ جنسے صراحۃً اونکے مقصود فاسد کا رد
ہوتا تھا حذف کرکے چند اوراق سیاہ کرکے اور چند خزعبلات لکھکے راقم کے پاس روانہ کئے کہ یہ اون دونون
فتوونکا جواب ہی راقم کو اوسکے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی اسلئے کہ راقم کے دونون فتوونکے دیکھنے سے ہر
ایک منصف مزاج ادنی فہم والا بھی جان سکتا ہی کہ اگر اونکی تمام عبارت منقولہ کو باقی رکھا ہوتا اور حذف نہ کیا ہوتا
تو اون عبارات کے روسے اون اوراق سیاہ کی مردودیت اور ارتکاب عناد و تعصب و کتمان حق بعد العلم سیاہ
کنندہ کا واضح ہو جاتا اور یہ تمویہ و تلمیع نہو سکتا اسیواسطے اون عبارات کو راندیری صاحب نے حذف
کردیا ہی راقم نے اونھین ایام شوال ۱۳۱۵ھ مین ایک کارڈ راندیری صاحب کو لکھا اوسمین اونکے خیانات
و عبارات راقم کی قطع و برید جواب سے عاجز ہو کر کرنا اور در صورت ایسی قطع و برید نکرنے اور باقی رکھنے عبارات
راقم کی اونسے ہی بعض اقوال راندیری کا جواب ہو جانا ظاہر کیا اوس کارڈ کا جواب راندیری نے کچھ ندیا
اور بالکل خاموشی اختیار کی راقم بھی خاموش رہا کہ شاید راندیری نے انصاف کیطرف رجوع کی اور راقم
جواب لکھنے سے باز رہا چند ورق لکھکر چھوڑدیئے راندیری کے انصاف کی طرف رجوع کرنیکے گمان پر اب اس
سال ۱۳۱۶ھ کو راقم مبتلی مرض فالج سخت ہوا اور راندیر وغیرہ نواح مین اوسکی خبر شایع ہوئی تو راندیری نے
اِسکو غنیمت جانا اور اپنے رسالہ کو طبع کرایا اسی زمانہ بعد رمضان شوال ۱۳۱۶ھ کو راقم نے طبع ہو جانیکی خبر
پائی تو پھر خیال کیا کہ اگرچہ جواب لکھنے کی چندان ضرورت نہین لکن جو شخص ایسے امر قبیح تعصب و کتمان حق
بعد العلم کا ارتکاب کرے اور خدا تعالیٰ کا خوف اور بندون کی شرم نکرے تو اوسکو عوام کالہوام کو دھوکہ دینے
اور فخر کرنیکہ ہمارے رسالہ کا جواب نہو سکا کب خوف و شرم آویگی فلہذا راقم نے اوسکی مردودیت کا اظہار اسی
حالت زار یعنی مرض فالج مین ہی بطور مشتی نمونہ از خرواری مناسب جانا الآن اشرع فی المقصود بتوفیق
المعبود **قولہ** اس عبارت کا مفاد اتنا ہی کہ وحی الہام وغیرہ سے غیب معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت اوس شخص پر ہوگی

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ • وما اظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ • فجعلہ معجزۃ وکرامۃ لمن اھتدیٰ • والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی زوی لہ مشارق الارض ومغاربہ فعلمہ کل ما ھو من فوق السمٰوٰت العلیٰ الی ما تحت الثریٰ • وآلہ واصحابہ الذین صاروا باتباعہ ارباب التقدس والنھیٰ • فحصل لھم بنور ایمانھم خفیات الآخرۃ والاولیٰ •

اما بعد واضح ہو کہ **گنگوہی** اور **دیوبندی** اور **انبیٹھوی** نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسر شان باین طور کرنا شروع کی ہی کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **شیطان لعین** کے علم کو زیادہ بتاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ بنی آدم سے بشریت مین برابر مین فقط وحی مین زائد کہتے ہین اور آپکے ذکر ولادت کو سانگ کنہیا کا اور تعزیہ داری روافض سے بدتر بتاتے ہین اور اسی قسم کے خرافات اونکی کتاب **براہین قاطعہ ردِ انوار ساطعہ** جو تالیف **خلیل انبیٹھوی** کی ہی اور جسپر تقریظ **رشید گنگوہی** کی ہی اوسمین بہ تمام مزخرفات موجود ہین اوسکے متعدد جواب مطبوع ہو چکے ہین **علماء عرب و عجم** نے اوسکی تردید کی ہی **علماء حرمین شریفین** کے **مفاتی مذاہب اربعہ** نے اوسکی مردودیت پر مواہیر ثبت فرمائی ہین اور مؤلف و مقرظ کو زندیق و **شیطان** تک بعض علما نے تحریر فرمادیا ہی یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد پھر ۱۳۱۵ھ سے **میان گنگوہی** مقرظ کے شاگرد **میان غلام محمد** ساکن قصبہ رانیر ضلع سورت نے پھر اوس مزخرفات دیرینہ کو رواج دینے کیواسطے اور سنت استاذیہ پر عمل کرنیکے واسطے سلسلہ جنبانی شروع کی راقم کے پاس یکے بعد دیگرے دو استفتا دربارہ

صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ کوحی والھام وکذا لو اسندہ الی امارۃ عادیۃ بجعل اللہ قال صاحب الھدایۃ فی کتابہ مختارات النوازل واما علم النجوم فھو فی نفسہ حسن غیر مذموم اذ ھو قسمان حسابی وھو حق وقد نطق بہ الکتاب قال اللہ تعالی والشمس والقمر بحسبان ای سیرھما بحساب واستدلالی بسیر النجوم وحرکۃ الافلاک علی الحوادث بقضاء اللہ وقدرہ وھو جائز کاستدلال الطبیب بالنبض علی الصحۃ والمرض ولو لم یعتقد بقضاء اللہ تعالی وادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اھ اس سے واضح ہے کہ وحی والہام وعلامت عادیہ واستدلال بسیر نجوم وحرکت فلک علی الحوادث بقضا و قدر کا معتقد نہو یا بذاتہ جاننے کا مدعی ہو تو کفر ہے ورنہ نہیں) یہ تمام عبارت راقم کی ہے جس سے غرض راقم کی یہ ہے کہ ذرایع سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق مین جمیع جزئیات وکلیات جاننے کا دعوی کرنا کفر نہین بنفسہ جاننے کا دعوی کفر ہے راندیری نے جو اسمین کلام کیا اس سے یہ غرض راقم کی کہان مرتفع ہوئی منصفین غور فرماوین پھر راندیری نے اس عبارت مین سے فقط یہ آخری عبارت رد المحتار کی تھوڑی سی نقل کرکے ختم کر دیا اور اوسپر یہ قول کہنا شروع کر دیا جو اوپر مذکور ہوا **اولاً** اوسمین یہ کلام ہے کہ اول عبارت اسواسطے راندیری صاحب نے حذف کر دی کہ اوس سے واضح ہے کہ غیب کی دو قسم ہین ایک قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے اور دوسری قسم خاص ساتھ خدا تعالی کے نہین ہے یعنے وہ جسپر دلیل ہے اور یہی قسم کہ جسپر دلیل ہے انبیا علیہم السلام واولیاء کرام وغیرہم جانتے ہین اور اس قسم کے غیب کے دعوی کرنیسے کافر نہین ہوتا ہے اس سے واضح ہے کہ راقم نے ایسے جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق مین نہین کیا خواہ اونپر کوئی دلیل ہو یا نہو بلکہ راقم کے قول سے وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وجزئیات وکلیات مراد ہین جنکا علم بدلیل وحی یا فراست یا کشف یا الہام آپکو اللہ تعالی نے دیا ہے اگرچہ فی الواقع وہ جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون ہین لیکن ایسے ہین کہ سبب و استدلال ذریعہ کیطرف مسند ومنسوب ہین اور اونپر دلیل ہے جنکے علم کا اعتقاد کفر نہونا عبارت رد محتار سے واضح ہے البتہ بنفسہ و بذاتہ جاننیکا اعتقاد کفر ہونا عبارت مذکورہ سے واضح ہے بنفسہ و بذاتہ جاننیکا معتقد نہ راقم ہے نہ دوسرا کوئی مسلمان راندیری صاحب اسکو حذف نکرتے اور اسکو ذکر کرکے پھر قول مذکور اپنا بیان کرتے تو ہر ادنی و اعلی جان لیتا کہ راقم کے قول سے راندیری صاحب کے قول کو بالکل کچھ علاقہ ہی نہین ہے یہ قول یا سفاہت یا عناد وتعصب سے راندیری صاحب سے صادر ہوا ہے کیونکہ راقم کے قول مین مطلق جمیع جزئیات وکلیات کے جاننے کا دعوی کہان ہے جو راندیری صاحب بغیر تقیید کے یہ کہتے ہین کہ

جو یہ کہے کہ کوئی شخص غیب کو مذکور ذرائع سے بھی نہین جانتا ہی لیکن اسکا قائل کوئی نہین ہی کلام ہی تو فقط اسمین ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ جلشانہ نے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شی آپکے
احاطہ علم سے باہر وخارج نہین ہی پس اسکا ثبوت چاہئے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب** نے **راقم**
کی عبارت مین قطع وبرید بیجا کی اور عبارت منقولہ **تفسیر کبیر** و **تفسیر بیضاوی** کو جنسے واضح ہی کہ غیب کے دو قسم ہین
ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری وہ جسپر کوئی دلیل نہو اول قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین اور دوسری قسم اللہ
تعالی کے ساتھ خاص ہی حذف کیکے عبارت منقولہ از **ردمحتار** کو غیر مراد پر محمول کرکے یہ قول مذکور کہا جس سے
یہ معلوم ہو کہ **راقم** کا یہ دعوی تھا کہ تمام ماکان ومایکون خواہ اوسپر دلیل ہو یا نہو کل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم جانتے ہین **راقم** اپنے فتوی اولی کی عبارت نقل کرتا ہی اوسکو دیکھکر منصفین واقف ہوجاوین کہ **راقم** نے کیا
کہا ہی اور **راندیری** نے کیا اوسپر کہتے ہین **راقم** کی عبارت یہ ہی (غیب جمہور مفسرین کے نزدیک عبارت اوس چیز سے
جو حاسہ سے غائب ہو اور بداہت عقل بھی اوسپر دلالت نکرے پھر اوسکے دو قسم ہین ایک وہ جسپر دلیل ہو دوسری
وہ جسپر کوئی دلیل نہو چنانچہ **تفسیر کبیر** مین تحت آیت یؤمنون بالغیب کے ہی قول جمہور المفسرین ان الغیب
هو الذی یکون غائبا عن الحاسة ثم هذا الغیب ینقسم الی ما علیه دلیل والی ما لیس علیه دلیل انتهی
اور **تفسیر بیضاوی** مین ہی والمراد به الخفی الذی لا یدرکه الحس ولا یقتضیه بداهة العقل اور **تفسیر**
کبیر کی عبارت مذکورہ سے چند سطور کے بعد یہ عبارت ہی انه لا نزاع فی انا نؤمن بالاشیاء الغائبة عنا فکان
ذالک التخصیص لازما علی الوجهین فان قیل افتقولون العبد یعلم الغیب ام لا قلنا قد بینا ان الغیب ینقسم
الی ما علیه دلیل والی ما لا دلیل علیه فهو سبحانه وتعالی العالم به لا غیره واما الذی علیه دلیل فلا یمنع ان
نقول نعلم من الغیب ما لنا علیه دلیل انتهی پس اس سے غیب کے دو قسم ہونا اور ایک قسم غیب کا خدا تعالی کے ہی
ساتھ خاص ہونا اور دوسری قسم کا خدا تعالی کے ساتھ خاص نہونا اور اس کہنے کا غیر ممتنع ہونا کہ جس غیب
پر ہمکو دلیل حاصل ہی وہ ہم جانتے ہین واضح ہی پس ثابت ہوا کہ نہ علی الاطلاق غیب دانی کی نفی مخلوق سے درست
ہی اور نہ علی الاطلاق غیر اللہ کیواسطے غیب دانی کا اثبات درست ہی البتہ جس غیب پر دلیل غیر اللہ کو حاصل ہو
اوسکا اثبات غیر اللہ کیواسطے درست ہی اور وحی والہام وکشف علامت عادیہ واستدلال ونحوہ سے غیب کا
جاننا یہ تمام اوس قسم مین داخل ہین کہ جو قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین ہی باب المرتد **ردالمحتار** مین
بعد ذکر مسئلہ بزازیہ کے ہی حاصله ان دعوی الغیب معارضة لنص القرآن میکفر بها الا اذا اسند ذلك

صحیح

کے بتانے سے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہو اور اسی بنا پر وہ یہ بھی کہتا ہو کہ وہ
میرے نکاح مین شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہا کے نزدیک کافر ہوگا) یہ قول راندیری صاحب کا اول قول
کے مناقض اسواسطے ہو کہ اول قول مین تو ذرائع مذکورہ سے غیب جاننے سے انکار کا انکار راندیری صاحب
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکا قائل کوئی نہین اور اس دوسرے قول مین کہتے ہین کہ (اللہ تعالی کے بتانے سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہو جاتی ہو) اس قول مین اللہ تعالی کے بتانیکی تصریح
خود راندیری صاحب کرتے ہین یہ اللہ تعالی کا بتانا اون ذرائع مذکورہ وحی والہام وغیرہما مین سے یا
نہین جو رد المحتار مین مذکور ہین اور یہ ذریعہ سے جاننا غیب کا ہوا یا نہین اب اس غیب دانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو ذریعہ وحی یا الہام وکشف سے ہو راندیری صاحب انکار کرتے ہین یا نہین کہ تمام فقہا کے نزدیک
اوسکو کافر بتاتے ہین نعوذ باللہ من ذلک پس راندیری صاحب کے دونون قولونمین تناقض ہونا واضح
ہو جو دلیل جہالت ہو کہ اول مین کہا کہ اسکا کوئی قائل نہین ہو اور دوسرے قول مین خود اوسکے قائل ہوئے
اور خدا کے بتانے سے غیب جانے جو ذریعہ سے جانا ہو اوسکا انکار کیا اور کفر بتایا ہان شاید راندیری صاحب
اسطرح فرماوین کہ وہان ہمنے کہا ہو کہ اوسکا کوئی قائل نہین یعنے کوئی سے مراد علما متقدمین متاخرین معتبرین
اعلی وادنی اہلسنت وجماعت ہین اونمین سے تو کوئی اوسکا قائل نہین ہو اور فرماوین کہ کوئی مین کہ وہ علما
متقدمین متاخرین ہین ہم داخل نہین ہین ہم ان متقدمین ومتاخرین اعلی وادنی سے خارج ہین ہم راندیری
ہین نہ اونمین سے ہم اسلئے کہ کوئی شخص ذرائع سے بھی غیب نہین جانتا قائل ہین تو تناقض کو راندیری صاحب
رفع کر سکتے مین راندیری صاحب سے مسلمانون کو چاہئے کہ یہ سوال کرین کہ تمام فقہا کے نزدیک جو آپ اس
بیچارے کو کافر بتاتے ہین تو تمام فقہا اور صحابہؓ وتابعینؒ وتبع تابعینؒ ومن بعدہم الی یومنا ہذا کو تو آپ کیا بتا سکتے
ہین اور اونکے اقوال پیش کرکے آپ ہرگز اس قول مین صادق نہین ہو سکتے ہین بھلا ائمہ اربعہ حضرات
ابو حنیفہ ومالک وشافعی واحمد بن حنبل رحمہم اللہ کی ہی تصریح اس بارہ مین دکھا دیجے نہ دکھا
سکین تو اپنا کذب وافترا علی الفقہا تسلیم کرکے تائب ہو جائے جو طریقہ صلحا دین کا ہو **شرف الدین ایرانی**
کا طریقہ جو بفتاوی علما حرمین شریفین خارج الاسلام ہو چکا ہو نہ اختیار کیجے جسکو اپنا حامی ومددگار جانتے
ہین اسیواسطے راندیری صاحب نے اپنی یہ تحریر زیر جسکا راقم جواب دیتا ہو **شرف الدین ایرانی**
کے پاس روانہ کی ایک عرصہ تک اوسکے پاس رہی بعد کو اوسکے یہانسے راندیری صاحب کے یہان آئی

(تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم عنایت کیا اور کوئی شی آپکے احاطۂ علم سے باہر وخارج نہین ہی پس اسکا ثبوت چاہیئے) یہ کہنا بعد ذکر عبارت رد المحتار کے راندیری صاحب کو جب مناسب تھا کہ راقم نے اسکا دعوی کیا ہوتا اور عبارت رد المحتار اس دعوے کے ثبوت مین پیش کی ہوتی جب نہ راقم کی عبارت کسی جملہ سے یہ دعوی کرنا راقم کا ثابت ہی اور نہ عبارت رد المحتار راقم نے اس دعوے کی اثبات مین پیش کی ہی تو یہ کہنا کہ اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہی الخ ادنی عقل والا منصف مزاج بھی جانتا ہی کہ یہ قول راندیری یا سفاہت بحت یا عناد وتعصب محض سی صادر ہوا ہی عبارت رد المحتار سی جو غرض راقم کی ہی وہ بعد ذکر کرنے عبارت کے راقم نے بیان کردی ہی اوس غرض سی منہ موڑنا اور اوسکے جواب مین یہ قول کہنا کسی دانا ومنصف کا کام نہین ہی ایسے اقوال جہال اور متعصبین وکاتمین حق سی صادر ہوا کرتے ہین اس محل مین بحث اس سے نہین ہی کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سی ہوئی تھی یا نہین اور جمیع جزئیات پر دلیل وحی یا الہام وکشف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل تھی یا نہین یہان تو اسیقدر سے بحث ہی کہ یہان دعوی راقم نے اسکا نہین کیا اور نہ یہان اسکا اثبات چاہا تھا یہان اسپر کلام کرنا راندیری کا بیموقع وبیمحل ہی **ثانیاً** یہ کہ راندیری صاحب نے آگے چلکر جہان مجدد الف ثانی رحمہ کے مکتوبات کی عبارت کو معنے اختراع کئے ہین وہان غیب کے دو قسم ہونے کا انکار کیا ہی اوس انکار کی پیشبندی کیواسطے بھی راقم کی عبارت کو جسمین بحوالہ تفسیر کبیر وتفسیر بیضاوی کے غیب کی دو قسم ہونا راقم نے بیان کیا ہی راندیری صاحب نے حذف کردی ہی اگر حذف نکرتے اور ذکر کرکے پھر انکار کرتے تو راندیری صاحب کے انکار کا بطلان اور سفاہت یا عناد سے صادر ہونا منصفین جان لیتے اس غرض فاسد کیواسطے بھی راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کو حذف کردیا **ثالثاً** یہ کہ راندیری صاحب نے اپنے اس قول مین جو یہ کہا ہی کہ (یہ حجت اوس شخص پر ہوگی جو یہ کہی کہ کوئی غیب کو مذکور ذرائع سے نہین جانتا ہی اسکا قائل تو کوئی نہین ہی) اس کہنے مین کہ (اسکا قائل کوئی نہین ہی) اور اپنے دوسرے قول مین جو چند ورق کے بعد راندیری نے کہا راندیری صاحب مناقض ہو رہے ہین وہ دوسرا قول راندیری صاحب کا رسالہ راندیری مطبوع لودیانہ کے صفحہ ١٩ اور مطبوع کانپور کے صفحہ ٧ امین یہ ہی (اگر کسی شخص نے مثلاً چہارشنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سی نکاح کیا اور کہا کہ مینے خدا اور اوسکے رسول کو گواہ کیا اور وہ یہ بھی کہتا ہی کہ جسطرح اللہ تعالی کو میرے اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالی

کم عقلی پر دلیل ہین پس مجہو اپنی زندگی کی قسم ہر کہ صاحب براہین گمراہی کے دریاؤنمین گہرے غوطے لگا کر حق تعالے سے مستحق رسوائی کا ہی مفتی حنفیہ مکہ معظمہ کی مُہر مین محمد صالح کمال نام ہی اور مفتی شافعیہ کی مہر مین محمد سعید بابصیل ہی مفتی حنابلہ کی مہر مین خلف بن ابراہیم ہی مفتی حنفیہ مدینہ منورہ کی مہر مین عثمان بن عبد السلام داغستانی ہی اور مدرس مدینہ منورہ اپنی تقریظ مین یہ فرماتے ہین واما ما نقلہ الشیخ الراد عن صاحب البراھین وعن المؤیدین لہ الفسقۃ فانہ کفر صراح وزندقۃ ترجمہ جو بزرگ مؤلف رسالہ تردید نے صاحب براہین اور اوسکے مؤیدین بدکارسے مقولہ نقل کئے ہین وہ صریح کفر و زندقہ ہی ان مدرس صاحب کی مہر مین سید محمد علی بن ظاہر نام ہی اور مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر و مجاور بیت اللہ شریف نے جو اپنی تقریظ مین تحریر فرمایا ہی اوسکے بعض بعض جا ہی سے بطور التقاط لکھا جاتا ہی وہ یہ ہی علماء مدرسۂ دیوبند کی تحریر و تقریر بطریق تواتر مجہہ تک پہنچی کہ تمام افسوس سے کچہ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہون کہ مین جناب مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچہ اور ہی نکلے جسطرف آئے ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سی رونگٹا کھڑا ہوتا ہی حضرت مے نے اول قلم اوسپر اوٹھایا کہ بس مسجد مین ایکدفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت کو بغیر اذان و تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ جائز نہین پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسی علیہ السلام کے برابر سمجہتا تھا اور سب انبیاء بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل کہتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پہنچاتا تھا عیسی اور موسی اور پیغمبرون علیہم السلام کا کیا ذکر ہی اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبندی اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو کہ جنکے سلسلہ مین لکھو کہا صالحین اور ہزارون اولیاء مقبول رب العالمین گذرے ہین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا ہی اور بمضمون سے این سلسلہ از طلای ناب ست ؁ این خانہ تمام آفتاب ست بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کیلئے اور ہی طریقہ برتتا ہی اور دوسرا چھوٹا بھائی اسکا امام الدین نامی چوہڑون اور بھنگیون کی پیغمبری کا دعوی کرتا ہی اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہے حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے اور جو علماء اس مردود کے حق مین کچہ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ دہرمی نہین چھوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ مرد صالح ہی الحمد للہ کہ خدا تعالی نے اسکو جھوٹا کیا پھر حضرت مولوی رشید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور اونکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے محرم کے دنون مین [illegible] سے منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے جناب مولانا اسحق صاحب

جاکر راقم کے پاس آئی **رابعاً** یہ کہ یہ جو کہا کہ (اس عبارت کا مفاد اتنا ہی ہو کہ وحی والہام وغیرہ سے
غیب معلوم ہو جاتا ہو) فقط اتنا ہی کہکر مفاد عبارت کو **راندیری صاحب** حصر کرتے ہین فقط اسیقدر مین کہ
وحی والہام وغیرہ سے غیب معلوم ہو جاتا ہو یہ بھی اوسی شخص کا کام ہو جو مفاد عبارت ومفہوم کلام سے یا تو نا واقف ہو
اور سفاہت سے ایسا کہے یا باوجود جاننے کے ایسا عناداً وتعصباً کہے کیونکہ عبارت رد المحتار جو **راقم** نے اپنے فتوے
مین نقل کی ہو جسکی نسبت **راندیری صاحب** کا ایسا کہنا ہو اوسکا مفاد ومفہوم تو یہ بھی ہو کہ جس علم غیب کے دعوے
سے کافر ہو جاتا ہو وہ وہ ہو جو مسند ومنسوب صراحتہً یا دلالتہً کسی سبب کیطرف نہو اور بذاتہٖ جاننے کا مدعی ہو ورنہ کفر نہین
ہو **راندیری صاحب** کے حصر سے اس مفاد کا انکار ثابت ہوتا ہو پس ایسا کہنا سفیہ یا معاند ومتعصب کا ہی کام
ہو ایسے سفاہات وعنادات کے اقوال **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** مین میان **خلیل انبیٹوی**
کے منقول ہین جو شاگرد رشید **میان رشید** کے ہین جنھون نے **براہین قاطعہ** مین نہ خدا تعالی کو چھوڑا نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ علماء اہلسنت وجماعت کو چھوڑا جنکے رد مین چند رسائل مطبوع ہو چکے ہین اونمین
سے ایک رسالہ تقدیس بھی ہو جسکے آخر مین علماء حرمین شریفین کی مواہیر ہین جنکے ضمن مین **مفتی مکہ معظمہ** یہ فرماتے
ہین وحکم صاحب البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المتزندقين بيقين **ترجمہ** حکم صاحب براہین
کا مع مددگارون اور تقریظ لکھنے والونکے حکم زندیقو نکا ہو اور **مفتی شافعیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین اما صاحب
البراهين والمؤيدين لهم فهم اشبه بالشياطين واهل الزيغ والزندقة وان لم يكونوا كفارا بيقين **ترجمہ**
لیکن صاحب براہین اور اوسکے مؤیدین ہرچند وہ یقینی کافر نہین مگر شیطانون اہل زیغ زندیقون سے (یعنی اونکے
ساتھ مشابہ تر ہین) اور **مفتی حنبلیہ مکہ معظمہ** یہ فرماتے ہین من نسب للذات العلية المقدسة الاتصاف
بالكذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالكفران لم يتب ويرجع عن المقالة **ترجمہ** جو ذات
پاک باریتعالی کو کذب سے متصف کرے بیشک وہ راہ بھولا اور مخالف ہوا اجماع کا اور موصوف ہوا کفر سے اگر
توبہ اور اُس سے رجوع نہ کرے اور **مفتی حنفیہ مدینہ منورہ** یہ فرماتے ہین اطلعت على هذا الرد المتين
والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التي دلت على سراب بقيعة و
برهنت على سخافة عقل ملفق كلماتها النظيعة فلعمري انه لعميق الغوص في لجج الضلال مستهو الخزي
من الملكوت والجلال **ترجمہ** مینے مطالعہ کیا اس مضبوط رد او ر اعتراضات کا جو لاغر وفربہ مین فرق کرنیوالے ہین
وارد ہین مؤلف براہین پر جو جنگل کی ریت پر جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہی راہ دکھاتی ہو اور اُسکی سخت بری باتین

(۹) حاصل اعتراض [illegible] رشید احمد [illegible] مفتی کی طرف سے [illegible]

ازنکہ معظمہ یہ نقل مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم کی بطور التقاط و اختصار کے ہی اس سے میان رشید اور اونکے چیلے چانٹون کے دین و مذہب و اعتقاد و عمل کا بخوبی حال روشن ہی اور علماء حرمین شریفین کے تقریظون سی تو مؤلف براہین خلیل احمد ساکن انبیٹہ جنکے بستی کا حمق مین مشہور ہونا مولوی رحمت اللہ صاحب ارقام فرماتے ہین اور براہین کے مقرظ مولوی رشید احمد و مؤیدین دیوبندیون کے ایمان و اسلام و اہلسنت و جماعت ہونے نہونے کا حال بخوبی روشن ہی خلیل احمد انبیٹوی و نحوہ جنکا یہ حال ہی راندیری صاحب کے متبوع و اصل ایسی تقریرین ہین جیسے راندیری صاحب کرتے ہین اور راندیری صاحب اونکے تابع و فرع ہین چنانچہ اقوال خلیل و نحوہ جو تقدیس الوکیل مین منقول ہین اونمین ایسا ہی کیا ہی کہ بعض آیت و حدیث جو فاضل قصوری نے پیش کی ہین اوسمین ایسی ہی تقریر پر تزویر کہ اسکا تو فقط اتنا ہی مضمون ہی اور اسکا تو فقط اسیقدر مفاد ہی خلیل و نحوہ نے کی ہی وہی تقریر یہ راندیری صاحب اونکے تابع و فرع کرتے ہین کہ اس عبارت کا تو مفاد اتنا ہی خلیل وغیرہ نے وہی عبارت ضعیفہ نا کہ بشہادت خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی ہی جو راندیری صاحب نے پیش کی ہی جسکا ذکر ہوا جیسے خلیل اس امر مین تمام فقہاء کا اتفاق اپنے کذب باطل و افتراء سی بتاتا ہی ایسے ہی یہ راندیری صاحب بتاتے ہین جیسا تقول باطل خلیل و نحوہ نے کیا ہی کہ تکفیر سے بچانے کو کافر بعض نہین کہتے ورنہ کفر ہے نعوذ باللہ من ذلک اور بہت جائے پر راندیری صاحب کا وہی قول ہی جو خلیل وغیرہ وہابیہ کا ہی اس سے واضح ہی کہ احیاء للسنۃ الاستاذ الرشیدیہ والاسماعیلیہ راندیری صاحب اقوال باطلہ وہابیہ کو دلیل بناتے ہین اور خلیل مؤلف براہین و مولوی رشید احمد مقرظ براہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون کا انکار اسواسطے کرتے ہین کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کے علم سے زیادہ زعم کرتے ہین اور اس زیادت کی قطعیت کے قائل ہین چنانچہ براہین کے صفحہ ۵۱ مین ہی شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سی ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا ایمان کا حصہ ہی شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سی ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہی کہ جس سی تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہی اس سے وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور شیطان لعین کے وسعت علم کا اقرار واضح ہی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کو شرک بتانا اور شیطان کے وسعت علم کو شرک نہ بتانا کیسی بے انصافی و ہٹ دھرمی ہی بلکہ بد دینی و بیدینی ہی کہ ایک محل مین یعنے بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ

مرحوم تک عادت تھی کہ عاشورا کے دن بادشاہ دہلی کے پاس جا کر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تھی سو یہ سب اونکے مشایخ کرام واساتذہ عظام مین ہین پر شکر کرتا ہون کہ حضرت رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اوٹھایا اور شہادت کی باطل کرنے پر لب نہ کھولے پھر حضرت رشید نے جو نواسے کیطرف توجہ کی تھی اوسپر بھی اکتفاء نہ کر کے خود ذات حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو کنہیا کا جنم اسٹمی ٹھہرایا اور اوسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونگی گو کوئی کیسے ذوق شوق مین ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے فرمانیسے لکھو کھا علماء صالحین اور مشایخ مقبول رب العالمین اونکے نزدیک بڑے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی مین اسپر بھی اکتفاء نکر کے اور امکان ذاتی سی تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان ذاتی کی باعتبار تو کچھ حد ہی نرہی اور اونکا مرتبہ بڑے بھائی سی بڑھتے نرہا اور بڑی کوشش اسمین کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان لعین کے علم سی کہین کمتر ہے اور ایسے عقیدہ کی خلاف کو شرک فرمایا پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کیطرف تھی اکتفاء نہ کیا ذات اقدس الہی کیطرف متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالی کی حقمین دعوی کیا کہ اللہ تعالی کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ تعالے کے بڑے وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن مین بہت برا سمجھتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کی اور اونکے چیلے چانٹونکی ایسی ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجھپر بہت کھلم کھلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور علماء صالحین اور اولیاء کاملین اور اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین اونکی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی مشکوٰۃ مین حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان مین بھی اس زمانہ کے حالات اور حضرت رشید اور اونکے چیلے چانٹونکی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون بعض بعض جگہہ بعض چیزین نحس مشہور ہین جیسے میری بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہما تھے نحوست مین مشہور ہے کہ عوام صبح کو انکا نام بھی نہین لیتے ہین کرانہ کو بیریون والا شہر اور نانوتہ کو چھوٹا شہر کہتے ہین اور کرسی اور کاندھلہ اور انبیٹہ جو حمق مین مشہور ہین اور ان بستیون کے اہالی مین کچھ نہ کچھ تاثیر ہوتی ہے میرے بستی کی تاثیر میرے مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست کا دیکھا اللہ تعالی مولوی خلیل احمد کو اونکی بستی کے خواص سی بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو اونکے رد مین جزای خیر عطا فرماوے آمین۔ العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما المنان ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ ہجری

اِنہا

واما الكونه من اركانها واحكامها كعامة التكاليف الشرعية التي امر بها المكلفون وكيفيات اعمالهم واجزئتها المترتبة عليها في الآخرة ومايتوقف هي عليه من احوال الآخرة التي من جملتها قيام الساعة والبعث وغير ذلك من الامور الغيبية التي بيانها من وظايف الرسالة واما مالا يتعلق بها على احد الوجهين من الغيوب التي من جملتها وقت قيام الساعة فلا يظهر عليه ابدا على ان بيان وقته مخل بالحكمة التشريعية التي يدور عليها فلك الرسالة وليس فيه مايدل على نفي كرامات الاولياء المتعلقة بالكشف فان اختصاص الغاية القاصية من مراتب الكشف بالرسل لايستلزم عدم حصول مرتبة من تلك المراتب لغيرهم اصلا ولا يدعي احد من الاولياء مافي مرتبة الرسل عليهم السلام من الكشف الكامل الحاصل بالوحي الصريح اھ وحاصله ان الله سبحانه وتعالى متفرد بعلم الغيب المطلق المتعلق بجميع المعلومات وانه انما يطلع رسله على بعض غيوبه المتعلقة بالرسالة اطلاعا جليا واضحا لاشك فيه بالوحي الصريح ولاينافي ذلك ان يطلع بعض اوليائه على بعض ذلك اطلاعا دونه في الرتبة فمن ادعى علم بعض الحوادث بوحي من اهله او بكشف من ذوي الكرامات فهو صادق ودعواه جائز لان ما اختص به تعالى هو الغيب المطلق على مايدعيه العبد ليس غيبا حقيقة لانه انما يكون باعلام الله تعالى كما مر پس اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض حوادث کی اطلاع اپنے برگزیدہ انبیاء و اولیاء کو دی ہے نہ کل کی اور اسی کا دعوی کرنیوالا کسی پیغمبر و ولی کے علم کی بہ نسبت صادق ہے جسکا مفہوم مخالف کہ جو روایت فقہی میں معتبر ہے یہ ہوتا ہے اسکے خلاف یہ دعوی کرنیوالا کہ آنحضرت صلعم کو علم جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا تھا کاذب ہے اور نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے فلان گاؤن میں اسقدر مٹی ہے اور اسقدر پتے گلے ہیں اتنے خشک ہیں اتنے سڑے ہیں اتنے تر و تازہ ہیں وغیرہ اور اسقدر کنکر فلان شخص کے مکان کے دروازہ پر ہیں یا اسقدر اسکے باغ میں ہیں وغیرہ لاتعد ولاتحصی جزئیات کہ ما کان وما یکون کے جزئیات سے ہے اسکی خبر بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسیکو نہیں ہے کیونکہ واما مالا یتعلق بها على احد الوجهين من الغيوب الخ میں داخل ہیں **اقول** وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق یہ جو کہا کہ (اب میں رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ الخ) کیا راندیری صاحب اول کسی مطلب سے آپنے فراغت حاصل کرلی جو اوسکے بعد آپنے یہ کہا کہ اب میں الخ یہ کہنا تو اوسوقت مستقیم ہوتا کہ اول کسی مطلب سے فراغت حاصل ہوگئی ہوتی جو کچھ تقول باطل کیا تھا اوسکا بطلان واضح ہوگیا اوس سے فراغت کیسی پھر اب الخ کہنا چہ معنی دارد سبحان اللہ رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ سل الحسام الہندی سے نقل کرنا عجب ہے پہلا حصہ رد المحتار

علیہ وسلم تو وسعت علم شرک ہوا اور دوسرے محل میں یعنے بہ نسبت ملک الموت و شیطان شرک نہوا ادنی طالب العلم
بھی جانتا ہے جسنے شرح عقائد نسفی بھی پڑھی ہے کہ شرک تو جب ہی ہوتا ہے کہ یا تو سوائے خدا تعالی کے کسیکو واجب
الوجود اعتقاد کرے یا مستحق عبادت کا اعتقاد کرے سیان وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں واجب الوجود یا مستحق
عبادت اعتقاد کرنا کہاں ہے جو وسعت علم شرک ہوا اور جب وسعت علم بزعم مؤلف و مقرظ براہین شرک ہے تو
ملک الموت و شیطان لعین کو حقمیں یہ وسعت ماننکر کے اپنے شرک ہونیکا اقرار مؤلف و مقرظ کیوں نہیں کرتے ہیں تو
نعوذ باللہ من ذلک یہ بات ہوئی کہ ملک الموت و شیطان لعین کو تو شریک ساتھ خدا تعالی کے ٹھہرانا درست ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درست نہیں ہے اور یہ کیا محال ہے کہ جو وجہ وسعت علم ملک الموت و شیطان کی وسعت
علم کے شرک نہونیکی بیان کیجاوے وہی وجہ وسعت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک نہونیکی بیان کیجاوے
اوسکو قبول نکرنا سراسر عناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے الغرض مؤلف و مقرظ براہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم جمیع ماکان و مایکون اسواسطے نہیں مانتے کہ یہ مدعی اسکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے شیطان لعین کو علم زیادہ ہے اور اوسکے مان لینے سے اونکا دعوی زیادت علم شیطان لعین باطل ہو جاتا ہے
رانديری صاحب اونکے تابع اونکی فرع ہیں یہ کیونکر تسلیم کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم جمیع ماکان
و مایکون کے ہیں کیونکہ اونکی اصل و متبوع کے ایمان و اذعان کے خلاف ہو جاویگا اسواسطے ایسے حیلہ بہانے
رانديری صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون کا انکار ضرور ہوگا ہے رانديری
صاحب تابع و فرع مؤلف و مقرظ براہین کے ہیں اور وہ اونکے اصل و متبوع تو جو کچھ رانديری صاحب
کو راقم جواب دیگا فی الحقیقت دراصل وہ جواب مؤلف و مقرظ براہین کو ہوگا اسواسطے اگر اصالۃً مخاطب
وہ دونوں اور تبعاً و فرعاً یہ رانديری صاحب بنائے جاویں تو مضائقہ نہیں ہے **قولہ** اب میں
رد المحتار کی مذکور عبارت کا پہلا حصہ جو متصل اس عبارت کے ہے صاحب رد المحتار کے رسالہ سل الحسام
الہندی سے نقل کرتا ہوں قلت و مثل ھذا ما ذکرہ العلامۃ المفتی ابو السعود افندی فی تفسیر قولہ تعالی
(عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا) قال والفاء لترتیب عدم الاظہار علی تفردہ تعالی بعلم الغیب علی الاطلاق
ای فلا یطلع علی غیبہ اطلاعا کاملا ینکشف بہ جلیۃ الحال انکشافا تاما موجبا لعین الیقین احدا من خلقہ
(الا من ارتضی من رسول) ای الا رسولا ارتضاہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرف
عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا ما اما لکونہ من مبادی رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا

دیہاتیون سے بعید نہین شہریون سے یہ گمان دور رکھئے رد المحتار کی عبارت کا پہلا حصہ متصل جو رد المحتار
مین ہے موجود ہے وہ کچھ تھوڑا سا نقل کردیا جاتا ہے تاکہ آپکی غلطی وصحت وصدق وکذب کا اظہار ہوجاوے
وہ یہ ہے (فی التتارخانیۃ یکفر بقولہ انا اعلم المسروقات وانا اخبر عن اخبار الجن ایای اھ قلت فعلی ھذا
ارباب التقاویم من انواع الکاھن لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض الخواص
کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فھو باعلام من اللہ تعالی فلیس مما نحن فیہ اھ ملخصا من حاشیۃ
نوح فی کتاب الصوم) اسکے بعد بلا فاصلہ وہ عبارت رد المحتار مذکورہ بالا جو راقم کی عبارت مین منقول
ہوئی ہے واقع ہے یہ پہلا حصہ عبارت رد المحتار کا ہے اسکو اسواسطے پوشیدہ کیا کہ اس سے راندیری صاحب
کے مقصود کا خون ہوا جاتا ہے اس سے بچاؤ کیواسطے سل الحسام کا نام لکھدیا کہ اسکا پہلا حصہ متصل سل الحسام
مین ہے اب فرمائے کہ آپکے صدق کا سر اوڑگیا یا نہین اب اسکو دھڑ سے متصل کیجئے تو بھلا یہ آپکو خبر نہ تھی
کہ علامہ شامی نے اس حسام سر بندہ صدق راندیری صاحب کو رد المحتار مین ہی مدسوس کر رکھا
ہے ہان البتہ تمام عبارت کے بعد علامہ شامی یہ فرماتے ہین تمام تحقیق ھذا المقام یطلب من رسالتنا
سل الحسام الھندی اس سے یہ ثابت نہین ہے کہ عبارت رد المحتار کا پہلا حصہ جو متصل ہے وہ سل الحسام مین
ہے (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) پھر سل الحسام کی تصحیح کا مطالبہ راندیری صاحب کے ذمہ
باقی ہے کیونکہ جب راندیری صاحب نے راقم کی عبارت کی قطع برید کی تاکہ ایسے مزخرفات وتمویہات
کرنیکی گنجایش ہو ورنہ ہرگز گنجایش بھی نہوتی تو امانت کا حال معلوم اور سل الحسام ملک ہندوستان مین
کثیر الوجود ومتداول بین العلماء نہین ہے فقط اوسکا حوالہ رد المحتار مین دیا ہے تو ایسے کمیاب کتاب مین قطع وبرید
وتبدیل وتغییر راندیری صاحب نے کی ہو تو کیا تعجب ہے اور کیا خوف ہے پس تاوقتیکہ راندیری صاحب
تصحیح نہ کرین اونکے اس عبارت کا اعتبار راقم کے اور اس شخص کے نزدیک ہرگز نہین ہے جسکو راندیری
صاحب کی ایسی قطع وبرید کرڈالنے کی خبر ہو بعد تصحیح نقل کے پھر بھی راندیری صاحب
کے اس کہنے مین کہ (اسی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے بعض حوادث کی اطلاع اپنے برگزیدہ
انبیاء اور اولیاء کو دی ہے نہ کل کی الخ) یہ کلام ہے کہ یہ ہرگز مسلم نہین ہے کہ اس عبارت کی یہی مراد ہو کہ
بعض ہی حوادث کی اطلاع دی ہے نہ کل کی پھر بعض بھی وہ کہ شیطان لعین کو جسقدر پر اطلاع ہے اسقدر
حوادث سے بھی کم ہون کیونکہ مؤلف ومقرظ براہین جو راندیری کے اصل ومتبوع ہین جنکے تقول

کا ردالمحتار مین ہی چاہئے یا سل الحسام مین کیا آپکے نزدیک سل الحسام اور ردالمحتار ایک ہی ہین اور کیا یہ دونون
نام ردالمحتار و سل الحسام الہندی ایک ہی کتاب کے نام ہین یا ردالمحتار سل الحسام کا جزہے راندیری صاحب
ایسا کیونکر نہ کہین کیونکہ اونکے اصل متبوع مؤلف براہین و مقرظ سواد اعظم بھی ایک ہی شخص کو بتاتے ہین اور
والعاملین علیہا کا مفاد اجرت مدرسین قرار دیتے ہین اجرت عاملین علی الصدقات والزکوٰۃ و اجرت
مدرسین ایک ہی ٹھہراتے ہین براہین کو دیکھو اور تقدیس مین میان خلیل کا قول منقول ہے کہ
(خلف وعید و امکان کذب باری مین صرف لفظی فرق ہی) تقدیس کے صفحہ ۱۶ مین یہ مضمون موجود
ہی جسکو ادنی طالب العلم بھی ایک ہذیان کہہ سکتا ہی کیونکہ جو خلف وعید کے قایل ہین وہ اوسکے وقوع کے
بھی قائل ہین جب خلف و کذب ایک ہی ہوتا اور صرف لفظی فرق ہوتا تو وہ وقوع کذب کے بھی قائل ہوتے
وہ اصل ہا یہ فرع راندیری صاحب اگر کاذب نہین صادق ہین تو تصریح بتاوین قائلین خلف وعید
کے کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک وقوع کذب باری کے بھی قائل ہین ورنہ راندیری صاحب اپنے اصل
کا کذاب ہونا قبول کرین گنگوہی صاحب ایسے بہادر ہین کہ اپنے مہری فتوے مین وقوع کذب کے
معنے درست کرتے ہین اور وعدہ و وعید و خبر کو کذب کی انواع اور کذب کو اونکی جنس فرماتے ہین اور مثال حیوان
و انسان کی دیتے ہین جس سے امکان کذب سے ترقی کرکے وعدون و وعیدون اور خبرون الٰہیہ کا نعوذ باللہ
من ذلک کاذب ہونا ضروری ثابت ہوگیا جیسے انسان کیواسطے حیوان ضروری ہی وہ فتوی اصل راقم
کے پاس موجود ہی نقل اوسکی صیانۃ الناس کے آخر مین چند سال سے مطبوع ہوگئی ہی جب راندیری
صاحب کے اصل ایسا فرماوین اور خلف و کذب کو ایک ہی ٹھہراوین اور اجرت عامل و اجرت مدرسین
ایک ہی بتاوین اور ریا تحاد کے معنے اختراعی آیت کو اب چودھوین صدی مین بہناوین جو امام ابوحنیفہؒ
اور اونکے ارشد تلامذہ کو نہ سوجھی تو راندیری صاحب اونکے تابع ردالمحتار اور سل الحسام کو ایک ہی
بتاوین تو کیا تعجب ہی پھر طرفہ یہ کہ ردالمحتار کی عبارت مذکورہ کا پہلا حصہ جو متصل ہی اوسکو سل الحسام سے
نقل کرنا بتاتے ہین خوب توجوڑ ملایا کہ عبارت ردالمحتار کے پہلے حصہ کو متصل وہان بتایا اسہی کو اتصال
کہتے ہین جیسے مشرق و مغرب مین کوئی اتصال بتاوے راندیری صاحب جانتے ہین کہ کوئی اس
چال کو سمجھیگا نہین مانند دیہاتیون کے شہری بال کی کھال نکالنے والے بھی فریب کھاکر ردالمحتار
کی عبارت کا پہلا حصہ اسکو خیال کرلینگے اور غلط کو صحیح اور کذب کو صدق جان لینگے حضرت اہم

ودونہ خرط القتاد جب عبارت سل الحسام سے بعض ہی مراد ہونا اور کل کی نفی مراد ہونا ثابت نہ ہوا اور
باطل وفاسد ہوا تو اوسپر جو یہ راندیری صاحب متفرع کرتے ہین کہ (یہ دعوی کرنیوالا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا تھا کاذب ہے جسکا ثبوت مفہوم مخالف پر موقوف
کیا ہے اور مفہوم مخالف لیکر یہ استنباط فاسد کیا ہے یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے کیونکہ جب کل کی نفی مراد ہونا غیر
ثابت وفاسد ہے تو یہ تفریع بھی فاسد ہے پھر راندیری صاحب نے یونہین مُنہ سے نکال دیا اور روایات
فقہیہ مین معتبر ہونا کہدیا جس سے عوام کو یہ وہم ہو کہ روایات فقہیہ مین یہ مفہوم مخالف لینے کا قاعدہ کلیہ ہے
حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ یہ اکثری ہے چنانچہ درمختار مین مصرح ہے واما اعتبارہ فی الروایة فاکثری
لا کلی اس سے تھوڑا سا پہلے ہے المفہوم معتبر فی الروایات اسکی تحت مین علامہ شامی فرماتے ہین قولہ
(فی الروایات) ای عن الائمة والمراد فی اکثرھا پس اس سے واضح ہے کہ مفہوم مخالف کا اعتبار کلی نہین ہے
اکثری ہے اور دوسری یہ کہ ائمہ سے جو روایات ہین اونہین معتبر ہے اور سل الحسام کا قول روایت ائمہ نہین ہے جو
اوسمین مفہوم مخالف راندیری صاحب کو لینا درست ہو دوسری یہ اکثری کہ اکثر روایات مین معتبر ہے
نہ کل مین اگر یہ روایت عن الائمہ ہوتی تب بھی یہ احتمال باقی رہتا کہ آ اون بعض روایات سے ہو کہ جنمین مفہوم
مخالف معتبر نہین جبتک دلیل اسپر قایم نہوتی کہ اونھین روایات مین سے ہے کہ اونمین مفہوم مخالف معتبر ہے ہرگز معتبر
نہوتا راندیری صاحب کی عجب دانش وفہم ہے کہ موقع وبیموقع نہین دیکھتے مفہوم مخالف اڑا کر مقصود ثابت
کرنا چاہتے ہین ایسے سعیلی کی کلام سے شاید دیہاتی دھوکہ کھا جاوین اہل شہر کے مُنہ آنا اپنے حال کا اظہار کرانا
ہے پھر کتب مین مفہوم مخالف کی شرطین چند موجود مین اونکا بھی بالکل لحاظ راندیری صاحب کو نہین ہے
کوئی طالب العلم اور صحبت یافتہ علما ایسے کلام ہرگز نہین کر سکتا ہے کیونکہ اسمین سراسر اپنے عیوب پر اطلاع
دینا ہے بمضمون ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ٭ عیب وہنرش نہفتہ باشد ٭ چو در بستہ باشد چہ داند کسی ٭ کہ جوہر
فروش ہست یا شیشہ گر ۔ جوہر فروشی وشیشہ گری کا اظہار کلام سے ہی ہوتا ہے ہم دیکھین کہ اس شیشہ گری کو کسطرح جوہر
فروشی راندیری صاحب بناتے ہین تمام اصول وفروع ملکر کیا تا دیل لا طائل اسکی کرتے ہین اور یہان
مفہوم مخالف لینا کیونکر درست بتاتے ہین اور کون کونسی براہین ہمارے احتمالات کی رفع پر قایم کرتی ہین اور جو کہا کہ (یہ
بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلان گاؤن مین اسقدر مٹی اسقدر پتے گر رہے ہین اسقدر خشک ہین اسقدر سڑ رہے ہین الخ) راندیری صاحب
اور اونکے اصول صاحبون کے نزدیک کونسی نص صریح غیر ماؤل اسپر قایم ہے یا کونسا اجماع اسپر واقع ہے کہ اللہ تعالے

باطل کی صحت کی باقی رہنے اور بطلان نہ ظاہر ہونیکے واسطے یہ حیلے حوالے کئے جاتے ہین جو مقصود اصلی
راندیری صاحب کا ہی اگر راندیری صاحب اور اونکے اصل ومتبوع کو دعوی ہی کہ اس عبارت
سے وہ بعض حوادث مراد ہین جو کہ کم ہین شیطان لعین کے حوادث معلومہ سے تو راندیری اور اونکے اصل
ومتبوع ثابت کرین کہ کونسا قرینہ اس عبارت مین اس مقصود فاسد پر دال ہی ورنہ مفت مین کاغذ
سیاہ کیا ہی اور اوقات کو ضایع کیا ہی جیسے کہ انکے اصل نے براہین مین اقوال باطلہ بدعیہ لکھکر اپنے
نامۂ اعمال کو سیاہ کیا اور مطعون خلایق ہوئے دوسرے یہ کہ کیون جایز نہین ہی کہ یہان علامہ
شامی نے بعض حوادث کا ذکر نہ کل اسلئے کیا ہو کہ سل الحسام الہندی علامہ شامی نے حضرت
مولانا خالد کردی خلیفہ شاہ غلام علیشاہ صاحب قدس سرہ کے انتصار مین لکھی ہی اور
حضرت مولانا موصوف نے بعض حوادث غائبہ کا حال بیان کیا ہوا ور فرقہ نجدیہ و مولینا موصوف
کا زمانہ قریب بقریب ہی چنانچہ فرقہ نجدیہ کا حال رد المحتار مین علامہ شامی نے لکھا ہی اونکو یعنے نجدیہ
کو خوارج مین سے شمار کیا ہی یہ فرقہ نجدیہ بالکل انبیا علیہم السلام واولیاء کرام کی غیب دانی کا منکر ہی
اوس فرقہ کی جواب مین اوسکے السلب الکل کے رد کیواسطے ایجاب جزئی پر اکتفا کیا ہو اسواسطے بعض
حوادث فرمایا ہو کہ اسیقدر سے اوسکا جواب ہوجاتا ہی کل حوادث کے ذکر کی حاجت نہین ہی اس تقدیر
پر اس بعض کو ذکر سے کل کی نفی خیال کرنا خیال خام وسودائے ناسرانجام ہی اس احتمال کے رفع
پہ دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی ورنہ در صورت بقاء احتمال مذکور بمقتضای اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال سل الحسام کی عبارت سے کل حوادث کے علم کی نفی پر دلیل پکڑنا باطل ہی
ابھی اوپر رد المحتار کی یہ عبارت گذری ہی لادعائہم العلم بالحوادث الکائنۃ واما ما وقع لبعض
الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فہو باعلام من اللہ فلیس ما نحن فیہ اسمین العلم
الحوادث الکائنۃ کا ذکر ہی نہ بعض الحوادث کا پس الحوادث الکائنۃ کا علم انبیاء واولیاء کیواسطے
باصل ہونا وکاہن ونحوہ سے اسکا انتفاء اس سے واضح ہی علماء نے یہان قید بعض کی نہین لگائی
اگر سل الحسام مین علی تقدیر صحۃ النقل لگائی ہی تو اوسمین وہ احتمال جسکے رفع بغیر استدلال
راندیری صاحب باطل قرار پاتا ہی اگر عبارت رد المحتار مین یا دیگر عبارات عامہ مین خیال
تخصیص ہی تو کوئی دلیل مخصص قابل قبول جسمین احتمال غیر مقصود کا نہو قایم کرنا ضرور ہے

۸ / ۱۹۹۸

راندیری صاحب ہدایت وحق معلوم ہوجانیسے روکنا عوام کو چاہتے ہین اسی کا نام اضلال ہو اب راندیری
صاحب فرماوین کہ آپکے مٹی وپتہونکا علم بھی آنحضرت صلعم کو ہونا ثابت ہو یا نہین ہان راندیری وگنگوہی
صاحب وانبیٹھوی سب ملکر یہ ثابت کردین کہ اس مٹی وغیرہ کی مقدار لوح محفوظ مین نہین ہو تو اوسوقت اس
اثبات بے سروپا کو دیکھا جاویگا عجب نہین کہ گنگوہی انبیٹھوی نے جیسی اپنے زعم مین قل انما انا بشر مثلکم
سے آنحضرت صلعم کو ادنی آدمی کا بھائی کہنا نص سے ثابت کرنیکا دھوکہ عوام کو دیا باوجودیکہ ہر ادنی اعلی ایسی لغو تقریر
سے سوائے وہابیہ کے ہنستے ہین اور کہتے ہین کہ یہ لوگ اپنی زوجہ کو بھی اپنے کو اس دلیل سے بھائی کہلاتے ہونگے اور
کوئی نص کو اب چودھوین صدی مین معنی نئے پہنا کر جیسے اس آیت مذکورہ اور آیت والعاملین علیہا کو
پہنائے ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوئی یہ ثابت کر دینگے کہ مٹی وغیرہ کی مقدار لوح محفوظ مین نہین ہو نعوذ باللہ من
ذلک تو اوسوقت بحسب زعم راندیری صاحب اگرچہ اسقدر مٹی کا علم ثابت ہوگا لکن علماء اہل حق ہرگز
تسلیم نہ کرینگے اور جو تفسیر بالرائے اور آیتونکے اونھون نے کی ہو ویسی ہی اوسکو جانکر اوسکا اظہار کردینگے الغرض یہ
حیلہ وبہانہ مٹی وپتہونکا بھی راندیری صاحب کا کارآمد نہوا اور یہ جو کہا کہ (لاتعد ولاتحصی جزئیات کہ ماکان
ومایکون کی جزئیات سے ہو اسکی خبر بھی سوائے خدا تعالی کے کسیکو نہین ہو کیونکہ یہ داما مالایتعلق بہا علی احد الوجہین
من الغیوب الخ مین داخل ہین) جزئیات ماکان ومایکون کو سوائے خدا تعالی کے کسیکو ہونیکی دلیل راندیری صاحب
نے خوب بیان کی کہ مالایتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب امین داخل ہین اس دخول کو دعوے پر
کوئی دلیل قابل قبول قایم کی ہوتی جب یہ دعوی دخول اس مالایتعلق علی احد الوجہین من الغیوب مین
ثابت ہوتا ورنہ دعوی بلادلیل بمقابلہ خصم پیش کرنا عاقل کا کام نہین ہو یہ ہرگز مسلم نہین کہ علم ماکان ومایکون
مالایتعلق الخ مین داخل ہو یہ کیون جائز نہین ہو کہ یہ کہا جاوے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلعم
کیواسطے حاصل ہونا معجزہ مین داخل ہو اور عبارت منقولہ راندیری صاحب اما الکونہ من مبادی
رسالتہ بان یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا مین داخل ہو اسمین داخل ہونے پر کونسا استحالہ قایم ہو کیا نعوذ
باللہ من ذلک بطور معجزہ کے تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم اللہ تعالی رسول اللہ صلعم کو نہین دے سکتا ہو
یا مدعی پر کوئی دلیل نص قرآن وحدیث واجماع سے قائم ہو نسائی نظامی کے صفحہ ۲۲۹ خسوف شمس
کی حدیث عائشہ رض مین ہو قال رسول اللہ صلعم رأیت فی مقامی ھذا کل شیء وعدتم اسکے حاشیہ مین جو
صفحہ ۲۲۳ مین ہو جلال الدین سیوطی یہ فرماتے ہین قد بینت روایۃ المصنف ان قولہ کل شیء مخصوص

اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مٹی وغیرہ کا علم ہونے پر قادر نہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان امور کا علم
آنحضرت صلعم کو نہ دینے کی خبر دیدی ہے کہ ہمیں ان امور کا علم نہ دونگا خوب بات ہے کہ مؤلف و مقرظ براہین شیطان
لعین و ملک الموت کو محیط زمین کا علم ہونا نص سے بتاویں اور رسول اللہ صلعم کے علم محیط زمین کو شرک ٹھہراویں اور
راندیری صاحب اسکو محال جانکر پیش کریں کہ فلاں گاؤں میں اتنی مٹی اتنے پتے گلے اتنے خشک اتنے
سٹرے ہیں الخ اور اسکو بہت بڑی دلیل آپکو علم ماکان و مایکون کا حاصل ہونیکی قرار دیں کوئی دلیل نقلی یا عقلی
قابل قبول اسپر اصول و فروع کو پیش کرنا چاہیے تھا خصوصاً بمقابلہ خصم کے جب ایسے تقول باطل کی جرأت
کرنا چاہیے تھی راقم کردو سری نشتر میں اس شعر قصیدہ بردہ سے فان من جودك الدنیا وضرتها ؏
ومن علومك علم اللوح والقلم کی تحت میں جو یہ عبارت علامہ باجوری کی ملتقط کرکے لکھی گئی تھی کہ وہ
یہ ہے لاشك ان العلم من اکبر اسباب عظم الجاہ وعلوہ والمراد بعلومہ صلعم المعلومات التی اطلعہ علیہا فانہ تعالیٰ
اطلعہ علی علوم الاولین والاٰخرین والمراد بعلم اللوح والقلم المعلومات التی کتب القلم فی اللوح بامر اللہ تعالیٰ
فانہ ورد اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال وما اکتب قال اکتب مقادیر کل شئ حتی تقوم
الساعۃ واستشکل جعل علم اللوح والقلم بعض علومہ صلعم بان من جملۃ علم اللوح الامور الخمسۃ
المذکورۃ فی آخر سورۃ لقمان مع ان النبی صلعم لایعلمہا الا ان اللہ تعالیٰ قد استاثر بعلمہا فلایتم
التبعیض المذکور واجیب بعدم تسلیم ان ہذہ الامور الخمسۃ مما کتب القلم فی اللوح وعلی تسلیم
انہا مما کتب القلم فی اللوح فالمراد ان بعض علومہ صلعم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ المخلوق
فخرجت ہذہ الامور الخمسۃ علی انہ صلعم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمہ بہذہ الامور فان قیل
اذا کان علم اللوح والقلم بعض علومہ صلعم فما البعض الاٰخر اجیب بان البعض الاٰخر ہو ما
اخبر اللہ عنہ من احوال الآخرۃ لان القلم انما کتب فی اللوح ما ہو کائن الی یوم القیٰمۃ فقط کما تقدم
انتہی ملتقطا جس سے واضح ہے کہ لوح محفوظ میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اوسکا علم رسول اللہ صلعم کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے
اسکو راندیری صاحب نے جان بوجھکر اور سوچ سمجھکر اسواسطے حذف کردیا ہے کہ اس سے ہر گاؤں کی مٹی کی
مقدار اور یہ کہ اسقدر پتے سٹرے گلے اور اسقدر خشک وغیرہا ہیں سب کا حال رسول اللہ صلعم کو معلوم کرا دینا واضح
ہوتا ہے کیونکہ لوح محفوظ میں یہ تمام موجود ہیں اس سے یہ تمام مقدار مٹی پتے گلے سٹرے خشک راندیری صاحب جو
پیش کرکے عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اس عبارت کو ذکر کرنیسے یہ دھوکہ دینے کی گنجائش نہ رہتی ہر حیلہ سے

وعلمہ لا یختلف باختلاف النسب الزمانیۃ فکذا علم انبیائہ حالۃ التجلی والکشف فہم لما خلقوا علیہ من التطہیر والتجرد عن الادناس صارت مرآۃ الکون تتجلی فی سرائرہم وصار الکون کلہ کانہ جوہرۃ واحدۃ وہم مرآتہ المصقولۃ التی تتجلی فیہا الحقائق والدقائق لکن ذلک لا یکون الا فی المقام الجمع ووقت التجلی وربما کان فی اقل من لحۃ ثم بعدہا یرجع العبد لوطنہ والی شہود تفرقتہ واحکام حسہ فلما لم یکن ذلک الحال مستمرا تمنی ان یراہم رویۃ کشف وادراک فی ذلک الآن وبتامل ذلک یعلم انہ لا تعارض بینہ وبین خبر تجلی لی علم ما بین المشرق والمغرب وخبر زویت لی الارض ام انتہی اس سے ثابت ہے کہ انبیا علیہم السلام کا علم مستمد و مستحصل اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں جیسا بسبب اختلاف نسب زمانیہ کے اختلاف و فرق نہیں ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کا علم بھی بسبب اختلاف نسب زمانیہ مختلف نہیں ہوتا ہے وقت تجلی و کشف کے اور چونکہ انبیاء علیہم السلام پاک و صاف و مجرد کدورات نفسانیہ سے ہو کر پیدا ہوتے ہیں تو اس صفائی و پاکیزگی کے سبب سے آئینہ جہان بینی کا اونکے باطنوں میں چمکتا ہے اور اونکی نسبت تمام جہان بمنزلہ ایک جوہر کے ہے اور وہ آئینہ شفاف و صاف ہیں کہ اوسمیں دقایق و حقایق اونکو روشن ہو رہے ہیں لیکن یہ حال ہر وقت نہیں رہتا ہے بوقت مقام جمع و تجلی کے ہوتا ہے کبھی ایک لمحہ سے کم ایسا حال ہو جاتا ہے اس سے واضح ہے کہ تمام دقایق حقایق کی بعض اوقات میں انبیاء علیہم السلام کو رویت و بینائی حاصل ہو جاتی ہے جب رویت و بینائی تمام مخلوقات کی دقایق کی بعض وقت حاصل ہو جاتی ہے تو اون تمام دقایق و حقایق و جزئیات و کلیات کا علم حاصل ہونا بخوبی ثابت ہوا راقم نے فتویٰ ثانیہ میں یہ عبارت **نفحات الانس مولانا جامی** کے صفحہ ۹۴ کی نقل کی تھی جو جامی رح خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح سے نقل کرتے ہیں میفرمودہ اند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان میگفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگوئیم چون روی ناخنی است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست جس سے واضح ہے کہ حضرت **خواجہ بہاؤ الدین** حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے زمین ایک دسترخوان ہے یعنے جیسا حال ہر کسیکو دسترخوان کا معلوم ہوتا ایسے ہی اونکو زمین کا حال معلوم ہوتا ہے خواجہ نقشبند رح فرماتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ زمین اولیاء اللہ کے سامنے بمنزلہ سرے ناخن کے ہے یعنے اولیاء سے کوئی چیز غائب نہیں ہے جب اولیاء اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز غائب نہو ناخواجہ فرماتے ہیں تو انبیاء علیہم السلام جنکی اتباع سے اولیاء کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہے بطریق اولیٰ اونسے کوئی چیز غائب نہیں ہے اس عبارت **نفحات الانس** کو رانڈیری صاحب نے اسیواسطے اوڑا دیا کہ اس سے انکار علم تمام جزئیات و کلیات رد ہوتا ہے یہ ذکر کرتے تو اس کہنے کی گنجائش

بقولہ وعد تم وذلك خاص بفتن الدنيا وفتوحها وبما فى الآخرة من الجنة والنار وقال الشيخ اكمل الدين
فى شرح المشارق قوله فى مقامى يجوز ان يكون المراد به المقام الحسى وهو المنبر ويجوز ان يكون المراد
به المقام المعنوى وهو مقام المكاشفة والتجلى بالحضرات الخمسة التى هى عبارة عن حضرت الملك
والملكوت والارواح والغيب الاضافى والغيب الحقيقى فانه البرزخ الذى له التوجه الى الكل كنقطة الدائرة بالنسبة
الى الدائرة صلوٰة الله عليه وسلامه انتهى بقدر الحاجة ا ھ مين **علامہ جلال الدین سیوطی** رحمۃ اللہ علیہ نے اول اگرچہ
یہ ذکر کردیا کہ روایت مصنف مین کل شی مخصوص ساتھ قول وعدتم کی ہی کہ جس سی اسکا خاص ہونا ساتھ فتن دنیا و
فتوح دنیا و دوزخ وجنت کی معلوم ہوتا ہی لیکن یہ ذکر کرکے پھر قول **علامہ اکمل الدین حنفی** رحمۃ اللہ علیہ **صاحب عنایہ**
شرح ہدایہ کا آخر مین بیان کردیا کہ جس سی واضح ہی کہ اس حدیث مین مقام سی جیسے مقام حسی یعنے منبر آنحضرت
صلعم کا مراد لینا درست ہی ایسے ہی مقام معنوی بھی مراد لینا درست ہی کہ مقام مکاشفہ و تجلی حضور امور خمسہ مذکورہ
کا ہی کہ حضور ملک سفلی اور ملک علوی اور حضور ارواح و حضور غیب اضافی و حضور غیب حقیقی ہی یعنے یہ تمام رسول اللہ
صلعم کے سامنے حاضر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلعم برزخ ہین کہ آپکو ان کل امور کیطرف توجہ ہی مانند نقطہ دائرہ کی بہ نسبت
دائرہ کی یعنے جیسی نقطہ و مرکز کی نسبت محیط دائرہ سی برابر کی ہوتی ہی اور اس مرکز کو جمیع جوانب محیط کیطرف توجہ ہوتی
ہی ایسی ہی آنحضرت صلعم کی توجہ تمام ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی سی ہی اب آنحضرت صلعم کا عالم جمیع
جزئیات و کلیات علم علوی و سفلی و ارواح و غیب اضافی و حقیقی کا ہونا قول **علامہ اکمل الدین** سے ثابت ہے
یا نہیں اصل رانڈیری **صاحب انبیٹھوی و گنگوہی** نعوذ باللہ من ذلک ملک الموت و شیطان لعین کی
علم کو زائد آنحضرت صلعم کی علم سی بتلاتے اور آنحضرت صلعم کو محیط زمین کا علم ہونا شرک ٹھہراتے ہین کہین وہ **علامہ
اکمل الدین** شارح ہدایہ و مشارق کو مشرک و کافر نہ ٹھہرادین اپنے شرک و اختراعی کے سبب سے **موطا امام
مالک** کی اس حدیث کی تحت مین ودوت انی قد رأیت اخواننا الحدیث **علامہ محمد بن عبد الباقی
زرقانی** موطا کی شرح جلد اول کی صفحہ ۵۹ مین یہ فرماتے ہین اورد کیف یتمنی رویتہم وھو حی وھم حینئذ
فی علم اللہ تعالیٰ لا وجود لہم فی الخارج والمعدوم لا یری و ایضا ھو من تمنی ما لا یکون لان عمرہ لا یمتد
حتی یری آخرھم واجیب بان الرؤیۃ بمعنی العلم وھو یتعلق بالمعدوم او رویۃ تمثیل بمعنی ان
یمثلوا لہ کما مثلت لہ الجنۃ فی عرض الحائط او ان ھذا من رؤیۃ الکون وزوی الارض حتی رای مشارقہا
ومغاربہا کرامۃ من اللہ لہ وعبر عن ھذا بعض العارفین بان علم الانبیاء مستمد من علم اللہ

ہے اور آپکے وقت مین نہ تھی وحی سے معلوم ہوگئی تھی جلال الدین فرماتے ہین اس حدیث نبوی کی روایت جب ہینے
کی کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ مجدد دین کا پیدا کریگا تو بعض بے علم نے انکار کیا اس سبب سے کہ تاریخ تو آنحضرت صلعم
کے زمانہ کے بعد حادث ہوئی ہے یہ حساب سنہ ہجریہ کا آپکے زمانہ مین کہان تھا جو سنہ کے سر پر مجدد ہونا آپ نے فرمایا تو مینے کہا
(یعنے جلال الدین سیوطی نے کہا) کہ اوس بے علم کو تعلیم کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اوس چیز کو جانتے
تھے کہ جو آپکے زمانہ کے بعد پیدا ہوئی بہت سے امور کو آپنے اوس چیز پر معلق فرمایا ہے کہ آپ جانتے تھے کہ وہ بعد کو حادث
ہوگی اگرچہ آپکے زمانہ مین موجود نہ تھی حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ
محبوب تر میری امت مین سے وہ قوم ہے جو بعد کو پیدا ہونگی اور مجھپر ایمان لاوینگی وحال یہ کہ مجھکو نہ دیکھا ہوگا عمل
کرینگے اوس چیز پر جو ورق معلق مین مکتوب ہوگی ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ وہ
ورق کونسا ہے جسپر وہ عمل کرینگے یہانتک کہ مصاحف کو مینے دیکھا یعنے جو مصاحف عثمانیہ لکھے گئے تھے یعنے
جب مین نے مصاحف دیکھے تو مینے جانا کہ جن ورقونکا ذکر آپنے فرمایا تھا معلوم ہوا کہ وہ ورق یہ قرآن کے ہین
پس اس سے ایک یہ امر حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام چیزین جو آپکے بعد پیدا ہوئی ہین آپکو وحی
سے معلوم ہوگئی تھین دوسری یہ امر معلوم ہوا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رح کی تقریر سے کہ احادیث مین جو
بعض بعض غائب کیجانیکا ذکر ہے تو بعض مذکور فی الحدیث کی ہی ساتھ خاص نہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمام چیزون مابعد کا علم اللہ تعالیٰ نے دیدیا تہا اون تمام چیزون معلومہ مین سے یہ بعض مذکور فی الحدیث بھی ہین
نہ یہ کہ فقط ان مذکورہ فی الحدیث کو ہی آپ جانتے تھے جو صراحۃً وجزئیۃً کسی حدیث مین مذکور ہین انکے سوا اور کو نہین
جانتے تھے جب یہ امر ہے تو اسیواسطے جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین اذا اوحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل مایحدث بعدہ مما لم یکن بوقتہ اور پھر یہ فرماتے ہین انہ علم کل مایحدث بعدہ ان دونون کلامون
جلال الدین سیوطی مین تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اون چیزونکو جانتے تھے جو آپکے زمانہ مین
نہ تھین بعد کو پیدا ہوئی ہین انہین جلال الدین سیوطی کی شرح ترمذی قوۃ المغتذی مختصر کے
صفحہ ۱۲ مین حدیث نبوی کے اس جملہ فعلمت مافی السموٰت ومافی الارض کی تحت مین یہ موجود ہے یدل
علی ان وصول ذلک الفیض صار سببا للعلم وزاد بعض طرقہ وکذلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت
والارض استشھاد ای لنفعہ کما اری لابراھیم ذلک وکشفہ فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا
ذواتا وصفات وظواھر ومغیبات قلت اراد بزیادۃ علی ما علمہ اذ علم ماتقدم کل ذلک قبل ھذا بمدۃ مدیدۃ اثر کر

ہنوتی کہ (ماکان ومایکون کہ جزئیات سی ہو کہ اسکی خبر سوائے خدا تعالیٰ کی کسیکو نہین) کیونکہ عبارت **نفحات الانس**
اور ایسی ہی دوسری عبارات منقولہ سی انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو جزئیات ماکان ومایکون کا علم خدا تعالیٰ سے
حاصل ہونا ثابت ہی اور **رانڈیری صاحب کی اصل انبیٹھی اور گنگوہی** کی عقیدۂ فاسدہ شرک اختراعی کا
اور شیطان لعین کا علم آنحضرت صلعم کی علم سی زیادہ کہنی کا بطلان اس سی بخوبی واضح ہی تاکہ عقیدۂ استاذیہ کا بطلان
ظاہر ہنو عبارت **نفحات الانس** کو اسلئے بھی اوڑا دیا **شرح ابن ماجہ نور مصباح الزجاجہ جلال الدین**
سیوطی کو سید **علی بن سلیمان مغربی** نے مختصر کیا ہی اوسکی صفحہ ۲۸۴ مین حدیث کی اس جملہ فینزل عند المنارۃ
البیضاء شرقی دمشق کی تحت مین ہی قال الحافظ بن کثیر ھذا ھو الاشھر محل نزولہ وقد جددت منارہ بوقتنا
سنۃ احدی واربعین وسبعمائۃ من حجارۃ بیض فلعلہ من دلائل النبوۃ الظاھرۃ ان قیض اللہ بناءھا لینزل
عیسیٰ علیہ السلام قال (ای جلال الدین سیوطی) ھو من دلائلھا بلا شک اذا وحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل ما یحدث بعدہ مما لم یکن بوقتہ کما رویت من حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم الصحیح ان اللہ یبعث علی راس
کل مائۃ سنۃ من یجدد لھذہ الامۃ امر دینھا فبلغنی بعض من لا علم عندہ انہ استنکر بحدوث التاریخ
بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکیف یقول راس کل مائۃ سنۃ فقلت علموہ تعلیما انہ صلعم علم کل ما یحدث
بعدہ فعلق امور کثیرۃ علی ما علم انہ سیحدث بعدہ وان فقد بوقتہ ومن لطیفہ ان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لما جمع القرآن بالمصاحف روی لہ ابو ھریرۃ انہ سمعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول ان اشد امتی حبا
لی قوم یاتون من بعدی یؤمنون بی ولم یرونی یعلمون بما فی الورق المعلق قال ابو ھریرۃ فقلت ای ورق حتی
رأیت المصاحف ففرح بہ عثمان واجاز ابا ھریرۃ بعشرۃ الاف درھم فقال لہ واللہ انک لتحفظ علینا حدیث نبینا
فلیت شعری انا اعرض علیہ ھذا الحدیث الصحیح الثابت بہ (مسلم) وغیرہ کیف لا یقول ان دمشق
کانت بزمنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار کفر بلا جامع ولا منارۃ فلا ینکر ما صح نعوذ باللہ من غلبۃ
الجھل انتھی اس سی ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے یہ جو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کی جامع مسجد
دمشق کی منارۂ سفید شرقی کی نزدیک نازل ہونگی اوسوقت مین یعنے جبکہ یہ فرمایا تھا نہ جامع مسجد دمشق مین تھی نہ
سفید منارہ شرقیہ تھا بلکہ اوسوقت دمشق کفرستان تھا پھر سات سو اکتالیس ۷۴۱ھ ہجری مین منارہ سفید جامع دمشق
مین طیار ہوا یہ خبر غیب کی جو آپنے دی ہی آپکی یہ دلائل نبوت یعنے معجزات مین سی ہی **جلال الدین سیوطی** رح
فرماتے ہین کہ بلا شک یہ خبر دلائل نبوت سی اسلئے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز جو آپکے بعد پیدا ہوئی

بھی آپکا تمام خبرین اولین و آخرین کا دیکھنا اور جان لینا واضح ہی پس ان تمام تصریحات احادیث نبویہ و اقوال
علماء اہل سنت و جماعت کو دیکھکر ہر منصف مزاج گواہی دیگا کہ رانديری صاحب کا یہ کہنا کہ (جزئیات ماکان
ومایکون کی خبر بھی سوای خدا تعالیٰ کے اور کسیکو نہیں ہی) جس سے غرض رانديری صاحب کی نعوذ باللہ
من ذلک یہ ہی کہ جزئیات ماکان ومایکون کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہی خلاف
احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلاف اقوال علماء اہل سنت کے اور مردود و مطرود ہی اور رانديری بھی اور
اونکے اصل اصول گنگوہی اور انبیٹھوی کا ایسی احادیث و اقوال کو مخصوص بتانا بلا دلیل مخصص قابل
قبول کے دعوی بلا دلیل اور باطل ہی اگر ادعا وجود مخصص ہی تو پیش کرین کہ ان احادیث عامہ کی تخصیص
کرنیوالی کونسی دلیل حدیث نبوی یا اجماع علماء کا ہی اگر اس محل مین تخصیص عقلی کا دعوی ہی تو چاہیے دوسرے
مخصصات عقلیہ کی تصریح علماء معتبرین کے کتب مین موجود ہی ایسے ہی ان احادیث عامہ مین بھی تخصیص عقلی ہونیکا
ثبوت کتب معتبرہ علماء سے پیش کرین ورنہ دعوی بلا دلیل و باطل و انحراف عن الحق انکے حق مین ثابت ہی **قولہ**
اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ قیامت کی خبر سوای ذات باری کے کسیکو نہیں اور اگر مانا جاوے کہ جمیع جزئیات ماکان و
مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا تو منجملہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی راتدن کی آمد و رفت
بھی ہوگی اور اوسکی تعداد کتنی ہی کیون نہو وہ تمام جمیع جزئیات ماکان ومایکون سے ہوگی پس اسکا علم مستلزم
اسبات کو ہی کہ قیامت کے وقت کا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا حالانکہ آیت کریمہ یسئلونک عن الساعۃ
ایان مرسٰها الخ وغیرہا اوسکی منافی ہی وجہ استلزام کی ظاہر ہی کہ جب کوئی شخص مثلاً ہزار دنکا حال جانتا ہی اور جانتا
ہی ایکدن جو ہونیوالا ہی وہ ہزار روزنکے متصل ہی وہ بالضرور جان لیگا کہ وہ دن بعد ہزار روزنکے ہوگا
علی ہذا القیاس جب تعداد ایام دنیا معلوم ہوجاوے اور قیامت متصل آخیر دن دنیا کا ہی تو ضرور قیامت کا
علم ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق اس دعوی پر کہ قیامت کی خبر سوای ذات باری کے کسیکو نہین یعنے اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر نہ دی رانديری صاحب یا اونکے اصل اصول گنگوہی و
انبیٹھوی نے اول دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کی ہوتی اوسوقت اوسپر تفریع بنا فاسد علی الفاسد کیا ہی کہ
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قیامت کے علم کو مستلزم ہی بنا کرنا سزاوار ہوتا اور دلیل بھی ایسی قایم کرنا
ضرور تھا کہ یہ صراحۃً معلوم ہوجاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی الی آخر العمر وقت قیام قیامت کا علم
اللہ تعالیٰ نے نہ دیا اور آیت ایان مرسٰها سے یا کسی دوسری آیت سے یہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ کبھی الی آخر العمر

واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جیسے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے
ملک آسمانوں وزمین کا دکھا دیا تھا ایسے ہی مجھپر بھی دروازہ غیوب کے کھولدئے یہانتک کہ جان لیا میں نے
آسمان وزمینوں میں جو کچھ ذوات وصفات وظواہر ومغیبات ہیں جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں یہ تمام
امور مذکورہ ذوات وصفات وغیرہا تو اللہ تعالیٰ نے مدت دراز سے تعلیم کردی تھی اسوقت اس سے زیادہ
جاننا مراد ہے اور مواہب لدنیہ کی شرح محمد بن عبد الباقی زرقانی کی جلد ساتویں کے صفحہ ۲۳۴ میں ہے
القسم الثانی فی بیان ما ای شئ کثیر اخبر بہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الغیوب سوی ما فی القرآن العزیز الغالب
علی غیرہ (فکان) فوجد بعد اخبارہ (کما اخبر) ای علی الوجہ الذی اخبر بہ بعضہ وقع (فی حیاتہ) وبعضہ
(وقع بعد مماتہ) علی طبق ما قال (اخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ قد رفع) ای ظہر وکشف (لی الدنیا) بحیث احطت بجمیع ما فیہا (فانا انظر الیہا والی ما ھو
کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ) اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر
العلم ولا یرد انہ اخبار عن مشاہدۃ فلا یلاقی الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب عن الناس
ثم یعلم باعتبار صدقہ ووجوب اعتقاد ما یقول ان کل ما علمہ الناس بعدہ من جملۃ ما راٰہ حین رفعت
لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اس سے واضح ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے میرے واسطے دنیا کو ظاہر کردیا اسطرح سے کہ دنیا کی جمیع چیزوں کا میں نے احاطہ کیا پس میں ایسی نظر کرتا ہوں دنیا کی
طرف اور اون چیزوں کی طرف جو دنیا میں قیامت تک ہونیوالی ہیں جیسے اپنی اس ہتیلی کیطرف نظر کرتا ہوں پس
اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام دنیا کی چیزوں کا جو موجود ہو چکی ہیں اور ہونگی قیامت تک سب کا حال
جاننا ثابت ہوا اور مدارج النبوۃ کی جلد اول کے باب پنجم ذکر فضائل آنحضرت صلعم بحث معراج مطبوع نولکشور
کے صفحہ ۲۰۳ میں ہے برداشتہ شدم تا برسیدم بعرش پس دیدم امر عظیم را کہ نتواند زبان ہا وصف کرد پس نزدیک شد بمن
قطرۂ از عرش وافتاد بر زبان من پس بچشیدم چیزیکہ نچشیدہ ہیچ چشندہ ہرگز چیزیرا شیرین تر از ان وحاصل شد مرا
خبر اولین وآخرین وروشن گردانید دل مرا وپوشید نور عرش بصر مرا پس دیدم ہمہ چیز را بدل خود ودیدم از پس
خود چنانکہ می بینم از پیش اس سے واضح ہو کہ شب معراج میں عرش عظیم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو
ایک قطرہ نہایت شیرین آپکی زبان مبارک پر عرش سے گرا اوس سے خبر اولین وآخرین وروشنی دل کی حاصل ہوئی کہ
تمام چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور آگے اور پشت کی پیچھے سے آگے کو دیکھنا بدون فرق کی حاصل ہو گیا

ف) علامہ زرقانی کے نزدیک آنحضرت صلعم جمیع جزئیات ماکان ومایکون دنیا کے ازل سے عالم ہیں

اور علامہ تفتازانی کی عبارت سے بھی یہی ثابت ہے کہ بعض رسل وملائکہ علیہم السلام کو وقت قیامت قیامت کے
اطلاع دینا بعید نہیں ہے یا مراد یہ کہ بطریق وحی اطلاع دینے کی نفی ہے پس الہام وکشف وغیرہ سے اطلاع دینے کی نفی نہیں
ہوئی جاتی ہے پس علامہ تفتازانی کے قول سے راندیری صاحب کے زعم کا خون ہوگیا اور جو قصیدہ بردہ
کی عبارت منقول ہوئی ہے اوسمیں یہ جملہ ہے ان بعض علومہ صلی اللہ علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ
المخلوق فخرجت هذه الامور الخمسة علا انه صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلمه
بهذه الامور اسکے آخر قول سے بھی واضح ہے کہ وقت قیامت کا علم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی
نے دیدیا تھا اور راقم کے فتوی اولی میں حاشیہ شلوانی علی مختصر ابن ابی جمرہ سے جو اس حدیث کے
تحت میں ہے مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا اللہ جو لکھا جاچکا ہے وہ یہ ہے هذا الحصر بالنسبة للعامة لا
للخاصة وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعه علی کل شیء اس سے بھی
واضح ہے کہ وقت قیام قیامت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اور انموذج اللبیب کے باب اول کی فصل
اول میں جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں اوتی صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیء الا الخمس التی فی آیة ان
اللہ عنده علم الساعة وقیل اوتیها ایضا وامر بکتمها والخلاف فی الروح ایضا شرح صدور جلال الدین
سیوطی صفحہ ۱۵۱ میں ہے عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالی نے کہا قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم
الروح وقالت طائفة بل علمها واطلعه علیها ولم یامره ان یطلع امته وهو نظیر الخلاف فی علم الساعة
ان دونون عبارت سے بعض علماء کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا دیا جانا
ثابت ہے ایسی ہی عبارت تاویلات سے جو اب منقول ہوتی ہے ثابت اور تاویلات امام ابی منصور ماتریدی میں ہے
تحت مفاتیح الغیب خمس کے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ذلک الا فی حق الساعة فانه لا یطلع
علیها احد الا ان یقال بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یوذن له بالتکلم ولا القول فی شیء الا
من جهة الوحی من السماء اور عینی شرح بخاری کی جلد اول کے صفحہ ۳۳ میں ہے قال القرطبی لا مطمع
لاحد فی علم شیء من هذه الامور الخمسة لهذا الحدیث وقد فسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالی
وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شیء منها غیر مستند الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے بھی واضح ہے کہ امور خمسہ جنہیں وقت قیام قیامت بھی ہے اونکے
جاننے کا دعوی کوئی ایسی حالت میں کرے کہ ان امور خمسہ کے علم کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف

قیامت کا علم اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیگا اور نہ دیا ہے اور عبارت سل الحسام مین عبارت تفسیر
ابی مسعود کی نقل کی ہے اوسمین جو یہ جملہ ہے من جملتہا وقت قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احدا ابدا الخ اسکو اپنے
مقصود کے موافق راندیری صاحب نے جانکر دلیل بنایا ہے تو اوسکا حال یہ ہے کہ یہ امر یقینی و غیر محتمل نہین ہے
جو قابل استدلال ہو اور اسی پر اعتقاد فرض و واجب ہو اور انکار کفر یا بدعت ضلالت ہو کیونکہ یہ معنی اگر اسکے ہین
کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے کو اسکا علم نہ دیگا نہ دیا ہے اللہ تعالی نے اور یہی یقینی
و قطعی ہے تو یہ یقینی و قطعی جاننا مخالف ہے دوسرے علماء محققین کے قول کے چنانچہ تفسیر کبیر کے جلد ثامن کے صفحہ ۳۳۰
مین آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے تحت مین یہ عبارت موجود ہے یعنے لا ادری
وقت وقوع القیمۃ ثم قال بعدہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ای وقت وقوع القیمۃ من الغیب
الذی لا یظہرہ اللہ لاحد و بالجملۃ فقولہ علی غیبہ لفظ مفرد مضاف یکفی فی العمل بہ حملہ علی غیب واحد
فاما العموم فلیس فی اللفظ دلالۃ علیہ فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی
من رسول مع انہ لا یظہر ہذا الغیب لاحد من رسلہ قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیمۃ و
کیف لا وقد قال ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملئکۃ تنزیلا ولا شک ان الملئکۃ یعلمون فی ذلک
الوقت قیامۃ الساعۃ اور علامہ تفتازانی رحمہ اپنی شرح مقاصد کے جلد ثانی کے صفحہ ۲۰۵ مین فرماتے
ہین معتزلہ کے جواب مین جو آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کو دلیل بناکر اولیاء اللہ
تعالی کے غیب دانی کا انکار کرتے ہین لفظ غیبہ کو عام لیکر تو اونکے یعنے معتزلہ کے جواب مین علامہ یہ فرماتے ہین
والجواب ان الغیب ہہنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ہو وقت وقوع القیمۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد
ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ او البشر فیصح الاستثناء وان جعل منقطعا فلا خفاء بل لا
امتناع حینئذ فی جعل الغیب للعموم لکون اسم الجنس المضاف بمنزلۃ المعرف باللام سیما وقد کان فی
الاصل مصدرا ویکون الکلام سلب العموم ای لا یطلع علی کل غیبہ احدا وہو لا ینافی اطلاع البعض
وکذا الاشکال ان خص الاطلاع بطریق الوحی وبالجملۃ فالاستدلال مبنی علی ان الکلام لعموم السلب
ای لا یطلع علی شئ من غیبہ احدا من الافراد نوعا من الاطلاع وذلک لیس بلازم پس تفسیر کبیر سے
ثابت ہے کہ خدا تعالی وقت وقوع قیامت کی اطلاع رسولونکو بوقت قرب اقامت قیامت دیگا پس یہ قول راندیری
صاحب کا کہ (قیامت کے وقت کی خبر سوا اللہ تبارک کے کسیکو نہین) اس عبارت تفسیر سے غلط و باطل ہو گیا

اقوال مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بظاہر عموم معلوم ہوتا ہے لیکن عموم مراد نہین ہے اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقین علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا انکار کرتے ہین پس اسطرح اس قول علامہ ابی سعود کے فلا یظہر علیہ احدا ابدا مین وہی تقریر انبیٹھوی ورانڈیری صاحب کی اگر جاری ہم کرین کہ اس کلام مین اگرچہ لفظ احد نکرہ تحت نفی واقع ہو کر عام ہے کہ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شامل ہے لیکن قاعدۂ مسلمہ انبیٹھوی ورانڈیری یہ نکرہ عامہ مخصوص البعض ہے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے دوسرے لوگ مراد ہین اور اگرچہ بظاہر یہ عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ عام غیر مخصوص نہین بلکہ مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس حکم نجاننے وقت قیامت مین داخل نہین ہین پس بنا بر تقریر انبیٹھوی و گنگوہی ورانڈیری ہی کہ اس کلام علامہ ابی سعود رح سے نجاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قیام قیامت کو ثابت نہوگا ہان دوسرے لوگونکا نجاننا اس سے ثابت ہے کہین ایسا نہو کہ رانڈیری لیئے اور اپنے اصل کے قاعدہ کو اس محل مین ترک کردین بیان عموم بلا خصوص کے قائل ہوجاوین اور جن احادیث و اقوال علماء مین تصریح کل وجمیع جانتے کی ہے وہان یہ قاعدہ جاری رکھین پھر اس تفرقہ پر دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہوگا ورنہ ترجیح بلا مرجح قرار پاکر یہ تفرقہ باطل ہوگا دوسرے یہ کہ اس قول مذکور کے متصل ہی علامہ ابو سعود یہ فرماتے ہین علی ان بیان وقتہ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلک الرسالۃ اسمین تصریح ہے کہ بیان کردینا وقت قیام قیامت کا خلاف حکمت تشریعیہ کے ہے اس سے یا تو یہ مراد لیجاوے کہ اللہ تعالی کا بیان کردینا فقط اپنے رسول کی ہی جاننے کیواسطے نہ تبلیغ کیواسطے مخل حکمت تشریعیہ ہے یا یہ بیان کردینا اللہ تعالی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اسواسطے کہ اپنی امت کو وقت قیامت کی خبر دیدین مخل حکمت تشریعیہ ہے پس اگر مراد اول ہو کہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی معلوم ہونا اور امت مین سے کسیکو خبر نہ دینا بھی مخل حکمت تشریعیہ ہے تو اوسکی کوئی وجہ وجیہ خیال مین نہین آسکتی ہے اور بلا وجہ وجیہ یہ مسلم نہین ہوسکتا ہے کسیکو وجہ مذکور کا دعوی ہے تو ثابت کرے اور اگر مراد ثانی ہے کہ خبر دینا اللہ تعالی کا وقت قیامت سے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اسلئے کہ امت کو خبر دیدین یہ مخل حکمت تشریعیہ ہے تو اوسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ قیامت کو بعید جانکر بیخوف نہوجاوین امتی لوگ پس یہ کلام علامہ ابو سعود رح کا مستقیم و مسلم ہے لیکن اس سے یہ تو مفہوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے لوگونکو وقت قیامت سے خبر دینا درست نہین ہے دوسرون سے پوشیدہ کرنا ضرور ہے اسیطرح امام ابو منصور ماتریدی رح کے قول سے الا ان یقال بان رسول اللہ

سند منسوب نکریں تو وہ کاذب ہی بقاعدۂ مفہوم مخالف مسلمہ بلکہ متمسکۂ رانذیری صاحب کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف نسبت واسناد ان امور خمسہ کے علم کی کرنیوالا کاذب نہین ہے اس سے وقت قیامت کابھی علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہوا نیز اقوال آئندہ مین بحوالہ تفسیر احمدی اسکا حال آویگا اور حاشیہ جلال الدین
سیوطی رح سے قول علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ وشرح مشارق کا بحوالہ شرح مشارق گذرچکا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن ہوگیا تہا ملک وملکوت وعالم ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی پس وقت
قیام قیامت بھی اسمین شامل ہے خواہ وہ غیب اضافی ہو یا غیب حقیقی یہ تمام اقوال علماء اہل سنت وجماعت کے ہین
اگر آیت ایان مرسٰہا یا کسی دوسری ایت ودیگر دلیل سے قطعاً ویقیناً یہی ثابت ہوتا کہ وقت قیام قیامت
کی اطلاع اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیگا اور نہ دی ہے تو یہ علماء دیندار محققین اہل سنت
وجماعت اوسکے خلاف کیونکر ایسا فرماتے اور بعض رسل کو اطلاع وقت قیام قیامت ہوجانا کسطرح بتاتے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت قیام قیامت حاصل ہونا کیونکر نقل کرتے بلکہ رد کرتے واسکے قائلین پر طعن و
تشنیع کرتے کیا رانذیری وگنگوہی وانبیٹوی ان علماء محققین اہل سنت وجماعت کو مخالف آیات کے
اعتقاد رکہنے والے اور خارج اہل سنت وجماعت سے بلکہ خارج دائرہ اسلام سے قرار دینگے اگر بالفرض قرار دینگے تو
کون انکے ایسے مزخرفات کو تسلیم کریگا جہان اونکے دوسرے مزخرفات وخرافات ہین اونمین ایک یہ بھی شمار کیجاویگی
پس جب بعض علماء وقت قیامت کا معلوم ہونا بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتے ہین تو وقت
قیامت کے معلوم ہونےمین اختلاف علماء کا ہوا بعض معلوم ہونیکے قائل اور بعض نہ معلوم ہونیکے تو قول صاحب
تفسیر ابی مسعود کہ فلا یظہر علیہ احدا قول متفق علیہ علماء کا نہوا جب قول متفق علیہ علماء کا نہوا تو اس سے
اس امر کا یقین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت قیامت معلوم نہ تہا ثابت نہین ہوسکتا ہے پس اس سے
دلیل پکڑنا رانذیری صاحب کا جزم ویقین اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیام
قیامت معلوم نہ تہا باطل وغیر قابل التفات ہے یہ تقریر جب ہے کہ علامہ ابی سعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول مذکور
کی جسکو رانذیری صاحب دلیل بناتے ہین وہی معنی لئے جاوین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وقت
قیام قیامت کے علم کی نفی علامہ ابو سعود رح اپنے اس کلام فلا یظہر علی غیبہ احدا ابدا مین کرتے ہین
اگر اونکے اوس کلام کی یہ مراد نہ تسلیم کیجاوے اور جیسے گنگوہی وانبیٹوی عام کو مخصوص قرار دیکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بجمیع جزئیات وکلیات کی نفی کرتے ہین اور خود رانذیری صاحب بھی ایسا ہی اپنے

وقت قیامت پر جو یہ دلیل راندیری نے گھڑی ہے کہ تمام جزئیات کا علم وقت قیامت کے علم کو مستلزم ہے الخ جس سے غرض یہ ہے کہ علم جمیع جزئیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا مستلزم علم وقت قیامت کو ہے اور علم وقت قیامت جو علم جمیع جزئیات کو لازم ہے وہ باطل ہے تو علم جمیع جزئیات کا باطل ہے تو یہ دلیل راندیری کی باطل ہے اسلئے کہ جب لازم کا جزماً بطلان ہی مسلم نہیں اور علم وقت قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا بطلان جزماً مقبول نہیں تو اس سے علم جمیع جزئیات کیونکر جزماً باطل ہوسکتا ہے ہرگز نہیں ہوسکتا ہے پھر راندیری صاحب نے راندیر کی آمد و رفت و اوسکے مقدار او رپتے گلو ٹرے اور کنکر مٹی کا جو حیلہ عوام کو فریب دہی کیواسطے کیا تو اس حیلہ گری کی گنجایش اسی صورت مین ہوئی کہ راقم نے فتوی مطلوبہ راندیری مین بحوالہ کتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم ہونا اور امور مقدرہ من الکائنات وجمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا بیان کیا تھا اون عبارات کو راندیری نے ترک اسلئے کردین کہ اونکے جواب کی طاقت نہ تھی اور نہ انصاف کہ اوسکو تسلیم وقبول کرتے اگر راقم کی عبارات مین اونکو ذکر کرتے تو ہر خاص وعام جان لیتا کہ جمیع احوال مخلوقات قیامت تک کی آپکو خبر تھی اور مکتوب فی اللوح المحفوظ کا علم بھی علم آپکو تھا تو پتے گلو ٹری و مٹی وکنکر و آمد و رفت وغیرہا تمام مقدرات لوح محفوظ مین موجود ہین اور یہ بھی مخلوقات واحوال مخلوقات ہین پس ان تمام کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہوگیا پھر ان امور کی عدم علم سے جمیع ماکان ومایکون کی عدم علم پر استدلال راندیری کا مکابرہ وعناد صرف ہے جو جو عبارات راندیری نے چھوڑ دی ہین فریب دہی کیواسطے اون تمام کا ہمارے اقوال آئندہ مین ذکر آویگا جنسے راندیری کی ایسے ملمعات کا جواب باصواب ظاہر ہے اور ان اوراق مین اوپر بھی اقوال علماء گذر چکے ہین جنسے ایسے مزخرفات راندیری کا جواب بخوبی ہوگیا ہے **قولہ** خدا کا فضل ہے یہ قریہ راندیر اگرچہ چھوٹی سی بستی ہے لیکن شرح شفاء وغیرہ کتب یہان دستیاب ہوسکتے ہین جناب من آپنے متن اور شرح مین خلط کر دیا ہے اسوجہ سے آپ فرماتے ہو کہ اسمین مایکون وماکان وعجائب قدرت وملکوت کی علم الخ اب مین متن وشرح علحدہ لکھتا ہون واطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب من السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ دیکھیے کہ عالم شہادت مین جیسے مایکون ہوتا ہے اسیطرح ماکان بھی ہوتا ہے تو چاہیے تھا کہ شارح اسطرح لکھتے واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان فی عالم الشہادۃ لیکن یہ نہ لکھا جس سے اشارہ کر دیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا اور دیکھیے کہ ماتن نے اپنے دعوے اطلعہ علیہ من علم مایکون

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا القول اوپر گذر چکا ہی ایسی ہی جلال الدین سیوطی کی قول
مین قبل انہ اوتیہا ایضا وامر بکتمہا اوپر گذر چکا ہی اور اس سی یہ مفہوم نہین ہی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی
علم وقت قیامت کا نہ تہا پس علامہ ابی سعود رح کی اس قول سی جیسے دوسرونکی خبر دینی کی نفی مفہوم ہی نہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خود جان لینی کی نفی ایسی ہی علامہ ابی سعود رح کے اس قول فلا یظہر علیہ احدا ابدا
سی بہی یہی مراد ہی کہ دوسرونکو سوای رسول اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ خبر نہین دیتا ہی کیونکہ دوسرونکو خبر دینا مخل
حکمت تشریعیہ ہی نہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جان لینا پس راندیری صاحب کے مدعی کی دلیل قول علامہ
ابی سعود رح کسیطرح نہین ہی مدارج النبوۃ کے جلد اول صفحہ ۲۰۳ مین ہی بس داد مرا علم اولین و آخرین
و تعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت از من کتمان آنرا کہ با ہیچکس نگویم و ہیچکس طاقت برداشتن آن ندارد
جز من و علمی دیگر بود کہ مخیر گردانید در اظہار و کتمان آن و علمی بود کہ امر کرد مرا بتبلیغ آن بخاص و عام از امت من
اس سی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج مین تین قسم کی علم کا حاصل ہونا ثابت ہی اور آپ فرماتے
ہین کہ ایک وہ علم کہ وہ مجہکو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا کہ مجہسے عہد لیا کہ اسکو پوشیدہ کرنا اور کسی سی نہ کہنا اوسکی طاقت
کسیکو سوائے میری نہین ہی دوسرا وہ علم کہ اوسکے پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار اللہ تعالیٰ نے دیا اور تیسرا وہ علم
کہ عام و خاص امت کو اوسکی پہنچانیکا امر فرمایا پس جب آپکو تین قسم کے علوم عنایت ہوئے تو کسی چیز کا علم آپکو
حاصل ہونا ہمکو معلوم نہو تو کسی عاقل کی نزدیک اوس سی یہ لازم نہین آتا ہی کہ اوسکا علم آپکو حاصل نہ تہا پس
راندیری صاحب اور اونکے اصل اصول کا یہ جزم و یقین کر لینا کہ وقت قیام قیامت یا فلان امر کا علم آپکو
نہ تہا بلکہ اصل اصول راندیری کا یعنی گنگوہی و انبیٹہوی کا یہ کہدینا کہ ملک الموت و شیطان لعین کا علم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم سی نعوذ باللہ من ذلک زیادہ ہی یہ آپکے وفور علم کا انکار کرنا ہی اور تین قسم علوم
مین سی ایک کو ماننا اور دونکو نماننا ہی جو موجب خرابی ایمان کا ہی الغرض یہ دعوی راندیری صاحب کا
کہ سل الحسام کی عبارت سی یہ ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی وقت کی خبر سوائے ذات باری تعالیٰ کی کسیکو نہین جس
سی غرض یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کا علم نہین دیا ادعا محض ہی عبارت سل الحسام
سی نہ اسکا ثبوت مسلم ہی اور نہ فی الواقع اس جزم پر کوئی دلیل قایم ہی پس عدم علم وقت قیامت جب جزماً ثابت
نہین ہی بلکہ محض علماء کی قول سی آپکو علم وقت قیامت حاصل ہونا اور آپکو اوسکے پوشیدہ کرنیکا حکم ہونا اور یہ
معلوم ہوا تو عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا جب عدم علم قیامت کا جزم باطل ہوا تو اوس جزم عدم علم

کو اللہ تعالی نے بتائی تہی کسی سے سیکہی او حضرت آدم علیہ السلام کے علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ علوم
دیگئے علمت علم الاولین والآخرین اسپر شاہد عدل ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ
کی جلد اول صفحہ ۲۰۵ مطبوع نولکشور مین فرماتے ہین فرمود فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمامہ علوم و معارف حقایق
و بشارات و اشارات و اخبار و آثار و کرامات و کمالات کہ در حیطہ این ابہام داخل است و ہمہ را شامل از کثرت
و عظمت اوست کہ مبہم آورد و بیان نکرد اشارت بآنکہ جز علام الغیوب و رسول محبوب بدان محیط نتواند شد مگر آنچہ
آنحضرت بیان کردہ یا آنچہ از مقابلہ و محاذات روح اقدس وی بر بواطن بعضی از کمل اولیا کہ بشرف اتباع وی
مستسعد و مشرف اند و اللہ اعلم انتہی اور اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام دنیا پیش کر دینا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک مثل کف دست ہونا دنیا کا حدیث سے معلوم ہو چکا ہے میاں گنگوہی و انبیٹہوی و راندیری
عالم العلم اولین و آخرین ہونا اور اسقدر کثرت و عظمت علم کی حاصل ہونا کہ سوای علام الغیوب و رسول محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا اوسکا احاطہ نکر سکے جیسا کہ عبارت مدارج سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں
ثابت ہے اپنے ابلیس کے حق میں ثابت کرین اور ایسی صریح حدیث اپنے شیطان لعین کے حق میں بہی پیش کرین کہ جس سے
تمام دنیا اسطرح اوسپر بہی پیش ہونا ثابت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کی برابری ثابت ہو چہ جائیکہ زیادت
اوسکے علم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ثابت ہو راقم نے جو فتوی اولی میں قول لکہا تہا جسپر راندیری
بکہے ہین اوسکو راقم نقل کرتا ہے وہ یہ ہے اور شفا قاضی عیاض و شرحہ للملا علی القاری مطبوع مصر کے
جلد اول صفحہ ۲۲۳ میں ہے اطلعہ علیہ من علم ما یکون فی عالم الشہادۃ و ما کان فی عالم الغیب من
السعادۃ والشقاوۃ و عجائب قدرتہ و عظیم ملکوتہ اس سے ثابت ہے کہ ما کان و ما یکون و عجائب قدرت و
ملکوت کے علم کی اطلاع دینے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت ماتن نے کی اور شارح نے انکار نہ کیا یہ قول
بعینہ راقم کا راندیری صاحب نے نقل کر کے بغیر سمجہے سوچے یا دیدہ و دانستہ تعصب و عناد سے یہ کہنا شروع کر دیا جو ابہی
منقول ہوا اور راندیری نے اپنے قول مذکور مین جو یہ کہا کہ خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ تو اس قول سے راندیری
نے عوام کو یہ دہوکہ دینا چاہا کہ راقم نے کوئی جملہ کتاب مین ایسا چہوڑ دیا ہے یا ایسا کچہ زیادت و نقصان نعوذ باللہ
من ذلک کر دیا ہے کہ وہ راندیری کو مفید اور راقم کو مضر تہا کتاب راندیر مین ملجانے اور اوسمین دیکہنے سے وہ جملہ
مفید و مضر یا زیادت و نقصان والا راندیری صاحب کو معلوم ہو گیا اور راندیری کو مفید و راقم کو
مضر ہونا اوسکا ظاہر ہو گیا جبہی راندیری صاحب شور مچاتے مین کہ خدا کا فضل ہے کہ قریہ راندیر الخ اگر اس

وماکان از دلیل قولہ تعالیٰ وعلمك مالم تکن تعلم گذری ہی اور اوسکی شرح مین علامہ قاری رح فرماتے
ہین من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ پس اگر ماکان ومایکون سی مراد جمیع
جزئیات ماکان ومایکون ہوتا تو دعوی اور دلیل مین مطابقت شارح کے بیان سی نہین ہوتی اور اگر
مانن کا وہی مقصود ہی جو آپ سمجھگئی ہو تو شارح کا اسطور شرح کرنا خود معترض ہوگیا پھر یہ کہنا کہ شارح نے انکار کیا
جیسا کہ آپ فرماتی ہین کیونکر صحیح ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق خدا تعالیٰ راندیری صاحب کو اور
اصل اصول گنگوہی و انبیٹھوی کو تھوڑی فہم و انصاف عطا فرماوی شیطان لعین کے علم سی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کم ثابت کرنیکے واسطی براہین اور جواب تفصیلی مین کیا کیا ابلہ فریبیان کی ہین راندیری
صاحب اونکے متبع ہین اس سبب سے کہ گنگوہی و انبیٹھوی کے خرعبیلات کا بطلان ظاہر ہو اور کہین یہ
ثابت ہو جاوی کہ شیطان لعین کو بمقابلہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ علم کسی قسم کا نہ تہا جیسا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سی زائد ثابت ہو نعوذ باللہ من ذلک راندیری صاحب جمیع ماکان ومایکون
کے علم کا انکار کرتے ہین اور جمیع جزئیات سی مراد یہی وہ جمیع جزئیات کہ جنمین سی ایک بھی خارج نہو جو کہ تمام معلومات
الٰہیہ ہین اونکی انکار کا حیلہ کرکے اون جمیع جزئیات کا انکار کرنا غرض ہی کہ جن جمیع جزئیات کا علم وحی والہام وغیرہما
سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا کہ وہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون ہین جو معلومات الٰہیہ سے کم ہین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفور علم کا انکار یہانتک کرنا غرض ہی کہ گنگوہی و انبیٹھوی کے عقیدہ فاسدہ
مخترعہ کے موافق ہو جاوی کہ شیطان لعین کے علم سی بہی کم نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم ہو جاوی یہ لوگ ہزار رو بلا زبان کرین لیکن اہل حق اسکو ہرگز تسلیم کرنیوالی نہین ہین گنگوہی انبیٹھوی
راندیری اگر اس دعوی قلت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سچے ہین تو کسی آیت یا حدیث یا اجماع
اہل سنت مین تصریح اس امر کی موجود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نعوذ باللہ من ذلک شیطان
لعین کے علم سی کم ہی تو پیش کرین جمیع چیزون ادنی اعلیٰ کے نام اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بتادئے
ملائکہ تمام اور اونمین گنگوہی و انبیٹھوی کے شیطان لعین بہی موجود تہی جب حضرت آدم علیہ السلام نے
ملائکہ علیہم السلام سی اون چیزونکے نامونسی سوال کیا تو اونمین سی ایک بہی وہ نام نہ بتا سکے اور ابلیس لعین نے
علم آدم علیہ السلام کو دیکھکر حسد کرکے سجدہ سے انکار کیا اور راندہ درگاہ ہوا میان گنگوہی و انبیٹھوی
و راندیری یہ ثابت کرین کہ اوس سی بعد کو ابلیس لعین نے تمام چیزونکے نام وخواص وغیرہا جو آدم علیہ السلام

ف سفاہت وزیادتی و خفا کہ سکتہ مین راندیری کی خیالات

احادیث لکھکر پھر اوسکی بیچ مین شرح لکھی ہے متن وشرح علحدہ علحدہ ہی اور جیسی قسطلانی شرح بخاری ہی یہ متن وشرح علحدہ نہین ہی بلکہ ان دونون متن وشرح کو ایسا خلط کیا اور ربط دیا ہی کہ گویا ملکر ایک ہی کتاب ہوگئی ہی ایسے ہی شرح شفا ملا علی قاری رحکی ہی آجتک راندیری صاحب کو متن وشرح مخلوط وعلحدہ علحدہ ہی مین فرق معلوم نہین ہی جب ہی راقم کی لکھنے کو کہ متن پر خط جسکو اردو مین لکیر کہتے ہین سوائے خط یعنی لکیر شرح کی دوسری نہین لکھی ہی متن وشرح کا خلط کردینا گمان کرتے ہین اور خود متن وشرح کو مخلوط طریق پر لکھ رہے ہین فقط اسیقدر ہی کہ متن پر خط کردیا شرح کو بغیر خط چھوڑ دیا اسکو متن وشرح علحدہ علحدہ لکھنا سمجھے ہین حال آنکہ یہ علحدہ علحدہ نہین ہی بلکہ یہ مخلوط ہی ہی فقط اسلئے کہ ناظرین کی تمیز کیلئے ایک علامت یہ خط ٹھہرا دیا گیا ہی کہ جان لین کہ یہ متن اور یہ شرح ہی ورنہ فی الواقع وہ دونون باہم مخلوط ومربوط ہین جب راندیری صاحب لکیر کے ایسے فقیر ہین اور محتاج کہ لکیر سے ہی علحدگی متن خیال کرتے ہین اور لکیر اوپر الفاظ متن کی کھینچنے کو خصوصًا وہ بھی ایسے جیسے راندیری صاحب نے کھینچی ہی متن کیواسطے لازم جانتے ہین ورنہ متن وشرح خلط کردینا خیال کرتے ہین تو اس سے یہ لازم آتا ہی کہ جس متن پر لکیر نہو اوسکا مخلوط ہونا ساتھ شرح کی قرار دیا جاوے اور مسلم مع نووی کی متن پر لکیر بالکل نہین ہی پس راندیری صاحب اوسپر حکم لگاوین کہ متن وشرح علیحدہ علحدہ نہین مخلوط ہین بعض کتاب قلمی مین متن کو ایک رنگ سے مثلا شنگرف سے اور شرح کو دوسرے رنگ مثلا سیاہی سے لکھتے ہین تو وہان لکیر نہونیکے سبب سے متن وشرح مخلوط کردینا خیال کرین یا متن خط عربی اور شرح فارسی مین لکھین اور لکیر نہو تو اسکو بھی خلط کردینا کہین یا لکیر اگر فوق متن نہو بلکہ یمین وشمال مین قوسین خط ہو تو اوسکو بھی مخلوط بتاوین یہ باتین راندیری صاحب کی ایسی ہین کہ ہر ادنی واعلی کی اسنے کی اور ناداں جاننے کی لایق ہین ہان جناب راندیری صاحب راقم نے البتہ دو لکیرین اوسپر نہ لکھین ایک ہی لکھدی اور جلد وصفحہ کا پتا بتا دیا اور صفحہ کا ہندسہ بھی لکھدیا اسلئے کہ آپ اوسمین دیکھکر متن وشرح جان لینگے راقم نے ہوشیار آدمی جانکر دو لکیرین نہ لکھین اگر راقم آپکے حقمین گمان ہوشیاری نہ رکھتا اور یہ خیال نکرتا کہ جلد وصفحہ کی پتہ سے متن وشرح آپکو معلوم ہوجاویگی دو لکیر کی حاجت نہین تو دو ہی لکیر کھینچدیتا مثل مشہور ہی ناداں کی دوستی جی کا جہاڑ راقم نے آپکے حقمین یہ گمان نیک کیا تو آپنے نیکی کا بدلہ یہ بدی دیا کہ راقم پر تہمت متن وشرح خلط کردینے کی لگائی راقم نے اس قول شیخ سعدی پر کہ نگہدار د آن شوخ در کیسہ در کہ داند ہمہ شخص را کیسہ بر عمل کیا ہوتا یعنے آپکی حقمین گمان ہوشیاری نہ کیا ہوتا تو آپکو اس منہ زوری بیموقع کا موقع نہ ملتا اور راقم نے اب جو یہ فہمایش کی ہی اوسکی تکلیف اٹھانا ہوتا عجب نہین کہ اس فہمایش سے راندیری صاحب اسسے زیادہ بدگمانی اور منہ زوری کرین راندیری صاحب

قول سے دہوکہ دینا عوام کو نہین چاہا تو واضح ہی کہ راندیری صاحب راقم کے کلام کو ہرگز نہین سمجہے اگر سمجہتے اور غور کرتے تو ایسا ہرگز نہ کہتے بلکہ ایسا کلام زبان پر لاتے ہی شرماتے کیونکہ یہ تو اوسوقت کہا جاتا ہی کہ کسینے کوئی جملہ جو اپنے حقمین مضر اور مقابل کے حقمین مفید ہو وہ ترک کردیا ہو بغیر اسکے ایسا کہنا دلیل عدم فہم کی ہی اور بے موقع و محل کلام سے ناواقف ہونیکی ہی پہر یہ جو راندیری صاحب نے کہا کہ (آپنے متن و شرح مین خلط کردیا اسوجہ سے یہ فرماتے ہو) عاقلین جانتے ہین کہ جب شارح نے متن و شرح مین اسطرح فرق نہ کیا کہ اول ایک صفحہ یا نصف یا ربع مثلاً پورا لکہکر اوسکے بعد سے شرح کو شروع کرتا بلکہ متن کا ایک یا دو جملہ مثلاً لکہکر اوسکی شرح لکہدی پہر لفظ متن پہر شرح اسطرح سے شرح کو متن سے ملا دیا کہ دونو شرح اور متن کے الفاظ ملا کر پڑہے جاتے ہین اور مطلب ایسا درست ہوجاتا ہی جیسا کہ ایک ہی کتاب کے یہ تمام الفاظ ہون گویا دونو کو ملا کر ایک ہی کتاب کردیا ہی تو یہ خلط کردینا متن و شرح کا شارح ملا علی قاری ہی نے کیا ہی نہ راقم نے پس خلط متن و شرح کی نسبت راقم کیطرف کرنا یا تو بے سمجہی سے ہی یا عناد و تعصباً ہی ہان اگر راقم نے متن و شرح کی جو ترتیب ہے اوسمین کچہ تقدم و تاخر ایسا کردیا ہوتا کہ شارح کے قول کے ملنے سے ساتہ متن کے جو معنے ہوتے تہے وہ نہ رہتے تو خلط کرنیکی نسبت راقم کیطرف کرنا بجا و درست ہوتا جب راقم نے ایسا نہین کیا تو یہ نسبت کرنا اسکا بیجا و خلاف دیانت اور بہتان ہی ہان راقم نے متن پر خط اور شرح کو بے خط نہ کیا اوسکو خلط قرار دینا اور یہ جملہ کہنا (اسیوجہ سے آپ یہ فرماتے ہو کہ اسمین ماکان و مایکون و عجائب قدرت و ملکوت کے علم الخ) راندیری صاحب کے فہم کی دلیل ہی کہ خط متن پر نکرنیسے اور شرح کو بے خط نکرنیسے راندیری صاحب کو ایسا کہنے کی گنجائش راقم کے حقمین ہوئی اگر خط کیا ہوتا تو ایسا کہنے کی گنجایش نہوتی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ترک خط سے ایسے معنے ہوگئے اور خط ہوتا تو ایسے معنے نہوتے کوئی دوسرے ہوتے ترک خط سے راندیری صاحب کے نزدیک معنی مین خصوصاً ایسی شرح متن کے معنے مین جیسی کہ شفا کی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہی فرق پڑنا کوئی ادنی علم و فہم والا بہی نہ کہیگا چہ جائیکہ کوئی عالم یا مستعد طالب علم البتہ تعصب و عناد سے بیہوش ہوکر ایسی باتین کوئی کرے تو کچہ تعجب نہین ہی یہ جو کہا کہ (اب متن متن و شرح علیحدہ لکہتا ہون الخ) عجب کلام ہی علیحدہ لکہنے کے تو یہ معنی ہین کہ متن و شرح اسطرحسے ہو کہ کچہ الفاظ متن لکہکر اوسکی شرح لکہی پہر کچہ الفاظ متن پہر شرح اسیطرح آخر تک جو ایسا کیا جاتا ہی ایسا نہو بلکہ ایسا ہو کہ مثلاً نصف یا ربع یا ثلث صفحہ مین اول متن لکہدیا جاوے اور اوسکے درمیان مین شرح نہ لکہی جاوے بلکہ وہ مقدار مذکور لکہکر اوسکے بعد متن کے قول کی طرف قولہ سے مثلاً اشارہ کرکے شرح لکہی جاوے یہ صورت متن کے علیحدہ لکہنے کی ہی جیسے مسلم مع نووی ہندوستانمین مطبوع ہوئی ہی اول ایک مقدار

کو یہ فرماتے ہین وقال العسقلانی ای اخبر ناعن المبدأ شیئا بعد شیئ الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقرار
فی الجنۃ والنار ودل ذالک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش
وتیسیر ایراد ذالک کلہ فی مجلس واحد من خوارق العادۃ امر عظیم انتہی اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات مبدأ کو معاد ومعاش کی خبر دی اسکو علامہ ابن حجر عسقلانی نے اگرچہ نقل کیا ہے
لیکن بعد نقل کسیطرح سے اسکا انکار علامہ علی قاری رح نے نہین کیا ہے تسلیم وقبول کرنا ملا علی قاری رح کا ہے اب
راندیری صاحب فرماوین کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ ومعاد ومعاش ماکان عالم شہادت ہی داخل ہے یا
نہین کوئی ادنی درجہ کا شعور وانصاف والا بھی یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ ومعاد ومعاش سے ماکان
عالم شہادت خارج ہے جب خارج نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماکان عالم شہادت کو جاننا اور اسکا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بھی واضح ہے خود ملا علی قاری رح کے بھی قول سے از روشن ہویدا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم اللہ تعالی نے دیا تہا راندیری صاحب کا یہ کہنا علامہ علی
قاری رح کی حقین کہ (اشارہ کردیا ہے کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کا علم دیا) علامہ علی قاری پر افترا وبہتان ہے یا خود کی حقین مطلب علی قاری رح نہ سمجھنے کا اظہار ہے
یا عنادًا وتعنتًا دیدہ ودانستہ انکار حق وانحطاط رتبہ کثرت علم آنحضرت رسول برحق ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ جو کہا
راندیری صاحب نے کہ (اور دیکھو کہ ماتن نے اپنی دعوی واطلعہ علیہ من علم مایکون وماکان اپر دلیل
قولہ تعالی وعلمک مالم تکن تعلم گذری ہے اور اوسکی شرح مین علامہ قاری فرماتے ہین من تفاصیل الشریعۃ
وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ پس اگر ماکان ومایکون سے مراد جمیع جزئیات ماکان ومایکون ہوتا تو دعوی
اور دلیل مین مطابقت نہین ہوتی) اس کلام مین تو راندیری صاحب نے ماتن وشارح دونو پر بہتان باندہا
کہ ماتن کی دعوی کی دلیل فقط قولہ تعالی علمک مالم تکن تعلم کو بنانا بتایا وحال آنکہ ماتن نے اپنی دلیل قولہ
تعالی وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما پوری آیت قرار دی ہے راندیری صاحب نے
ماتن پر بہتان یہ لگایا کہ فقط علمک مالم تکن تعلم تک ہی ماتن کا دلیل بنانا ٹھہرایا اور آخر آیت یعنی کان فضل اللہ
علیک عظیما کو اڑا دیا اور شارح پر یہ بہتان باندہا کہ شارح کا فقط اسیقدر من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ
واحوال الحقیقۃ شرح بیان کرنا قرار دیا حال آنکہ ماتن نے پوری آیت ذکر کرکے جو جملہ فرمایا ہے اور فضل کا کچھ حال
بیان کیا ہے جو آیت مین مذکور ہے اوسکی شرح مین شارح علامہ قاری رح فضل کی شرح علم فرماتے ہین چنانچہ ماتن و

ف علامہ ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری مین قایل ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات ابتدا سے انتہا تک ایک مجلس مین بیان کر دیا

ف ماتن پر یہہ بہتان باندھا

نے یہ جو فرمایا کہ (دیکہیے عالم شہادت مین جیسا مایکون ہوتا ہے اسیطرح ماکان بہی ہوتا ہی تو چاہیے تہا کہ شارح الخ)
سبحان اللہ رانديري صاحب کی ہر بات نئی ہے ہیہات ہیہات اونکے نزدیک نظریات ہین اجی حضرت رانديري
صاحب علامہ شارح علم وفہم مین آپ جیسے ہوئے اور قاعدہ باب الاکتفا سے جانتے اور دلالت کلام سے غیر منطوق کے
حکم کو پہچانتے نہی اور نہ انکی لیاقت ہوتی تو جیسا کہ آپ فرماتے ہین ویسا ہی علامہ شارح بہی لکہنا ضرور جانتے اور اونکو
یہی خبر ہوتی کہ میری کتاب کو رانديري صاحب جیسے دیکہینگے اور ایسے ہی لوگون کیلئے مین نے یہ کتاب بنائی ہی یعنی یہ شرح
لکہی ہے تو ضرور ایسا وہ لکہدیتے وہ کیا کرین کہ یہ تو لوگون کو خبر ہی تہی وہ تو بقاعدہ باب الاکتفاء لا الہ الا اللہ سے ہی جو حدیث
مین وارد ہے محمد رسول اللہ کو بہی حدیث سے ثابت ہوا جانتے ہین چنانچہ اسی شرح شفاء مین اونہون نے اسکی تصریح
کردی ہے اور وہ عبارت متقدمہ کا تحریر کرنا کلام فصاحت وبلاغت کا نہی جانتے تہے اسواسطے انہون نے ایسا نہ لکہا
جیسا کہ رانديري صاحب کہتے ہین اونہون نے جان لیا تہا کہ ماہر فن خواہ باب الاکتفاء کے طور خواہ دلالت کے
طور سے عالم شہادت ماکان کا علم ہونا بہی اس سے ہی سمجہ لینگے اور جان لینگے کہ یہ باب الاکتفاء ہے ایک کو ذکر کیا ہے مراد
دوسرا بہی ہے اور ماکان عالم شہادت کا علم بہ نسبت مایکون عالم شہادت آسان ہے جب علم مایکون دیا گیا تو ماکان
بطریق اولی دیا جانا اس سے ثابت ہوا اور جب عالم غیب کی اطلاع دینا اس سے ثابت ہوا تو عالم شہادت کے ماکان و
مایکون کی اطلاع جو بہ نسبت عالم غیب کے آسان ہے اور ادنی ایک وجہ سے وہ بطریق اولی انکو دیدینا ثابت ہوا پس عالم شہادت ماکان
کی تصریح شارح نے اسوجہ سے ضرور نجانی اگرچہ آپکی فہم مین نہ آوے اسمین شارح کا کچہ قصور نہین ہے اور شارح نے آپکی فہم مین آنیکا کچہ ذمہ
نہین لیا پس رانديري صاحب کا یہ فرمانا کہ (جس سے اشارہ کردیا کہ مقصود اس عبارت سے یہ نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا) بلا دلیل وباطل ہے اور بے سمجہی سے ناشی ہے آیت قرآنیہ مین بیدک الخیر دیکہکر کہین
رانديري صاحب اپنی تقریر مذکور کے موافق بیدک الشر کا انکار نکر جاوین نعوذ باللہ من ذلک اور یہ نہ کہنے لگین کہ اسمین اشارہ
کردیا ہے کہ مقصود اس سے یہ نہین کہ خدا تعالی کے قبضہ قدرت مین شر بہی ہے اور اگر اس سے مراد یہی ہوتی تو اللہ تعالی اسطرح فرماتا
بیدک الخیر والشر جو جواب رانديري صاحب اسکا دینگے بعد جس طور سے آیت بیدک الخیر سے بیدک الخیر والشر دونو مراد ہونا بیان کرینگے
وہی جواب اس عبارت ملا علی قاری شارح شفا کا ہے اور اسیطور علم ماکان عالم شہادت کا بہی ثبوت ہے اگر رانديري
صاحب کو اپنے کلام کی صحت اور اپنی فہم کی حقیت کا ادعا ہے تو احتمال اکتفا ودلالت کو رفع کرین اور اپنے دعوے کے
ثبوت پر دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ قائم کرین ورنہ باطل ہونا اپنے کلام کا قبول کرین ملا علی قاری نے شرح شفا اور
مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد پانچوین کے صفحہ ۲۲۷ مین تحت حدیث فاخبرنا عن بدء الخلق الحدیث

نزدیک ممنوع ہونا جایز ہی تخصیص بذکر الشئ مستلزم نفی ما عدا نہونا قضیہ مشہور ہی اگر تخصیص بذکر الشئ سی
یہ سمجہا جانا لازم جانا کہ مستلزم نفی ما عدا کو ہی تو اوسپر یہ قباحت لازم آتی ہی کہ جب کوئی کہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ تعالی کی ہین تو چاہیئے کہ کہنی والیکو یہ قرار دیا جاوی کہ یہ فقط محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی رسول کہتا ہی
اور دیگر رسل علیہم السلام سی رسالت کی نفی کرتا ہی نعوذ باللہ من ذلک پہر تو یہ کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ
ہین کلمہ کفر ہونا چاہیی نعوذ باللہ من ذلک ایسی ہی مثلاً قاموس مین لفظ مولی کی کوئی بیس معنے لکہی ہین اور
صراح مین مولی کی کوئی چہہ سات معنی لکہی ہین اگر راندیری صاحب کا قاعدہ مخترعہ مان لیا جاوی کہ جو کسینے
کچہ ذکر کردیا کسی محل مین تو اوسکے نزدیک اُس سی زیادہ اور اوسکے سوا ناجائز و مردود ہی تو لازم آتا ہی کہ صاحب صراح
کی نزدیک مولی کی جو معنے زایدہ قاموس مین لکہی ہوی ہین وہ ممنوع و ناجایز ہو جاوین ایسی قول کو ہر عاقل و منصف
ہذیان بتاویگا اگر وسوسہ مفہوم مخالف یعنی کا غالب ہو تو اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اول تو وہ کلیہ نہین ہی اکثریہ ہی چنانچہ
درمختار سی اوپر مذکور ہوا دوسری وہ اکثریہ بہی روایت فقہ مین ہی جو ائمہ سی ہو چنانچہ ردالمحتار سی ثابت ہو چکا ہی تیسری
یہ کہ مفہوم لینی کی واسطے چند شروط ہین بلا شرط درست نہین ہی اگر وہان مفہوم موافق ہی مستقیم ہو تو یہ مفہوم
مخالف لینا مفہوم موافق کو چہوڑکر درست نہین ہی عینی وغیرہ مین یہ مصرح ہی الغرض علامہ قاری رح نے جو وہ
کلام ذکر کیا ہی جسکو راندیری صاحب ذکر کرکی دلیل بناتے ہین اوس سی زیادہ و ما عدا کی نفی ثابت ہونا
مسلم نہین ہی جب خود ملا علی قاری رح کی مرقاۃ شرح مشکوۃ سی اوپر عنقریب گذر چکا ہی انہ اخبر فی المجلس الواحد
بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاد والمعاش الخ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال مخلوقات
کی ایک ہی مجلس مین خبر دیدی جس سی تمام و جمیع احوال مخلوقات کا علم آپکو ہونا ثابت ہی تو باوجودیکہ وہ مرقاۃ مین
خود ایسا فرماوین تو اونکی نسبت یہ گمان کوئی عاقل کسطرح کرسکتا ہی کہ علم جمیع ماکان و مایکون کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین منکر ہین اور علم جمیع ماکان و مایکون کو وہ اس محل مین نافی ہین نعوذ باللہ من ذلک
ایسا گمان شارح ملا علی قاری رح کی حقمین یا تو وہ کریگا جو اونکی کلام کی سمجہنی سی معذور ہوگا یا وہ جو دیدہ و دانستہ
حقپوشی و عدل و انصاف سی دور ہوگا پس راندیری صاحب کا قول یا تو بی سمجہی سی یا دیدہ دانستہ
حقپوشی سی صادر ہوا ہی ہرگز قابل التفات ذوی العقول والعدول نہین ہی پہر اوس قول فاسد پر یہ جو
بنا کیا ہی کہ (شارح کا اسطور شرح کرنا خود تعرض ہی الخ) بناء فاسد علی الفاسد اور غیر قابل اصغا ہر ذی شعور
و منصف ہی علامہ شارح نے تو اسطور سی شرح کی ہی کہ جسکو لیاقت علمیہ و نظر اوپر کتب دینیہ و دقت نظر و انصاف

شارح کی عبارت جو رانديری صاحب نے چھوڑ دی ہے وہ یہ ہے (وکان فضل اللہ علیک عظیما) حیث انعم علیک انعاما جسیما (حارت العقول) ای دہشت و ترددت فی تقدیر فضلہ علیہ) ای فی تقریر علمہ الذیہ و تصویر احسانہ الیہ (وخرست الالسن) بکسر الواو ای سکنت وبکمت لا السنۃ (دون وصف یحیط بذلک) ای عجزت عن ان تنطق بما یحصی ما من اللہ علیہ او ینتہی الیہ) ای دون نعت ینحصر لدیہ لانہ مظہر الاسم الاعظم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم منصفین غور کرین کہ ماتن و شارح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و فضل کی اور احسان الہی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ایسی تعریف کرتے ہین کہ ماتن وکان فضل اللہ علیک عظیما کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضل و علم کی ایسی عظمت بیان کرتے ہین کہ آپکے فضل و علم کو اندازہ کرنے سے عقول حیران و پریشان ہو متردد و دہشتناک ہوتی ہین اور شارح اسکی تحت مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو علم خداداد حاصل ہے اور جو آپ پر احسان خداوندی ہے اوسکی تقریر و بیان سے عقول حیران و پریشان ہین اور ماتن و شارح فرماتے ہین کہ آپکی علم و فضل سے زبانین گونگی و ساکت ہین اور عاجز ہین اس سے کہ تمام احسانات کا احصار و احاطہ کرسکین اور اونکو بیان کرسکین یا آپکی نعت کے قریب بہی جاسکین کیونکہ آپ مظہر اسم اعظم ہین دیکھئے کہ شارح نے اوس بیان کے بعد جو رانديری صاحب نے نقل کیا ہے یہ کثرت علم و فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے کہ اوسکی تقریر و بیان کی عقول کو مجال نہین ہے حیرانی و پریشانی اونکو لاحق ہوتی ہے اس بیان شارح مین اشارہ ہے طرف علم ماکان ومایکون کے جو ماتن نے کہا ہے پس آیت کے معنے جو شارح نے بیان کئے ہین وہ ماتن کے دعوی کے خلاف ہرگز نہین ہین رانديری صاحب نے بعض بیان شارح ظاہر کیا اور بعض کو پوشیدہ کرکے اسپر یہ مبنی کیا کہ دعوے و دلیل مین مطابقت شارح کے بیان سے نہین ہوتی، ہان رانديری صاحب جب آخر کا بیان شارح کا اپنے پوشیدہ کیا اور شارح کے بیان اول سے ہی مین بغیر الہ انحصار کے اپنے منحصر کیا جو آپنے شارح کا بیان ذکر کیا تو کیون مطابقت دعوی و دلیل مین ظاہر ہو بالفرض شارح نے فقط اوسیقدر بیان کیا ہوتا اور آخر کا بیان جو شارح نے کیا ہے وہ نہ کیا ہوتا تب بہی تو اوسیقدر مین منحصر ہونے پر شارح کے نزدیک جو اونھون نے بیان کیا ہے کوئی دلیل انحصار رانديری صاحب نے قایم کی ہوتی تب دعوی و دلیل مین مطابقت ہونیکا نام لیا ہوتا جبتک کوئی لفظ انحصار پر دال یا کوئی حال انحصار پر دال موجود نہین تو یہ دعوی رانديری صاحب کا کہ دعوی و دلیل مین مطابقت نہین بلا دلیل ہوکر غیر ثابت و غیر قابل اصغا ہے اور یہان کوئی لفظ یا کوئی حال انحصار پر دال موجود ہونا مسلم نہین ہے اور یہ بہی مسلم نہین کہ جو شارح نے یہان ذکر کردیا ہے اوس سے زیادہ یہان مراد ہونا شارح کے

رتبہ ثانیہ تصدیق کا توحید و اعتقاد عوام مسلمین و متکلمین کا ہی متکلم و عامی مین یہ فرق ہی کہ متکلم کو صنعت جدلیہ دافعہ تشویش مبتدعہ جو مانعہ ہی انہزام قواعد اہل السنۃ والجماعۃ سی حاصل ہی عوام کو یہ حاصل نہین ہی اور یہ توحید کہ الاقرار باللسان والتصدیق بالقلب ہی مفید ہی نجات کی خلود فی النار سی گو ایسی تصدیق والا فاسق و فاجر ہو پھر اس توحید ثانیہ کی بعد رتبہ ہی مشاہدہ کرنی صدور امور کائنہ اور ظہور جمیع اوس چیز کا جو عالم وجود مین خدا تعالی سی صادر و واقع ہوتی ہی حقیقت مین اس مرتبہ ثالثہ توحید کا نام توحید الافعال فی المصنوعات ہی یہ توحید جو عبارت ہی ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ تعالی سی بطریق کشف بواسطہ نور حق کی حاصل ہوتی ہی یہ مقام مقربین و ابرار کا ہی یہی ہمارا مقصود اس محل مین ہی کہ اہل حقیقت کو توحید الافعال فی المصنوعات حاصل ہوتی ہی اور مشاہدہ جمیع چیزونکی ظہور کا جو خدا تعالی سی واقع ہوتی ہین کرتے ہین جب علامہ قاری عبارت شرح شفاء مین احوال حقیقت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہونا فرماتی ہین اور حقیقت مین یہہ توحید الافعال حاصل ہونا یعنی ظہور جمیع مایقع فی الکون حاصل ہونا فرماتی ہین اس شرح عین العلم مین تو اونکی قول شرح شفاء والی سی ہی یہ امر ثابت ہوا کہ ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ آپکو حاصل ہی یہ جمیع ماکان ومایکون کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا نہین تو اور کیا ہی کیا مشاہدہ و ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ بدون علم جمیع مایقع فی الکون رانديری صاحب کے نزدیک ہوسکتا ہی اور کیا علم ماکان ومایکون علم جمیع مایقع فی الکون سی خارج ہی کوئی ادنی عقل والا منصف مزاج بہی خارج نہین کہہ سکتا ہی ہان رانديری صاحب تعنتاً خارج کہین تو کیا عجب ہی انصاف و تدبر اختیار کرین تو معلوم کرلین کہ علامہ علی قاریؒ احوال الحقیقہ فرماکر علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا فرمارہے ہین پس شرح کرنا علامہ قاریؒ کا موافق ماتن کی فرمانیکو ہی اسکو تعرض و انکار وہی شخص قرار دیگا جو سفیہ یا معاند و متعنت ہوگا راقم اپنی فتوے اولیٰ مین کچہ عبارت شرح عین العلم للملا علی القاری کی نقل کرچکا ہی اس بارہ مین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث صحابی رضؓ سی اونکی ایمان کی حقیقت دریافت کی تو انہون نی اپنی ایمان کی حقیقت یہ بیان کی کہ مین گویا کہ عرش خدا تعالی اور اہل جنت و اہل نار کو دیکھتا ہون جسکا جواب رانديری صاحب سی کچہ نہوا اور مبیا کی ہو بی اور اکی سی فقط اسیقدر ان اوراق مین کہدیا کہ اونکو کشف تہا چنانچہ اقوال آئندہ مین انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر آویگا یہان وہ عبارت مع زیادت بہر نقل کیجاتی ہی جلد اول صفحہ ۱۱ (اصبت) ای وجد اصبت (فالزم حین اخبر حارثۃ رضی اللہ عنہ بانکشاف الغیب) من احوال العقبی

میسر ہو وہ جان سکتا ہی کہ شارح نے جو اپنی شرح مین یہ فرمایا ہی من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ واحوال الحقیقۃ
اسمین ہی گویا اجمالا احوال تمام ماکان و مایکون کا جاننا بتا دیا ہی تفاصیل شریعت مین مسائل دینیہ آگئے اور
طریقت مین تمام امور سلوک و احوال حقیقت مین جو عبارت مکاشفہ سی ہی جمیع احوال کونین و مخلوقات کا کشف
ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگیا ملا علی قاری رح اپنے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد اول کی صفحہ ۵۴ مین
فرماتی ہین کہ روح قدسیہ متنور ہو جاتی ہی اور نور و اشراق مین اوسکی زیادتی ہوجاتی ہی اور فیضان انوار کا نور کو قوی کر دیتا ہی
اور نور میدان دلمین انبساط کرتا اور پھیلتا ہی تو لوح محفوظ کی نقوش مرتسمہ کا انعکاس دل ہوتا ہی اور مغیبات
پر اطلاع پاتا ہی چنانچہ اس مضمون کی عبارت آگی نقل کیجاویگی اوس عبارت مین النقوش المرتسمۃ فی اللوح
المحفوظ و یطلع علی المغیبات لفظ النقوش اور المغیبات جمع معرف باللام ہی اور عہد یہان کوئی نہین ہی اور
استغراق متعذر نہین ہی تو جمیع نقوش مرتسمہ لوح محفوظ و تمام مغیبات پر اطلاع ہونا اہل مکاشفہ کو اس سے
واضح ہی اور شرح عین العلم کے جلد ثانی کی صفحہ ۲۳۲ مین ہی (ثم التصدیق) معہ و ہو ان یصدق بمعنے
اللفظ قلبہ کما صدق بہ عموم المسلمین و یکون اعتقادہ (کما للعامی) ای کما ہو اعتقاد العوام (والمتکلم
وہو الخائض فی علم الکلام) (فہو) ای المتکلم (لا یتمیز) عن العامی فی ہذا المقام (الا بالحیلۃ)
ای الصنعۃ الجدلیۃ (الدافعۃ لتشویش المبتدعۃ) المانعۃ من انہدام قواعد اہل السنۃ والجماعۃ
(ویفید) التصدیق الجنانی مع الاقرار (النجاۃ من الخلود فی النار) ولو کان صاحبہ من الفساق
والفجار (ثم مشاہدۃ صدور الکل) ای ظہور جمیع ما یقع فی الکون (منہ تعالی) وفی الحقیقۃ ہذا
یسمی توحید الافعال فی المصنوعات وما سبق توحید الذات والصفات وہذا انما یکون بطریق
الکشف بواسطۃ نور الحق لتنویر الاسرار وہو مقام المقربین الابرار) ماتن عین العلم بیان مراتب
توحید کی بیان کرتے ہین اور علامہ علی قاری رح اوسکی شرح کرتے ہین اس عبارت سی پہلے متن و شرح یہ بیان کیا ہی
کہ ادنی رتبہ توحید کا چار مراتب توحید مین سی یہ ہی کہ انسان فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہی اور اوسکا دل اوسکے معنی کی
تصدیق سی غافل و جاہل و منکر ہو مانند توحید منافق کی اور یہ فقط زبان سی لا الہ الا اللہ کہنا بدون تصدیق قلبی کے
نفاق ہی نعوذ باللہ من ذلک اس توحید صرف قولی فی الحال سی یہ فائدہ حاصل ہوتا ہی کہ بحکم شرع جان و مال قتل
ہونے اور لٹنجانے سی بچ جاتا ہی اب اس عبارت مین یہ بیان ہی کہ اوس توحید صرف قولی کی بعد وہ توحید ہی کہ تصدیق
قولی کی ساتھ تصدیق قلبی بہی ہو کہ وہ یہ ہی کہ قول لا الہ الا اللہ کی معنی کو دلمین سچ مانے اور تسلیم و باور کرے یہ

کہ ملا علی قاری فرماتی ہین کہ شریعت و حقیقت مین مخالفت نہین ہی فرق کرنیوالا منسوب طرف زندقہ یعنی کفر و الحاد کی ہی پس
وسوسہ مذکور مدفوع ہوا اور جب حدیث مروی حارث و حارثہ رضی سے کشف کونئن حقیقت ایمان سے ہونا ثابت ہوا
تو یہ شریعت نہین تو اور کیا ہی پس بلاشبہ شریعت سے کشف کونئن اور ظہور مغیبات اہل حقیقت کو ثابت ہوا اور
ظہور جمیع مایقع فی الکون من اللہ تعالی شرح عین العلم جلد ثانی کی صفحہ ۲۳۲ سے اوپر گذر چکا ہی جب یہ ظہور
جمیع مایقع فی الکون اولیا کی حقمین ثابت ہی تو حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم السلام کی حقمین اسکا انکار کرنا
بڑی جرأت و بیباکی و گستاخی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور یہ کہنا رانديری صاحب کا کہ (اگر مراد جمیع جزئیات
ماکان و مایکون ہونا الخ) سفاہت یا تعصب سے ہی قید جمیع ماکان قید جمیع جزئیات ماکان و مایکون اس محل مین راقم
نے کہان ذکر کی ہی اس سے پہلی ہی ذکر نہین کی یعنی اپنی فتوی اولی مین جسکی قول کا رانديری بزعمہ رد کرتی ہین ہان
بعد کو جہان علما کی عبارت مین جمیع احوال مخلوقات یا کل واقع ہوا ہی اسکے بعد راقم نے جمیع و کل کا ذکر کیا ہی
یہان جیسا کہ عبارت شفا مین ماکان و مایکون ثابت ہی ویسا راقم نی ذکر کر دیا ہی اوپر جمیع جزئیات اور زیادہ کر دینا
اس محل مین خود رانديری صاحب کیطرف سے ہی جو امانت و دیانت کی خلاف ہی یہ قید جمیع جزئیات ماکان و ما
یکون پر اسواسطے رانديری نی بڑھائی ہی تا کہ ناقصین فی العلم و غیر متدبرین کو دھوکہ دین کہ علم جمیع ماکان و
مایکون جمیع معلومات الٰہیہ ہین جس سے خدا و رسول کی علم مین مساواۃ کا لزوم بتا کر جمیع ماکان و مایکون کی علم کا
اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین کفر ٹھہرا دین چنانچہ رانديری نی اسی رسالہ کی آخر مین اور اوسکی طرفدار
نی جسکا آخر مین رد انشاء اللہ آویگا ایسا ہی کیا ہی و حال آنکہ نہ ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اور نہ
جمیع جزئیات ماکان و مایکون سے جمیع معلومات الٰہیہ مراد ہین اسیواسطے راقم نے اپنی دونون فتوون مین اسکی
تصریح کر دی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیوب کا علم اللہ تعالی نے دیا ہی تو وہ غیوب جمیع معلومات الٰہیہ
نہین ہین اسواسطے وہ علم بعض غیوب کا ہی نہ کل غیوب کا جو جمیع معلومات الٰہیہ کو بہی شامل ہووی پر رانديری
صاحب یا تو بالکل راقم کی تحریر کو سمجھتی ہی نہین یا دیدہ و دانستہ یہان جمیع جزئیات ماکان و مایکون
کی قید عناداً زیادہ کر دی ہی انبیٹھوی و گنگوہی کا یہی قاعدہ ہی کہ اپنی طرف سے قیود بڑھا کر علماء اہلسنت و
جماعت کی اقوال حقہ کو رد کیا کرتے ہین میلاد شریف کی قیام مین قید واجب جاننی کی اور ایسے ہی مجلس میلاد
شریف مین قید وجوب و تقید کی فتوی میلاد مین زیادہ کر کر رد کیا ہی انبیٹھوی نی یا رسول اللہ کہنے و خطاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنیکی بارہ مین براہین مین یہ قید لگائی کہ یہ کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بعد عزوفہ) ای بعد صرف السالک قلبہ اعراضہ (عن الدنیا) والحدیث فی الجامع الکبیر لشیخ مشائخنا
المرحوم جلال الدین السیوطی عن الحارث بن مالک وحارثۃ بن النعمان الانصاری ففی روایۃ الطبرانی
وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا
حارث قلت اصبحت مؤمنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیئ حقیقۃ وما حقیقۃ ایمانک قلت قد
عزفت نفسی عن الدنیا واسہرت لذلک لیلی واظمأت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی
انظر الی اہل الجنۃ یتزاورون فیہا وکانی انظر الی اہل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فیہا
فقال یا حارث عرفت فالزم قالہا ثلاثا وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرؤ نور اللہ
قلبہ عرفت فالزم وفی روایۃ العسکری فی الامثال عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحارثۃ
بن النعمان کیف اصبحت الی ان قال ابصرت فالزم ثم قال عبد نور اللہ الایمان فی قلبہ اس سے ثابت
ہے کہ حقیقت ایمان کا حاصل ہونا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو دل
مین ایسا روشن ومنور کردے کہ اوس سے انکشاف غیب کا ہووے اور عرش کو اور اہل جنت واہل دوزخ کے حالات و
افعال کو مشاہدہ کرے پس اس سے یہی واضح ہے کہ خود شارع علیہ السلام وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک
حصول حقیقت سے انکشاف غیوب کو اوسے حاصل ہوتا ہے اور خود ملا علی قاری رح اسکے ناقل ومبین وشارح
ہین پس ملا علی رح نے جو شرح شفا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال حقیقت خدا تعالیٰ کیطرف سے حاصل
ہوتا ہے بیان کیا ہے تو اسیکو اسطرح بیان کیا ہے کہ موافق فرمانے ماتن کے علم ماکان ومایکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہونا معلوم ہوجاوے پس شارح ملا علی قاری رح کے قول کو تعرض وانکار قول ماتن بتانا راندیری
صاحب کا بالضرور یا اس سبب سے ہے کہ شارح کی مراد راندیری کے فہم مین نہین آئی یا اس سبب سے کہ دیدہ دانستہ
شارح کی غیر مراد کو مراد شارح قرار دیا اور تاویل الشیئ بما لا یرضی بہ قائلہ کے مرتکب ومکابر ہوئے اگر راندیری
صاحب کو یہ وسوسہ ہو کہ یہ مسئلہ کہ واصل الی الحقیقۃ کو کشف کوائن ہوجاتا ہے یہ مسئلہ طریقت حقیقت کا ہے
نہ شریعت کا اگرچہ طریقت وحقیقت مین کشف الغیوب کا ثبوت ہے لیکن شریعت مین نہین ہے کیونکہ شریعت کی
حقیقت مخالف ہے تو اوسکا جواب بہی راندیری صاحب کو ملا علی قاری رح کیہی قول سے ہم دیتے ہین
مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد خامس کے صفحہ ۳۳ مین فرماتے ہین لا مخالفۃ بین الشریعۃ والحقیقۃ
فی احکام الطریقۃ ومن فرق بینہما من لم یصل الی مرتبۃ الجمع نسب الی الزندقۃ اس سے ثابت ہے

عزفت

تمام دنیا کا حال آپکو معلوم ہونا اور دنیا کا آپکے سامنے بمنزلہ کف ہونا حدیث طبرانی سے جو بحوالہ مواہب و شرح زرقانی
اوپر گذرا ہے ثابت ہے اور شیخ اکمل الدین سے اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ آپکو ملک و ملکوت و عالم ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی
سب روشن تہا اور دوسرے اس قسم کی عبارات اوپر مذکور ہوئی ہیں اور باقی آتے ہیں اب کتب دینیہ سے جمیع جزئیات ماکان و مایکون
بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے یا نہیں اگر انڈیری صاحب یہ کہیں کہ کل شی مخصوص البعض
ہے یا بمعنی کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون بالمعنی المذکور کل اس سے مراد نہیں تو انڈیری صاحب کا یہ کہنا جبتک
کوئی مخصص خاص جو اس حدیث کے بعد نازل ہوا ہو انڈیری صاحب پیش نکریں باطل و مردود ہے وغیر قابل
اصغا ہے بغیر پیش کرنے مخصص کے کوئی عاقل دعوی تخصیص انڈیری قبول نہیں کر سکتا ہے اور ایسے حیلہ بہانہ و مکابرہ
سے انڈیری صاحب کے اصل گنگوہی و انبیٹہوی کا عقیدۂ فاسدہ کہ شیطان لعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بہ نسبت علم زیادہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے برابر علم تہا نا شرک ہے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی
دیندار اس عقیدہ کی صحت کا اعتقاد ہرگز نہیں کر سکتا ہے اب یہ امر اور سمجھ لینا چاہیے کہ جیسے علامہ ملا علی قاری شارح
شفا و ماتن کے قول سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے اسقدر علم کثیر عنایت ہوا ہے کہ انکی
تقریر و بیان سے عقول حیران و پریشان ہیں اور زبانیں گونگی ہیں یہ علامہ قاری نے آیت علمك ما لم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما کے تحت میں فرمایا ہے جسکو دلیل ماکان و مایکون کے علم کی ماتن نے ٹھہرایا ہے اور علامہ
قاری ہی نے اس تقریر سے صحت استدلال کیطرف اشارہ کیا ہے جسکو انڈیری صاحب نے برعکس اوسکے علامہ موصوف
کی عبارت میں قطع کر کے اونکی شرح کے موافق دعوی و دلیل میں مطابقت ہونیکا گمان باطل کیا ہے ایسے ہی دوسرے
علماء نے بہی اس آیت کریمہ علمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی غیوب دانی کی تصریح کی ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے (علمك ما لم تكن تعلم) من امور الدين
والشرائع او من خفيات الامور وضمائر القلوب اور تفسیر بیضاوی میں ہے من خفيات الامور او
من امور الدين والشرائع اور تفسیر حسینی میں ہے و علمك ما لم تكن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات
امور و مکنونات ضمائر و جمہور گفتہ اند کہ آن علم است بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و
در بحر الحقایق میفرماید کہ ان علم ماکان و ما سیکون است کہ حق سبحانہ و تعالی در شب اسری بدان حضرت علیہ السلام
عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بها ما كان
و ما سيكون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود اور تفسیر خازن میں ہے و علمك ما لم تكن تعلم يعني من

کو عالم العلم استقلالی جانکر کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک ایسی ہی راندیری صاحب نے اونکی اتباع سے راقم
کے کلام مین اس محل مین قید جمیع جزئیات کے قبل ماکان ومایکون کے زیادہ کردی ہے تاکہ اوسپر مبنی کر کے جواب غیر
صواب کا ارتکاب کرین اور جمیع جزئیات سے جو مراد راقم کی ہے جہان اوسکا ذکر راقم نے کیا ہے کہ وہ جمیع جزئیات ہین
جو غیر اللہ کو معلوم ہو سکتی ہین اور کسی نہ کسی طریقہ سے اونکی خبر اپنے خواص عباد کو اللہ دیتا ہے نہ وہ جمیع معلومات
الٰہیہ ہین یا اونکے علم کا حصول بغیر اطلاع الٰہی ہے اس مراد کو بھی راندیری صاحب نے اسواسطے ظاہر نہ کیا کہ ظاہر
کردینگے تو راندیری صاحب جو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا انکار اونسے مراد جمیع معلومات الٰہیہ لیکر جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کرتے ہین وہ باطل ہو جاویگا اور بعض جزئیات ماکان ومایکون کے اقرار کرنے سے تو
راندیری صاحب کو چارہ ہی نہین ہے ورنہ بہت جزئیات برزخ ودوزخ وجنت کا جو حال آپنے بیان فرمایا ہے
اوسکا منکر ہونا ظاہر ہو جاویگا اور مراد راقم کی ظاہر کرنیکی حالت مین یہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون وہ ہوتے
ہین جو جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین اور جنکے ادلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل اور جو خاصہ خدا تعالے
کا نہین ہے اور غیر اللہ کو اونکا علم ممکن ہے یہ فی الواقع جمیع معلومات الٰہیہ نہین ہین بلکہ بعض جمیع معلومات الٰہیہ کے
ہین اس مراد راقم سے وہی علم ماکان ومایکون کا ثابت ہوتا ہے جسکے انکار کی گنجایش چار ناچار راندیری صاحب
کو نہین ہے اسمین انصاف دیکھنے سے نزاع مرتفع ہو جاتا ہے اور راندیری صاحب کو نزاع ہی مقصود ہے اسلیے
یہ مراد واقع نزاع ظاہر نکی اور اگر راندیری صاحب یہ کہین کہ اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا بھی علم
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہین ہے جنکی ادلہ آپکے پاس موجود ہین اور خاصہ خدا تعالی کا نہین اور غیر اللہ
کیواسطے بھی اونکا علم ہونا جایز ہے اور وہ بہ نسبت معلومات الٰہیہ کے بعض جزئیات ہین نہ جمیع تو راندیری صاحب
کا سراسر مکابرہ و وفور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے جسکے کفر ہونیکی تصریح شفا قاضی عیاض وشرح
ملا علی قاری سے فتوی ثانیہ مین راقم نقل کر چکا ہے اس سے توبہ واستغفار راندیری صاحب کو لازم ہے اگر
راندیری صاحب کہین کہ ایسی تمام جزئیات کا علم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کتب دینیہ سے
ثابت نہین ہے گو ممکن ہو تو اس قول راندیری صاحب کا ابطال حدیث فتجلی لی کل شیء سے واضح
ہے جسکے تحت مین جلال الدین سیوطی رح سے منقول ہو چکا ہے کہ ذوات وصفات وظواہر وبواطن زمین وآسمان
کا علم آپکو حاصل ہو گیا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ قبل مدت مدید آپکو حاصل ہو چکا تھا اور دوسرے قول جلال الدین سیوطی رح
مین بھی اوپر گذر چکا ہے کہ جو جو چیزین آپکے وقت مین موجود نہ تھین بعد کو پیدا ہونیوالی تھین اون کل کو آپ جانتے تھے ایسے ہی

کذلک انتہی اس سے واضح ہے کہ جیسے جمع معرف باللام واسطے استغراق کے مستعمل ہے ایسے ہی جمع مضاف اور اسم
جنس مضاف ومعرف باللام بھی استغراق کیواسطے مستعمل ہوتے ہین جہان عہد نہو پس لفظ خفیات الامور وضمائر
القلوب جو عبارت تفاسیر مین واقع ہے جمع مضاف ہے اور عہد موجود نہین ہے کیونکہ معہود نہ تو ماسبق مین مذکور
نہ مشہور ومعروف اسطرحسے ہے کہ مخاطب ومتکلم کے نزدیک متعین ومعلوم ہو اور کوئی استحالہ استغراق لینے پر قایم نہین
ہے پس استغراق ہی یہان مراد ہے اور علم جمیع خفیات وجمیع ضمائر قلوب دیدینا واضح ہے پس جمیع جزئیات وکلیات کا
علم بالمعنی المذکور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا آیت کریمہ علمك مالم تكن تعلم الآیۃ سے
موافق عبارات تفاسیر ثابت ہے ایسی ہی عبارت جلالین والغیب مین الف ولام استغراقی ہے بنا بر بیان مذکور
بالا کے پس اس سے بھی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم آیت مذکورہ سے مراد ہونا واضح ہے اور تفسیر
عرائس البیان مین آیت کریمہ وانزل اللہ علیك الکتاب والحکمۃ وعلمك مالم تكن تعلم کے تحت
مین ہے ای انزل علیك الکتاب شاهدا علی ما کوشف لك قبل نزول الکتاب من احکام المشاهدۃ
والمعرفۃ وما استاثرك من علوم الغیبیۃ لتثبت فؤادك بما وجدت منا قبل نزول الکتاب کقوله نحن
نقص علیك من انباء الرسل لنثبت به فوادك (والحکمۃ) احکام الطریقۃ وآداب القربۃ ونوادر
علوم الالهیۃ (وعلمك مالم تكن تعلم) ای علوم عواقب الخلق وعلم ماکان وما سیکون اس سے بھی ثابت
ہے کہ آیت مذکورہ سے یہ مراد ہے کہ علوم غیبیہ اور نوادر علوم الہیہ اور علوم عواقب خلق وعلم ماکان وما سیکون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے عنایت فرمائے تھے اس عبارت مین بھی وہی تقریر سابق جاری ہے کہ اسمین علوم کو
جمع ہی مضاف بیان کیا ہے تو ثابت ہوا کہ جمیع علوم الغیبیہ وجمیع علوم الہیہ بالمعنی المذکور اور جمیع علوم عواقب
الخلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے عنایت ہوئے تھے پس بخوبی ثابت ہے کہ آیت وعلمك مالم تكن
تعلم سے جمیع غیوب ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہے کسی مفسر نے اگر اسکے تحت مین
اسکی تصریح نہین کی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آیت سے یہ مراد ہونا ممنوع وناجایز ہے اور جس امر کی تصریح فرمائی اوسمین
مراد علمك مالم تكن تعلم منحصر ہے آیت کریمہ فان العزۃ للہ جمیعا سے کوئی عاقل یہ گمان نہین کرسکتا کہ فقط اللہ تعالی
ہی کیواسطے عزت کا انحصار ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ومومنین کیواسطے اس آیت سے عزت کا سلب ثابت ہے،
ایسا گمان وہی ملحد کرسکتا ہے جو آیت کریمہ للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین الآیۃ کا منکر ہو غایت یہ کہ کسی کے فہم مین
وہ مراد نہ آئی ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسرون کے فہم مین جو وہ مراد آگئی تو وہ قابل اعتبار نہین ایسا

احکام الشرع وامور الدین وقیل علمک من علم الغیب ما لم تکن تعلم وقیل معناہ وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب وعلمک من احوال المنافقین وکیدھم ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی لم یزل فضل اللہ علیک یا محمد عظیما انتہٰی اور تفسیر عزیزی مین شاہ عبد العزیز صاحب بحث تعلیم اسماء الاشیاء لآدم علیہ السلام مین یہ فرماتی ہین ہفت کس را از انبیاء ہفت علم صراحۃ تفضیل داد حضرت آدم را بعلم لغت وعلم آدم الاسماء کلہا وحضرت خضر را بعلم فراست کہ وعلمناہ من لدنا علما وحضرت یوسف را بعلم تعبیر وعلمتنی من تاویل الاحادیث وحضرت داؤد را بعلم صنعت کہ وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم وحضرت سلیمان را بدانستن زبان جانوران کہ وعلمناہ منطق الطیر وحضرت عیسیٰ را بتوریت وانجیل کہ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوریۃ والانجیل وحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین وسلم بعلم اسرار وعلمک ما لم تکن تعلم انتہی ان عبارات تفاسیر سے واضح ہی کہ آیت علمک ما لم تکن تعلم الآیۃ سے جیسے احکام مراد لیتے ہین ایسے ہی یہ بھی مراد لیتے ہین کہ خفیات الامور وضمائر القلوب کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا چنانچہ تفسیر مدارک وبیضاوی وکشاف وخازن وحسینی مین لفظ خفیات الامور مذکور ہی اور جلالین کی عبارت مین والغیب کا لفظ واقع ہی اور الاحکام کے اوپر عطف کیا ہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نے آیت سے علم اسرار بہت اعلیٰ درجہ کا مراد لیا ہی جسکے سبب سے تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوتی ہی کہ شفاعت کبریٰ وغیرہا ہی پس راندیری صاحب کا معنی ومراد آیت کو فقط امور دینیہ وطریقت وحقیقت مین منحصر جاننا اور زائد کا انکار کرنا مخالف علماء دین کے ہوکر باطل ومردود ہی اگر راندیری صاحب ان عبارات تفاسیر مین پھر وہی پرانہ بوسیدہ حیلہ جاری کرین کہ انمین جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا ذکر نہین ہی تو اوس حیلہ بوسیدہ کہنہ کا دفع یہ ہی کہ کلام اون جمیع جزئیات ماکان ومایکون غائبہ عنا کی حصول علم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ جو خاصہ اللہ تعالیٰ نہین ہی اور غیر اللہ کو اونکا جاننا جایز ہی اور اونکا ثبوت ان عبارات سے اسپر موقوف جاننا کہ لفظ جمیع جزئیات ہی انمین موجود ہو کسی سفیہ وبے علم وغافل یا معاند ومکابر ہی کا کام ہی نہ عاقل وعالم ومنصف ومتیقظ کا کام کیونکہ لفظ جمیع جیسے استغراق کیواسطے مستعمل ہی ایسے ہی المحلی باللام بھی استغراق کیواسطے ہی مستعمل ہی اور جہان عہد نہو تو استغراق ہی مراد ہوتا ہی چنانچہ مسلم الثبوت وشرحہ لبحر العلوم کے صفحہ ۱۵۲ مین ہی (والجمع المحلی) باللام (و) والجمع المضاف واسم الجنس کذلک ای المحلی والمضاف لکن لا مطلقا (بل حیث لا عہد) فان العہد مقدم علی الاستغراق فی الجمیع (وان کان بعضہا اقوی) فی الدلالۃ علی العموم عن بعض کالجمع والمضاف فانہما اقوی من المفرد

کذلک

تکن تعلم کی تفسیر مین اہل تحقیق خفیات الامور وضمائر القلوب و اسرار وغیرہا ہی فرماتی ہین جنسی مراد استغراق قاعدہ
اصول اوپر معلوم ہوچکا ہی تو آیت کریمہ علمك مالم تکن تعلم سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم مراد ہونا وضح
ولائح ہی اور رانڈیری صاحب کا اس آیت سی یہ مراد نہ لی سکنے کا خیال خام وسودای ناسرانجام ہی اور
رانڈیری صاحب نے جو آیت علمك مالم تکن تعلم سی مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ لی سکنے کی یہ دلیل
بتائی کہ اگر اس آیت کی یہ معنی لئے جاوین تو یہ آیت کی نزول کی وقت تمام جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہئے الخ تو یہ دلیل رانڈیری اوسپر پیش کرین جو تمام جزئیات ماکان ومایکون کا
علم جنکی علم کی ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حقمین تسلیم نکرتا ہے
اوپر خود عبارت شفا و دیگر تفاسیر سی جمیع غیوب وجمیع خفیات الامور وضمائر القلوب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہونا مذکور ہوچکا ہی اور اوپر تفسیر خازن سی علمك من احوال المنافقین وکیدہم مالم
تکن تعلم بھی مذکور ہوچکا ہی پس مفسرین تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم واحوال کا جاننا آیت مالم تکن تعلم
سی ہی مراد ہونا فرماتی ہین لیکن رانڈیری صاحب اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد علٰحدہ ہی بناتی ہین اور خواہ مخواہ
انکار کرتی چلی جاتی ہین تاکہ نعوذ باللہ من ذلك دعوی گنگوہی وانبیٹھوی کا کہ شیطان لعین کی علم سی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کو کم بتاتی ہین اور برابر زیادہ کی اعتقاد کو شرک ٹھہراتے ہین باطل نہو جاوی جب مفسرین نے
آیت علمك مالم تکن تعلم کی تحت مین خفیات الامور وضمائر القلوب و اسرار واحوال منافقین کا جاننا فرمادیا
تو رانڈیری صاحب واونکی اساتذہ کی ہی لائق یہ امر ہوگا کہ نعوذ باللہ من ذلك مفسرین محققین کو غلط تفسیر
کرنیوالی ٹھہراوین اور آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم کو دلیل اس امر کی بناکر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منافقین
کی حال کی خبر نہ تھی مفسرین کی فرمانی کو رانڈیری صاحب نے غلط بتادیا بندۂ راقم مین یہ جرأت نہین کہ چھوٹا
منہ بڑی بات کری اور مفسرین کو آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم سی جاہل یا غافل بناکر اونکو آیت لا تعلمہم کی خلاف
علمك مالم تکن تعلم کی معنی بیان کرنیوالی اور اونکی اپنی اقوال مین متناقضین گمان کری رانڈیری صاحب و
انکی اساتذہ کو ہی یہ مبارک رہی رانڈیری اور اونکی اصل گنگوہی وانبیٹھوی پر آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم سے
اسپر استدلال کرنی مین کہ آپکو حال منافقین کی خبر کسیطرح وکسیوجہ سی نہ تہی تاکہ یہ ثابت ہو تو آیت علمك سی جو ثابت
ہی وہ غلط ہو جاوی بندۂ راقم یہ اعتراض کرتا ہی کہ یہ تو مانا کہ اس سی یہ مفہوم ہوا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اُن منافقین کو نہین جانتی ہو ہم جانتی ہین لیکن اس سی یہ مراد لینا کہ اس آیت کی نزول تک آنحضرت

گمان کوئی عاقل منصف ہرگز نہیں کر سکتا ہے بلکہ طالب العلم ذی شعور منصف بھی نہیں کر سکتا ہے پس راندیری
صاحب اپنے قول کے بطلان سے واقف ہو کر انصاف اختیار کرکے ایسے قول سے باز آئیں کہ اسمیں بہبودی دنیا
وآخرت کی متصور ہے **قولہ** وایضاً آیت کریمہ وعلمك مالم تكن تعلم سے مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم
ہونا ماتن لے سکتے ہیں اور نہ کوئی اور کیونکہ اگر اس آیت کے یہ معنی لئے جاویں تو یہ آیت کے نزول کے وقت تمام جزئیات
ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہیے جیسا کہ مقتضی وعلمك کا ہے اور یہ آیت کریمہ
سورۂ نساء میں واقع ہے اور اس سورہ کے بعد تو یہ سورۂ تحریم وغیرہا اتری ہیں اور آیت لا تعلمہم نحن نعلمہم
مندرجہ سورۂ توبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اون منافقوں کی خبر جو ضمیر ہم سے مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
آیت کے اترنے تک نہ تھی جیسا کہ خان صاحب بھی اقرار کرتے ہیں **اقول** وباللہ التوفیق علمك مالم تكن
تعلم سے مراد جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ ماتن لے سکتا نہ کسی اور کا راندیری صاحب بتارہے ہیں تو
انکا خیال پر اختلال ہے راندیری صاحب کی عقل میں یہ مراد نہیں آسکتی تو اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ
ماتن شفا قاضی عیاض ہے اور کسی محقق کی عقل میں بھی نہ آسکے راقم نے اپنے فتوی اولی میں یہ عبارت
شفا قاضی عیاض اطلعہ علیہ من علم ماکان ومایکون مع شرح علامہ علی قاری کے نقل کی تھی
اوسکو راقم کے قول میں یہ راندیری خود نقل کررہے ہیں اور یہ نقل جس صفحہ سے اپنے اوراق میں کررہے ہیں اوسی
صفحہ میں بعد چند سطور کے اس مراد لے سکنے کی نفی بھی راندیری صاحب کررہے ہیں عجب بات ہے کہ ماتن
تو تصریح علم ماکان ومایکون کی کرے اور راندیری صاحب نفی کریں اوسکی یہ مراد ہوسکتی اگر کہیں کہ
ماتن نے ماکان ومایکون کہا ہے جزئیات مایکون وماکان نہیں کہا اور اوسکی تصریح نہیں کی ہے اور ہم نفی ایکی
کرتے ہیں تو راندیری صاحب کو ہر ادنی طالب علم بھی کہہ سکتا ہے کہ جب اسکے عدم تصریح پر نفی کا مدار کہتے
ہو تو ماتن نے جیسے جزئیات کو ذکر نہیں کیا ہے ایسے کلیات جمیع یا بعض جزئیات کو بھی نہیں ذکر کیا ہے پھر تو
راندیری صاحب کو چاہیے اس طرح بھی کہدیں کہ اس سے نہ علم بعض جزئیات نہ کل جزئیات نہ جمیع کلیات
نہ بعض کلیات کسیکا بھی ماتن مراد نہیں لے سکتا ہے پھر یہی کہنا ٹھہریگا کہ نعوذ باللہ من ذلک کلام ماتن لغو
وبےمعنی ہے اور بےمعنی ولغو کلام ماتن کو بتانے والا کوئی ایسا ہی شخص ہوگا جو خود لغو وبےمعنی ہوگا اور ماتن کے کلام
علم مایکون وماکان میں لفظ ما عام ہے اور کوئی مخصص موجود ہونا مسلم نہیں ہے تو جمیع وہ اشیاء جن پر دلیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی طرف سے حاصل ہے مراد ہوئے پھر کونسا استحالہ ہے اور جب آیت علمك مالم

ہی پس بالضرور لاتعلمہم سے نفی علم حال منافقین کی بعض وجہ سے ہی مراد ہی پس جیسی آیت لاتعلمہم سے نفی بعض وجہ علم کی اسطرح سے ہوئی کہ وہ منافی اسکے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کے حال باطن کو اسکے نحوی الکلام سے جان لیتی تہو ایسی ہی آیت علمک سے جو احوال منافقین وغیرہا جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا ثابت ہی دوسری وجہ سے ہو کہ وہ تعلیم الہی ہی یا مثل اوسکی کیون جایز نہیں ہی کہ اسکے رفع پر اقامت برہان کرنا راندیری صاحب اور انکے اصل اصول کو ضرور لازم ہی بغیر اسکے استدلال باطل ہی اور آیت علمک سے تمام جزئیات ماکان ومایکون مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہی اور ہرگز آیت لاتعلمہم سے اوسکا رد ہونا مسلم نہین ہی اور راقم ذارخار عنان و تنزل کر کے یہ تسلیم بہی کر لیا تہا کہ بعد کو احوال منافقین کی تو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اگرچہ قبل اس آیت کی ہوئی تو اوسکو راندیری صاحب نے پسند نہ کیا کیونکہ عناد و مکابرہ غرض تہا راندیری صاحب کو نہ استرشاد پہر راقم سے یہ خیال کرنا کہ کسیوجہ سے آپکو خبر حال منافقین کی قبل نزول آیت لاتعلمہم کو نہ تہی یہ بہی خیال پر احتمال ہی ہان من وجہ علم کی نفی راقم کے قول مین تہی وہ راندیری صاحب کو مفید نہین اور راقم کا اقرار ہرگز نافع راندیری صاحب کو اس مقصود فاسد کے اثبات مین نہین ہی **قولہ** اور اتنا تو طالب علم بہی جانتا ہی کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہی پس اگر علمک مالم تکن تعلم سے مراد جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم لیا جاوی تو لاتعلمہم نحن نعلمہم کیسا صادق آوی حالانکہ وہ منافق بہی جزئیات ماکان ومایکون سے ہین **اقول** وباللہ التوفیق راندیری صاحب کو مکابرہ کرنا منظور ہی جب ہی ایسی باتین کرتی ہین ایجاب کلی کہ جسمین جمیع معلومات الہیہ داخل ہون اوسکا دعوی کسنے کیا ہی دونون فتوون مین بہی تصریح کر دی تہی اور ان اوراق مین بہی راقم تصریح کر چکا ہی کہ جمیع جزئیات سے مراد وہ جمیع جزئیات ہین جو بذریعہ ادلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کیطرف سے حاصل ہوئے ہین اور انکا جاننا غیر اللہ کو جایز و ممکن ہی باین وجہ وہ جمیع ہین اور بہ نسبت معلومات الہیہ وہ بعض جزئیات ہین جب ہمارا دعوی من وجہ ایجاب جزئی کا ہی تو اوسکا نقیض راندیری صاحب سالبہ کلیہ پیش کرین ہر ادنی طالب علم بہی جانتا ہی کہ موجبہ جزئیہ کا نقیض سالبہ جزئیہ نہین ہی پس آپکی سلب جزئی سے ہمارا دعوی مرتفع ہرگز نہین ہو سکتا ہی یہ جواب اس تقدیر پر ہی کہ راندیری کی زعم فاسد کو موافق تسلیم کر لیا جاوی کہ جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون جمیع معلومات الہیہ ہین۔ جیسا کہ راندیری کی قول آیندہ مین موجود ہی کہ کل شی کل معلومات الہیہ پر صادق ہی اور اگر یہ تسلیم نہ کیا جاوی اور جیسا کہ واقعی امر ہی کہ ماکان ومایکون فقط اونہین امور کو شامل ہی جو عدم سے وجود مین آچکی ہین اور قیامت تک آوینگی مثلا تو اس جواب کی حاجت نہین جمیع ماکان ومایکون کا علم انکے واسطے ثابت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح و کسیوجہ سی خبر حال منافقین نتھی ممنوع ہی کیون نہین جایز ہی کہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حال کی خبر ہوگیی ہو جیسا کہ آیت علمک مالم تکن تعلم کی تفسیر سی ثابت ہی بعد کو نسیان ہوگیا ہو جیسی علم شب قدر کی تعیین مین آپنی اپنا نسیان ظاہر فرمایا گو اس سی کچہی مراد ہو پس ایسی ہی لاتعلمھم مین نسیان و ذہول کی علم نہ رہنا فرمایا ہو و نسیان بعد علم مراد ہو ایسی حالت مین کہ اول علم ہو بعدہ نسیان ہو جاوی علم کی نفی کرنا قرآن سی ثابت ہی جیسے کیلا یعلم بعد علم شیئا مین ہی اور کیون نہین جایز ہی کہ لاتعلمھم نحن نعلمھم سی مراد یہ ہو کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی فراست و صفائی قلبی کی سبب سے اون منافقین کی حال کو نہین پہچان سکتی ہین اور اسوجہ و طریق سی یا مانند اوسکی اونکی حال کا علم آپکو نہین ہی چنانچہ **بیضاوی** مین ہی خفی علیك حالھم مع کمال فطنتك وصدق فراستك پس اسمین نفی اسوجہ فراست و فطنت سی جان لینی کی مراد ہو نہ اسکی کہ ہمنی تمکو اونکی حال کی تعلیم نہین کی ہی پس من وجہ علم کی نفی اس آیت مین ہو اور آیت علمک مین اثبات علم اونکے حال کی ساتھ تعلیم الٰہی کی مراد ہو پس آیت مذکورہ سی اوسکی نفی نہین ہوئی جسکا اثبات آیت علمك مین ہی اور لتعرفنھم فی لحن القول مین خود اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم منافقین کی حال کو پہچان لیتی ہو اونکی قول و فحوی کلام سی اس آیت کی تحت مین **جمل** کی جلد رابع کی صفحہ ۱۶۸ مین ہی معنی الآیہ ولتك یا محمد لتعرفن المنافقین فیما یعرضون بہ من القول من تھجین امرك وامر المسلمین وتقبیحہ والاستھزاء بہ فکان بعد ھذا لایتکلم منافق عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا عرفہ بقولہ ویستدل بفحوی کلامہ علی فساد باطنہ ونفاقہ اس سی واضح ہی کہ ہر منافق کا حال باطنی اوسکی مضمون کلام سے آپ پہچان لیتی ہی اور آیت لتعرفنھم سورۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین ہی جسکو سورۃ قتال بہی کہتی ہین اور یہ سورۃ قتال سورۃ برات سی قبل نازل ہوئی ہی **تفسیر اتقان** مین بحث ترتیب نزول سورہ مین ہی ثم القتال ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق ثم لم یکن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر اللہ ثم النور ثم الحج ثم المنافقون ثم المجادلۃ ثم الحجرات ثم التحریم ثم الجمعۃ ثم التغابن ثم الصف ثم الفتح ثم المائدۃ ثم براۃ الخ اب بہی آپ آیت لاتعلمھم سے اسپر دلیل پکڑتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس آیت کے نزول تک منافقین کی حال کی خبر نہ تہی تو آیت سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی آپکے استدلال کا بطلان واضح ہی کیونکہ بطریق فحوای کلام خبر ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ صراحۃً فرماتا ہی پس آیت لاتعلمھم کے نزول سی پہلی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی حال کی خبر ہونا ببعض وجہ وبعض طریق سی ثابت

کلیہ معروض الصدق کی نقیض ہے **اقول** وباللہ التوفیق اوپر بحوالہ مدارج وغیرہ گذر چکا ہے کہ شب معراج
مین آپکو تین قسم کے علوم عنایت ہوئے ایک وہ کہ جسکی تبلیغ کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا دوسری وہ
کہ اونکے پوشیدہ کرنے اور ظاہر کرنیکا اختیار آپکو دیا تیسری وہ کہ اونکی پوشیدہ ہی کرنیکا حکم آپکو ہوا پس **راندیری صاحب**
جو لتحریم ما احل اللہ لک کے قصہ کو دلیل اوسکی بناتے ہین کہ چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تھا تو
اس دلیل مین یہ احتمال ہے کہ جن چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونا تم اس قصہ سے گمان اپنے فہم کے موافق
کرتے ہو تو کیون نہین جایز ہے کہ آپکو اون چیزونکا علم تو اللہ تعالی نے عنایت کردیا ہو لیکن وہ اوس قسم مین سے ہو
کہ جسکے پوشیدہ کرنے و ظاہر کرنیکا آپکو اختیار ہو اسیواسطے آپنے اون چیزونکے ساتھ معاملہ عدم علم کا سا کیا ہو اور
ایسا برتاؤ کیا ہو کہ دوسرونکو گمان آپکے عدم علم کا ہو **شرح صحیح بخاری جلال الدین سیوطی کے**
مختصر **روح التوشیح** مطبوع مصر کے صفحہ ۱۴۸ مین لیلۃ القدر کے علم کے بارہ مین آپنے جو یہ فرمایا انسیتہا اوسکے
تحت مین ہے قلت انما عبر بالنسیان عن نسخ بیانہا وذکرہ ما ذکرہ کنایۃ عن کتم الاسرار وکیف تعبر امتہ
الوارثۃ فذلک عن مثلہ فلا تری منہم الا لمزنا اتہ محتملۃ کالمنام ھکذا اس سے واضح ہے آپکا بعض امور کو
پوشیدہ کرنا پس ایسے ہی قصہ مذکورہ کے جن باتونکا علم نہونا **راندیری صاحب** بتاتے ہین اونمین یہ احتمال ہے
ہے کہ آپکو علم ہو لیکن آپنے ایک مدت تک یا ہمیشہ اونکو پوشیدہ رکھا ہو جبتک اس احتمال کے رفع پر **راندیری صاحب**
برہان قایم نہ کرین یہ دعوی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی تقریر سے ہرگز ثابت نہین ہو سکتا ہے پس
علم تمام جزئیات ماکان ومایکون بالمعنی المذکور مع قصہ مذکورہ صادق ہونا مرتفع نہوا اور اس کہنے سے کہ موجبہ
کلیہ معروضۃ الصدق کی نقیض ہے **راندیری صاحب** کو نفع اور ہمکو کچھ ضرر نہوا نقیض کا صدق رفع احتمال
پر دلیل ساطع غیر محتمل قایم کرنے پر موقوف ہے جب تک او نکرین تو نقیض صادق نہین پس ایجاب کلی مرتفع نہوا
قولہ جناب من علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم
تمام ماکان ومایکون کا تھا حالانکہ اونکی تحریرہی اوسکے رد مین کافی ووافی ہے دیکھو موضوعات کبیر مطبوعہ مطبع محمدی
لاہور صفحہ ۱۱۸ سے ۱۲۰ تک پس واضح ہے کہ نہ ماتن علم ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
کرتے ہین نہ شارح **اقول** وباللہ التوفیق سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون اللہ تعالی
کیطرف سے عنایت ہونیکو خرافات ٹھہرانا اور کہنا کہ ایسی خرافات کو کیونکر قبول رکھے یہ **راندیری صاحب** و
انبیٹھوی وگنگوہی کیسے محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **راندیری صاحب** آپکے گنگوہی وانبیٹھوی

ف ملا علی قاری رد تمام جزئیات ماکان ومایکون کے عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونیکے قائل ہین

ہی اور حال منافقین کا علم بہی اوسمین داخل ہی پس موجبہ کلیہ برحال باقی اوسکا نقیض سالبہ جزئیہ غیر موجود بالوجود
المذکور پس جواب تام ہی پس علمك مالم تكن تعلم سے مراد من وجہ جمیع جزئیات و من وجہ بعض جزئیات مین
ایک تقدیر پر اور دوسری تقدیر پر من کل الوجوہ کل جزئیات ماکان ومایکون ہین اور آیت لا تعلمهم سے مراد علمك کا
رفع نہونا بہی معلوم ہوچکا ہی اور **جمل** مین تحت آیت لا تعلمهم کی ہی فان قلت کیف نفی عنہ علم حال المنافقين
واثبتہ فی قولہ ولتعرفنهم فی لحن القول فالجواب ان آیۃ النفی نزلت قبل آیۃ الاثبات فلا تنافی اھ کرخی
انتہی اس سے واضح ہی کہ لا تعلمهم اول نازل ہوئی ہی اور لتعرفنهم اوسکے بعد نازل ہوئی اور اتقان کی عبارت
سے ثابت ہی کہ سورہ قتال اول نازل ہوئی اور چند سورتونکے بعد برائت نازل ہوئی اور سورہ برائت مین لا تعلمهم
ہی تو آیت لا تعلمهم لتعرفنهم سے بعد کو نازل ہوئی ہی اس سے ثابت و معلوم ہوتا ہی کہ ان سورتون کی نزول کے
تقدم و تاخر مین بہی اختلاف ہی پس لتعرفنهم اول اور لا تعلمهم بعد نازل ہوئی تو اوسی قسم کی تقریر جیسے کہ راقم
نے بیان کی ہی لتعرفنهم مین معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہی لا تعلمهم مینؒ دوسری وجہ سے ہی بیان کرنا ضرور
ہی پس جیسی آیت لتعرفنهم کی بعد لا تعلمهم فرمانا اوسکی منافی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجہ احوال
منافقین جانتے تہے ایسے ہی علمك مالم تكن تعلم کی بعد بہی لا تعلمهم فرمانا بہی اس قسم کی تقریر سے منافی نہین ہے
پس علمك سے بوجہ تعلیم جانتا جمیع جزئیات و احوال منافقین کا ثابت ہونا اور لا تعلمهم سے باوجود اپنی فطنت و
فراست ونحوہا سے بلا تعلیم خاص جاننے کی بوجہ دیگر یہ علم احوال منافقین حاصل ہونیکی نفی مراد ہونا کیون جائز نہین
ہی اسکے رفع پر کوئی دلیل قاطع اور برہان ساطع قایم کرنا ضرور ہی بغیر اسکی لا تعلمهم سے یہ جزم کرلینا کہ اسکے نزول کی
وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کا علم کسیطرح سے نہ تھا خیال پر اختلال ہی پہر اسپر یہ مبنی
کرنا کہ علمك سے جمیع جزئیات مراد نہین ہوسکتے مین بنار فاسد علی الفاسد ہی پس آیت علمك سے جمیع جزئیات
بالمعنی المذکور مراد ہونا اور لا تعلمهم کی منافی نہونا بخوبی صادق ہی اور احوال منافقین کا علم علمك سے ثابت ہی اختلاف
جہات سے منافات مرتفع ہی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگریزہ کفار کو مارنے مین اور اللہ تعالی کی نفی کرنے مین
بقولہ تعالی وما رمیت اذ رمیت منافات نہین ہی اختلاف جہات کی سبب سے پس اس احتمال کی رفع پر اندیری
صاحب کو برہان قایم کرنا ضرور ہی **قولہ** علی ہذا القیاس آیت کریمہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك
کا قصہ کہ وہ بعد نزول و علمك مالم تكن تعلم کی ہوا ہی پس اگر علمك مالم تكن تعلم سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون
لیا جاوی تو اس قصہ سے جو چند چیزونکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تہا یہ کیونکر صادق آوے حالانکہ جو

ایک نہر ہے اور لوح محفوظ میں تمام جزئیات ماکان ومایکون جو قیامت تک ہونیوالی ہیں اون تمام کا علم اور اوس سے بہت
زائد چیزوں کا علم ہی علامہ علی قاری کے قول سے ثابت ہوگیا اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول کے صفحہ ۲۸ مطبوعہ مصر
مین ہے فلان للغیب مبادی ولواحق فمبادیہ لایطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق
فھو ما اظھر اللہ علی بعض احبائہ لوحۃ علمہ وخرج ذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک
اذا تنور الروح القدسیۃ وازداد نورہا واشراقہا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتحلیۃ مرآۃ القلب
عن صداء الطبیعۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار یقوی النور وینبسط فی فضاء قلبہ
فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی اجسام العالم
السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفۃ التی ھی اشرف العطایا فکیف بغیرھا اس سے واضح
ہے کہ ملا علی قاری کو مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کی لوح اپنے بعض دوستوں پر ظاہر کردیتا ہے اور روح قدسیہ جب متنور و روشن
ہوتی ہیں اور نور اونکا قوی ہوتا ہے اور دلمیں پھیلتا ہے تو اوسمیں تمام نقوش مرتسمہ لوح محفوظ کے منعکس و ظاہر ہوجاتی
ہیں اور تمام غیوب پر جو اوسمیں مستور ہوتی ہیں اوسکی اطلاع ہوجاتی ہے بلکہ اوسوقت میں فیاض اقدس اپنی معرفت کے
ساتھ تجلی فرماتا ہے قلب پر اس عبارت میں لفظ النقوش والمغیبات جمع محلی باللام ہے جو غیوب ونقوش لوح محفوظ میں
ہیں اونمیں سے بعض معلوم کا ذکر اوپر نہیں ہوا ہے جو عہد مراد ہو اور لوح محفوظ کے جمیع نقوش وغیوب مراد لینا ممتنع نہیں ہے
پس تمام وجمیع نقوش وغیوب لوح محفوظ پر اطلاع روح قدسیہ کو حاصل ہونا علامہ علی قاری رح نے تسلیم کیا انکار نہ کیا بلکہ
بلکہ پہلی عبارت میں لوح وقلم کے علم کی اطلاع کے علاوہ اور کلیات وجزئیات وحقایق ودقایق وعوارف ومعارف متعلقہ
ذات وصفات باریتعالی پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا علامہ علی قاری رح نے خود بیان کیا ہے پس یہی تمام
ماکان ومایکون بالمعنی المذکور کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہونا مراد ہے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی
جلد اول کے صفحہ ۱۲۹ میں ہے رأیت فی الدر المنثور نقلا عن ابن عباس ان اول شئ خلقہ اللہ القلم
فقال لہ اکتب فقال یا رب وما اکتب قال اکتب القدر فجری من ذلک بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ
ثم طوی الکتاب ورفع القلم رواہ البیہقی وغیرہ والحاکم وصححہ وفی الدر ایضا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول ان اول شئ خلق اللہ القلم ثم النون وھی
الدواۃ ثم قال لہ اکتب قال وما اکتب قال ما کان وما ھو کائن الی یوم القیمۃ من عمل واثر واجل فکتب
ما یکون وما ھو کائن الی یوم القیمۃ ثم ختم علی فم القلم فلم ینطق ولا ینطق الی یوم القیمۃ اخرجہ الحکیم الترمذی

شیطان لعین کو جو علم محیط زمین کا ہونا اعتقاد کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم محیط زمین کا ہونیکو شرک
ٹھہراتے ہیں تو یہ خرافات وخز عبیلات سے کیا نہیں ہے کہ آپکے **گنگوہی وانبیٹوی** جو محیط زمین کے علم کے حصول کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین شرک ٹھہراتے ہیں بھلا کوئی اسکا قائل آجتک ہوا ہے اور کسی عالم معتبر کی کتاب
مین یہہ لکہا ہے اور علامہ علی قاری وغیرہ کے تو نزدیک کیا اسکو شرک ہونیکا ثبوت مسلم ہے اگر آپکو یا **انبیٹوی وگنگوہی**
کو دعوی ہے تو اسکا شرک ہونا کسی معتبر کی کتاب مین دکھا دین ورنہ اسکا خرافات وحماقات وعنادات سے ہونا واضح
ہے اور عار اسلام وامت محمدیہ سے ہونیکا اور آپکے وفور علم کے رفع مین یہ کوشش ہے کوئی مسلمان آپکے وفور علم کو خرافات
نہین کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ ملا علی قاری رح اسکو خرافات مانین یہ ہرگز نہین **راندیری صاحب** نے اپنے اصل کی
اتباع سے یہی گمان کیا ہے کہ جو خود کے فہم واعتقاد مین ہے وہ علماء ربانیین کا بھی نعوذ باللہ من ذلک اعتقاد ہے ملا علی
قاری وماتن کے قول شفاء اور شرح شفاء کی نقل اوپر گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وفضل کی تقریر
وبیان سے عقول حیران وپریشان ودہشت ناک ہین اسمین علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ
ہونا کیون جائز نہین ہے اس احتمال کے جواز ورفع پر کوئی دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کیجے اوسکے بعد آپکے وفور
علم کی قلت بیان کرنیکا نام لیجے یونہین اپنے جیسا اعتقاد ماتن وشارح کا نہ قرار دیجے اور اتہام نافرجام کہ (نہ ماتن علم
ماکان ومایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرتے ہین اور نہ شارح) ماتن اور شارح پر نہ لگائیے ماتن کا
قول من علم ماکان ومایکون جو راقم نے اپنے قول مین نقل کیا ہے اوسکو راقم کے قول مین خود نقل کرتے ہو اور باوجود
اس نقل کرنیکے یہہ ماتن کے ایسا کہنے سے انکار کرتے ہو یہ مکابرہ نہین تو اور کیا ہے اور شرح مین **علامہ علی** رح کا یہ فرمانا
من تفاصیل الشریعۃ وآداب الطریقۃ ولحوال الحقیقۃ خود نقل کرتے ہو جس سے جمیع مایقع فی الکون کا
ظہور بحوالہ اونکی شرح عین العلم اوپر معلوم ہو چکا ہے اور یہہ جمیع احوال مخلوقات کی خبر ایک مجلس مین دینا بھی اونکے قول
مین اوپر گذر چکا ہے یہہ شارح علامہ قاری رح کو حصول علم ماکان ومایکون کا منکر بتانا اور اونکے نزدیک یہ خرافات ٹھہرانا
سراسر اونپر افترا ہے **علامہ علی قاری** رح **قصیدہ بردہ** کے اس شعر کے تحت مین فان من جودک الدنیا
وضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم یہ فرماتے ہین وکون علومہما من علومہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقایق ودقایق وعوارف ومعارف یتعلق بالذات
والصفات وعلمہما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحورہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس عبارت مین
ملا علی قاری رح کو صاف اقرار ہے کہ لوح وقلم مین جو کچھ مسطور ومکتوب ہے وہ آپکے سطور علوم کی ایک سطر اور آپکے بحور علم کی

کہ جسکو میسر ہو وہی اوسکو جانتا ہی یہ قاضی کا قول نقل کرکے علامہ علی قاری رح فرماتے ہین کہ منع فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی قبر شریف پر آنیسے بطور رحمت اور شفقت کے ہی پس قول قاضی رح کو کہ نفوس زکیہ کل
کا مشاہدہ کرتے ہین علامہ علی قاری رح نے قبول کرلیا انکار نہ کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کل کو مشاہدہ
کرنا اور جاننا ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی کے اس قول منقول سے بہی ثابت ہوا پس اونکی طرف اسکے انکار کی نسبت
کرنا مکابرہ صرف ہی اور کل سے کل جزئیات مراد نہ لینا اور تخصیص بلا مخصص کرنا بہی راندیری صاحب کا
باطل ومردود ہی اسپر کوئی دلیل قاطع قایم کرنا ضرور ہی اگر ادعا اسکی حقیقت کا ہی اور یہ جو راندیری صاحب
نے کہا کہ ا ونکی تحریر اسکے رد مین کافی وافی ہی دیکہو موضوعات کبیر مطبوع مطبع محمدی لاہور صفحہ ۱۱۸ اگر راندیری
صاحب اپنے اس ادعا مین کہ علامہ علی قاری رح کی تحریر رد مین کافی وافی ہی اور اس تحریر کافی وافی کا حوالہ موضوعات
کبیر کے صفحہ ۱۱۸ پر کرتے ہین صادق تہے تو صفحہ مذکورہ کی عبارت کیون نقل نہ کی نقل کرتے تو ہر ذی شعور دیکہکر جان
لیتا کہ اس تحریر ملا علی قاری سے آپکے علم ماکان ومایکون کا رد ہرگز نہین ہوتا ہی اس ادعا مین بالکل راندیری
صاحب غیر صادق ومرتکب عناد ومکابرہ کے ہین منصفین صفحہ مذکورہ کی عبارت کو ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہی منہا
مخالفۃ الحدیث الصریح القرآن کحدیث مقدار الدنیا وانہا سبعۃ آلاف سنۃ ونحن فی الالف السابعۃ
وہذا ابین الکذب لانہ لو کان صحیحا لکان کل احد علم انہ بقی للقیامۃ من وقتنا ہذا مأتان واحد
وخمسون سنۃ واللہ تعالی یقول یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا اس عبارت سے جو صفحہ مذکورہ
مین موجود ہی اسیقدر ثابت ہی کہ یہ حدیث دنیا کی عمر فقط سات ہزار سال ہی اور ہم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم ساتوین ہزار مین ہین اسکا کذب روشن تر و واضح تر ہی اسلئے کہ اگر یہ حدیث صحیح
ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ایک جان لے کہ وقت قیامت آنیکے واسطے ہمارے اسوقت یعنی زمانہ علامہ قاری کے سے دوسو اکاون ۲۵۱
سال باقی ہین اور یہ ہر ایک کا وقت قیام ساعت کو جان لینا مخالف آیت یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا
کے ہی اب اسمین یہ کہان ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون کا نہ تہا اس تحریر ملا علی قاری رحمہ اللہ
تعالی سے جو یہ ثابت ہی کہ ہر ایک وقت قیامت کو نہین جانتا اس سے یہ کہان جانا گیا کہ کوئی بہی نہین جانتا اور کسیکو
خصوصاً اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وقت قیامت کی خبر آخر تک اللہ تعالی نے نہین دی اس تحریر ملا علی
قاری رح سے ہر ایک فرد کے جاننے کی نفی ہی جو سلب ایجاب کلی ہی نہ السلب الکلی کہ کوئی فرد بہی نہین جانتا اب یہ
راندیری صاحب کا معاندہ ومکابرہ وتغریر عوام دیدہ ودانستہ نہین تو اور کیا ہی اگر راندیری صاحب

هذا انتهى ان حدیثون سے واضح ہے کہ ماکان وما ہو کائن یعنی جو جو ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہونیوالا ہے وہ تمام
قلم نے لوح محفوظ مین لکھدیا ہے اسکو ملا علی قاری نے قبول کرلیا اول عبارت سے اونکی یہ ثابت ہے کہ لوح محفوظ مین جو کچھ مکتوب
ہے اوسکا علم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے اور اس عبارت حدیث سے ثابت ہے کہ جو کچھ قیامت
تک ماکان وما ہو کائن ہے وہ تمام لوح محفوظ مین مکتوب ہین اور **مرقاۃ شرح مشکوٰۃ** کی جلد اول صفحہ ۱۲۲ مین تحت
حدیث کتب اللہ تعالی مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموٰت والارض کے ہے اثبت فیہ مقادیر الخلق ماکان
وماھو کائن الی الابد علی وفق ما تعلقت بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذہنہ بقلمہ علی لوحہ وقیل
امر اللہ القلم ان یثبت فی اللوح ما سیوجد من الخلائق ذاتا وصفۃ وفعلا وخیرا وشرا علی ما تعلقت
بہ ارادتہ وحکمۃ ذلک اطلاع الملائکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا وتصدیقا ویعلموا من یستحق
المدح والذم فیعرفوا الکل مرتبۃ او قدروعین مقادیرھم تعیینا بتا لا یتأتی خلافہ بالنسبۃ لما
فی علمہ القدیم المعبر عنہ بام الکتاب اھ پس اول وآخر دونون عبارتونکے مفاد کو ملاکر اس طرح تقریر کیجاوے کہ
تمام ماکان ومایکون مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے اور تمام مکتوب ما فی اللوح المحفوظ کا علم آپکو ہے تو نتیجہ یہی نکلیگا کہ تمام ماکان
ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے پس جمیع ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا
ملا علی قاری رح کی قول سے ثابت ہے پس علامہ علی قاری کے حق مین یہ کہنا انذیری صاحب کا علم ماکان و
مایکون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہین کرتے مکابرہ بحت ہے اور **مرقاۃ** کی جلد ثانی مین اس
حدیث کی تحت مین ہے وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم صفحہ مین ناقلا عن القاضی علامہ علی
قاری رحمہ فرماتے ہین وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت
بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسہا او باخبار الملک لھا وفیہ سر یطلع علیہ
من تیسر لہ اھ فیکون لنبیہ علیہ السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمۃ اللہ علیہم انتہی اس سے واضح ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ جہانسے درود بھیجوگے مجھکو پہنچینگے جس سے مراد یہ ہے کہ تمکو بار بار تکلیف
میری قبر پر آنیکی اوٹھانا کچھ ضرور نہین ہے جہانسے درود بھیجوگے پہنچینگے اس سے درود کے پہنچنے کی وجہ قاضی سے
ملا علی قاری رحمہ نقل کرتے ہین کہ نفوس زکیہ قدسیہ جب علایق بدنیہ سے مجرد و خالی ہو جاتے ہین تو عروج کرکے
ملاء اعلیٰ فرشتون سے ملجاتے ہین اور اونکے اور کل کے درمیان کوئی حجاب و پردہ نہین رہتا ہے پس کل مخلوقات کو ایسے
دیکھتے اور جانتے ہین جیسے بذاتہا اونکو مشاہدہ ہورہا ہے یا بسبب اخبار ملک کے جانتے ہین اور اسمین ایک ایسا بھید ہے

کردی تہی لان معلوماتہ تعالی لانہایۃ لہا وغیب السموٰت والارض ومایبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا
پس علم ماکان ومایکون راقم کو یا دوسری عالم متقدم یا متاخر یا معاصر کو کلام مین جو واقع ہو اوس سے مساوات
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اللہ تعالی کی ساتہ گمان کرنا راندیری کا افترا کرنا اور بہتان لگانا ہی اور علامہ
علی قاری رح کی اور جلال الدین سیوطی کی کلام مین جو ذکر مساوات علم خدا تعالی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد
ہو اُس سے علم ماکان ومایکون کا رد گمان کرنا سراسر تعصب و عناد و مکابرہ ہو الغرض جو کچہ موضوعات کبیر مین مذکور
ہو اُس سے ہرگز ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا رد نہین ہوتا ہی یہ ادعا تعصب و
عناد یا سفاہت ہو اور جو کچہ اوسمین مذکور ہی وہ فقط اسیقدر کی دلیل ہو سکتی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم اللہ تعالی کو علم کو مساوی نہین ہو ایک چیز اول نہو بعد کو حادث ہو اور جس سے غفلت و ذہول ہو وہ اوس چیز
کو جو ازلی و قدیم ہو اور غفلت و ذہول و نسیان سے پاک ہو مساوی کیونکر ہو سکتی ہو اسکی جواز اثبات کیواسطے قصہ ہار و ملقیح
وغیرہ ذکر کیا ہی یہ مراد ہونا اوس سے کہ احوال منافقین وغیرہم کا علم آپکو نہ تہا ہرگز مسلم نہین ہو اس موضوعات کبیر
مین بہت خدشات ایسی واقع ہوئی ہین جو دلیل اس امر کی بن سکتے ہین کہ اوسمین وہابیہ ونحوہم نے ایسے امور داخل
کردی ہون تو کچہ تعجب نہین ہو جلال الدین سیوطی رح کے قول مین اوسمین یہ منقول ہو اونھون نے فرمایا کہ ممن
حولکم من الاعراب منافقون الآیۃ یہ سورہ برات مین ہو اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہو جس سے یہ غرض ہو کہ
آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی بالکل خبر نہین ہوئی اسمین یہ خدشہ ہو کہ جلال الدین
سیوطی رح اپنی تفسیر اتقان مین یہ تصریح فرماتی ہین ثم انزل بالمدینۃ سورۃ البقرۃ ثم الانفال ثم آل عمران
ثم الاحزاب ثم الممتحنۃ ثم النساء ثم اذا زلزلت ثم الحدید ثم القتال ثم الرعد ثم الرحمن ثم الانسان ثم الطلاق
ثم لم یکن ثم الحشر ثم اذا جاء نصر اللہ ثم النور ثم الحج ثم المنافقون ثم المجادلۃ ثم الحجرات ثم التحریم ثم الجمعۃ ثم التغابن
ثم الصف ثم الفتح ثم المائدۃ ثم برآۃ اس سے ثابت ہو کہ سورہ احزاب سے ۲۳ سور کی بعد برات نازل ہوئی اور
سورۂ احزاب مین یہ آیت ہو لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک
بہم الآیۃ اسکے تحت مین جمل حاشیہ جلالین کی جلد ثالث مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۴۶۵ مین ہو وقد امر اللہ
ایضا بلعنہم وھذا ھو الاغراء بہم قولہ اغرابہم ایضا فی قولہ اینما ثقفوا اخذوا الخ الحاصل ان معنی
الآیۃ انہم ان اصروا علی النفاق لم یکن لہم مقام بالمدینۃ الا وہم مطرودون ملعونون فقد فعل
بہم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھذا فانہ لما نزلت سورۃ برأۃ جمعوا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

صفحہ ۱۱۸ کو چھوڑ کر اب صفحہ ۱۱۹ کا حوالہ دین تو صفحہ ۱۱۹ سے بہی یہ مقصود فاسد راندیری صاحب کا حاصل نہین
ہو سکتا ہی کیونکہ صفحہ ۱۱۹ مین تو جلال الدین سیوطی سے حدیث سات ہزار سال والی و آیت ایان مرسٰہا مین تطبیق کا
ذکر ہی اور اسکا ثبوت ہی کہ پندرہ سو سال سے وقت قیامت تجاوز نکریگا اور یہ ذکر ہی کہ جلال الدین سیوطی رح کے زمانہ مین
کسی شخص نے یہ کہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جانتے تہے کہ قیامت کب قایم ہوگی اوسپر کسی نے یہ اعتراض کیا کہ
حدیث جبرئیل علیہ السلام مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہی تو
اوسنے سائل کے جواب مین یہ کہا کہ اسکے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہین ہی یہ معنی ہین کہ آپنے سائل سے فرمایا کہ
ہم اور تم قیامت کو جانتے ہین اس معنی بیان کرنیوالے پر جلال الدین سیوطی نے تشنیع وطعن کیا کہ یہ اعظم جہالت و
اقبح تحریف ہی اسلیئے کہ اوسوقت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت مین ہو کر سائل ہوئے تہے اور بوقت سوال
وجواب آپنے اونکو جبرئیل علیہ السلام نہین جانا تہا یہ نہ جاننا ممکن ہی کہ بسبب استغراق بحر وحدت ونحوہ ہو چنانچہ اسکا
حال آگے آویگا بعد کو جب چلے گئے تو جانا جب آپنے نہ پہچانا اور اعرابی خیال فرماتے تہے تو اعرابی کو کسطرح فرماتے کہ ہم اور تو
قیامت کو جانتے ہین پس جلال الدین سیوطی نے اوس شخص کی ایسی مہمل جواب کو کہ جس سے اعرابی کا جاننا بہی وقت
قیامت کو ثابت ہوتا ہی رد کیا ہی اور یہ رد کرکے پہر جلال الدین سیوطی نے ان غلاۃ لوگونکے نزدیک جو علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خداتعالی کے علم سے برابر ہی یعنی بلا کم وکاست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالی کے علم
سے برابر جانتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جو کچہ اللہ تعالی جانتا ہی وہ تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی جانتے
ہین اوسکو رد کیا اوسکے بعد جلال الدین سیوطی رح آیت ممن حولکم من الاعراب منافقون تحریر کرکے یہ کہا کہ
آیت سورہ برأت مین ہی اور یہ اواخر ما نزل من القرآن ہی علامہ علی قاری رح یہ کلام جلال الدین نقل کرکے
یہ فرماتے ہین کہ جو کوئی معتقد برابری علم اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو وہ اجماعًا کافر ہی پہر عدم
مساوات علم اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت کے واسطے قصہ گم ہو جانی ہار حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا کا ذکر کیا اور صفحہ ۱۲۰ مین تلقیح تمر کی حدیث اور حدیث افک کا ذکر کیا ہی اسمین علم ماکان ومایکون کی نفی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہی اور علم ماکان ومایکون سے یہ مراد کسنے لی ہی کہ تمام معلومات الٰہیہ کا علم آپکو
تہا اور آپکا علم اللہ تعالی کے علم کے برابر ہی اور غفلت وذہول ونسیان جیسے خداتعالی کو عارض نہین ہی ایسے ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی عارض نہین ہوتا ہی بلکہ راقم نے فتوے مین ہی یہ تصریح کر دی کہ دنیا وآخرت کے تمام جزئیات
کو جاننا بہی تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہین ہی اور یہ عبارت حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی وطیبی سے نقل

نہ تہی جلال الدین سیوطی کو حقیقین یہ گمان کہ انہون نے یہ تمام ادلہ کو چہوڑا ایسا کہا ہو وہی کر سکتا ہو کہ جو جلال الدین
سیوطی رح کو ان ادلہ سے جاہل یا انکا مخالف دیدہ دانستہ گمان کرتا ہوگا چند اقوال جلال الدین سیوطی رح اوپر گذر
چکی ہین کہ جنمین انکی یہ تصریح موجود ہو کہ جو کچہ اونکی زمانہ کی بعد حادث ہوا ہی وہ بہی آپ جانتی تہی اور زمین و آسمان
آسمان کی ذوات و صفات ظواہر و بواطن کا اور اس سے بہی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا اونکی قول مین
گذر چکا ہو اور علامہ اکمل الدین سے بلا انکار وہ نقل کر چکی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح و غیب
اضافی و غیب حقیقی کی بہی خبر تہی با وجود اسکے یہ کیونکر کہہ سکتی ہین کہ احوال منافقین جو آپکی زمانہ اور آپکی جوار
مین تہی اوسکا حال آپکو معلوم نہ تہا پس یہ تمام امور اس امر کی ادلہ ہین کہ یہ کسینی اونکی طرف نسبت جہوٹی کر دی
ہو اور علامہ علی قاری رح کی عبارت ابہی چند سطور قبل شرح شفا رسے منقول ہوئی ہو کہ اوسمین منافقین کی
تعداد تین سَتّو اور عورتون کی ایک سو سَتّر ابن عباس سے نقل کی ہو جس سے واضح ہو کہ علامہ علی قاری رح
کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی اور اونکی تعداد کی خبر تہی اور **مرقاۃ شرح مشکوۃ**
کی جلد خامس صفحہ ۱۸۶ مین ہو (اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب سر النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم (الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفہ قیل من تلک الاسرار اسرار المنافقین
و انسابھم اسر بھا الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما دل علیہ حدیثہ المذکور قبل ھذا اس سے
بہی واضح ہو کہ علامہ علی قاری رح کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کو احوال اسرار و انساب کی
خبر تہی پس جلال الدین سیوطی اور ملا علی قاری رحمہما اللہ تعالی کو اعتقاد کو یہ خلاف ہو کہ آپکو منافقین کو احوال
کی خبر نہ تہی تو بلا شبہ اونکی طرف احوال منافقین کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونیکی نسبت کرنا محتمل باحتمال
قوی ہو کہ اونپر کسینی افترا کر دیا ہو پہر علامہ علی قاری رح کیطرف تلقیح نخل کی جو نسبت کی ہو اوسکو انہون نے
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل بنایا ہو تو اوسکا حال معلوم کرنا چاہیے **شفا** رو **شرحہ للملا
علی القاری** کی جلد اول صفحہ ۲۰۷ مین ہو (خصہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین)
ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ و استشکل بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا او خرج شیصا فقال انتم
اعلم بامر دنیاکم و اجیب بانہ انما کان ظنا منہ لا وحیا و قال الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد انہ
یحملہم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل و ما ہنالک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم

یا فلان قم فاخرج فانك منافق ویا فلان قم فقام اخوانهم من المسلمین تولوا اخراجهم من المسجد اه

قرطبی پس واضح ہی کہ اسمین اللہ تعالیٰ نے اس امر کا وعدہ فرمایا کہ منافقین اصرار علی النفاق سے باز نہ آئینگے تو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلط اللہ تعالیٰ کر دیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مسلط کر بھی دیا جب سورہ برأت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیکر اونکو مسجد سے نکالا پھر سورۃ قتال جو سورۃ احزاب سے چار سورتونکے بعد ہی اور سورہ براۃ سے اٹھارہ سورت قبل نازل ہوئی اوسمین آیت لتعرفنهم فی لحن القول الآیۃ۔ موجود ہی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منافقین کو اونکے فحوای کلام سے پہچان لیتے تہے اور اوپر عبارت جمل مین گذر چکا ہی کہ ہر ایک منافق کو اوسکے فحوای کلام سے آپ پہچان لیتے تہے اس سے انکا احوال منافقین کو پہچاننا ثابت ہی باوجود اسکے جلال الدین سیوطی کسطرح یہ کہہ سکتے ہین کہ منافقین کو احوال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے پہر طرہ یہ کہ کبہی نہین جانتے تہے باوجودیکہ نام لیکر اونکو آپنے مسجد سے نکالا چنانچہ ابہی جمل کی عبارت مین امام قرطبی سے منقول ہوا اور فتوی اولی مین **عینی شرح بخاری** جلد رابع صفحہ ۲۲۱ سے یہ عبارت عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه قال خطب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوم الجمعة فقال اخرج یا فلان فانك منافق اخرج یا فلان فانك منافق فاخرج منهم ناسا فضحهم الخ بندہ راقم نقل کر چکا ہی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منافقین کو مسجد سے نکال دینا ثابت ہی اور اوسی فتوی اولی مین **شرح شفا ملا علی قاری** کی جلد اول کی صفحہ ۱۴۲ کی یہ عبارت قال ابن عباس رضی الله تعالی عنه کان المنافقون من الرجال ثلثمائة ومن النساء مائة وسبعین اوسکو بہی **راقم** نقل کر چکا ہی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی اعداد تک کی بہی خبر تہی بلکہ اوسی فتوی اولی مین یہ عبارت **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۶۵۲ سے یہ عبارت اراد حذیفة لانه صلی الله تعالی علیه وسلم اعلمه من احوال المنافقین وامورا من الذی یجری بین هذه الامة فیما بعد وجعل ذلك سرا بینه وبینه لا یعلمه غیره وان عمر رضی الله تعالی عنه اذا مات واحد یتبع حذیفة فان صلی علیه صلی عمر ایضا والا فلا انتهی مختصرا جس سے واضح ہی کہ بہت امور احوال منافقین سے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی تہی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر احوال منافقین کی تہی جب ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اونکے بہت سے امر کی خبر آپنے دی تہی یہ تمام ادلہ قرآن وحدیث واقوال صحابہ کرام کو چہوڑکر جلال الدین سیوطی رح کیونکر یہ کہہ سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال منافقین کی خبر

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ آپکے صحابہ کرام کو بھی تمام منافقین کا علم تھا

موضوعات کبیر مین سب کچھ چھوڑ کر تلقیع نخل کو اس امر کی دلیل بناوین کہ خبر نہ تھی کیا راندیری صاحب
کا یہ عقیدہ ہی کہ جلال الدین سیوطی و ملا علی قاری اپنے اقوال مین متناقض ہین اور کیا اونکو یہ خبر نہین کہ ہمنے
اول کیا کہدیا ہی اور آخر مین کیا کہتی ہین جب عقیدہ راندیری صاحب اونکے حقمین یہ ٹھہرا وین تو اونکے
قولونکو جو موضوعات کبیر مین مذکور ہین دلیل اپنے مقصود کی راندیری صاحب کیونکر بنا سکتے ہین اور
راقم کے نزدیک تو موضوعات کبیر والے اقوال تمام اونکے ہوناہی مسلم نہین ہی بدلیل اونکے دوسرے کتب معتبرہ کے اقوال
کے اور باعتبار اونکے جلالت شان و تبحر و تیقظ کے اونکے حقمین اقوال متناقضہ کہنے کا کوئی عاقل منصف قایل نہین
ہوسکتا ہی پس یہ ہرگز مسلم نہین ہوسکتا ہی کہ علامہ علی قاری کی تحریر سے جو موضوعات کبیر مین اونکی طرف کسینے
منسوب کردی ہی اوس سے وہ اس امر کا ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے جمیع ماکان
ومایکون کا علم دیا تہا۔ واضح ہو کہ شرح فقہ اکبر جو دہلی کی چھپی ہوئی پرانی ہی اوسکے صفحہ ۸۵ مین ہی ان الانبیاء
علیھم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم اللہ تعالی اور شرح فقہ اکبر مطبوع مطبع محمدی لاہور
کے صفحہ ۸۵ مین عبارت اسطرح ہی ان الانبیاء علیھم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم
اللہ تعالی احیانا یعنی اوسمین لفظ احیانا آخر مین زیادہ کردیا ہی تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالی نے ہمیشہ یا اکثر اوقات
انبیا علیہم السلام کو مغیبات کی خبر کبھی نہین دی ہی پس کیون نہین جایز ہی کہ ایسی ہی مطبع محمدی والے نے یا ایسی ہی
کسی دوسرے نے صحیح ہے لفظ زیادہ کردیا ہی موضوعات کبیر مین اونکے دوسری کتب کے خلاف وہ امور مذکورہ بالا داخل
کردی ہون اور مطبع مجتبائی مین یہ لفظ موجود ہی تو وہ مطبوع مطبع محمدی لاہور سے منقول ہوا ہی غالبا پس مطبع
مجتبائی کی مطبوع مین ہونے سے مطبع محمدی لاہور کی صحت و واثقیت ثابت نہین ہوتی ہی **قولہ** اور کیونکر ماتن
ایسی نسبت کرنیوالا ہو وہ تو خود فرماتے ہین من علم مایکون وماکان جناب تمام جزئیات ماکان ومایکون تو
ورکنار ایک ذرہ کے تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالے ہین لا تعد ولا تحصی ہین اوسکو بھی سوائے
پروردگار کے کوئی جاننے والا نہین ہی جیسا کہ تفسیر کبیر سورہ لقمان مین ہی **اقول** وباللہ التوفیق ماتن جو
من علم مایکون وماکان فرماتے ہین یہ ہمکو مفید ہی نہ مضر بلکہ راندیری صاحب کو مضر ہی کہ وہ علم ماکان
ومایکون کا انکار کرتے چلے آتے ہین اور فقط امور دینیہ مین ہی منحصر کردیتے ہین بدون آلہ انحصار کے ماتن کے اس قول
مین راندیری صاحب کے اس مدعی پر کہ علم ماکان ومایکون کا منحصر امور دینیہ مین ہی ہی چنانچہ اوپر
ایسے اقوال راندیری صاحب کے گذر چکے ہین دلالت کہان ہی اور من علم مایکون وماکان جو لفظ

ولو امتثلوا وتحملوا فی سنة او سنتین لکفوا امر هذه المحنة انتهی وهو فی غایة اللطافة انتهی قاضی
ماتن نے جو یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کے ساتھ خاص کیا
ہے گو شارح علامہ علی قاری رح نے اسپر یہ اشکال کیا جاتا ذکر کیا کہ تلقیح نخل کو ترک کردینے کو آپنے فرمایا اور صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے ترک کیا تو پھل نہ نکلا یا تھوڑا ہوا اور برے نکلے تو آپنے فرمادیا کہ دنیا کے کام کو تم جانتے ہو جس سے غرض یہ
ہے کہ اس امر دنیا کو آپنے نہ جانا تو اسکا جواب شارح نے شیخ سنوسی رح سے یہ نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو خرق و خلاف عوائد کے برانگیختہ کرنیکا اور ارباب توکل کیطرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا اونھوں نے فرمانبرداری
نہ کی اور جلدی کی تو آپنے فرمادیا کہ اپنے دنیا کے کام کو تم خوب جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلقیح نکرتے اور ترک تلقیح میں
امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے یہ جواب ذکر کرکے شارح
علامہ قاری رح نے اس جواب کی غایت و نہایت درجہ کی لطافت کی تصریح کی اس سے اپنا پسند و قبول
کرنا ظاہر کیا اور یہی شارح شرح شفا کے جلد ثانی کے صفحہ ۴۳۸ مین یہ فرماتے ہین (انتم اعلم بامر دنیا
کم) ان اردتم اتبعونی وان اردتم اخترتم رأیکم (وفی حدیث آخر) رواہ مسلم عن طلحة
(انما ظننت ظنا فلا تواخذونی بالظن) ان لم یکن مطابقا لظنکم وموافقا لرأیکم هذا وعندی
انه علیه السلام اصاب فی ذلك الظن ولو ثبتوا علی کلامه لفاقوا فی الفن ولارتفع عنهم
کلفة المعالجة فانما وقع التغیر بحسب جریان العادة الاتری ان من تعود باکل شیٔ او شربه
یتفقده فی وقته اذا لم یجده یتغیر عن حاله فلو صبروا علی نقصان سنة او سنین لرجع النخیل
الی حاله الاول وربما انه کان یزید علی قدره المعمول فی القضیة اشارة الی التوکل وعدم
المبالغة فی الاسباب وقد غفل عنها ارباب المعالجة من الاصحاب واللّٰہ اعلم بالصواب انتهی
اس سے واضح ہے کہ علامہ علی قاری رح شارح شفا رخود فرماتے ہین کہ تلقیح نخل سے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا تو آپ اسمین مصیب تھے اگر آپکے فرمانے پر صحابہ کرام قایم و ثابت رہتے تو اونسے تکلیف تلقیح
کی مرتفع ہو جاتی سال دو سال تک ثمر مین نقصان و کمی ہوتی پھر جیسے اول بوقت تلقیح کثرت سے پھل آتے
تھے ویسے ہی بعد سال دو سال کے بغیر تلقیح کے آتے اب راندیری صاحب اور اونکے موافقین کہین کہ ملا علی
قاری تو یہ فرماوین کہ تلقیح کے منع کرنے مین آپ مصیب تھے اور جیسے آپنے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا اگر حضرات صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سال دو سال تک صبر کرتے باوجودیکہ ملا علی قاری یہ فرماوین اور یہ اونکا عقیدہ صریح ہو

يعلم الجوهر الفرد الذي كان في كثيب رمل في زمان الطوفان ونقله الريح من المشرق الى المغرب كم مرة يعلم
انه اين هو ولا يعلمه غيره ولانه يعلم انه يوجد بعد هذه السنين ذرة في برية لايبكتها احد ولا يعلمه
غيره اس سے ذرہ کے حالات کی خبر دعلم اللہ تعالیٰ کو ہے ہونا ثابت ہے یہ مسلم ہے اور غیر سے اوسکی نفی ہونا بھی ثابت ہونا مسلم ہے
لکن جیسے آیت سورہ جن میں ہے لایظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول مین غیب کا اظہار کسی پر کرنیکی نفی
ہے لکن مرتضی وپسندیدہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو اس سے مستثنی کرلیا ہے اور مخصوص ہوگئے ہین اس نفی سے ایسے ہی
ذرہ کے حالات مذکورہ کے جاننے کی نفی اس قول تفسیر مین غیر اللہ سے ہے تو اوس غیر اللہ سے مرتضی اور پسندیدہ رسول مستثنی
ومخصوص ہون یہ کیون جایز نہین ہے اور کونسی دلیل اسکے رفع پر قایم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے برگزیدہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو ذرہ کے حالات مذکورہ کی خبر دی ہو لکن اظہار وعدم اظہار کا اختیار دیا ہو یا اظہار سے منع کیا ہو پس
آپکے عدم اظہار سے عدم علم ثابت نہین ہوتا ہے کیون جایز نہین ہے کہ غیر سے حالات ذرہ کی نفی اوسکے ہی حق مین منحصر
ہو جسکو وحی والہام وکشف کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اطلاع نہ دی ہے اور مراد یہ ہو کہ بغیر ایسے طرق علم کے کسیکو علم
اون حالات ذرہ کا نہین ہے اسکے رفع پر دلیل قایم کرنا **رانديري صاحب** کو ضرور ہے ورنہ یہ تقریر و
تحریر غیر مقبول و نامنظور ذوی الشعور ہے اور اسکی ہی تصریح ملا علی قاری وغیرہ سے ہمنے اوپر نقل کردی کہ علم لوح محفوظ
کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے کردیا اور جو کچھ لوح علم مین مکتوب ہے اوسکا علم آپ کو حاصل ہے
اس سے **رانديري صاحب** کا جواب واضح ہے کہ جب لوح کا علم آپ پر ظاہر ہوگیا تو لوح محفوظ مین حالات
ذرہ ذرہ کے مکتوب ہین یا نہین اگر مکتوب ہونا اعتقاد کرتے ہین تو جن احادیث سے ثابت ہے کہ قلم نے ما کان وما یکون لکھدیا
اوس سے ذرہ کے حالات کی تخصیص کیواسطے کوئی حدیث مخصص پیش کرین ورنہ ذرہ کے حالات مذکورہ کا بھی
لکھدینا جب ثابت ہے اور اُس لکھی ہوئی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دیدیا ہے تو یہ انکار کہ ذرہ
کے حالات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تھے سفاہت یا تعصب وعناد سے ناشی نہین تو اور کیا ہے **قوله**
آپکا مفید مدعی نہین ہے کیونکہ یہان تعمیم نہین ہے اور کیونکر مفید مدعی ہو دو سطر چلکر شارح صاحب کیا فرماتے
ہین ملاحظہ فرماوین ای علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض المغیبات عنا **اقول** وباللہ التوفیق واضح
ہو کہ راقم نے شفاء وشرحہ لعلی القاری رح کی جلد اول صفحہ ٦٠ کی یہ عبارت (ما اطلع علیہ من الغیوب)
ای الامور المغیبۃ فی الحال (وما یکون) ای سیکون فی الاستقبال نقل کی اُسکے جواب مین **رانديري** یہ
فرماتے ہین کہ (یہان تعمیم نہین ہے) ادنی طالب العلم بھی جانتا ہے کہ لفظ ما جو ماتن کی عبارت ما اطلع علیہ مین

من واقع ہی اوسمین احتمال بیانیہ ہونیکا بہی ہی جیسی احتمال تبعیض کا ہی اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال دوسری من تبعیض کیواسطی ہونا ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی کیونکہ یہ بنسبت جمیع معلومات الہیہ تمام ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ بعض ہین بلکہ یہ بنسبت تمام ماکان ومایکون فی الآخرۃ بہی بعض ہین پس من واسطی تبعیض کی یہان مستقیم ہی اور ہمکو مضر اور راندیری صاحب کو مفید نہین ہی ہان راندیری صاحب کی اساتذہ کی غرض یہ ہی کہ آپکو علم محیط زمین حاصل ہونا شرک ہی اور ملک الموت علیہ السلام وشیطان لعین کو علم محیط زمین بنص قطعی حاصل ہی وہ شرک نہین ہی وہ اس کلام ماتن سی ہرگز ثابت نہین ہی وہ راندیری صاحب واونکی اساتذہ مدعین اس امر کو ثابت کرین ورنہ ایسی حیلون بہانون سی کیا ہوتا ہی پہر یہ ترقی کرنا کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون تو درکنار ایک ذرہ کی تمام حالات جو قیامت تک اوسکو عارض ہونیوالی ہین لاتعد ولاتحصی ہین اوسکو بہی سوای پروردگار کی کوئی نہین جانتی والا ہی) اس سی غرض راندیری صاحب کی یہی ہی کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات بہی خداتعالی نی نہین بتائی معلوم نہین راندیری صاحب اور اونکی انبیٹہوی وگنگوہی کو کونسی دلیل ہاتہ لگی ہی کہ جس سی ایسی امور کا جزم ویقین کرلیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک ذرہ کی حالات کا بہی علم نتہا غایت یہ ہی کہ راندیری صاحب اور اونکی اصل کو نص ثبوت علم کی معلوم نہین اور نص ثبوت معلوم نہونیسی ثبوت عدم علم وہ بہی جزما ویقینا کسطرح حاصل ہوگیا عدم ثبوت سی ثبوت عدم خیال کرلینا خیال خام ہی اور یہ کون مسلمان نہین کہتا ہی کہ ایسی غیوب کی خبر خداتعالی کو ہی نہ غیر کو لیکن بعض معظم مکرم کالعلۃ الغائیۃ لایجاد العالم یعنی حضرت محمد رسول اللہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام مایکون وماکان دنیا وآخرت کی خبر دیدی تو اور تمام حالات ذرہ ذرہ قیامت کی بتادی تو کیا کوئی اللہ تعالی کو اس سی مانع ہی اور اسکی استحالہ پر کوئی دلیل موجود ہی اور کیا اللہ تعالی کو یہ تمام حالات قیامت بلکہ آخرت تک کی بتادینی کی قدرت ہی یا نہین راندیری صاحب اسکی استحالہ پر اور اللہ تعالی کو قدرت نہونی پر کوئی دلیل پیش کرین اوسوقت جزما ویقینا ان حالات کی علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کرین اگر یہ اعتقاد راندیری صاحب کا ہی کہ ثبوت علم ان حالات پر اقامت دلیل ضروری ہی اور یقین وجزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی دلیل قاطع ضرور نہین ہی تو اس تفرقہ پر دلیل قاطع وبرہان ساطع قایم کرین اور جن امور اقوال علماء وغیرہا کو اس جزم ویقین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادلہ زعم کرتی ہو جیسی قول تفسیر کبیر کا کہ جسکا حوالہ یہان دیتی ہو چنانچہ اس سی متعلق عبارت یہ ہی لان اللہ تعالی

م سرہ نعم

سے خارج ہونیکی کیا معنی پھر شارح کی دوسری عبارت جسمین علی بعض المغیبات عناہی راندیری صاحب پیش کرکے اوسکو دلیل اس امر کی بتاتے ہین کہ شارح کے قول اول مین جو راقم نے فتوے مین نقل کیا تھا الامور المغیبۃ اوس سے مراد بھی بعض مغیبات ہین نکل تو یہ تقریر راندیری صاحب مثل سابق کے مکابرہ وعناد و فقط نزاع لفظی ہے کیونکہ راقم تصریح کرتا چلا آتا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین وہ من وجہ جمیع جزئیات و جمیع مغیبات ہین اور من وجہ بھی بعض جزئیات و بعض مغیبات ہین باعتبار اسکے کہ جو کچھ لوح محفوظ مین ہے اور جو جو ابواب غیوب کا کشف خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ پر کیا ہے کہ وہ جمیع ماکان جو عدم سے وجود مین آچکے ہین اور جمیع مایکون ہین جو عدم سے وجود مین آوینگے باعتبار اسکے یہ جمیع غیوبات ہین اور بہ نسبت معلومات الہیہ کے بعض غیوبات ہین پھر جمیع مغیبات کی نفی سوائے مکابرہ و عناد یا نزاع لفظی کے اور کیا خیال کیا جاوے عبارت شفا و شرح شفا مفید مدعی راقم کے ہونا واضح ہے اور انکار راندیری لغو و باطل ہے اگرچہ راندیری صاحب کے کلام مین اور بھی قباحت و شناعت ہوجب تعصب یا سفاہت باقی ہے لیکن ہم اسیقدر پہ کفایت کرتے ہین **قولہ** ایک بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ بعض مقام مین شارح ایسے الفاظ سے بیان کرتے ہین کہ بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین ہوتی مثلاً شرح شفا صفحہ ۲۳۳ مین وعلمہ ای مالم تکن تعلم واقرأہ ای لم یکن یقرأ و یتعلم کما قال سبحانہ وتعالی فی مبدأ وحیہ اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ملاحظہ فرماوین کہ وعلمہ واقرأہ کی شرح مالم یکن یعلم اور مالم یکن یقرأ و یتعلم کی اب اگر اسکے معنی یہ کئے جاوین کہ جو چیز آپ نجانتے تھے اور جو چیز کہ نہ پڑھی تھی اور نہ سیکھی تھی وہ سکھلایا اور پڑھایا اور تعمیم مراد لیجائے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح علیہ السلام اور قصہ یوسف علیہ السلام سے اس آیت کے اوترنے کے وقت واقف تھے حالانکہ بعد اس آیت کے دوسرے وقت فرمایا گیا وان کنت من قبلہ لمن الغافلین **اقول** وباللہ التوفیق راندیری صاحب پر لازم و واجب تھا کہ شارح کے اس کلام مین تعمیم مقصود نہونے شارح کے کلام کے قرینہ سے ہے تعمیم مقصود نہونا ثابت کرتے انہون اس توہم سے کہ تعمیم مراد لیجاوے تو لازم آتا ہے کہ قصہ نوح علیہ السلام و قصہ یوسف علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقف ہون اس آیت کے اوترنے کے وقت عدم تعمیم کا جزم کر لینا کسی ذی شعور کا کام نہین ہے ہم کہتے ہین کیون جائز نہین ہے کہ آیت اوترنیکے وقت بھی آپکو ان قصون کی خبر دوسری وجہ وحی خفی وغیرہ سے خدا تعالی نے دیدی ہو اور ان کنت من قبلہ لمن الغافلین مین نفی تفصیل کی وحی جلی کے ساتھ جاننے کی ہے خود ملا علی قاری رح شارح شفا اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ کے جلد اول کی صفحہ ۵۰ مین بعد ذکر کے اس حدیث ابی ذر کے فرماتے ہین قلت

واقع ہی الفاظ عامہ مین سے ہی جسکا بیان خود ماتن نے من الغیوب کی ساتھ فرمایا ہی جو جمع باللام ہی جسکا استغراق
کیواسطے ہونا اوپر کتب اصول سے معلوم ہو چکا ہی پھر شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے الامور المغیبۃ کہ جمع محلی باللام ہے فرمایا
اور اسمین قید بعض کی بہی نہین لگائی نہ بعض معین نہ غیر معین کچہ بیان نہ فرمایا جس سے واضح ہی کہ استغراق
کا انکار شارح کو بہی نہین ہی منصفین غور کرین کہ باوجودیکہ کلمات عموم و استغراق عبارت ماتن و شارح مین
موجود ہین اور راندیری صاحب فرماتے ہین کہ (یہان تعمیم نہین ہی) مکابرہ و عناد و تعصب کا برا ہو
یا سفاہت و جہالت کا ستیاناس ہو کہ جسنے باوجود ایسے کلمات عموم و استغراق موجود ہونیکے رانديری کو انکار
پر برانگیختہ کیا اور اتنا بہی رانديری صاحب کو خیال نہ آیا کہ کوئی ادنی طالب العلم بہی دیکہیگا تو کیا کہیگا
چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد کا مصداق بتاویگا اور کہیگا الغیوب و الامور المغیبۃ جو ماتن
و شارح کے کلام مین واقع ہین اونکو کس کتاب مین الفاظ مخصوص سے ہونا رانديری صاحب ثابت کرتے ہین
جو ایسی تعمیم کے نافی ہین اور مخصوص البعض ہونا مراد لین تو مخصوص البعض ہونیسے تعمیم کی نفی کر دینا کسکا مسلک ہی کیا مخصوص
البعض ہونیسے تعمیم مرتفع ہو کر جمع محلی باللام خاص ہو جاتی ہی عام نہین رہتی اور کیا نام اوسکا عام مخصوص البعض
نہین ہوتا جب اسمین تعمیم نہین تو نام اوسکا عام مخصوص البعض اور اطلاق عام کا اوسپر کسطرح درست ہوا
فاقتلوا المشرکین الآیۃ مین مشرکین کو رانديری صاحب خاص کہتے ہونگے اور تعمیم کی نفی کرتے ہونگے با اینہمہ
ادعاء تخصیص کی حالت مین دلیل مخصص بہی تو پیش کی ہوتی کہ جس سے تخصیص معلوم ہوتی دو سطر چلکر جو
شارح کا یہ قول رای علی اطلاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی بعض المغیبات عنا ؍ بتاتے ہین اوسکو دلیل تخصیص
قول سابق و عدم تعمیم خیال کرتے ہین تو اوسکو خیال خام و سودا ناسر انجام خیال کرنا چاہیے بچند وجوہ اول یہ کہ
تخصیص مین اخراج بعض افراد عام کا حکم عام سے ساتھ دلیل لاحق مستقل متصل کے ہوتا ہی چنانچہ کتب اصول مین
مصرح ہی یہان اس تعریف کا صدق ثابت کرنا رانديری صاحب کو اول ضرور ہی پھر تخصیص کا نام لینا
چاہیے اور تعمیم کی نفی زبان سے نکالنا چاہیے دوسری تخصیص فرع شمول و دخول کی ہی جب الغیوب والامور المغیبۃ
و لفظ ما سے وہ غیوب و امور مغیبہ مراد ہونا کہ جنکی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دیدی تہی جنکا
جاننا غیر اللہ کو جائز و ممکن ہی اور جو مکتوب لوح محفوظ وغیرہ مین ہین نہ جمیع معلومات الہیہ اور نہ وہ جنکی اطلاع نہین
دی کہ وہ وہ ہین کہ اونکا جاننا غیر اللہ کو ممکن نہین کہ وہ جمیع ما کان و ما یکون سے سوا ہین تو اونکا خارج ہونا
اول ہی سے معلوم ہی پھر تخصیص اونکی ایسی تعمیم سے کیونکر متصور ہی جب داخل ہی نہین مانی جاتی تو دلیل مخصص

سال اتنی گیہون ہونگی اور فلان سال اتنی باجری اور اتنی جواری وغیر ذلک لا تعد ولا تحصی اگر ایک ہی شہر کی جزئیات
بنین نہین اگر ایک ہی مکان کی جزئیات بیان کیجائین تو ایک زمانہ چاہیے اور دنیا کی جزئیات کو بیان کرو تو
غیر متناہی زمانہ چاہیے اور بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہوجائے **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
کا ادعا ارکہ الفاظ فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گیا ادعا محض بلا دلیل غیر مقبول و غیر
مسموع ہے **راندیری صاحب** ادعا غلطی مین صادق تہے تو دلیل قابل قبول پیش کرتے دلیل اثبات غلطی
کی **راندیری صاحب** وا ونکے مقتدی کہانسے لا سکتے ہین سوائے تقول باطل کے بلا شبہ قیامت تک کے
غیوب کی خبر دینا اس حدیث سے موافق شرح حدیث کے ثابت ہے **مجمع البحار** جلد ثالث صفحہ ۱۸۳ مین ہے
ای ما ترک مما یحدث الی الساعۃ الاحدث بہ دیکہو **راندیری صاحب** مجمع البحار اٰپکی مقبول کتاب سے قیامت
تک کی محدثات کا بیان فرمادینا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین غیوب تہے اور مین ثابت ہے اب شاید
راندیری صاحب علامہ طیبی کو جنسے صاحب مجمع البحار ناقل اور خود صاحب مجمع البحار کو بہی جنہون نے یہ
کلام طیبی قبول فرمایا یہ اپنے عناد و مکابرہ سے نہ کہدین کہ فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ سے غلطی کہا گیا
ہے اور قام فینا کی شرح بہی ان دونون نے چہوڑدی ہے راقم نے اپنی اول تحریر فتوی اولی وثانیہ مین بہی
یہ عبارت **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۴۱ کی نقل کی تہی والغرض انہ اخبر عن المبدأ
والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات
من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ
وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلک اور **عینی** مذکور کی جلد گیارہوین صفحہ ۹ کی یہ عبارت بہی
نقل کی تہی ما ترک شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات جن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک مجلس مین دی اور کائنات و مخلوقات کے امور مقدرہ
مین سے کسی چیز کو ترک نہین کیا یعنی تمام کو بیان فرمادیا الف دونون عبارتون کو جو اس مقام مین تہین **راندیری**
صاحب نے عوام کو دہوکہ دینے کو اور لبس الحق بالباطل کرنیکو دیدہ دانستہ چہوڑ دیا ہے اسی مضمون کی عبارت
مرقاۃ علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی سے بہی اوپر گذر چکی ہے اور علامہ طیبی بہی اسکے قائل ہین اور علامہ
ابن حجر و علامہ قسطلانی نے بہی اسکو مقرر اور کرمانی اور خیر جاری مین بہی یہ مضمون موجود ان تمام متبحرین کو
راندیری اپنے توہم باطل کے باعث غلطی کہا جانیوالی کہین نہ کہدین اور ان تمام کو قام فینا کی شرح

یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا والرسل من ذلک ثلثمائۃ
وخمسۃ عشر دو تین سطر کے بعد فرماتے ہیں وھذا لاینافی قولہ تعالٰی ولقد ارسلنا من قبلک منھم
من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال
او النفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتہی اس کلام علامہ علی قاری سے واضح
ہے کہ ایک چیز کا علم ایک وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور قرآن شریف سے اوسکی نفی بوجہ دیگر
ثابت ہے چنانچہ بعض انبیاء کے قصہ کو آپ بوجہ اجمال یا وحی خفی کے آپ جانتے تھے اور اللہ تعالٰی نے اوسکی نفی بوجہ
تفصیل یا بوحی جلی جاننے کی کی ہے پس اسیطرح یہان بھی جایز و محتمل ہے پس اس جواز و احتمال کی رفع پر برہان
ساطع قایم کرنا راندیری صاحب کو ضرور ہے ورنہ راندیری صاحب کی مقصود کا حصول و ثبوت
سے نفور اور تحقق سے دور **قولہ** دیکھو سورہ یوسف اور فرمایا گیا تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک
ماکنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا پس واضح ہو گیا کہ یہان گو بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن بلحاظ
قرینہ مانعہ تعمیم نہیں لے سکتے ہیں یہی حال نصوص کا بھی ہے کما لا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق جی راندیری
صاحب جیسے رسل کے قصہ کے نکی نفی سے مراد وحی جلی کے ساتھ قصہ کے نکی نفی ہے یا تفصیل خاص کی نفی مراد ہے
ایسے ہی اس آیت سورہ یوسف والی مین بھی مراد ہونا محتمل ہے کہ وحی جلی اور تفصیل خاص کے ساتھ نجاننا مراد
ہو اور وحی خفی و اجمالا جاننے کی نفی مراد نہو اسکے رفع پر دلیل قاطع و برہان ساطع قایم کرنا آپکو ضرور تہا اور
اب بھی ضرور ہے ورنہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال قضیہ مشہورہ و معروفہ ہے پس آپکا استدلال فاسد ہے اور
یہان تعمیم کے قرینہ مانعہ کوئی موجود ہونا مسلم نہیں ہے اسپر بھی اقامت برہان کیجئے ایسے دعوے بلا دلیل کے نیسے کوئی
مبطل عاجز نہیں ہے یہ آپکو مفید اور ہمکو مضر نہیں ہے پس آپکا ادعا کہ تعمیم نہیں لے سکتے ہین اور یہان تعمیم نہین
ہے غیر مسموع ہے بحوالہ تفسیر عرایس آگے آویگا کہ مراد ماکنت تعلمھا انت کی یہ ہے کہ قبل کون روح مبارک آپ نہین
جانتے تھے پس اس سے مدعی راندیری ثابت نہوا **قولہ** خان صاحب الفاظ فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ
سے غلطی کہا گئے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے قیامت تک کے غیوبات کی خبر دینا ثابت ہے جناب من قام فینا کی شرح آپنے
چہوڑ دی ہے وہ یہ ہے (قام فینا) ای خطیبا ومعناہ خطبنا یہانسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ
فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وعظ مین نصایح و دقایق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے
یہ نہیں بیان کیا جاتا ہے فلان فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جنمین اتنی اینٹ ہوگی اتنا چونا اتنے درخت فلان

تہوڑے سی عرصہ مین دیسکتی ہین یہہ بطور خرق عادت ہونا مزید برآن ہی یہی وجہ جمیع احوال مخلوقات کی بیان کرنیکی
کی علما رمانند طیبی و کرمانی و خیر جاری و قسطلانی و فتح الباری و عمدۃ القاری و مرقاۃ بیان فرماتی مین چنانچہ
اوپر مذکور ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جامع دمشق
کی منارہ ابیض پر نزول فرماوینگی اسمین ادنی تامل سی چند امور کا ثبوت معلوم ہوتا ہی اول یہ کہ دمشق جو آپکی بیان
کی وقت فتح نہوا تہا وہ بعد کو فتح ہوگا اور وہان اسلام کا چرچا ہوگا اور وہان جامع مسجد بنائی جاویگی اور اسکا
اور اوسکا منارہ بہی ہوگا اور اوسکا رنگ سفید ہی ہوگا اور اوسی پر حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگی
مکہ شریفہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا روم یا شام وغیرہا بلاد مین نزول مذکور نہ فرماوینگی ان تمام امور کا
بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام مختصر مین فرمادیا پس ایسی ہی راندیری صاحب کی اینٹ مٹی گیہون
وغیرہا کا بیان بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام جامع مین فرمادیا ہو جسکا بیان ہمسی نہین ہوسکتا ہی نہ ایسی
کلام مین جیسی راندیری نی تطویل بلاطائل کی ہی اور اپنی فہم شنیع کی موافق اوسکی صورت قبیح دکہائی ہی یہ
نتیجہ اسکا ہی کہ راندیری و اونکی مقتدی و پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رتبہ و قدر کو نہین پہچان سکتی مین
جو چیز اپنی نسبت غیر ممکن جانتی ہین اور اوسکی بیان مناسب سی عاجز ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بہی
وہ غیر ممکن اور اوسکی بیان مناسب سی عاجز جانتی ہین نعوذ باللہ من ہذا الفہم السقیم راندیری صاحب
نی یہ جو کہا کہ ایک مکان کی جزئیات جو بیان کیا جاوی تو ایک زمانہ چاہئی اور دنیا کی جزئیات کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئی
اور یہ بیان موضوع خطبہ سی باہر ہو جاوی سبحان اللہ علما ربانیین مانند علامہ عینی و ابن حجر و علامہ علی قاری وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی جنکی اسامی گرامی اوپر مذکور ہوئی جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد بیان فرمانی کو قبول
فرماوین اور اوسکی دلیل خرق عادت عظیم و اعطاء جوامع الکلم معرض بیان مین لاوین اور یہ جو آجکل کی راندیری
ایسی تقریر و تحریر سی ناجائز و غیر ممکن ٹہراوین راندیری صاحب ذرا آپ اور آپکی اساتذہ جو اس امر مین
آپکی پیشوا ہین تحریر فرماوین کہ ایک مکان کی جزئیات کیواسطی ایک زمانہ آپ جیسون اور راقم جیسون کو چاہئی کہ
جنکو معجزۃ و کرامۃ و معونۃ تو کیا بلکہ استدراجا بہی خرق عادت حاصل نہین اور جوامع الکلم ہونیکا تو ذکر
ہی کیا ہی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب معجزات باہرہ و معطی جوامع الکلم کو بہی ایک مکان کی جزئیات کو
بیان کیواسطی ایک زمانہ چاہئی نعوذ باللہ من ذلک پہلی تو وہی اپنی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیاس کرکی
اپنی آخرت خراب کرتا ہی آپکو قیاس سی تو ایک شب مین ہفتم آسمان بلکہ عرش تک جا کر لوٹ آنا بہی کہ جسمین اس

چھوڑ دینے والا نہ تہا وین جیسے نانوتی ملانی خاتم النبیین کی معنی تحذیر الناس مین گھڑے اور تمام مفسرین کو در پردہ خاتم النبیین کی معنی نہ سمجھا نیوالی بتایا اور جیسے سید احمد خان نیچری نے معانی قرآنیہ مین ایجاد بندہ کیا اور ایمان جانیکا کچہ خیال نہ کیا اور تمام علماء متقدمین و متاخرین کے خلاف معانی اختراع کئے اور اپنے خرعبیلا پر لوگونکو چلانا چاہا راندیری صاحب نے یہ معنی و یہ دلیل علیل بیان کی تو کیا ہوا مگر یہ یاد رہے کہ راندیری صاحب کے مطلب و مدعی و دلیل علیل کو تسلیم وہی شخص کرسکتا ہے کہ جو ملا قاسم نانوتی کا معنی مذکور مین اور سید احمد خان کا اوسکے خرعبیلات مین معتقد و مقلد ہوگا اہل اسلام و اہل سنت و جماعت سے اسکی قبولیت کی امید نہ رکھئے پہر راندیری صاحب نے قام فینا کی معنی ای خطیبا او واعظا و معناہ خطبنا بیان کرکے جو یہ کہا ہے کہ (یہان سے معلوم ہوا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتی تہے یا خطبہ پڑھتی تہے الخ) اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب ہونا اور خطبہ پڑہنا قبول کرکے اوسپر یہ متفرع کرنا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے محدثات کا حال بیان نہین فرمایا عجب فہم ہے کیا خطبہ ہونا منافی و نقیض و ضد اوسکی ہے جو اجتماع ممکن نہین ہے جلد اول مجمع البحار صفحہ ۳۵۲ مین ہے خطب خطبۃ بالکسر والاسم ایضا بالکسر فاما بالضم فمن القول والکلام اس سے واضح ہے کہ خطبہ ساتہ ضم کے قول و کلام ہے جب خطبہ قول و کلام ہے تو قیامت تک کے محدثات کے بیان کو کون عاقل قول و کلام سے خارج جان سکتا ہے قاموس مین ہے خطب الخاطب علی المنبر خطابۃ بالفتح وخطبۃ بالضم وذلك الکلام خطبۃ ایضا وھو الکلام المنثور المسجع ونحوہ اس سے بہی واضح ہے کہ خطبہ کلام منثور و مسجع و نحوہ کا ہی نام ہے پس خطبہ کو منافی و مناقض بیان جزئیات قیامت تک کی جاننا راندیری صاحب کے علم و فہم یا دیدہ و دانستہ عناد و مکابرہ پر دال ہے ایسے ہی اگرچہ الوعظ ھو التذکیر بالخیر فیما یرق القلب کا نام ہے جیسا کہ عینی شرح بخاری کی جلد اول ۵۰ مین ہے لیکن اوسمین ضمناً ذکر دیگر امور کا کردینا منافی اوسکے جاننا مکابرہ صرف ہے یہ جو کہا کہ (یہ نہین بیان کیا جاتا کہ فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جسمین اتنی اینٹ ہوگی اتنا چونہ اتنے درخت فلان سال مین اتنے گیہون ہونگے الخ) اس قول بیڈول کو راندیری صاحب بہت بڑی دلیل اپنے مدعی فاسد کی وہم کرتے ہین اور یہ خیال یہ اختلال کرتے ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کا طرز و طریقہ بہی اسمین منحصر ہے کہ علحدہ علحدہ ایک ایک چیز کا نام لیکر منبر پر آپ بیان فرماوین جب اللہ تعالیٰ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت جوامع الکلم کی عنایت فرمائی تو آپ کلمات جامعہ مین بہت سے امور فرما سکتے ہین اور ایک کلام مختصر مین بہت سے امور کی خبر

(ف) راندیری صاحب نے حضرت مولانا نانوتوی کو مدعی ... سید احمد خان نیچری کی طرح ... ہین

قال قام فينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل
الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه میان راندیری کو یہ
گمان و وہم فاسد ہی کہ میری یعنے راندیری کی تقریر پر تزویر سی حدیث صحیح اس امر کی دلیل نرہیگا اور علماء
نامدار کا اسکی دلیل حدیث مذکور ٹھہرانا لوگ باطل جان لینگے اور راندیری کی مزخرفات کو حق جانکی یہ قبول کرینگی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی ہی اور نہ یہ ہو سکتا ہی اگر یہ
گمان فاسد و وہم کاسد راندیری کا نہوتا تو خلاف مراد حدیث و خلاف بیان علماء کیون یہ تقریر پر تزویر کرتے
میان راندیری یہ یاد رکھین کہ جب تمہاری مقتداؤن نی بہت سی سر پٹکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم
غیب کی عدم ثبوت یا تقلیل مین کوشش کی اور خائب اور خاسر رہی علماء عرب و عجم نی اونکی کلام کو مردود فرمایا تو بیچاری
راندیری کس گنتی و شمار مین ہین جو اس سنت سیئہ مقتدائیہ کی اجراء کیواسطے یہ تقریر بیہودہ پیش کرتی ہین اور راندیری
نی یہ جو کہا کہ (دنیا کی جزئیات کی بیان کیواسطے تو غیر متناہی زمانہ چاہیی) ہان دنیا کی جزئیات کی بیان کیواسطے غیر متناہی
زمانہ جب ہی چاہیی کہ جب آپکی عقیدہ مین دنیا کی جزئیات غیر متناہیہ ہین اگر غیر متناہی نہین متناہی ہین تو غیر متناہی زمانہ
کیون چاہیی متناہی کا ظرف بہی متناہی چاہیی نہ غیر متناہی اور جب آپکی عقیدہ جدیدہ مین جزئیات دنیا غیر متناہی ہین
جنکی بیان کیواسطے زمانہ غیر متناہی چاہیی تو دنیا کا وجود بہی زمانہ غیر متناہی سی آپکی عقیدہ جدیدہ مین ہوگا اور زمانہ
غیر متناہی تک رہیگا پہر یہ عقیدہ جدیدہ آپکا موافق حکماء کفار کی جو عالم کی قدم زمانی کی قائل ہین ہوا یا نہین اگر دعوی
ہی کہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہی تو علم کلام و عقائد کی کتب معتبرہ سی ثابت کیجی ورنہ اپنی ایمان کی خبر لیجی اس قسم کی تقریر
موافق حکماء سی حشر اجساد و خرق و التیام آسمان کا محال ہونا ہی آپ بمقابلہ اہل اسلام ثابت کرنی لگین تو کیا عجب
ایسی شبہات باطلہ سی ملاحدہ و فلاسفہ جیسی علم غیب صاحب عالم غیب صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتی ہین چنانچہ علامہ
تورپشتی اپنی کتاب عقائد معتمد مین فرماتی ہین بدعوی تناقض و علت شبہت غیب را کہ صاحب خیر عالم غیب
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ است رد نکند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران اخبار غیب اند۔
چنین مواضع فرصت طلب باشند انتہی خرق و التیام آسمان و حشر اجساد وغیرہ کا بہی انکار کرتی ہین پہر میان
راندیری ایسی شبہات سی امور مذکورہ کا بہی انکار کرین تو کیا بعید ہی وہابیہ مین سی ایک فرقہ نیچریہ بہی ہی وہ ایسی
ہی شبہات سی وجود ابلیس و آسمان و حور و غلمان کا منکر ہی اس عمل داری مین کون پرسان ہی جو چاہی کری یہ جو کہا
کہ (بیان موضوعہ خطبہ سی باہر ہو جاوی) یہ فرمائی کہ آپنی اپنی گمان مین کیا موضوع خطبہ وہی قرار دیا ہی جو راندیری وغیرہ

زمانہ قلیل میں چندہزار سال کی راہ طی کرتا ہی کیونکر ممکن وجایز ہوگا پہر معراج کا بہی انکار کرجائی اور انکار لزومی سی
التزامی کا اظہار کردیجی اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پر قیاس کرنیکا راندیری انکار کرین اور تصریح
کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہم مین فرق ہی ایسی بعض امور کا صدور بطور خرق عادت یعنی معجزہ
کی ہوا ہی ہمسی نہین ہوسکتا ہی تو ایسی ہی یہان جاننا چاہی کہ بطور عظیم خرق عادت مع اعطا جوامع الکلم
اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جمیع احوال مخلوقات کی بیان کو ایک مجلس مین تمام کرادیا ہی علمای
نامدار جنکی اسامی گرامی اوپر مذکور ہوی فرماتی ہین اوسکو قبول کریجی اور اونکی طرف رجوع کیجی اپنی تقریر وتحریر کو پہر د
ہذیان خیال کیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی
حقمین اپنی وسوسہ باطلہ کی باعث ایک مجلس مین بیان جمیع احوال مخلوقات قبول نہین کرتی یا تو احوال صالحین
سی ناواقف محض ہین یا عناداً پوشیدہ کرتی ہین کہ اللہ تعالی کیطرف سی اونکو واسطی ہی طی اللسان وبسط الزمان
بطور خرق عادت حاصل ہوتا ہی چہ جائیکہ سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰت والسلام کیواسطے جلد ثانی
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۶ مین ہی قال النووی کان السید الجلیل بن کاتب الصوفی یختم
بالنہار اربعا وباللیل اربعا اقول یمکن علی مبادی طی اللسان وبسط الزمان وقد روی عن
الشیخ موسی السدرانی من اصحاب الشیخ ابی مدین المغربی انہ کان یختم فی اللیل والنہار
سبعین الف ختمۃ ونقل عنہ انہ ابتداء بعد تقبیل الحجر وختم فی محاذاۃ الباب بحیث سمعہ
بعض الاصحاب حرفا حرفا وبسط ھذا البحث فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس
انتہی اس سی واضح ہی کہ حضرت شیخ موسی سدرانی ایک رات دن مین ستر ہزار ختم کیا کرتی تہی تین ہزار قرآن سی
کچہ کم ایک گھنٹہ مین ہوی جب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت مین بعض اولیاء کو یہ رتبہ طی اللسان حاصل
ہوا بطور خرق عادت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدرجہا بڑھکر رتبہ طی اللسان کا ایسا حاصل ہونا ایک
دن مین جمیع احوال مخلوقات بیان فرماوین عاقل منصف کی نزدیک کونسی تعجب کی بات ہی ہان مانند راندیری کی
جو مصداق آیت اتخذ الٰھہ ھواہ ہی اوسکے نزدیک تعجب ہونا بلکہ محال ہونا تعجب نہین ہی جس چیز کا یعنی اسکا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجلس واحد مین مبدأ ومعاش ومعاد وجمیع احوال مخلوقات کی خبر دیدی
ثابت ہونا حدیث صحیح سی علمای نامدار فرماتی ہین اور حدیث مذکور اسکی ثبوت کی دلیل جانتی ہین وہ حدیث دلیل
اس امر کی **بخاری شریف** مین ہی اور **مشکوٰۃ شریف** مین بہی ہی عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

ف شیخ موسی سدرانی دن رات مین ستر ہزار قرآن ختم کر لیتے

جب تمام جزئیات قیامت تک بیان نہ فرمایا بلکہ بعض ہی کا فقط امور دینیہ کا تو اوسمین اعجاز اکثر و مدح ہی کیا
ہوئی ہان رانديري صاحب کو مقام مدح اعظم بیان ہونا اور ایسی امر کا بیان جسمین اعجاز اکثر ہو پسند
نہین ہی اسدر رانديري اور اونکی مقتدا اونکی تمام کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف کمالیہ کی تقلیل
و تنقیص مین ہی تو رانديري اور اونکی مقتدی تمام جزئیات کیونکر مراد لین کہ جس سی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ثابت ہوکر مقام مدح کی مناسب ہو جاوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی وہ امر جسمین اعجاز اکثر
ہو ثابت ہو جاوی **قوله** پیر خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو کہ اس سی قیامت تک کی غیوب کی خبر دینا ثابت
ہی اور جزئیات ما یکون اور ما کان کو آپ جانتی تہی **اقول** وباللہ التوفیق جسکو اللہ تعالی نی فہم اور انصاف
دیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و عظمت و محبت و اخلاص کو اوسکی دلمین جگہ دی ہی اور وہ گستاخیون
سی بیزار ہی جیسی کہ **تقویۃ الایمان** مین ہی کہ اکرموا اخاکم کو جسکا بطور تواضع فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا علما معتبرین ذکر کرتی ہین چنانچہ **مرقاۃ شرح مشکوۃ** جلد ثالث صفحہ ۱۷۴ مین **علامہ علی قاری** رحمہ اللہ
فرماتی ہین قال الطیبی قالہ تواضعا و ھضما للنفس یعنی اکرموا من ھو بشر مثلکم و مفرع من
صلب ابیکم آدم واکرموہ لما اکرمہ تعالی و اختارہ و اوحی الیہ کقولہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم
اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرموا اخاکم فرمانا بطور تواضع و کسر نفسی کی ہی اور اسی
حدیث کی تحت مین مشکوۃ مطبوع دہلی کی جلد ثانی صفحہ ۲۷۵ کی بین السطور مین **لمعات شیخ عبد الحق** رحمہ اللہ
سی یہ منقول ہی یرید نفسہ الکریمۃ تواضعا و تنبیہا علی انہ بشر مثلھم فی عدم جواز السجدۃ
والعبادۃ اس سی بہی ثابت ہی کہ اخاکم فرمانا تواضعا ہی اور بشر مثلہم ہونا عدم جواز سجدہ و عبادت مین ہی
مجمع البحار جلد اول صفحہ ۲ مین ہی اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم اراد نفسہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ھضما للنفس ای اکرموا من ھو بشر مثلکم لما اکرمہ اللہ تعالی بالوحی اس حدیث مذکور کا بطور ہضم
نفس و کسر نفسی کی ہونا واضح ہی اس حدیث تواضعا کو **مولانا اسمعیل دہلوی** نی دلیل اثبات کی ٹھہرالیا کہ انبیاء
علیہم السلام سب انسان ہین اور بندی عاجز اور ہماری بہائی ہین اور اونکی تعظیم بڑی بہائی کی سی کیجی چنانچہ
تقویۃ الایمان مین اس حدیث مذکور بالا کی تحت مین بعد فای فائدہ کی جو فی الواقع فساد و افساد و ضلال
و اضلال ہی یہ عبارت بعینہا ہی صفحہ ۸۰ مین (یعنی انسان سب آپسمین بہائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بہائی ہی
سو اوسکی بڑی بہائی کی سی تعظیم کیجی اور مالک سب کا اللہ ہی بندگی اوسیکو چاہیی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اولیاء

دینیات مین موضوع ٹھہرایا گیا کہ تھوڑی دیر مین چند امور وعظ و نصیحت وغیرہا مقررہ منبر پر خطبہ مین پڑھکر اوتر آتی ہین اور اکثر
مسائل عقائد و اعمال منبر پر ذکر نہین کرتی ہین بلکہ کتب مین لکھا ہوا کافی جانتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیواسطی بھی موضوع آپ وہی جانتی ہین اور اون امور مذکورہ کا بیان فقط تھوڑی دیر تک ہی ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ضروری مانتی ہین تو یہ عقیدہ بھی مخالف حدیث صحیح مسلم کی جو مشکوۃ مین بھی مذکور
ہی باطل ہی عن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوما
الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما هو کائن
الی یوم القیمۃ جس سی تمام دن فجر سی لیکر مغرب تک خطبہ و وعظ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ہی اور
علامہ قاری اسکی شرح **مرقاۃ** مین فرماتی ہین فاخبرنا الخ کی تحت مین ای مجملا او مفصلا ففیہ الاعجاز
اکثر او ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی بیان مفصلا مین اعجاز اکثر ہونا بیان کرکی اوسی تفصیلا بیان کی راجح
ہونی کیطرف اشارہ کرتی ہین اب **راندیری صاحب** یہ کہدین کہ یہ تمام دن خطبہ و وعظ فرمانا بھی بیان
موضوع خطبہ سی باہر ہونیکی سبب سی ناجائز ہی اور حدیث صحیح مسلم ہرگز قابل اعتبار نہین ہی کیونکہ ہماری رای مین
بیان موضوع خطبہ کی خلاف ہی الغرض ایسی تقریر پر تزویر **راندیری** کو کوئی زندیق یا مجنون ہی پسند کریگا
نہ کوئی مسلمان و عاقل ایسی زبانی لغو و لچر تقریرین **راندیری** کی نیاچرکو ہی پسند ہونگی اونکی کانفرنس مین **راندیری**
اپنی تقریر پاس کراکی خوش ہوجاوین ہان بعض ندوی جنکو اپنی تمام شرکا کی طرفداری منظور ہی حق ہو یا باطل
وہ پسند کرین تو کچھ تعجب نہین ہی **قولہ** اب باوجود اسکی کہ یہ تمام جزئیات شیئا یکون الی قیام الساعۃ
ہونیکی بیان نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہی **اقول** وباللہ التوفیق اگرچہ **راندیری** کی لغو و لچر تقریر اور
وہم فاسد کی موافق شیئا یکون الی قیام الساعۃ کا بیان تمام جزئیات نہین ہوسکتی ہین اور **راندیری**
اسکی فہم سی عاجز ہین یا عناد و انکار و مکابرہ کی عادت کا ترک **راندیری** کو دشوار ہی لیکن اہل فہم مقام
مدح نبوی مین یہی جان سکتی ہین کہ شیئا یکون الی قیام الساعۃ تمام جزئیات پر جو قیامت تک ہونگی صادق
ہی اور جس جس پر یہ صادق ہی وہ تمام ہی مراد ہون جب ہی مقام مدح مین اسکی بیان کا موقع ہی ورنہ بعض
جزئیات کی بیان مین کیا مدح ہی ابھی مرقاۃ سی تحت حدیث مسلم کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فجر سی ظہر
تک و ظہر سی عصر تک اور عصر سی مغرب تک خطبہ فرمایا پس خبر دی ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی **علامہ**
علی قاری رحمہ ما هو کائن الی یوم القیمۃ کی تفصیلا بیان کرنی مین اعجاز اکثر ہونا فرماتی ہین

معتقدین گستاخون نے آیت کریمہ انما انا بشر مثلکم کو اس اخوت کی اور اسکی کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیے بنایا اور اسی سنت سیئہ اپنے مقتدی **اسمٰعیل** کا اتباع کیا کہ جس آیت کا نزول اسواسطے
ابعض تفاسیر مانند معالم التنزیل مین مصرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور تواضع کے انا بشر مثلکم فرماوین
اوسکو دلیل بنایا اور ادنی ادنی کو بہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدینا اس دلیل سے جایز بنایا باوجودیکہ
ہر عاقل منصف جانتا ہے کہ جو قول بطور تواضع صادر ہوا اوسکو دلیل اوسکے ظاہری معنی کے اثبات بنانا درست نہین
اور اوسکے موافق قول و اعتقاد درست نہین ہے اوسکو دلیل اس امر کی ٹھہرانا کہ بڑے بہائی کی سی تعظیم حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان متبوع و تابعین مانند **گنگوہی و انبیٹھوی** کے کیونکر جایز ہے ہرگز نہین بلکہ یہ ایک
نوع کی شبہ اندازی و اضلال صرف ہے یہ انکے استدلالات باطلہ موافق دیگر اہل ہوی والحاد و ارتداد کے ہین کہ وہ شبہ
اندازی کیواسطے ایسے استدلالات قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہین غیر محمل پر عمل کرکے اوسی **تقویۃ الایمان** مین
ہے (ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا وہ اللہ تعالی کی شان کے آگے چمار سے بہی ذلیل ہے) عبارت تقویۃ الایمان جو ابہی
سابق مین اوپر گذری اوسمین بڑے سے مراد انبیا و اولیا و شہدا لئے ہین اس **ملا اسمٰعیل** نے تو اوسکے نزدیک
یہان بہی بڑے سے مراد وہی انبیاء علیہم السلام وغیرہم ہین پس اس ہذیان مین کہ چمار سے بہی ذلیل ہین نعوذ باللہ
من ذلک انبیا و اولیا و شہدا پر اطلاق چمار سے ذلیل ہونیکا کیا ہے کوئی محشی حاشیہ مین اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے
اور اس قول کی تفسیر کرتا ہے (یعنی شان بادشاہی سے جو شان چمار کو لگاؤ ہے) ہان مؤلف جی و محشی جی آپکا یہی تو
مطلب ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو تشبیہ چمار خبیث ظاہری و باطنی سے دیکر جسکو بادشاہ حقیقی کے نزدیک کچہ عزت
ظاہریہ و باطنیہ نہو گستاخی انبیاء علیہم السلام کے حق مین کرکے اپنا ایمان خراب کر دیا آیت کریمہ لا تشرک باللہ ان
الشرک لظلم عظیم کے فائدہ مین جو در اصل فساد و افساد ہے لکہا ہے تشبیہ چمار سے دینا اس ملانے اس آیت سے جایز
ہونیکا شبہ عوام کو ڈالا یہی ضلال و اضلال ہے اس آیت کی کونسی دلالت سے یہ تشبیہ خبیث ثابت ہوتی ہے ذرا کوئی چیلہ
چانٹا ثابت تو کرے اور اپنے ایمان کی خبر دے اور دلیل اسپر قایم کرے کہ ایسی تشبیہ دینا گستاخی نہین ہے ابہی اور تقویۃ الایمان
کی عبارت مین گذرا کہ (انسان آپسمین سب بہائی ہین) اسکے موافق **ملا اسمٰعیل** کو بہی ہنگی چمار کا بہائی کوئی کہے
تو کوئی چیلہ اوسکو **ملا اسمٰعیل** کی گستاخی جانیگا یا نہین جب جانیگا تو اسکا اظہار **میان نذیری** اور
اونکو پیشوا کر دین تا کہ یہی لقب اوس ملا کا قرار دیا جاوے اور اگر گستاخی جانین تو انہی ملا پہ نفرین کرین کہ کیون انسان
آپسمین سب بہائی کہے اور پہر جب ان چیلون کو ملا کے حق مین یہ گستاخی ہے تو انبیاء علیہم السلام کے حق مین چمار سے تشبیہ

انبیار امام امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنی اللہ کی مقرب بندی ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندی عاجز اور ہمارے
بہائی مگر اونکو اللہ نی بڑائی دی ہی وہ بڑی بہائی ہوئی اسمین انبیار علیہم السلام کو نعوذ باللہ من ذلک بہائی
بنایا اور اونکی تعظیم بڑی بہائی کی سی ٹھہرائی تو اوسکی نزدیک جب عظمت و تعظیم و تکریم انبیار علیہم السلام بالخصوص
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت شرعیہ بہی بڑی بہائی جیسی ہی اس ملا کی نزدیک چاہیے نہ اس سے
زیادہ اور حال آنکہ بڑی بہائی سے زیادہ تعظیم منع بتایا نص قرآنی جس سے واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک
آواز بلند کرنا ممنوع و موجب حبط اعمال ہی خلاف ہی اگر بڑی بہائی کی بہی ایسی تعظیم سمجھا جاتا ہی کہ بڑی بہائی غیر نبی کے
سامنی آواز بلند کرنا بہی حرام و موجب حبط اعمال ہی تو کوئی بہی تہتر فرقونمین اسکا قائل نہین فمن ادعی فعلیہ البیان
ورنہ یہ قول مخالف اجماع کی اور باطل اور ضلال و اضلال ہی پہر بڑی بہائی کیسی تعظیم کیسی اور ایسی ہی صلح حدیبیہ کی
حدیث سے ثابت ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضل وضو اور تہوک اور رینٹ
کو زمین پر نہین گرنی دیتی تہی بطور تبرک کی اپنی بدن پر مل لیتی تہی یا تو اس ملا کی نزدیک بڑی بہائی کی ساتہ بہی یہی معاملہ
کرنا چاہیے نہ کرنیوالا مخالف فعل صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم و مخالف تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا اس ملا
نی اپنی بہائی کی ساتہ یہ معاملہ کیا اور نہ کرایا تو حدیث تقریری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عادت صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم پر نہ خود چلا اور نہ اپنی تابعین کو چلایا یہ بہی ضلال و اضلال ہی پہر جب محبت شرعیہ موافق رتبہ و تعظیم و
تکریم کی چاہیے تو عظمت و تعظیم جب بڑی بہائی کیسی چاہیے نہ زیادہ تو حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین جس سے مومن مسلمان کامل ہونیکی واسطی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے محبت والد و ولد و تمام لوگونسی زیادہ ہونا ثابت ہی یا تو اس ملا اور اسکی معتقدین کی نزدیک بڑی بہائی
سے محبت والد سے اور تمام لوگونسی زیادہ چاہیے یا نعوذ باللہ من ذلک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی
محبت والد سے زیادہ نچاہیے ورنہ بڑی بہائی کی سی محبت و تعظیم کرنیکی کیا معنی الغرض یہ سراسر گستاخی و ڈہکوسلہ اس
ملا کا ہی مخالف نصوص و اجماع امت کی اور یہ نادانی ہی کہ اسقدر نہ سمجھا کہ جو بطور تواضع کی ہو اوسکو دلیل ٹھہرا
لینا کہان درست ہی ورنہ مثلا کوئی استاد اپنی شاگردونکو خط وغیرہ مین خود کو احقر الناس لکہی تو اوسکی معتقدین
و شاگردونکو اوسکو احقر الناس لکہدینی کو دلیل بنا کر تمام لوگونسی زیادہ حقیر اوسکو جاننا درست ہو جاوی الغرض
جو بطور تواضع کہا ہو جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خود کو اخاکم فرمایا دلیل اخوت بنانا اور یہ سمجہنا کہ تعظیم
مثل اخ کی چاہیے سراسر گستاخی و بی ادبی ہی جب اس ملا پر ایسی اسکی قول باطل کی گرفت کیگئی تو اوسکی بعض

مین اونسے بہی یہ ثابت ہی کہ جمیع جزئیات قیامت تک کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حدیث حذیفہ رضہ
فما ترک شیئًا یکون الی قیام الساعۃ کے تحت مین شیئًا یکون کی تفسیر علامہ علی قاری شرح شفا مین یہ کرتے مین
(یوجد من العدم) تو اس سے واضح ہی کہ جو چیز موجد من العدم ہے اوسمین سے کچھ آپنے نہ چھوڑا سب کا بیان
فرمادیا اگر تمام جزئیات قیامت تک مراد اس سے ہون اور بعض ہی مراد ہون تو ما ترک شیئًا یوجد من العدم
کسطرح صادق ہوگا اور یہ فرمانا حضرت حذیفہ رضہ کا کہ کوئی چیز جو عدم سے موجود ہو اوسمین سے کچھ نہ چھوڑا سب
بیان فرمادیا کیونکر ثابت و درست ہوگا یہ اوسیوقت درست ہوسکتا ہی کہ اس کلام سے مراد تمام جزئیات قیامت تک کے مراد
ہون اور بلا مخصص تخصیص جایز نہین جو مخصوص البعض مان لیا جاوے اور **راندیری** اور اونکے کسی پیشوا
نے کوئی مخصص بیان نہ کیا اور نہ کوئی مخصص قابل قبول بیان کرسکتے ہین پس قیامت تک کے غیوب کا بیان
فرمانا صحیح ہوا اور قول **راندیری** کا کہ (خانصاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو کہ اس سے قیامت تک کے غیوب
کی خبر دینا ثابت ہی اور جزئیات مایکون وماکان آپ جانتے تہے) ہبا منثورا ہوگیا **قولہ** خانصاحب نے
الی قیام الساعۃ کے بعد کی عبارت چہوڑدی اور الی ان قال لکہکے دوسری عبارت شروع کردی اب مین پوری
عبارت نقل کرتا ہون عن حذیفۃ رضہ قال قام فینا مقاما فما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ
الا حدثہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشئ فاعرفہ واذکرہ کما
یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا رآہ عرفہ ثم قال ما ادری انسی اصحابی ام تناسوہ واللہ ما
ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الخ بیانسے واضح ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کے بیان کو صحابہ کرام نے بہی بہلا دیا
کیا تہا پس مذکورہ عبارت کی یہ مراد لین کہ قیامت تک کے غیوب کی خبر دی اور جزئیات ماکان ومایکون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے تہے تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کرام بہی قیامت تک کے غیوب کو جانتے تہے اور جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تہے حالانکہ اسکا کوئی
قائل نہین **اقول** وباللہ التوفیق ہان **راندیری صاحب** عبارت تو بلاشبہ چہوڑدی لیکن ایسی نہین چہوڑی ہی کہ جس سے
آپکو کچھ فائدہ واقعیہ ہو اگر آپ جانتے یا دیدہ ودانستہ کتمان حق نکرتے تو اس چہوڑدینے کا ہرگز ذکر نکرتے لیکن آپ دہوکا دینا چاہتے ہین بہاتی
لوگون اپنے معتقدون کو کہ وہ یہ گمان کرین کہ ایسی عبارت چہوڑدی ہی جس سے **راندیری صاحب** کا مدعی حاصل
ہوجاتا ہی حالانکہ کوئی مدعی آپکا اس سے حاصل نہین ہوتا بلکہ آپکی مٹی کا اسقدر پلید ہوجاتی ہی لیکن ہم آپکو انصاف
سے اسقدر دور نہین جانتے ہی نہین تو وہ عبارت بہی ہم ذکر کردیتے اور آپ جو اس عبارت کو ذکر کرکے جیسی الہ فریبی
کرتے مین آپکا حقیقین ہم ایسا گمان نہین کرتے تہے اسواسطے اسقدر عبارت پر ہمنے اکتفا کیا تہا اب سنئے یہ آپ جو لکہتے ہین

وینوسی گستاخی ہوکر ایمان گیا یا نہین اگر چہ اس کلام کو کہ ہمارے نزدیک ذلیل ہی جو لفظ بے ادبی کا ہی کوئی اور مراد لین تو
بقول ملا اسماعیل کی جو تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ مین ہی دیہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر لفظ بے ادبی کا بولئی اور
اس سی اور معنی مراد لیجئی کہ معما اور پہیلی بولنی کی اور جگہ ہین کچہ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی
یا اپنی باپ سی ٹہٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکو واسطی دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ) ہم بہی اس ملا
کی قول سی اسکو جواب دینگی کہ لفظ بے ادبی کا جو ملا اسمعیل نی بولدیا ہی اُس سی کچہ اور معنی خود یہ ملا یا اسکا کوئی چیلہ
مراد لی تو یہ بات محض بیجا ہی معما اور پہیلی بولنی کی اور جگہ ہین کچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم السلام
کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے
ٹہٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اسکی واسطی دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاپس اس ملا اسمعیل کی ایسی
کلمات گستاخانہ کی اگر کوئی اور معنی لئی جاوین تو اوسکا دروازہ خود ملا اسمعیل کی قول سی ہی بند ہوگیا اور کچہ معنی
و مراد لینا ناجایز ہوگیا اور جو کلام گستاخی کا ہو وہی گستاخی کا ہی کلام باقی رہا اور آیت فللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین سی اللہ تعالی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مومنین کو عزت دار فرمانا ثابت ہی اور مقربین عباد کو
آیت عباد مکرمون مین اکرام والی فرمانا ثابت ہی پس ان دونو آیت کا مضمون اس تشبیہ خبیث چمار سی ذلیل اعتقاد
کرنیکو رد کرتا ہی اور یہ عقیدہ اسکا خلاف ایسی آیات کی ہوکر ایمان کی خیرباد ہونیکی خبر دیتا ہی ایسی بہت سی گستاخیان
ایسی لوگونکی تالیفات مین موجود ہین اسکا درمیان مین ذکر آگیا تو بطور مشتی نمونہ از خروار کچہ ذکر کردیا ہی پہر
اصل مطلب کیطرف رجوع کیجاتی ہی کہ جو ایسی گستاخیونسی پاک صاف ہی اور ایسونکی کلام کو کفر و ضلال و اضلال
جانتا ہی اور ایسی ضلال و اضلال سی لوح خاطر اوسکا پاک ہی تو بالضرور اوسکی قلب منور مین آسکتا ہی کہ راقم
نی جو عبارت شفا و شرحہ لعلی القاری فتوی اولی مین نقل کی تہی کہ وہ یہ ہی (و من ذلک ما اطلع
علیہ من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (و ما یکون) ای سیکون فی الاستقبال الخ
یہ عبارت عن حذیفۃ قال قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ شیئاً یکون الی قیام الساعۃ الخ
اس سی جمیع امور مغیبہ فی الحال مراد ہین کیونکہ الامور المغیبۃ فی الحال جمع محلی باللام ہی اور ایسی ہی جمیع ما یکون
فی الاستقبال مراد ہی اسلئے کہ لفظ ما عام ہی آنحضرت صلعم کو ان جمیع امور مغیبہ فی الحال و جمیع ما یکون پر اطلاع
ہونا ثابت ہی اور ایسی ہی فما ترک فی مقامہ شیئاً یکون الی قیام الساعۃ سی جو چیز قیامت تک ہونیوالی
ہی اوسمین سی کچہ نہ چہوڑنا سب ہی بیان فرمادینا ثابت ہی اور ایسی ہی دوسری عبارات جو اس رسالہ مین اوپر گذری

پس ایسی ہی شیأ جو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول مین نکرہ موصوفہ ہی ساتہ صفت عامہ کی
کہ وہ کون و حدوث الی یوم الساعۃ ہی پس جن جن کلیات و جزئیات پر کونہا و حدوثہا من العدم
الی قیام الساعۃ صادق ہی اون تمام کو یہ حکم شامل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون تمام کا بیان
فرما دیا پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اون تمام کلیات و
جزئیات کو تفصیلا بیان فرمانا ثابت ہی اور یہ بہی ثابت ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قول سی اور ملا
علی قاری رح کی قول سی کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اوس جمیع کو محفوظ رکھا تہا پس حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ملا علی قاری رح دونون کی قول سی ثابت ہی کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
تمام کلیات و جزئیات کو یاد رکھا تہا اور اس یاد رکھنی کی قائل حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہی ہین اور
ملا علی قاری رح بہی ہین پس **راندیری صاحب** کا یہ کہنا کہ (لازم آتا ہی کہ صحابۂ کرام بہی قیامت
تک کی غیوب کو جانتی تہی اور جزئیات ماکان و مایکون کو جانتی تہی حالانکہ اسکا کوئی بہی قائل نہین) تو اسکا
جواب یہ ہی کہ ہان ہم التزام کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی غیوب و کوائن کو
صحابۂ محفوظ رکہنی والی جانتی تہی اور یہ کہنا کہ اسکا کوئی قائل نہین غلط محض اور دیدہ دانستہ جہوٹی ہی کیونکہ
ابہی عبارت شفاء شرح شفا سی ہمنی ثابت کر دکہایا موافق قاعدہ اصول کی کہ شیأ یکون الی قیام الساعۃ
بیان کئی ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حذیفہ رض و علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری قائل ہین
کہ صحابہ رض نے یاد رکہا تہا اور اوپر عبارت مرقاۃ علامہ قاری رح وغیرہ کی گذر چکی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احوال
جمیع مخلوقات کی ایک مجلس مین خبر دی پس صحابۂ محفوظ رکہنی والونکا اون احوال جمیع مخلوقات کو جاننا واضح
ہی اور یہ تو بالکل ابلہ فریبی ہی کہ کوئی اسکا قائل نہین ہی اور دروغ بی فروغ ہی دو قائل تو ابہی ہمنی بتا دیے
آپکی عبارت منقولہ سی ثابت کر کی انکے سوا اور بتائی دیتی ہین **امام عارف شعرانی مختصر تذکرہ امام قرطبی** مین
فرماتی ہین (قال الامام القرطبی وفی ہذہ الاحادیث دلیل علی ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم کانوا یعلمون
الکوائن الی یوم القیمۃ لکنہم لم یشیعوہا کما اشاعوا احادیث الاحکام المتعلقۃ باعمال المکلفین)
امام شعرانی و امام قرطبی سی بہی ثابت ہوگیا کہ صحابہ رض کوائن الی یوم القیمۃ کو جانتی تہی لیکن انہون نی کوائن الی یوم القیمۃ
ایسا شایع نہ کیا جیسا کہ احادیث اعمال مکلفین کو شایع کیا **راندیری صاحب** اب آپکی مدعی
کی خوب بیخکنی ہوگئی اور آپکا یہ کہنا دروغ بے فروغ ہوگیا کہ کوئی صحابہ رض کے جاننے کا قائل نہین اس سے

وبعد نقل عبارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کو صحابہ کرام نے یاد بھی کیا تھا پس اگر مذکورہ عبارت سے یہ مراد
ہین اُنھوں نے راندیری صاحب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کو یاد بھی کیا تھا چنانچہ
حفظہ من حفظہ جو قول حذیفہ رض کا ہی اوسمین خود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ قائل ہین صحابہ رض کے
اُس بیان کی محفوظ رکھنے کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا اور آپنے شارح علامہ علی قاری رح
کی عبارت کیون نقل نکی راقم نے تو عبارت شفا نقل کی ہی تو مع عبارت شرح علی قاری رح کی نقل کی ہی یہان
آپکا مقصود باطل ہوتا ہی اسواسطے شرح سے انحراف کیا تھوڑی سی عبارت تین معہ شرح یہ ہی (فما ترك شیئا)
ای مبہما (یکون) ای یحدث من العدم (فی مقامہ ذالك) ظرف لما ترك (الی قیام
الساعۃ ای حدثہ) وفی نسخۃ حدث بدای حدث بوجودہ حفظہ ماذکرہ (من حفظہ)
ای جمیعہ حفظہ من حفظہ کی شرح مین علامہ علی قاری ای جمیعہ فرماتی ہین تو اس سے واضح ہی کہ
صحابہ رض کی محفوظ رکھنے کی بیان آنحضرت صلعم کو علامہ علی قاری بھی قائل ہین اور یہ جو ملا علی قاری رح فرماتی
فما ترك شیئا کی تفسیر مین ای مبہما اور یکون کی تفسیر مین ای یحدث من العدم اور حدث بھی کی تفسیر
مین ای حدث بوجودہ اس تمام سے واضح ہی کہ جس چیز پر یہ صادق ہی کہ وہ عدم سے وجود مین آویگی اور متصف
بوجود کسیوقت اوقات مین سے قیامت تک ہوگی اوسکو وجود کو آپنے بیان فرمادیا مبہم نچھوڑا اب یہ ہر ایک جزئی پر
جو قیامت تک ہونیوالی ہی عدم سے وجود مین آنیوالی ہونا اور متصف بوجود ہونیوالی ہونا صادق ہی یا نہین اور یہ
صفت یکون ای یحدث من العدم الی قیام الساعۃ عامہ ہی یا نہین کہ اوسنے شیئا کو جو نکرہ ہی عام کردیا
ہی یا نہین اور آپکو کیا ابھی تک اتنی خبر بھی نہین کہ اصول مین موجود ہی کہ نکرہ صفت عامہ سے عام ہوجاتا ہی اور جس جس
فرد مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو اونکو وہ شامل ہوتا ہی لیجیے ہم آپکو بتلا دیتے ہین **نور الانوار** مطبوع مطبع
انوار محمدی لکھنو کی صفحہ ۹۰ مین ہی واں صفت بصفۃ عامۃ تعم ، هذا بمنزلۃ الاستثناء مما سبق كانه
قال وفی الاثبات تخص الا اذا كانت موصوفۃ بصفۃ عامۃ فانها تعم لكل ما وجدت فیه هذه الصفۃ
اور **توضیح محشی** کشوری صفحہ ۸۹ مین ہی وکذا النکرۃ الموصوفۃ بصفۃ عامۃ عندنا نحو لا اجالس
الا رجلا عالما فلان یجالس کل رجل عالم کقولہ تعالی ولعبد مؤمن خیر من مشرك وقول معروف
خیر من صدقۃ الخ ان دونون عبارتون سے ثابت ہی کہ نکرہ تحت اثبات اگرچہ خاص ہوتا ہی لیکن جب موصوف ہو
ساتھ صفت عامہ کی تو عام ہوجاتا ہی اور جس جس مین وہ صفت عامہ پائی جاتی ہو سب کو وہ شامل ہوجاتا ہی

فرمائی ہو وہ بھی انحصار کو مقتضی نہین کہ یہی مراد لینا ضرور ہو امور دین مراد لینا درست ہو پس جیسی ان دونون
مین سے ایک معین مین انحصار ضرور نہین ایسے اجتماع ان دونونکا ہر ایک روایت مین ناجائز عقلاً و شرعاً
نہین اور ایسی ہی یہہ بھی ضرور نہین کہ ان دونون تفسیرونمین جو مذکور ہو اوس سی زیادہ لینا درست نہین اور
تمام جزئیات جو قیامت تک ہونیوالی ہین مراد لینی پر استحالہ عقلیہ یا شرعیہ قائم ہو من ادعی فعلیہ البیان وعلیہ اثبات
الاستحالۃ بالبرہان پس راندیری صاحب کی یہ ابلہ فریبی بہی واضح ہوگئی اور حدیث ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ اور شرح علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری سی جو دھوکا دینا چاہاتہا اوسمین خائب وخاسر رہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس امر مین اعجاز اکثر ثابت ہوتا ہی کہ وہ بیان کرنا تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا دن قیامت تک ہی اوسکو طرح طرح کی شبہ اندازی سی واسطی اجرا رسم سیئہ استاذیہ کی کوشش کی تھی اوسمین
ناکام رہی شفا اور شرح شفا مین معجزات کی بیانمین حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جو ذکر کیا ہی وہان
ماتن وشارح بدل خواہان اسی امر کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اعجاز عظیم ثابت ہو تو ان
دونونکی مراد وہان یہی ہونا ضرور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قیامت تک کی تمام جزئیات بیان
فرمائے اور نہ کوئی لفظ اس محل مین اس مراد لینی سی مانع ہی نہ کوئی دلیل عقلی و شرعی اسکو رد کرتی ہی پس
ہم تو یہی مراد وہان لینگے اور جب باب الفتن مین ذکر کیا وہی تو باب الفتن مراد لینا وہان اسکے منافی نہین ہی
اور ایسی ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مین امور دین مراد لینا اسکے مضاد نہین ایک
حدیث اور آیت کی چند مرادین ہونا اور ہر موقع مین غیر غیر مراد لینا کچہ محال شرعاً و عقلاً نہین فبای آلاء
دیکھا تکذبان ایک سورۃ مین چند جا واقع ہی لیکن ہر جگہ مراد ایک ہی نہین غیر غیر ہی یہ نیچری کی سمجھ مین
نہ آیا اسکی ایک ہی مراد ہر جگہ جانکر اسکو مکرر بلا فائدہ قرار دیا ایمان برباد کیا پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالی عنہ کی حدیث مین عصر سی لیکر مغرب تک خطبہ کا ثبوت ہی تو ہوسکتا ہی کہ یہ وقت کم تہا فقط امور دین مما لا بد
منہ کا ہی ذکر فرمایا ہو اور اوپر حدیث صحیح عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی گذر چکی ہی اسمین فجر سے
لیکر شام تک خطبہ فرمانیکا ذکر ہی یہ وقت دراز ہی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مین خطبہ کیواسطی قیام
عظیم فرمانیکا ذکر ہی اور اوسمین یہ ذکر نہین کہ خطبہ کونسی وقت سی کونسی وقت تک فرمایا اسکے تحت مین علامہ علی
قاری رحمہ مرقاۃ مین اور دیگر علما اپنی تصانیف مین جمیع احوال مخلوقات کا ایک مجلس مین فرما دینا امر عظیم
خرق عادت سے فرماتی ہین ایسی ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مین بھی وقت خطبہ کا ذکر نہین

واضح ہوتا ہے کہ آپ بالکل عبارات علمار کو سمجھ ہی نہین سکتے اور اقوال محققین سے واقف ہی نہین یا دیدہ و دانستہ تعصباً
عناداً حق پوشی کرتے ہین **قولہ** ایضاً حضرت حذیفہ رض کی روایت کے شروع الفاظ حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کی روایت مین آئی ہین ۔ ہ مع شرح نقل کرتا ہون باب الامر بالمعروف فصل ثانی (وعن ابی
سعید الخدری قال قام فینا) ای فیما بیننا او فی حقنا او لاجلنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطیبا) ای واعظا القول بعد العصر (فلم یدع) ای لم یترک (شیئا) ای مما یتعلق بامر
الدین مما لابد منہ (یکون) ای یقع ذلک الشئ (الی قیام الساعۃ) ای ساعۃ
القیامۃ (الا ذکرہ) ای عینہ و بینہ (حفظہ من حفظہ) ای من وفقہ اللہ وحفظہ (ونسیہ
من نسیہ) ای من انساہ اللہ وترک نصرہ الخ دیکھے شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد
ما یتعلق بامر الدین مما لابد منہ لی ہے **اقول** وباللہ التوفیق حضرت حذیفہ رض کی روایت کے
شروع الفاظ حضرت ابو سعید رض کی روایت مین آنیکی یہی ایک ہی کہی ہے عوام جہال اپنے معتقدین کو ابلہ فریبی کے
واسطے ابو سعید رض کی روایت کے الفاظ حضرت حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ٹھہرا دیے تاکہ ناداں لوگ فریب مین
آوین کہ یہ روایت ابو سعید رض کی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک ہی ہے اور جو مراد ابو سعید رض کی حدیث و
روایت مین شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے وہی مراد حضرت حذیفہ رض کی حدیث مین جو شیئا
یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اوسکی بھی مراد یہی ہو ناداں لوگ گمان کرین اگر یہ غرض فاسد نہ تھی تو حضرت
حذیفہ رض کی روایت کے الفاظ ابو سعید رض کی روایت مین آنیکی تصریح کیطرف کون امر داعی ہوا تہا سوائے اس
ابلہ فریبی کے روایت حضرت حذیفہ رض مین جو شیئا یکون الی قیام الساعۃ واقع ہے اس سے اگر یہی مراد ہوتی جو
مراد اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے لی ہے جو حضرت ابو سعید رض کی حدیث مین واقع ہے اور حضرت ابو سعید رض
کی روایت شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے ما یتعلق بامر الدین مما لابد مراد لینا اگر مناقض منافی
سوائے مراد امور دین مما لابد کی ہوتا اور اوس شیئا یکون الی قیام الساعۃ سے بھی جو حضرت حذیفہ رض کی
روایت مین واقع ہے مراد سوائے امور دین ناجائز ہوتی اور امور دین مین ہی مراد منحصر ہوتی تو علامہ **علی قاری**
کتاب الفتن جلد خامس **مرقاۃ** صفحہ ۲۰۳ مین شیئا یکون الی قیام الساعۃ کی تفسیر اسطرح نہ فرماتے والمعنے
قام مقاما ما ترک شیئا یحدث وینبغی ان یخبر مما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ
جس سے شیئ محدث و فتن الی قیام الساعۃ مراد ہونا واضح ہے جو سوائے امور دین مما لابد منہ کے ہے ایسی ہی بیان جو تفسیر

اکی تجلیکی اوس سی ہوتی تہو آپ فقط فتنون کا بیان فرمانا ثابت کرنا چاہتے ہین اور اسی فتنونکے بیا نمین انحصار کا
اعتقاد کرتی ہین اور یہ عبارت علامہ علی قاری رح کی فتنونکے سوا دوسری محدثات کی بیان فرمانیکا بہی اظہار کرتی ہی
اپنے مقصود فاسد کی مخالف جانکر آپنے یہ عبارت چہوڑ دی یہ چہوڑ دینا معیوب وامانت ودیانت کی خلاف ہی آپ تو چہوڑ
دینا راقم کا بیان کرتی ہو سیان تو آپہی کا ایسا چہوڑ دینا جو معیوب وامانت ودیانت کی خلاف ہی ثابت ہوگیا
یہ وہی مثل ہوئی سع مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا **قولہ** پس ان تمام شروح کی عبارت سی
واضح ہوتا ہی کہ شئیا یکون الی قیام الساعۃ سے مراد تمام اشیاء مایکون نہین ہی بلکہ فتن مراد ہین جو قیامت تک
ہونیوالی ہین اور ظاہر ہی کہ تمام فتنونکے علم سی جو قیامت تک ہونیوالی ہین یہ لازم نہین آتا کہ تمام اشیاء مایکون کہ جسمین
گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی داخل ہین اسکا علم بہی ہو بہر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تہا اسکے ثبوت مین یہ حدیث لانا کیونکر صحیح ہوا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری صاحب**
تمام مایکون مراد ہونا اور فقط فتنے ہی قیامت تک کی مراد ہونا آپنے اپنے فہم ناقص پر یا دیدہ ودانستہ کتمان حق کرنے پر
اور شئیا یکون الی قیام الساعۃ کی عموم نہ پہچانتے پر اور فقط بیان فتنونمین بلا دلیل انحصار کر دینے پر اور
علامہ علی قاری کی عبارت چہوڑ دینے پر جسکا ابہی چند سطور قبل ذکر ہوا ہی مبنی کیا ہی پس یہ بناء فاسد علی الفاسد اور
یہ ابلہ فریبی آپکی ہی آپکی ایسی بناء فاسد علی الفاسد اور ابلہ فریبی کو سوای آپکی چند دیہاتی انپڑھ لوگ اور سوای وہابیہ
گستاخ وبعض غیر مقلدین وغیر متوقدین کی کوئی دوسرا قبول نہین کر سکتا ہی ایسی ابلہ فریبیان اور سفاہات و
تعصبات وگستاخیان کوئی عالم متوقد دیندار منصف مزاج کیونکر قبول کر سکتا ہی شئیا یکون الی قیام الساعۃ
کا عموم موافق قاعدہ اصولیہ اوپر معلوم ہوچکا ہی اور امور دینیہ اور فتنونمین انحصار بلا دلیل ہونا معلوم ہوچکا ہی
اور علامہ علی قاری رح کی عبارت مین سوای فتنون مایحدث کا ذکر ہونا بہی معلوم ہوچکا ہی اور **مسند امام**
احمد رح کی جلد خامس صفحہ ۴۰۱ مین یہ حدیث ہی عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مقاما فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ اس حدیث
حذیفہ مین فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ لفظ بما ہو کائن موجود ہی جسکا عموم مشہور ومعروف ہے
راندیری صاحب کی فہم مین شئیا کا جملہ یکون الی قیام الساعۃ سی عموم نہین آتا تو ما ہو کائن الخ
سی ہی سمجھ لین اور بلا دلیل مخصص تخصیص کا ادعاء باطل ہی پس تمام اشیاء مایکون مراد ہونا صحیح ہوا اور انکار
راندیری صاحب باطل ومردود ومطرود ہوا اور تمام اشیاء جسمین گہانس پہونس کنکر وغیرہ بہی

پس محتمل ہی کہ یہ وقت ہی اسقدر ہو کہ جسمین تمام جزئیات ماکان ومایکون ایک مجلس مین فرمائے ہون بطور معجزہ
کی پس اسواسطی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سی فقط امور دین مراد نہین لیسکتے اسیواسطی ملا علی
قاری رح شیئا یحدث وینبغی ان یخبر الخ جو اوپر مذکور ہوا ہی فرماتی ہین جسمین شیئا نکرہ جملہ یحدث کی ساتھ
جو اوسکی صفت ہی عام ہوگیا جس سی تمام جزئیات حادثہ الی یوم القیمۃ اور ظہور فتن کا ثبوت ہی پس حدیث ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی جو مراد ہی وہ مراد حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی ہی لینا ممکن ہی راندیری
اور اونکی مقتدی اس امکان کی رفع پہ برہان قائم کرین شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ترجمہ فارسی مشکوۃ سی
جو راندیری صاحب نے نقل کیا اوسکا جواب ہی اس سی ہوگیا اوسکو نقل کرکی جواب دینی کی ہمکو ضرورت
نہی **قولہ** ایضا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث قام فینا مقاما الخ مشکوۃ باب الفتن
مین بعینہ موجود ہی اوسکی شرح مین ملا علی قاری رح فرماتی ہین لاجل ان یعظنا یخبرنا بما سیظہر من الفتن
لنکون علی حذر منہا کل الزمن **اقول** وباللہ التوفیق ہان راندیری صاحب باب الفتن
مین موجود ہی اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس محل مین یہ شرح ہی موجود ہی لیکن اس سی آپکی مقصود فاسد کہ
کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم جزئیات مایکون الی قیام الساعۃ نتھا کیا علاقہ ہی اس سی تو
فقط اسیقدر ثابت ہی کہ اسواسطی آپنی قیام فرمایا تہا کہ ہمکو وعظ کرین اور خبر فتنون کی دیوین اسواسطی قیام کرنیسی یہہ
لازم نہین آتا ہی کہ اسکے سوا اور کچھ بیان نہ فرماوین اسکے لازم آنیکا آپکو ادعا ہی تو اثبات بالبرہان کیجیو ورنہ اپنی فہم کی کجی اور
اپنی تقریر کا لغو ہونا قبول کیجیو اور ایسی لغویات وساوس سی ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خدا تعالیٰ
کیطرف سی ملنا جزئیات ماکان ومایکون قیامت تک کا قبول کیجیو دوسری یہ کہ راندیری صاحب آپنی علامہ
علی قاری رح کی جو اسی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب الفتن کی اس لفظ کی تحت مین شیئا یکون الی
قیام الساعۃ جو دو سطر کی بعد ہی آپکی عبارت منقولہ سی جو فرمایا ہی اوسکو چھوڑ دیا ہی وہ یہ ہی والمعنی تام مقاما ما
ترک شیئا یحدث فیہ وینبغی ان یخبر بما یظہر من الفتن من ذلک الوقت الی قیام الساعۃ
اسکو **راقم** ابھی اوپر قریب ہی ذکر کرچکا ہی جس سی ثابت ہی کہ ایسی شی کہ جسپر یہ صادق ہی کہ کسیوقت مین اوقات سے
قیامت تک حادث ہونیوالی ہی اور جن فتنونکی خبر دینا چاہی وہ تمام ذکر فرما دیا اور اوسمین سی کچھ بھی نہ چھوڑا اب اس
عبارت مین علامہ علی قاری فتنونکی ساتھ شیئا یحدث کا بیان فرمانا ہی ذکر کرتی ہین ابھی راندیری صاحب
یہ عبارت دو سطر بعد جو آپکی عبارت منقولہ سی موجود اوسکو آپنی کیون ترک کردیا اسیواسطی آپنی ترک کیا کہ آپکی مقصود

امر الله وتدبیره فی خلقه وهذا والله هو المنتهی الذی لا تقدم فیه لاحد علیه کذا حققه
بعض الشارحین من علمائنا اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین ایسے مقام پر
کھڑے کیے گئے کہ آپنے جمیع کوائن ومقادیر پر کہ جنکو فرشتے قلمون سے لکھتے ہے اطلاع پائی اور خدا تعالی کے امر سے جو مراد لیجاتی ہے اور
تدبیر جو اوسکی مخلوق مین جاری ہے اونکا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہوا راندیری صاحب کے نزدیک
گھانس پھونس کنکر وغیرہ شاید کوائن ومخلوقات ومقادیر وغیرہ سے خارج ہونگا اور اللہ تعالی کا امر وتدبیر اونمین
جاری نہوگا اگر راندیری صاحب کے گھانس پھونس کنکر وغیرہ کوائن ومخلوقات ومقادیر ومراد امر
الہی مین داخل ہین اور امر الہی اور تدبیر اونمین بہی جاری ہے تو اونکا علم بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا ثابت
ہوا گھانس پھونس کا تو علم کیا بلکہ اونمین جو مراد امر الہی اور تدبیر ومقادیر پائی جاتی ہین اوس سے بہی اطلاع ہونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے شاید راندیری صاحب کوائن ومقادیر ومراد امر الہی اور تدبیر فی
المخلوق کو منحصر امور دینیہ اور فتنون ہی مین کرین اور مراد امر الہی اور تدبیر مخلوق ومقادیر بہی امور دینیہ وفتنونکے ہی ساتھ
خاص کرین اور خدا تعالی کے فرشتے فقط دو ہی امر ایک امور دینیہ مما لا بد منہا اور دوسرے فتنونکے ہی لکھنے والے مانین
تو کیا تعجب ہے جب ایسی بلا دلیل تخصیص راندیری کی ہے تو ان تخصیصات سے کوئی مانع نہین ہے نعوذ باللہ من
ذلک ایسی ہی بلا دلیل تخصیص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بہی ملک حجاز کے ہی ساتھ خاص کردین جیسا
کہ ایک فرقہ اہل کتاب کا کرتا ہے بعض بے ایمانون نے عنقریب زمانہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو منحصر
اسی طبقہ زمین کے ساتھ کیا اور دوسرے طبقات کے خاتم دوسرے انبیاء آپکے زمانہ مین ٹھہرا دیے اور اثر ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما فی کل ارض نبی کنبیکم کو دلیل بنا لیا اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مین تاویل
بالکل خلاف ضروری دین کی اور خرابی ایمانکا کچھ خیال نکیا پھر راندیری صاحب ایسا کرین جو نسبت
اوسکے کم ہے بظاہر تو کیا عجب ہے اونکے پیشوا تو نہین امکان امثال خاتم النبیین وامکان کذب باری اور شیطان
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہونیکے قائل ومعتقد ہین اور اونکے نزدیک وہ اولیاء بزرگ ہین تو
راندیری کم علمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرنے مین کوشش کرکے اونکے گروہ مین پوری پورے کیون شامل
نہون اور اونکو کیون خوش نکرین **قولہ** ایضا خان صاحب نے حضرت حذیفہ رضی کی حدیث اسطرح نقل
کی ہے قال قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ الی قیام الساعۃ الی ان قال واللہ ما ترک رسول
صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حذیفہ [illegible] کی حدیث بہت بڑی ہے اور الی قیام الساعۃ

داخل ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونیکا انکار کرنا **راندیری صاحب** کا بڑی علمی وسفاہت یا تعصب ومکابرہ وعناد سے خالی نہین ہے **راندیری** نے اپنے مقصود فاسد کے اثبات کیواسطے تو مشکوۃ ومرقاۃ کو دیکھا جو مقصود کے موافق اپنے زعم مین دیکھا اوسکو نقل کیا اور مخالف کو اگرچہ وہ ہی سطر بعد چھوڑ دیا لیکن حدیث مشکوۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ کو جس سے آپکی یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ کا علم ہونا ہی ثابت ہوجاوے نہ دیکھا کیون دیکھتے اسلئے کہ گھانس پھونس کا علم نہونا ثابت کرکے تمام جزئیات قیامت تک کا انکار مقصود ہے **حدیث** حضرت ثوبان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین اور اوسکی شرح **مرقاۃ جلد خامس** صفحہ ۱۶۳ سے نقل کیجاتی ہے بقدر ضرورت (عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض) ای جمعہا الاجلی قال التورپشتی زویت الشی جمعتہ وقبضتہ یریدبہ تقریب البعید منہا حتے اطلع علیہ اطلاعہ علی القریب منہا وحاصلہ انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کہیئۃ کف فی مرآۃ نظرہ ولذا قال (فرأیت مشارقہا ومغاربہا) ای جمیعہا اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے واسطے اللہ تعالی نے تمام زمین کو جمع کردیا اور دور کو ایسا قریب کردیا کہ مین نے دور والی زمین پر ایسی اطلاع پائی جیسی قریب والی پر حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تمام زمین مانند ہتھیلی کے کردیگئی اور آپنے اوسکے مشارق ومغارب یعنی زمین پر اطلاع پائی جب جمیع زمین پر اطلاع پانا آنحضرت صلعم کا حدیث نبوی سے ثابت ہے تو کیا یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہوئی اب **راندیری صاحب** اس حدیث صحیح واسکے اس مطلب کا ہی انکار کرجائین اور اپنی جہالت کا اظہار کردین ورنہ باوجود قبول کرنیکے کہ جمیع زمین مانند ہتھیلی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اور آپنے تمام زمین کو ملاحظہ فرمایا پھر گھانس پھونس کنکر وغیرہ جانے کا انکار کوئی زندیق یا مجنون ہی کرے تو کرے کیا **راندیری صاحب** کے گمان فاسد مین اوسوقت یہ گھانس پھونس کنکر وغیرہ زمین مین پیدا ہی نہین ہوے تھے یا زمین سے معدوم کردئے تھے **مشکوۃ** اور اوسکی شرح **مرقاۃ جلد خامس** کے صفحہ ۴۴۳ مین ہے (قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ) ای فی ذلک المکان او فی ذلک المقام (صریف الاقلام) ای صوتہا عند الکتابۃ وقیل ہو ہہنا عبارۃ عن الاطلاع علی جریانہا بالمقادیر والاصل فیہ صوت البکرۃ عند الاستقاء یقال صرفت البکرۃ تصریفا صریفا والمعنی انی اقمت مقاما بلغت فیہ من رفعۃ المحل الی حیث اطلعت علی الکوائن وظہر لی ما یراد من

کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کبھی اپنے وقت مین واللہ ما ادری انسی اصحابی الخ فرمایا تو
اوس سے قبل اور کچھ یعنی حدیث ماسبق کو ذکر نہ کیا فقط واللہ ما ادری انسی ہی سے ابتدا کی اگر مراد اول ہے تو
مسلم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی اپنے وقت مین واللہ ما ادری
انسی اصحابی سے قبل حدیث ماسبق ذکر نکی ہو جایز ہے کہ ذکر کی ہو محدثین کو روایت نہ ملی ہو اگرچہ فی الواقع روایت
موجود ہو یا ملی ہو لیکن مدون نہ کی ہو یا مدون ہی کی ہو کسی ایسی کتاب حدیث مین جیسے مختارہ یا رسائل واجزا
وتواریخ لیکن ہم تک وہ نہ پہنچی ہو اگر مراد ثانی ہے تو اثبات اسکا ذمہ **راندیری** کا ہے اوسمین بھی یہی احتمالات
جاری ہین پھر جب **راندیری صاحب** کے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واللہ ما
ادری انسی اصحابی سے قبل کبھی حدیث ماسبق کل یا بعض ذکر نکی تو انسی اصحابی مین نسی کا مفعول
کسطرح جانا گیا کہ نسیان اصحاب حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث ماسبق پر واقع ہوا کہ وہ مبین ومذکور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انسی اصحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین بغیر ذکر کرنے حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ جانتا بلا قرینہ کیونکر ہو سکتا ہے **راندیری صاحب** اور اونکی مقتدی ضرور
بالتفصیل بیان کرین دونہ خرط القتاد ہے پھر **راندیری صاحب** کا قطع نظر اس سے کرنا بھی عجب ہے
اجی **راندیری صاحب** قطع کیون آپ کرتے ہین آپ خوب بتعمق نظر دیکھین کہ آپکی مزخرفات کا تانا بانا
نکل آیا اور ملمع جاتا رہا اب قطع نظر حیلہ آپکا نہین چل سکتا ہے پہلی حدیث ملا نیسی جو آپ مدعی ثابت نہ ہونیکا
زعم کرتے ہین تو اس زعم کا ابطال ہماری تقریر ماسبق مین ہو چکا ہے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہمنے شیئا یکون
الی قیام الساعۃ کا عموم اور پھر یہ بطور معجزہ ومدح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا جسمین اکثر اعجاز ہے
بیان کر دیا ہے اور جمیع کوائن اور مقدار مخلوقات ومرادات امر الٰہی سب کی اطلاع ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ذکر کر دیا ہے پس فقط اول ہی حدیث تمام جزئیات ماکان ومایکون کی علم کے ثبوت کیواسطے کافی ہونا واضح
ہے پھر یہ ملانا مزید برآن ہے گو آپکی فہم سے یہ باہر ہے تو یہ آپکا ہی قصور ہے ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
آپ جاننے والونکی برابر کیونکر ہو سکتے ہین اور اعمی بصیر کی مانند کسطرح ہو سکتا ہے کسیکا عدم علم وعمی دوسرے کی
حقیقی دلیل نہین ہو سکتا ہے اور آپکی گھانس پھونس وغیرہ کی دلیل علیل کو ہم اول آگ لگا کر جلا چکے ہین ہماری تقریر ماسبق کو
بار بار دیکھیے اور دل خوش یا غمگین کیجیے اور دلیل علیل حشرات کو بھی اوسی پر قیاس کیجیے اب چاہے گھانس پھونس
کی پناہ دیکھیے یا حشرات کی امان ڈھونڈھیے آپکو پناہ وامان نہین رہ سکتی جبتک حضرت رسول اللہ صلی اللہ

کی بعد کی عبارت نہین نقل کی اور واللہ ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہ وہی حدیث کا ٹکڑا ہی حالانکہ واللہ ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اس حدیث کا ٹکڑا نہین قال قام کی حدیث کا اختتام ثم انا داراہ عرفہ پر ہوتا ہی اور واللہ ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبداء واللہ ما ادری انسی اصحابی ہی اور قطع نظر اسکی ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا الخ کو پہلی حدیث کی ساتھ ملانیمین کسیطرح مدعی ثابت نہین ہوتا کیونکہ قیامت تک کی فتنہ انگیزونکو جاننی سی یہ لازم نہین آتا کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہوا سواسطی کہ یہ تمام فتنہ انگیزونکی تعداد جمیع مایکون کی جزئیات کی بہ نسبت کہ جسمین گھانس پات حشرات وغیرہ قیامت تک ہونیوالی اشیا بہی داخل ہین وہ یکر از لاکہ بہی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق اسطرح نقل کرنیسی یہ کہان معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بہت بڑی ہی ہان اسقدر معلوم ہوتا ہی اسمین سی قبل قولہ واللہ الخ کی بعض عبارت غیر ضروری جانکر ترک کردی ہی اسطرح نقل کرنا عبارت کثیرہ کی ہی ترک کیواسطی معین نہین ہی معین ٹھہرانا بہت بڑی غلطی **راندیری صاحب** کی فہم کی ہی یہ جو لکہا کہ (الی قیام الساعۃ کی بعد کی عبارت نقل نہین کی) تو اجی **راندیری صاحب** کچہ ذرا سمجھکر کہنا چاہیی الی قیام الساعۃ کی بعد عبارت نقل لیجاتی تو الی ان قال کی کہنی کی کیا ضرورت تہی الی ان قال اسیواسطی کہا جاتا ہی کہ معلوم ہوجاوی کہ الی ان قال کی اول جو عبارت آخر ہوئی ہی اور الی ان قال کی بعد جو شروع ہوئی ہی ان دونون کی درمیان کی عبارت اختصار کیواسطی نقل نہین کی یہ نقل نکرنا جب آپکو مضر اور **راقم** کو مفید نہین تو اس نقل نکرنیکی شکایت آپکی بالکل بیجا ہی اور اسپر دال ہی کہ **راندیری صاحب** کو اتنی بہی خبر نہین کہ ایسی محل مین شکایت بیجا ہی مصنفین ومؤلفین جو اپنی تحریرات مین عبارات علماء کی کتب کی نقل کرتی ہین اور درمیان کی عبارات ترک کردیا کرتی ہین غیر ضروری اپنی حقمین جانکر تو اوسکو کوئی برا نہین جانتا ہی اگر **راندیری** اس سی واقف ہوتی تو یہ شکایت اونسی صادر نہوتی واللہ ماترك اگرچہ اوس عبارت کا ٹکڑا بظاہر نہین ہی لیکن یہان حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دوسرا قول بہی ذکر کرنا منظور ہی اون دونون قولون کی درمیان کی عبارت یعنی اول قول کی آخر کی عبارت ترک کرکر دوسرا قول شروع کردیا اسمین کونسی قباحت ہی اگر آپکی فہم مین قباحت ہی تو وہ آپ ہی تک ہی ہمپر آپکی فہم حجت نہین ہی قام فینا کا اختتام ثم اذا اراہ عرفہ پر اور واللہ ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبدا واللہ ما ادری انسی اصحابی سی جو **راندیری صاحب** فرماتی ہین تو یا یمعنی یہ فرماتا ہی کہ بعض محدثین نی جنکی روایت ہمکو ملی ہی روایت اسیطرح کیا ہی یا یا یعنی

کیا آپکا یہی گمان ہی کہ فقط تین ہی غیب کی اطلاع اونکو تھی اس سی زیادہ کی نہ تھی بلکہ ہر عاقل منصف جان سکتا ہی کہ اس قسم کی باقی اسرار و غیوب بھی اونکو دیگئی ہین اور فقط ان تین کا ظہور دلیل ہی باقی اس قسم کی غیوب دانی پر آپکی او ستاذ مثلاً کسی ایسی ملک مین جاوین کہ اونکو کوئی وہان نہ پہچانی کتب درسیہ مین سی ہر ایک کتاب ہر علم کا ذکر مجلس مین آوی اور ہر ایک کتاب کی مواضع مختلفہ سی چند مقامات بوضاحت تمام بیان کردین تو یہ چند مقامات ہر ایک کتاب کی بیان کر دینا کیا دلیل اس امر کی نہین ہی کہ کتب درسیہ تمام کی یہ عالم ہین اگر آپ جیسی عقل والی لوگ یہ کہین کہ جن جن مقامات کو ہر کتاب مین سی بیان کیا ہی اونھین مقامات کو وہ جانتی ہین باقی کی وہ جاہل ہین تو ایسی بکواس کو کون عاقل منصف قبول کر سکتا ہی بس ایسی ہی یہان خیال کرنا کیا آپکو دشوار ہی کہ کسی موقع مین بعض غیوب کا ہی اگر ذکر فرمایا ہو تو اس بعض غیوب کی ذکر کو دلیل بنایا جاوی کہ باقی غیوب بھی جو غیر اللہ کو جاننا ممکن ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکی سامنی ہونا غیب حقیقی و غیب اضافی کا جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہی اوسکو بھی آپ جانتی ہین اور جبتک کسی دلیل قاطع اور برہان ساطع سی باقی کی نفی ثابت نہو اوس باقی کی علم کی حصول کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین آپ قائل ہون تو آپکا کیا حرج ہی اور بعض غیوب کی ذکر فرمانی کو من قبیل مشتی نمونہ از خرواری آپ جان لین تو کون مانع ہی کوئی منصف تو اسمین کلام نہین کر سکتا ہی معاند و متعصب و سفیہ جو چاہی بکی مشکوۃ مین حدیث ہی کہ دجال کی خبر سنکر امام مہدی دس سوار ونکو دجال کی آنی نہ آنیکی خبر معلوم کرنیکو بھیجینگی تو اون سوارونکی بارہ مین حدیث مذکور مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء آباءھم والوان خیولھم اس حدیث کی تحت مین **علامہ علی قاری مرقاۃ جلد** پانچوین صفحہ ۲۲۳ مین یہ فرماتی ہین فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالی محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمانی مین کہ امام مہدی سوارونکو بھیجینگی اور اونکی عدد بیان فرما دیتی ہین اور اس فرمانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مین اون سوارونکی نامونکو اور اونکی باپونکی نامونکو اور اونکی گھوڑونکی رنگونکو بھی پہچانتا ہون باوجود معجزہ ہونیکی اس خبر غیب کی فرمانی مین دلالت ہے اسپر کہ علم آپکا محیط ہی ساتھ کلیات و جزئیات مخلوقات وغیرہا کی ظاہر اس عبارت مین جو مرقاۃ مطبوع مصر سی منقول ہی اور راقم کی پاس اسوقت قلمی مرقاۃ موجود نہین ہی ان علمہ تعالی محیط الخ سی علم اللہ تعالی کا محیط بالکلیات والجزئیات وغیرہا ہونا معلوم ہوتا ہی لیکن ادنی تامل سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ یہان علم اللہ تعالی کا ذکر کسیطرح سی نہین فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امور غیبیہ فرما دینی کا ذکر ہی جسکو معجزات مین سی شمار کیا ہی کہ وہ یہی

تعالی علیہ وسلم کو علم اللہ تعالی کی طرفسی تمام جزئیات ماکان و مایکون کا حاصل ہونا تسلیم نہ کرین اور یہ جو کہا
کہ قیامت تک کی فتنہ انگیزونکی جاننی سی یہ لازم نہین آتا کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم ہو) تو اوسکا
جواب یہ ہی کہ یہان فقط فتنہ انگیزونکی جاننی کو ہی دلیل نہین بنایا گیا بلکہ جو اس سی پہلی **شفاء و شرح شفاء** سی
منقول ہوا کہ وہ یہ عبارت ہی واطلعہ علیہ من علم مایکون فی عالم الشہادۃ وماکان فی عالم الغیب
من السعادۃ والشقاوۃ وعجائب قدرتہ وعظیم ملکوتہ اور یہ عبارت ہی (ومن ذلک مااطلع علیہ
من الغیوب) ای الامور المغیبۃ فی الحال (ومایکون) ای سیکون فی الاستقبال جسکی تقریر ان
اوراق مین اوپر گذر چکی اور حدیث حذیفہ رض جسمین فماترک شیئا یکون الی قیام الساعۃ جسکا عام ہونا ان
اوراق مین معلوم ہو چکا ہی اور دوسری ادلہ بھی بہت سی کہ جنسی ثابت ہی کہ جمیع احوال مخلوقات کی ایک مجلس
مین خبر دی اور تقدیرات جو مخلوقات مین جاری ہین اونکا علم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہی اور مکتوب لوح محفوظ مین تمام ماکان و مایکون قیامت تک کی ہین وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جانتی ہین یہ تمام ملکر دلیل علم تمام جزئیات ماکان و مایکون ہین نہ فقط تمام فتنہ انگیزون قیامت تک کا
جاننا ہی ہماری دلیل ہی معلوم نہین کہ **رانذیری** ایسی تقریر بے سمجھی سوچی کیون کرتی ہین یا دیدہ و دانستہ
ابلہ فریبی کرنا چاہتی ہین یہ خیال نہین کہ اسمین اپنی ہی پردہ دری ہوتی ہی اس تمام سی قطع نظر کرکی ہم کہتی ہین
کہ **رانذیری صاحب** آپکو اسقدر معلوم نہین کہ علماء نی فرمایا ہی کہ استدلال بالشاہد علی الغائب
بھی ایک قسم ہی اقسام ادلہ کا آپکا مذہب اکثر امور مین انکار ہی شاید اس قول علماء کا بھی انکار کر جاوین اسواسطی
ہم آپکو کتاب **تفسیر کبیر جلد اول** مطبوعہ استنبول کی صفحہ ۱۵۲ کی عبارت نقل کرکی دکھاتی ہین وہ یہ ہے
قال العلماء الاستدلال بالشاہد علی الغائب احد اقسام الادلۃ انتہی اور دھوان سی نار پر
دلالت ہو جانا یہ ادنی اعلی جانتا ہی اور مشتی نمونہ از خرواری بھی ہر ادنی علم والیکی زبان زد ہی پس بنا برین
اگر بعض امور کی غیب دانی سی باقیماندہ تمام پر جنکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین جائز ہی استدلال کیا
جاوی اور باقی ایسی غیوب کا جنکا جاننا غیر اللہ کیواسطی ممکن ہی اور استحالہ پر کوئی دلیل قاطع یا برہان ساطع قائم
نہین ہی اوسکا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین مانا جاوی تو اسمین کونسا استبعاد اور کونسی وجہ انکار بیان
موجود ہی **سعدی** دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم * واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم بھی اسیکو چاہتا ہی اور
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر * کا بھی یہی اقتضاء ہی حضرت خضر علیہ السلام سی تین غیوب کا ثبوت قرآن سی ہی تو

الا ذکر منہ علما ای حکما اجمالیا و تفصیلیا لیکن خان صاحب نے لفظ حکما کو نقل نہیں کیا حالانکہ الفاظ
حدیث کے سمجھنے کا مدار اسی پر تھا ہاں اگر شرح نقل کرتے تو ان پر الزام نہ تھا لیکن اجمالیا و تفصیلیا اسکو تو نقل کیا
پھر لفظ حکما چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اور یہی وجہ غلط بیانی کا ہے اب میں مجمع البحار سے اس حدیث کے
معنی نقل کرتا ہوں جلد ۲ صفحہ ۳۲ ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما طائر یطیر الا عندنا منہ
علم یعنی انہ استوفی بیان الشریعۃ حتی لم یبق مشکل فضرب مثلا وقیل اراد انہ لم یترک
شیئا الا بینہ حتی احکام الطیر وما یحل وما یحرم وکیف یذبح وما الذی یفدی منہ المحرم
اذا اصابہ ونحوہ ولم یرد ان فیہ علما سواہ پس ان دو معنی سے ملا علی قاری نے اخیر معنی کیطرف اشارہ
الفاظ حکما اجمالیا و تفصیلیا سے کیا ہے لیکن خان صاحب نے لفظ حکما ہی کو اوڑا دیا اب میں خان صاحب سے
پوچھتا ہوں کہ اس امر سے ہی خبر دی تھی اسکا کیا مطلب ہے کس امر کی خبر دی تھی واضح بیان فرمائیے **اقول**
وباللہ التوفیق ہاں **راندیری صاحب** چوری اور سینہ زوری اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہماری عبارت پوری
نقل نہ کی وما یحرک طائر فی السماء لکھکر اخیر کر دیا اور دوسرا بہتان حکما کا لفظ چھوڑ دینے کا لگا دیا **راندیری**
صاحب آپنے اول رسالہ سے ہی خیانت شروع کی ہے عبارت تفسیر کبیر و بیضاوی چھوڑ دی ہے جسکا ذکر آپکے
اول قول مثل بول کے جواب میں ہمنے کر دیا ہے دوسری نمبر ہی ایسے خیانات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ہمارے پاس اصل
فتوی اول اور دوسرے کی موجود ہے اسمیں لفظ حکما کا موجود ہے ہاں جو نقل **راندیری صاحب کے** پاس
روانہ ہوئی ہے اوسمیں کاتب سے شاید رہگیا ہو لیکن ہمیں معلوم ہے ظن غالب یہی ہے کہ اوسمیں بھی لفظ ترک نہیں ہوا
اور ترک بالفرض ہو بھی گیا ہو تو لفظ علما سے کہ یہاں بمعنی تصدیق و خبر ہے نہ بمعنی تصور حکما ہی مراد ہے اسیواسطے
علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے حکما شرح میں فرماتے ہیں جس سے واضح ہے کہ علم سے مراد یہاں خبر دینا ہے نہ تصور شی بلا حکم اور حکم
وخبر عام ہے خبر مسئلہ شرعیہ اور خبر علم غیب دونوں کو شامل ہے یہاں شفا و شرح شفا میں معجزات میں اسکو ذکر کیا ہے اور
وہ خبر غیب تو ہی ذکر کو چاہتا ہے نہ ذکر حکم شرعی کو اسلئے کہ ذکر حکم شرعی معجزات کی بحث سے علاقہ نہیں رکھتا ہے ورنہ باب
معجزات میں تمام مسائل واحکام شرعیہ کو بھی ذکر کر دیا کرتے اور حالانکہ کسی مولف نے ذکر نہ کیا پس یہاں حکم سے مراد خبر
غیب ہی ہے نہ حکم شرعی حلت وحرمت ونحوہا پس **میاں راندیری** کو اتنی بھی خبر نہیں کہ جبتک اس حدیث
سے خبر غیب مراد نہ ہوگی حدیث کی مطابقت باب ومبحث سے نہ ہوگی باب معجزات میں ماتن کا ذکر کرنا اور شارح
کا انکار نہ کرنا اور یہ نہ لکھنا کہ اس حدیث کو معجزات سے کچھ علاقہ نہیں ہے اسکا اس محل میں ذکر کرتا ہے دال ہے اسپر کہ

بیان امور غیبیہ کا ہی اوسی مین دلالت اسپر بتاتی ہی کہ علم محیط ہی ساتہ کلیات وجزئیات مخلوقات وغیرہا کی جس سے
ثابت ہی کہ جس بیان امور غیبیہ کو معجزہ کہا ہی اوسی مین دلالت علم محیط ہونے پر فرمائی ہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ
تعالی یا علم کی نسبت معجزہ ہونا ہرگز ہمارا صادق نہین پس بالضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی علم کو
معجزہ و محیط بالکلیات والجزئیات کہا ہی بعد علمہ کی بعد تعالی یا تو سہو کاتب ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ تعالی
سہو سے کاتب نے لکہدیا ہی یا ماول بایں طور کہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دیا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ
اللہ تعالی کا علم محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرہا ہی ورنہ اللہ تعالی کیطرف سے یہ آپکو کسطرح حاصل
ہوتا یا از قبیل صدور القائل سے ہی الغرض غالب تو یہی ہی کہ تعالی کا لفظ سہو کاتب ہی قلمی چند نسخ نہین دیکہے سے
معلوم ہوجاویگا یا اسمین اسی قسم کی تاویل ہی ورنہ اس محل مین کہ یہان اللہ تعالی کی علم سے کسیطرح بحث نہین
ہی بلکہ اللہ تعالی کی علم کا محیط ہونا از قبیل ضروریات دینیہ و بدیہیات سے ہی اور اسکے اثبات کی اس حدیث سے ضرورت
ہی نہین ہی پس یہ بلا شبہ یہ علم محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور اس تقدیر پر واضح ہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے
عدد سواروان اور انکے باپونکے نامون اور گہوڑونکے رنگونکو دلیل اس امر کی بنایا ہی کہ آپکا علم محیط ہی ساتہ کلیات
وجزئیات کائنات کی پس یہی شاہد سے غائب پر دلیل پکڑنا ہی اور یہ بعض غیوب کا بیان فرمادینا اثر ہی صفت
علم غیب کا اور یہ استدلال ہی اثر سے موثر پر جبکہ صفت علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین قائم ہی عدم ظہور اثر یا
قلت ظہور اثر عدم فی الواقع موثر پر دلالت نہین کرتا ہی جسقدر اشیا کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی یہ پیدا کرنا اوسکی
صفت خلق کا اثر ہی یہ دال اسپر نہین ہی کہ اس سے زیادہ کی خلق کی صفت اللہ تعالی مین نہین ہان جسپر دلیل
استحالہ قائم ہو اوسکو تحت قدرت و تحت خلق سے خارج مانا جاوے گا ایسے ہی جس علم غیب کی حصول پر
دلیل استحالہ و ممانعت قائم ہی وہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ ہونا قبول ہی اور جسپر دلیل استحالہ
و ممانعت قائم نہین ہی اوسکی حصول کا انکار سفاہت یا تعصب و عناد و مکابرہ سے خالی نہین ہی اور براہندیری
کا یہ کہنا ہرگز مسموع نہین ہی بلا دلیل کی جسکا ذکر کیا ہی وہی فقط آپ جانتے تہے باقی نہین جانتے تہے **قولہ**
خانصاحب نے حدیث ابوذر کی نقل کی ہی لقد ترکنا وما یحرک طائر فی السماء الخ اوسکا حاصل مطلب
رقم فرمایا ہی اور حدیث صحیح ابوذر سے واضح ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمودہ کو پرندونکی حرکت سے
ہم سمجہا دی تہی یعنی یہ کہ اس امر کی بہی خبر فرمادی تہی افسوس کہ خانصاحب نے اس حدیث کی مطلب کو کسی
شرح سے ہی نہ دیکہا شرح شفا مین ملا علی قاری رحمہ نے اس حدیث کی معنے کیطرف ان الفاظ مین اشارہ کیا ہی

نقل کرتے تو اونپر الزام نہتہا) جب مدار ٹھہرانا غلط محض ہوا تو شرح لفظ علما یعنی حکما نقل نکرنے میں بہی الزام نہین
ہی پہر یہ **راندیری** کا کہنا کہ (لفظ حکما چہوڑنیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی اور یہی وجہ غلط بیانی کا ہی
اب مین مجمع البحار سے اس حدیث کی معنی نقل کرتا ہون الخ) جب چہوڑنیکی کوئی وجہ **راندیری صاحب**
کا اقرار ہی تو اس سے واضح ہی کہ چہوڑنیکی یہ وجہ بہی نہین کہ چہوڑنے مین چہوڑنیوالی کا کچھ فائدہ ہو کہ وہ ذکر کرنے مین فوت
ہوتا ہو اور یہ وجہ بہی نہین کہ **راندیری** کو چہوڑنا مضر ہو پہر یہ مفت کی گریہ وزاری **راندیری** کی کیسی اگر
بالفرض وہ نقل جو **راندیری صاحب** کے پاس روانہ ہوئی ہی اوسمین لفظ حکما رہگیا ہو سہو کاتب سے
تو جب چہوڑنیکی کوئی وجہ نہونا **راندیری** کا اقرار ہی تو جان لیا ہوتا کہ جب بلا وجہ کوئی فعل و ترک نہین ہوتا
ہی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہی اور اگر اس ترک کی کوئی وجہ نہین تو فقط سہو کاتب سے رہگیا اور اگر اون وجہ مفیدہ
مضر مین سے کوئی وجہ ہی تو یہ قول **راندیری** کا کوئی وجہ نہین غلط محض ہوا جاتا ہی پہر مجمع البحار سے جو معنی
نقل کیے اور الفاظ حدیث کے معنی کا فہم کا مدار لفظ حکما کے ذکر کرنیکو **راندیری** نے ٹھہرایا اور لفظ حکما جو علما
کی شرح مین ہی مجمع البحار مین موجود نہین جب مدار فہم معنی الفاظ حدیث مجمع البحار مین موجود نہین تو بغیر اوسکے
مدار فہم الفاظ حدیث کے **راندیری** کیونکر مجمع البحار سے یعنی الفاظ حدیث سمجھہ سکتے ہین یا **راندیری** یہ کہین
کے لفظ حکما ذکر کرنا مدار نہین ہی پہر یہ **راندیری** کے قول مین تناقض مثبت جہالت نہوگا تو اور کیا ہوگا **راندیری**
صاحب نے جو یہ کہا کہ (خانصاحب سے پوچہتا ہون کہ اس امر سے ہی خبر دی تہی اسکے کیا مطلب ہی کہ کس امر
کی خبر دی تہی واضح بیان فرمائی) اسکا مطلب ظاہر ہی کہ جو جو امور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کے زمانہ مین موجود نہ تہی اور بعد کو موجود ہوئے اور ہونگے اونمین جو جو زمانہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ
مین پائی گئی اوس ہر امر کو دیکہکر ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ جان لیتے تہے کہ اسکی ہی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے دیدی تہی اون امور مین پرندگان و افعال و حرکات پرندگان بہی داخل ہین ایسے پرندگان جو آپکے
زمانہ مین موجود نہ تہے اور پرندگان کے وہ حرکات و افعال جو آپکے زمانہ مین نہ تہے اگر یہ مراد نہو اور پرندگان معمولی
اور اونکے افعال و حرکات معمولی مراد ہون تو اونکی خبر دینے مین نہ معجزہ نہ علم غیب کا ثبوت اور نہ کوئی دوسرا فائدہ
اور پرندگان کی مثال دینے سے ایک مبالغہ خیال کیا جاتا ہی کہ زمین مین جو امور غیبیہ ہین اونکی بہی خبر دی اور
آسمان کیطرف پرواز کرنیوالونکی بہی اور اونکے افعال و حرکات کی بہی جسکی طرف اکثر خیال نہین کیا جاتا ہی اوسکی
بہی خبر فرما دی تہی وہ تمام ہم دیکہکر جان لیتے ہین کہ ایسے جانور غیر معمولی اگرچہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ

وہ بھی اس جگہ خبر غیب ہی مراد لیتی ہین پس مجمع البحار کی عبارت نقل کرنا اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ کی قول الاذکو
منہ علما ای حکما اجمالیا او تفصیلیا مین اشارہ طرف اخیر معنی صاحب مجمع البحار کو بتانا جہالت و سفاہت
ہی علامہ علی قاری رحمۃ اللہ کی کلام مین کوئی قرینہ ایسا موجود ہونا ہرگز مسلم نہین کہ جس سے اشارہ فقط حلت و حرمت
و نحوہما کیطرف معلوم ہو علامہ کا کلام عام ہی کیونکہ حکما سے عموم مفہوم ہی خواہ حکم شرعی ہو خواہ خبر غیبی ہو وقوع
معجزات مین خبر غیبی سوای حکم شرعی کی مناسب ہی تو اس محل مین یہی مراد ہی اور صاحب مجمع البحار کو اس سے حکم
شرعی حلت و حرمت و نحوہما کا اثبات اور فعل جاہلیت زجر طیر کی نفی مقصود ہی **راندیری صاحب** نے
مجمع البحار کی آخری عبارت اور خص ان یتعاطوا زجر الطیر کفعل الجاھلیۃ کو اوڑا دیا ہی ولم یرد
ان فیہ علما سواہ پر خاتمہ کر دیا تاکہ نفی علم غیب اس حدیث ابی ذر سے ثابت ہو اور لم یرد سے دھوکہ عوام
کہا دین کہ خبر غیب اس حدیث سے ثابت نہین ہی **راندیری صاحب** خود خیانت کرتی ہین اور دوسرے پر
اتہام خیانت و ترک کا لگاتی ہین حضرت **راندیری صاحب** لم یرد حکما سواہ سے مراد اسی قسم کا حکم
مانند زجر طیر جو فعل جاہلیت تہا اوسکی نفی ہونا کیون جایز نہین ہی یا لم یرد حکما سواہ سے یہ مرادؔ کہ صراحۃً
اس سے دوسرا حکم ثابت نہین آپکو لینا کیون جایز نہین ہی اس سے خبر غیبی کی اشارۃً و استنباطا کی ثبوت کی نفی
صاحب مجمع البحار کی نزدیک ہونا مسلم نہین ہی آپ مدعی ہین تو اقامت برہان کیجئے **راندیری صاحب** نے
یہ جو کہا کہ (لفظ حکما کو نقل نہین کیا حالانکہ الفاظ حدیث کی سمجھنے کا مدار اسی پر تہا) نقل نہ کرنا ہم تسلیم نہین
کر سکتی جبتک وہ نقل جو **راندیری صاحب** کو روانہ کی ہوئی تہی اوسکو نہ دیکھا جائے کیونکہ بیان
اصل ہماری ہاتہ کی اور اوسکی نقل دوسری کی ہاتہ کی موجود ہی دونون مین لفظ حکما موجود ہی پھر حکما لفظ علماً
کی تفسیر ہونا اور معنی حکما علما سے سمجہنا ابہی معلوم ہو چکا ہی الفاظ حدیث کی معنی سمجہنے کا مدار حکما کی لفظ کو ٹھہرانا
غلط محض ہی کیا علما سے حکما نہین سمجہا جاتا اور بغیر ذکر لفظ حکما الفاظ حدیث کو معنی نہین سمجھے جاتی ہین
اگر سمجھے جاتی ہین تو مدار ٹھہرانا غلط محض ہوا اور بغیر ذکر لفظ حکما معنی نہین سمجھے جاتی تو کیا آپکے صاحب
مجمع البحار معنی الفاظ حدیث نہین سمجھے کیونکہ اونکی عبارت مین بہی تو لفظ حکما نہین ہی کسی سے اونھون نے
لفظ حکما نقل نہین کیا **راندیری** کی قول کی موافق وہ بہی معنی الفاظ نہ سمجھے یا یہ مطلب کہ خود **راندیری**
نہین سمجھ سکتے ہین دوسرے تو سمجھ سکتی ہین تو **راندیری** کا نہ سمجہنا دوسرون پر حجت کب ہو سکتا ہی الغرض معنی
الفاظ حدیث سمجہنے کا مدار علماً کی تفسیر حکماً ٹھہرانا غلط محض ہی اور مدار ٹھہرانے پر جب یہ متفرع ہی کہ دا اگر شرح

محمد بن الحنفية وبنی عمي عبد الله بن عباس وقثم والفضل فوقعت جرادة فاخذها عبد الله بن عباس فقال للحسين تعلم ما مكتوب على جناح الجرادة فقال سألت ابي فقال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي على جناح الجرادة مكتوب اني انا الله لا اله الا انا رب الجرادة ورازقها اذا شئت بعثتها رزقا لقوم وان شئت على قوم بلاء فقال ابن عباس هذا والله من مكنون العلم

پہلی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پاس دو بکریاں اپنی سینگوں سے لڑتین یعنی ایک بکری نے دوسری کو سینگ ماری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ ابوذر تو جانتا ہے کہ کس بارہ میں یہ بکریں سینگوں سے لڑتی ہیں ابوذر رضی اللہ تعالی نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور قریب ہے کہ فیصلہ کریگا درمیان ان دونوں کے اسکے بعد ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ چھوڑا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس حال میں کہ نہیں دونوں بازو مارتا ہے کوئی پرندہ آسمان میں مگر یاد دلا دیتا ہے اور سمجھا دیتا ہے وہ پرندہ یا اوسکا بازو مارنا ہمکو علم کو اوپر گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں مقادیر و تدابیر و مراد امر الٰہی جو مخلوق میں جاری ہیں اوسکا علم بھی دیا گیا اور ایسی موقع میں کہ جہاں صریف اقلام آپ سنتے تھے اسی علم کے حصول کیواسطے آپ قایم کئے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سبب سے دو بکریوں نے سینگ ماری تھی اوسکا بھی علم آپکو تھا اگرچہ اس حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ میں اوسکا ذکر نہیں اور اوس سبب کے جانتے کو اللہ تعالی کیطرف رو کیا ہے لیکن اسکے بعد ابوذر رض کا یہ فرمانا کہ پرندہ کے بازو مارنیسے ہمکو علم یاد آجاتا ہے اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے کہ پرندوں کے اسباب تحریک کا علم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رو برو بیان فرمایا ہے ورنہ بکریوں کے سینگ مارنیکی باری کے بعد ابوذر رض کو اس ذکر کرنیکو کچھ تعلق نہیں ہے اور محل معجزات وغیرہ دانی میں ذکر کرنا ماتن قاضی عیاض کا اپنی شفا میں اور شارح علامہ قاری کا اوسکو تسلیم کرنا اور کسیطرح انکار نکرنا اس سے بھی یہ دلالت کرتا ہے کہ یہانسے اسباب تحریک جانوران جو دوسروں کے حواس و بداہت عقل سے غایب ہیں وہی مراد ہیں نہ فقط احکام شرعیہ حلت و حرمت و کیفیت ذبح جانوروں کیونکہ ایسے امور کو علماء نے معجزات وغیرہ دانی میں نہیں شمار کیا اور دوسری حدیث میں جرادہ یعنی ٹڈی کا یہ علم فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکے بازو پر انی انا اللہ لا الہ الا انا رب الجرادۃ الخ لکھا ہوا ہے الخ اور یہ بھی اوپر لکھی حدیث سے ثابت ہے کہ ٹڈی کے آنیکو دو سبب ہیں ایک رزق واسطے کسی قوم کے اور ایک بلا واسطے کسی قوم کے اور ابن عباس رض کے قول سے واضح ہے کہ یہ مکنون علم سے ہے پس اس

نے یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مین پایا جانا ذکر نہ فرمایا لیکن ذکر نفرمانے سے نہ پایا جانا لازم
نہین آتا اور نہ یہ لازم آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر نہ تھی اور نہ یہ
لازم آتا ہے کہ آپنے خبر نہ دی بعض ایسے جانورون غیر معمولی اور اونکے ایسے افعال و حرکات غیر معمولیہ کا حدیث نبوی
مین ذکر آیا ہے **مشکوٰۃ شریف** اور اوسکی **شرح مرقاۃ** جلد پانچوین صفحہ ۱۹۹ مین ہے (فیرسل اللہ طیرا
کاعناق البخت) ای طیرا اعناقہا فی الطول والکبر کاعناق البخت (فتحملہم) ای تلک الطیر
(فتطرحہم) حیث شاء من البحار او ماوراء معمورۃ الدنیا او خلف جبال القاف او الی عالم
الاعدام والافناء اس حدیث نبوی مین خبر ایسے جانورونکی ہے جو آپکے زمانہ مین معدوم تھے اور اونکے ایسے افعال
و حرکات غیر معمولی کی خبر غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے جو مسلمان اوس زمانہ مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہونگے اور ایسے جانورونسے اور اونکے افعال و حرکات سے خبردار ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی اس حدیث سے بھی واقف ہونگے تو وہ جان لینگے کہ اس امر کی بھی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے دی ہے ایسے ہی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ مین کسی دوسری قسم کے
جانور اور اونکے حرکات و افعال جدیدہ جنکی خبر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیدی تھی پائی گئی ہون اونکا
حال اجمالا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ اونکو تفصیلا معلوم ہوا اور بحوالہ مختصر تذکرہ قرطبی مذکور ہو چکا
ہے کہ صحابہ کو بھی کوائن قیامت کا علم تھا اوسکو اونھون نے شائع نہ فرمایا جیسے کہ احادیث احکام و شرایع کو شائع
فرمایا ہے پس حضرت ابوذر و دیگر صحابہ کے بیان و شائع نہ فرمانے سے یہ لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم جمیع امور غیبیہ ماکان و مایکون الی یوم القیمۃ کو نہ سنا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع امور
غیبیہ کا حال نہین فرمایا اور **رد نادیری صاحب** لکھتے ہین کہ یہ حکم جانور یعنی خبر غیب جو حدیث مشکوٰۃ
شریف سے ثابت ہوئی سوا ہے اوس حکم جانورونکے جو مجمع البحار مین حلت و حرمت و کیفیت ذبح ذکر کیا ہے **در
منثور** جلد تیسری صفحہ ۱۱ مین ہے اخرج ابن جریر عن ابی ذر قال انتطحت شاتان عند النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقال لی یا اباذر اتدری فیما انتطحتا قلت لا قال لکن اللہ یدری وسیقضی
بینہما قال ابوذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یقلب طائر جناحیہ
فی السماء الا ذکرنا منہ علما اور اوسی جلد کے صفحہ ۱۱ مین ہے اخرج الطبرانی واسمٰعیل بن
عبدالغافر الفارسی فی الاربعین والبیہقی عن الحسن بن علی قال کنا علی مائدۃ انا واخی

ہوتی ہو لیکن بلحاظ قرینہ وہان تعمیم مقصود نہین ہوتی ایسا ہی عبارت روح البیان وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الملکوتیۃ کو سمجہین **اقول** وباللہ التوفیق تفسیر روح البیان کی عبارت سے پہلے **راقم** نے اپنے فتوے اولی مین یہ لکہا تہا کہ (اور **عینی شرح بخاری** کی جلد سابع صفحہ ۱۱۲ مین ہو والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلک اس سے واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو احوال جمیع مخلوقات ابتدا سے انتہا تک کا علم تہا اور یہ تمام مخلوقات کے احوال ایک مجلس مین بیان کر دینا معجزہ تہا اور عینی مذکور کی جلد گیارہوین صفحہ ۹ مین ہو مطابقتہ للترجمۃ توخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من الامور المقدرۃ من الکائنات اس سے بہی تمام امور مقدرہ کائنات کا علم آپکو ہونا ثابت ہو پس اس سے اور اسی قسم کے امور سے واضح ہو کہ جزئیات ما یکون وماکان کو بہی آپ جانتے تہے) اس لکہنے کے بعد **راقم** نے یہ لکہا تہا (تفسیر روح البیان کی جلد سادس صفحہ ۲۶۴ مطبوعہ مصر مین ہو وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملائکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی اس سے ثابت ہو کہ جمیع مغیبات ملکوتیہ کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تہا اور آپ فرماتے ہین کہ مجکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا اور ایک روایت مین ہو کہ علم ماکان وما سیکون مجکو دیا گیا) **راندیری صاحب** نے عینی کی دونون عبارتون کو اپنے مدعی فاسد کے مخالف دیکہکر چہوڑ دیا اگر ان عبارتون کو باقی رکہتے تو اونکی ساری تقریر پرتزویر کا قلع قمع ہو جاتا **راندیری صاحب** کو تو عوام کالہوام اپنے معتقدونکے دلون مین یہ وسوسہ اندازی مقصود تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع احوال مخلوقات کا علم نہ تہا اور عبارت عینی سے اوسکا صراحۃً ثبوت تہا تو اسواسطے اوسکو اوڑا دیا یہ ہٹ دہرمی اور خیانت فی الدین اور دیدہ دانستہ حق پوشی وضلال واضلال نہین تو اور کیا ہو دوسری عبارت تو نہین حیلہ وبہانہ کرکے جمیع ماکان ومایکون کے علم کا انکار کیا اور جہانتک ممکن ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی غیب دانی کی تنقیص کی لیکن عبارت عینی مین کچہ نہ بن آئی تو اوسمین یہی خیانت کر دکہائی کہ اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکے جواب سے پشت دکہائی کیا **راندیری صاحب** اسی کا نام دینداری ہو اور آپکے اساتذہ سے آپکو یہی میراث ملی ہو پہر **راندیری صاحب** کی ابلہ فریبی دیکہنا چاہیے تفسیر روح البیان جلد سادس صفحہ ۲۶۴ کی عبارت

ف: راندیری کا اپنی جہالت سے روح البیان کی دونون عبارتون مین تعارض سمجہنا بیجا ہو۔

دوسری حدیث سے سبب حرکت جانور کا جاننا بھی معلوم ہوا پس یہ دلیل ہے اسپر کہ اسباب حرکات جانوروں کے بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اور صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بتلاتے تھے گو انھون نے شائع نکئے اب
رانديری **صاحب** آپ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیے کہ یہ غلط بیانی اور غلط فہمی آپکی ثابت ہے یا نہین
اور یہ کچھ عبارت مجمع البحار نے آپکو کچھ فائدہ نہ دیا اب آپ اپنے حال پر افسوس کیجیے کہ آپ کسی عالم کی صحبت مین رہتے
تو موقع و محل کلام کو پہچانتے اور ایسی غلط بیانی اور غلط فہمی کے گرداب مین نہ پھنستے آپنے کہا تہا واضح بیان کیجیے تو راقم
سے اس حالت بیماری مین اسیقدر وضاحت ہوسکی آپنے اسقدر وضاحت ہی کبھی تمام عمر ایسے مسائل مین اپنے اساتذہ
سے سنی ہوگی آپکے اساتذہ اور آپکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی غیب دانی کی نفی کا بازار گرم ہے پہر
اونسے یہ وضاحت کسطرح ممکن نفی ہر جاہل کرسکتا ہے لیکن اثبات ہر ایک کا کام نہین ہے آپ جیسونکو تو اوسکی تسلیم ہی مشکل
کیونکہ فہم مین آنا مشکل پہر تسلیم کیسی اب سوا اسکے اور کیا کہا جاوے کہ خدا تعالیٰ آپکو انصاف اور فہم سلیم عطا فرمائے اور
آنحضرت صلعم کی ایسی غیوب دانی کے انکار سے ہمکو اور آپکو اور دوسرے مسلمانونکو بچائے اور شبہات انکار کو آپ لوگونکے دل سے
مٹائے اللھم آمین **قولہ** صاحب روح البیان تفسیر عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضے
من رسول سورہ جن مین اسطرح فرماتے ہین الا رسولا ارتضاہ واختارہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ
المتعلقۃ برسالتہ کما یعرب عنہ بیان من ارتضی بالرسول تعلقا اما لکونہ مبادی رسالتہ بان
یکون معجزۃ دالۃ علی صحتہا واما لکونہ من ارکانہا واحکامہا کعامۃ التکالیف الشرعیۃ التی امر
بہا المکلفون وکیفیات اعمالھم واجزیتہا المترتبۃ علیہا فی الآخرۃ وما یتوقف ھی علیہ من احوال
الآخرۃ التی من جملتہا قیام الساعۃ والبعث وغیر ذلک من الامور الغیبیۃ التی بیانہا من
وظائف الرسالۃ واما ما لا یتعلق بہا علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا وقت
قیام الساعۃ فلا یظھر علیہ احدا ابدا اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب
پر اطلاع دی ہے اور بعض بھی وہی جو متعلق رسالت کے ہے اور جو متعلق رسالت کے نہین ہے اوسکا علم نہین دیا گیا ہے
اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم محیط تہا اب دونون باتونمین کس
بات کو صواب جانتے ہو بیان فرمادیں اگر دونون عبارتونمین تطبیق اسطرح دیجائے کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے وہ
معلومات مراد ہین جو متعلق رسالت کے تھے اور ان معلومات کے اعتبار سے آپکا علم محیط تہا تو دونون عبارت ٹھیک
ہوجائینگی جناب من مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ شراح نے بعض مقام مین ایسے الفاظ بیان کئے کہ بظاہر تعمیم معلوم

تقی

مذکورہ سے بعض ہی مراد ہون پس تفسیر روح البیان کی عبارت سے یہ مراد لینا **رانديري** کا کہ جمیع معلومات ملکوتیہ مراد نہین ہین بلکہ بعض مراد ہین ہرگز قابل التفات نہین ہان **رانديري** یہ ثابت کر دین کہ جمیع معلومات ملکوتیہ سے ہمات ممکنہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا کو بھی شامل ہین وہ وہ نہ خرط القتاد **قوله ایضاً** صاحب روح البیان نے اپنی عبارت مذکورہ کی دلیل حدیث اختصام الملائکہ سے نقل کی جسمین یہ وارد ہوا ہے فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ما کان وسیکون معنی ہین علم الاولین والآخرین کے ہے کیونکہ ایک سے دوسری روایت کی بیان ہوتی ہے اور فعلمت علم الاولین والآخرین کے معنی تو یہی ہین کہ اگلون اور پچھلونکا علم مین نے جان لیا فعلمت علم ما کان وسیکون کے معنی بھی یہی ہونگے اور جب فعلمت علم الاولین والآخرین سے یہی تعمیم نہین سمجھی جاتی تو فعلمت ما کان وسیکون سے بھی تعمیم نہین سمجھی جائیگی پھر اگر روح البیان کی مذکور عبارت سے تعمیم لیجاوے تو ایک تو یہ کہ دلیل اور مدلول مین مطابقت نہوگی دوسرا یہ کہ خود اونھین کی عبارت مین جو سورہ جن مین مرقوم ہے تناقض ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق **رانديري صاحب** کو گمان ہے کہ کوئی ایسی ابلہ فریبیون کو جیسے **رانديري صاحب** کرتے ہین سمجھیگا نہین اور اہل علم بھی مانند انپڑھ دیہاتیونکے **رانديري** کے ابلہ فریبیون مین آجاوینگے حاشا وکلا بلکہ **رانديري** کی پردہ دری کر دینگے اجی **رانديري صاحب** آپکا مذہب کیا ہے ذرہ فرمایئے تو آپ مذاہب اربعہ مین کس مذہب کی تقلید واجب جانتے ہین اگر کسیکی بھی نہین تو اوسکا اظہار کیجئے کہ اوسکے موافق آپسے کلام کیا جاوے اگر شافعی ہین اپنے زعم مین تو اوسکا بھی اظہار کیجئے تاکہ معلوم ہو کہ خاص کو تقدم عام پر مذہب شافعیہ ہے اسلئے آپ ما کان وما سیکون کے معنی فعلمت علم الاولین والآخرین کے لیتے ہین اور عام پر خاص کو مقدم جانکر خاص کے معنی مین عام ما کان وما سیکون کو لیتے اگر اوعا ر مذہب حنفی کا ہے تو امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب یہی ہے کہ عام کو خاص پر ترجیح ہے چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۳ مین ہے الظاہر من مذہب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجیح العام علی الخاص فی العمل بہ کما فی حریم بیر الناضح فانہ رجح قولہ علیہ السلام من حفر بیرا فلہ مما حولہا اربعون ذراعا علی الخاص الوارد فی بیر الناضح انہ ستون ذراعا ورجح قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرجت الارض ففیہ العشر علی الخاص الوارد لقولہ لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ونسخ الخاص بالعام اس سے واضح ہے کہ ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ترجیح عام کی ہے خاص پر اور ہمارے امام صاحب نے اس حدیث عام کو کہ جو شخص کنوا کھودے خواہ اوسمین سے پانی کھینچنے کا ہو یا ہاتھ سے تو اوسکے واسطے گرد اگرد اوس کنوے کے چالیس

بعد نقل ہر دو عبارت عینی شرح بخاری کی جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہی راقم نے نقل کی تہی **راندیری صاحب راقم** کا قول جسمین عبارت روح البیان جلد سادس کی ہی نقل کرکے روح البیان کی اور عبارت تحت آیت فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول والی نقل کرکے یہ کہتے ہین کہ اس سے واضح ہوتا ہی کہ اللہ جلشانہ نے رسولونکو بعض غیوب پر اطلاع دی ہی اور وہ بعض بھی وہی ہین جو متعلق رسالت کے ہی اور جو متعلق رسالت کے نہین ہی اوسکا علم نہین دیا گیا اور جلد سادس کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر آپکا علم تہا ان دونومین سے کسکو صواب جانتے ہو بیان فرماوین الخ) اس قول **راندیری** سے واضح ہی کہ تفسیر روح البیان کے دونون قول مین تناقض کا گمان فاسد در فہم کاسد کرتے ہین اور دونومین سے ایک کو غلط ہونیکا خیال خام کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ خیال پر اختلال **راندیری** کاہی قصور ہی اور صاحب تفسیر موصوف کی قولین مین ہرگز تناقض نہین ہی دونون صواب ہین کیون جایز نہین ہی کہ بعض غیوب متعلقہ بالرسالہ سے مراد جمیع احوال مخلوقات و جمیع ماکان و مایکون مراد لئے ہون کیونکہ انکا علم معجزہ رسالت مین داخل ہی جب انکا متعلقات رسالت سے ہونا واضح ہی اسیواسطے غیوب دانی کو معجزات شفا مین شمار کیا ہی اور جمیع احوال مخلوقات سے ایک مجلس مین خبر دینے کو امر عظیم خرق عادات سے بتایا ہی چنانچہ عبارت عینی سے جو ابھی اوپر مذکور ہوئی جسکو **راندیری** نے چھوڑ دیا ہی اور ایسے ہی عبارت بحوالہ فتح الباری و کرمانی و خیر جاری و قسطلانی و طیبی و مرقاۃ اوپر گذر چکی ہی اوس سے ثابت ہی کہ جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ سے بھی یہی جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد مراد ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات مبدا و معاش و معاد اون مخلوقات کلیات و جزئیات کے احوال مراد ہون جو عدم سے وجود مین آچکے ہین اور قیامت تک بلکہ آخرت مین بھی عدم سے وجود مین آوینگے نہ معدومات ممکنہ کہ نہ کبھی وجود مین آئی ہین اور نہ آئینگے اور نہ مستحیلات اور جو اون مستحیلات پر بعد فرض وجود کے مترتب ہون اور یہ جمیع احوال مخلوقات جو موجود ہوچکے ہین اور موجود ہونگے بہ نسبت جمیع احوال مخلوقات مذکورہ مع معدومات مذکورہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا کے بعض ہین پس یہی احوال جمیع مخلوقات مذکورہ بلحاظ معیت ممکنات معدومہ و مستحیلات و ما یترتب علیہا کے جمیع ہین اور بلحاظ معیت مذکورہ بعض ہین پس من وجہ جمیع اور من وجہ بعض ہوئے پس قولین صاحب روح البیان مین تناقض ہرگز نہین ہی اور دونون قول صواب ہین اور **راندیری** کی تطبیق غیر محتاج الیہ ہی اور **راندیری** کا اپنی تطبیق مخترع مین تطبیق کو منحصر جاننا سفاہت ہی اور یہان کوئی قرینہ ایسا موجود ہونا مسلم نہین کہ جمیع احوال مخلوقات جو وجود مین آچکے ہین اور آوینگے وہ مراد نہ ہون اور قرینہ سے ان جمیع احوال

کا عموم پر اولی ہی پس ایسی ہی فعلمت علم الاولین والآخرین کا نہ بیان روایت ماکان وما سیکون کا
ہو سکتا ہی اور نہ مخصص ہیں راندیری صاحب کی سفاہت وجہالت واضح ہی اگر اس تحقیق وتقریر
سی راندیری صاحب واقف ہین اور پہر ایسا کہا اور بروایت فعلمت علم الاولین والآخرین کو
بیان روایت ماکان وما سیکون کا ٹھہرا دیا تو یہ دیدہ دانستہ کتمان حق وابلہ فریبی ہی فعلمت ماکان وما سیکون
کی تعمیم بلاشبہ باقی ہی نہ اوس سی مراد فقط علم الاولین والآخرین ہی اور نہ علم الاولین والآخرین اوسکا مخصص ہی
اور صاحب تفسیر روح البیان کو دونون قول مین تناقض نہونا اول ہم بیان کر چکی رفع تناقض کیواسطی
اختلاف حیثیات کافی ہی اور صاحب تفسیر روح البیان کی دلیل مدلول مین عدم تطابق کا ادعا جو راندیری
ذکیا ہی وہ بہی یا سفاہت ہی یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہی عدم تطابق بین الدلیل والمدلول ذکر کیا ہوتا تو اوسکا
جواب بالتفصیل انشاء اللہ تعالی دیا جاتا اب فقط اسیقدر بیان کافی ہی کہ صاحب تفسیر روح البیان دونون
روایتون فعلمت علم الاولین والآخرین و روایت ماکان وما سیکون سی دلیل پکڑی نی یعنی فعلمت
علم الاولین والآخرین جمیع معلومات ملکوتیہ کو شامل ہی کیونکہ اولین مین ملکوت بہی شامل ہین اونکو خارج ماننا
بلادلیل کی جہالت وحماقت ہی پس اونکی جمیع معلومات کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہی اگر کسی کے
فہم اسکی سمجہنی سی قاصر ہو تو دوسری روایت مین ماکان وما سیکون موجود ہی جسکا عموم جمیع معلومات ملکوتیہ
کو شامل ہی اب عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کسطرح ہی راندیری اپنی فہم سقیم مین کچہ اور معنی قرار دین
جس سی عدم تطابق بین الدلیل والمدلول کا وہم اونکو ہو تو راندیری کی فہم سقیم کا قصور ہی اونکو اپنی فہم کا
علاج کرانا ضرور ہی **قولہ** ایضاً صحابہ اپنی حقمین فرماتی ہین کہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی علم الاولین
والآخرین سکہلایا پس اگر فعلمت علم الاولین والآخرین سی تعمیم مراد لیجاوی تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کو بہی جمیع
جزئیات ماکان وما سیکون کا علم تہا حالانکہ اسکا قائل کوئی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق اوپر مختصر تذکرہ
قرطبی سی منقول ہو چکا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو بہی علم کونی تہا لیکن اونہون نی اوسکو شائع نہین
کیا پس راندیری کا قول کہ (اسکا قائل کوئی نہین) سراسر نادانی یا دیدہ دانستہ حق پوشی وابلہ فریبی ہی
اور اسباب حرکات جانوران حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بہی اوپر مذکور ہو چکا ہی پس قول راندیری
باطل ہی اور ابلہ فریبی ہی **قولہ** وایضاً کذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الخ اس عبارت کو روح البیان
مین تاویلات نجمیہ سی نقل کی ہی اور اوسکے قبل کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ علم شب معراج مین آنحضرت

زمین ہی ترجیح دی حدیث خاص کو جو اوس کنووین کی حق مین وارد ہی کہ جس سی اونٹنی سی پانی کھینچا جاتا ہی اور اوسکے
واسطی ساٹھ گز زمین گرداگرد کی فرمائی ہی ہمارے امام صاحب نے یہ نہ کیا کہ حدیث و روایت عام سی بہی وہی مراد لیا
ہو جو خاص مین وارد ہی ایسی ہی حدیث نبوی عام کو کہ جو زمین نکالی اور اوس سی پیدا ہو اوسمین دسوان حصہ
ہی اسکو ترجیح دی ہی حدیث خاص پر کہ پانچ وسق سی کم مین صدقہ نہین ہی اور حدیث ما اخرجت الارض
مین لفظ ما عام ہی اوس سی ہمارے امام صاحب نے پانچ وسق یا اوسکا مافوق مراد نہ لیا پس ایسی ہی روایت ما کان
و ما سیکون مین کلمہ ما عام ہی اوس سی مراد علم اولین و آخرین ہی مراد لینا اور عام کا بیان خاص قرار دینا اندیری
کا خلاف ظاہر مذہب امام ابی حنیفہ رح کی کرنا ہی اور ادعا تقلید امام ابی حنیفہ رح کی خلاف ہی اور یہ کہنا اندیری
کا کہ (ایک روایت دوسری روایت کی بیان ہوتی ہی) یا توجہالت سی صادر ہوا ہی کہ اتنا بہی معلوم نہین کہ ایک
روایت دوسری روایت کا بیان ہونا علی العموم نہین بلکہ جسکا بیان واقع ہوتی ہی وہ مجمل ہو جب بیان واقع
ہوتی ہی اور عام مجمل نہین ہوتا ہی اسیواسطی روایت ما اخرجت الارض کا بیان روایت لیس فیما دون خمسة
اوسق صدقة کو ہمارے امام ابو حنیفہ رح نے نہین ڈالا ہی عینی شرح بخاری جلد رابع صفحہ ۴۲۴ مین ہی
بظاهر الحديث المذكور اخذ ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه لانه صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقدر
فيه مقدارا فدل على وجوب الزكوة فى كل ما يخرج من الارض قل او كثر فان قلت هذا الحديث
مجمل يفسره قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة قلت لا نسلم
انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته لا بالتامل ولا بغيره وهذا الحديث (اى حديث
فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشر الحديث) عام فان كلمة ما من الفاظ العموم
فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصصه قلت اجراء العام على عمومه اولى من
التخصيص لان فيه اخراج ما تناوله العام ان يكون مرادا ولو صح هذا الحديث ان يكون
مخصصا او مفسرا الحديث لصح حديث ما عز ان يكون مخصصا او مفسرا الحديث انيس فى
الاقرار بالزنا الخ اس سی واضح ہی کہ حدیث نبوی فيما سقت السماء والعيون جو بخاری مین ہی اسمین
کلمہ ما عام ہی یہی دلیل امام ابی حنیفہ رح کی ہی (جیسی ما اخرجت الارض دلیل امام صاحب رح کی ہی)
اس حدیث عام کی حدیث خاص ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة نہ تفسیر ہو سکتی ہی اسلئے کہ حدیث
سابق مجمل نہین ہی عام ہی تفسیر و بیان مجمل کا واقع ہوتا ہی نہ عام کا اور نہ مخصص ہو سکتی ہی اسلئے کہ اجراء عام

اور اسی شرح شفا رجلد ثانی صفحہ ۳۳۶ کی عبارت اوپر گذری ہی اور اوسمین کی ہی تھوڑی عبارت پھر
یاد دہانی کو نقل کیجاتی ہی **علامہ علی قاری** رح فرماتی ہین وعندی انہ علیہ السلام اصاب
فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنہم کلفۃ المعالجۃ فانما وقع التغیر
بحسب جریان العادۃ الا تری ان من تعود باکل شئی او شربہ یتفقدہ فی وقتہ اذا لم یجدہ تغیر
عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنتین لرجع النخیل الی حالہ الاول وربما کان یزید علی قدرہ
المعول الخ پس تلقیح نخل کو اس امر کی دلیل بنانا **راندیری** کا کہ آپکو اسکی خبر نہ تھی اور جمیع معلومات کی احاطہ
کی یہ نقیض ہی سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی اور آپ جانتی تہی کہ بغیر تلقیح ہی نخل مین پھل آویگا لیکن
آپ مشروط بتحمل و صبر برس دو برس آنا پھل آنا جانتی تہی عدم وجود شرط کی سبب سی ایسا ہوا اللہ قرآن مین
فرماتا ہی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اور فرماتا ہی ادعونی استجب لکم پھر بہت سی امور کی دعا کیجاتی ہی
قبول نہین ہوتی تو نعوذ باللہ من ذلک کیا **راندیری صاحب** کہین کہ یہ آیتین مین فرمانا حق و صدق
نہین ہی حق و صدق ہوتا تو اوسکی نقیض عدم قبولیت دعا کیون واقع ہوتی ہم تو یہان یہی کہینگے کہ بسبب
عدم وجود شرط کی دعا قبول نہین ہوتی ہی اور قرآن مین قبولیت جو فرمائی ہی وہ مشروط بشرط ہی پس ایسی ہی
ہم تلقیح مین کہتی ہین ایسی ہی عقد حضرت عائشہ رض گم ہوجانیکے بارہ مین بھی ہم کہتی ہین کہ کیون نہین جایز ہی
کہ وہان خاموش رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بجانی والونکا سا معاملہ کرنا کسی مصلحت کیواسطی ہو
ظاہر نکرنا مستلزم عدم علم کو نہین ہی اگر ادعا استلزام کا ہو تو استلزام دلیل سی ثابت کیجئی اور جواز مذکور کو رفع براقامت
برہان کیجئی اور یہ بھی اوپر مدارج سی گذر چکا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم ایسی دئی گئی شب معراج مین کہ
اونکو پوشیدہ کرنیکا حکم کیا گیا اور بعض ایسی کہ اوسکو پوشیدہ کرنی اور ظاہر کرنیکا اختیار دیا گیا اور بعض ایسی کہ اونکی
اظہار کا امر فرمایا پس جایز ہی کہ علم عقد کا اول دو قسمون علم سی ہو پس بمقتضای اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
جب حدیث عقد جسکو میانجی **راندیری صاحب** نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احاطہ جمیع معلومات کا نقیض
بنایا ہی ایسی احتمالات سی خالی نہین تو اوس سی عدم احاطہ جمیع معلومات پر استدلال اور نقیضیت کا دعوی باطل
ہوا اور اس عقد گم جانی اور آپکی خاموش رہنی و معاملہ بجانی والونکا سا کرنی مین کہ صحابہ رض کو طلب کیواسطی عقد کی بھیجا
یہ برکت و مصلحت ظاہر ہوئی کہ آیت تیمم نازل ہوگئی جسمین مسلمانونکی واسطی آجتک آرام ہوگیا اسی حدیث عقد
والی مین ہی قال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قال فبعثنا البعیر الذی کنت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تہا اور اتنا تو ہر ذی العلم جانتا ہی کہ معراج مکہ شریف مین ہوئی تہی تو لازم آیا کہ بعد معراج کی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکی نقیض حدیث تلقیح تمر کہ جسمین آخر فرمایا انتم اعلم بامر دنیاکم اور حدیث بخاری شریف کہ جسمین یہ بیان ہوا کہ بیدا مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا عقد گم ہو گیا تہا اور اوسکی تلاش کیواسطی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وقت ٹھہرایا اور آخر مین وہ عقد اونٹ کی نیچی تہا اور آیت کریمہ لا تعلمہم نحن نعلمہم وغیرہ موجود ہی پس اگر جمیع معلومات پر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط ہوتا اور یہ موجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق نہین آتی حالانکہ صادق آرہی ہی کما مر **اقول** وباللہ التوفیق ہان میانجی **راندیری** آپ جیسی دیہاتیونکو علم ہی اور صاحب تفسیر روح البیان اور صاحب تاویلات نجمیہ کو علم نہین اور جن شبہات ضعیفہ کو آپنی ادلہ قویہ عدم احاطہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بجمیع المعلومات ٹھہرایا ہی اونکا جواب بہلا صاحب روح البیان وصاحب تاویلات نجمیہ کہان جانتی تہی کیونکہ اونہون نی دیوبند و گنگوہ مین طالبعلمی کی تھی اور نہ راندیر کے باشندہ تہی ہان بلاد اسلام جہان علوم کی کثرت ہی وہان کی تہی اونکی فہم آپکے جیسی کہان تہی یہ فہم بغیر طالبعلمی دیوبند اور گنگوہ اور بغیر توطن راندیر کی کہان ہو سکتی ہی یہ فضل اللہ تعالی کا آپ ہی پر ہوا ہی وہ تو اس سی محروم ہی رہی اسی سبب سی میان **راندیری** اونکی منہ آتی ہین اور اونکی مقابلہ مین یہ منہ زوری کرتی ہین کبہی اونکی دلیل و مدلول مین عدم مطابقت بتاتی ہین کبہی اونکی قول مین تناقض بتاتی ہین کبہی اونکی قول کو مناقض قرآن و حدیث ٹھہراتی ہین فی الواقع دیکہو تو سوای سفاہت یا دیدہ و دانستہ حقپوشی و ابلہ فریبی کی اور کچہ نہین ہی عدم مطابقت دلیل و مدلول مین اور تناقض بتانی مین تو میانجی **راندیری** کی جہالت و سفاہت یا حق پوشی و دیدہ و دانستہ وابلہ فریبی کا اظہار ہو چکا اب اونکی قول کو مناقض حدیث و قرآن فرماتی ہین اوسمین میانجی صاحب کی سفاہت یا ابلہ فریبی دیکہنا چاہیی **راندیری صاحب** جو یہہ درفشانی کرتی ہین کہ (تو لازم آیا کہ بعد معراج کی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جمیع معلومات غیبیہ کو تہا حالانکہ اسکی نقیض حدیث تلقیح تمر الخ) ہان **راندیری صاحب** تلقیح نخل مین بہی موافق فرمانی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہی ہوتا بشرطیکہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم امتثال امر کرتی اور ایک دو برس تحمل کرتی تو مؤنت و محنت تلقیح سی سبکدوش ہو جاتی شرح شفا جلد اول صفحہ ۴۲ کی عبارت اوپر گذری ہی اوسمین سی تہوڑی پہر نقل کیجاتی ہی ولو امتثلوا و تحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ

آنرا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق اور **مرقاۃ شرح مشکوۃ** جلد اول صفحہ ۵ مین ہو والاتمام
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل معلوم لنبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اذ فیہ اشارۃ الی تمکینہ فی وقت کشوف المشاهدۃ واستغراقہ فی بحر الوحدۃ حیث لا یبقی اثر البشریۃ
والکونین وھذا محل استقامتہ فی مشہد التمکین الذی اخبر اللہ عنہ بقولہ فکان قاب قوسین او
ادنی ولیس ھناک مقام جبریل وجمیع الکروبیین ولا مقام الصفی والخلیل ومن دونھم من الانبیاء
وکان اکثر اوقاتہ کذلک لکن یردہ الی تادیب امتہ فی بعض الاوقات لیجری علیھم التلوین ولا یذوب
فی انوار کبریاء الازل اس عبارت سے واضح ہے کہ بوقت مشاہدہ ذات باریتعالی وصفات واسماء اور بوقت استغراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر وحدت مین اثر بشریت کونین نہین رہتا تہا اسی مقام کی اللہ تعالی بقولہ تعالی فکان قاب قوسین
او ادنی خبر دیتا ہے اور اس مقام مین جبریل وجمیع الکروبیین ومقام صفی وخلیل وغیرہم من الانبیا علیہم السلام
کسیکا پتہ نہین اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی استغراق رہتا تہا بعض اوقات تادیب امت کیطرف
اللہ تعالی رجوع کر دیتا تہا پس واضح ہے کہ بسبب استغراق کے بعض مغیبات وبعض کوائف سے غفلت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہو جاتی تہی جیسے بیت المقدس کے علامات کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کین تو اوسوقت بہی
آپکو اون علامات سے غفلت و ذہول ہو گیا تہا خدا تعالی نے کشف کر دیا تو آپنے بیان فرمایا پس ایسے ہی عقد کے حال سے
سے کہ اونٹ کے نیچے تہا غفلت ہو جانا ممکن ہے اور یہ غفلت بسبب استغراق کے منافی نہین ہے اسقدر سے عدم علم قرار دینا
سفاہت یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی ہے اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم کا جواب اوپر بالتفصیل گذر چکا ہے کہ یہ آیت بہی
دلیل اس امر کی نہین ہو سکتی کہ آنحضرت صلعم کسیطرح منافقین کا حال نہین جانتے تہے بلکہ بعض وجہ سے جاننے کی
نفی ہے نہ ہر وجہ سے جاننے کی اور آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے قبل جانتا حال منافقین کا اونکی تعریض کلام سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہے پس آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے بہی استدلال عدم علم آنحضرت
صلعم پر پایا نا دانی وجہالت یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی ہے پس موجبہ کلیہ کی صحت واضح ہے اور سالبہ جزئیہ کا صدق
ہرگز ثابت نہین پس قول **راندیری** کہ (موجبہ کلیہ صحیح ہوتا تو اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق نہین آتی حالانکہ
صادق آرہی ہے) مردود و مطرود ہے **قولہ** اس عبارت مین دو حصے ہین پہلے کا مفاد تو اتنا ہے کہ یہ حصر
عوام کی بہ نسبت ہے کہین اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جاننے والے ہین ہان دوسرے
کا مفاد باعتبار ظاہر کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر ایک شی سے مطلع فرمایا اور اسی

علیہ فاصبنا العقد تحتہ پس آپکی خاموش رہنی مین یہ برکت ہوئی جو حدیث سی ثابت ہی کہ آیت تیمم نازل
ہوئی جس سی قیامت تک کی مسلمانونکو آرام ہوگیا اور یہ بھی احتمال ہی کہ او سوقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استغراق بحر وحدت مین ہون اور کونین و کو ان سی غائب ہون بعضی کو ان کا ایسی وقت استغراق مین معلوم
ہنونا یعنی ذہول و غفلت ہونا منافی احاطہ جمیع معلومات ملکوتیہ کو نہین ہی چنانچہ مولوی ایسی وقت استغراق کو ہم لینا
روم ست بادہ قیوم فرماتی ہین جبکہ عقاب نی موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیجاکر اوسمین جو سانپ تہا
اوسکو پھینک کر آگر گستاخی کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ مضمون فرمایا سے گرچہ ہر غیبی خدا
ما را نمود ۔ دل دران لحظہ بخود مشغول بود ۔ یہ تیسری دفتر کا شعر ہی مثنوی مطبوع بمبئی جسکی حاشیہ پر شرح بحر العلوم
ہی دفتر سیوم صفہ ۱۱ شرح مین بحر العلوم یہ فرماتی ہین بعضی شارحان گفتہ کہ مقصود آنست کہ من درین وقت در بشریت
بودم از بجہت مرا غفلت واقع شد و محمد رضا گفتہ ای فکر تن نداشت و از جہت استغراق بعضے مغیبات برانبیا مستور
میشوند انتہی پس معنی بیت اینچنین است کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات با آحدیۃ
جمیع اسمار در دل است پس بسبب استغراق درین مشاہدت توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول
عنہ ماندند و این وجہ وجیہ ست الی ان قال بحر العلوم مقصود آنست کہ باز دل بہ بشریت دل در تماشای نفس خود بود
والتفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند نبود و با این تماشا و التفات بآن چون بردن عقاب دیدہ
مزاج بر عقاب برہم شد و این منافی آن تماشا نیست و نیست مرا و از محویہ و بافنا تا در ہم بودن صورت نہ بندد
اس سی واضح ہی کہ بسبب استغراق کی مشاہدہ ذات مین توجہ تام اکوان و مخلوقات کی طرف نہ تہی اور بعض اکوان
مغفول عنہ رہی جبکہ عقاب موزہ مبارکہ لیگیا تہا واسطی دور کرنی سانپ کی شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ
مطبوع نولکشور کی صفحہ ۱۴۳ نماز فجر لیلۃ التعریس مین قضا ہونیکی بارہ مین فرماتی ہین کہ چرا بدل دی کشف و وحی
والہام در نیافت چنانکہ بعضی مثلا درون خانہ بود بحساب ساعات در یابد کہ فجر طلوع کردہ است جوابش آنکہ حکمت
الہی اقتضا آن کردہ کہ کشف نگرد و وحی بدان نازل نشد تا سبب تشریع قضای فوائت و ادراک شرف اتباع
گردد چنانچہ در عروض سہو و نسیان بر حضرت گفتہ اند گفت بندہ مسکین خصہ اللہ بمزید المعرفۃ والیقین کہ نوم دل بیدار آرا
و خواب را در وی تاثیری نہ ولیکن تواند کہ او را حالتی و شہودی دست دہد و در آن مستغرق گردد و از ماسوای آن
مشہود از صور و معانی ذاہل و غافل باشد چنانکہ در بعضی احیان در حالت وحی مثل این معنی روی میداد پس
باعث عدم ادراک و نسیان غفلت نوم نباشد بلکہ طریان حالتی عظیم بر دل شریف نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ

علیہ وسلم کا ان پانچ کو نجاننا آیت سے ثابت ہونا مسلم نہیں میاں راندیری ذی ابلہ فریبی کے واسطے اس تقریر مین قطع و برید
کی اور صرف عبارت شنوانی کی ذکر کرکے سفاہت وابلہ فریبی کی تقریر شروع کی میاںجی راندیری حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کرکے
فرماتے ہین اس عبارت کے دو حصے ہین الخ) اسمین راندیری دو حصے بناکر اور حصر بہ نسبت عوام مانکر جو یہ فرماتے ہین کہ (اس سے
یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح الغیب کو خواص جانتے ہین) اجی راندیری صاحب آپنے جب یہ حصر بہ نسبت عوام قبول
کیا تو ان تمام پانچونکا فقط عوام کو ہی نہ معلوم ہونا ثابت ہوا اور یہ عدم معلومیت عوام ہی مین منحصر ہوئی اور یہ عدم معلومیت
عوام مین منحصر ہونا جب ہی صادق آئیگا کہ یہ عدم معلومیت خواص پر صادق نہو جب خواص پر عدم معلومیت بعض
خمس کی صادق ہوگی تو حصر بہ نسبت عوام پانچونکا صادق نہوگا پس بہ نسبت عوام حصر قبول کرنا جب ہی
صادق ہوگا کہ عدم معلومیت ان پانچونکی خواص کی بہ نسبت صادق نہو جب عدم معلومیت کل پانچون کی صادق
نہین اور معلومیت و عدم معلومیت کے درمیان مین واسطہ نہین اور غفلت و ذہول منافی معلومیت کی نہین
تو خواص کی بہ نسبت معلومیت ہر ان پانچون کی ثابت ہوگی پھر جب ذکر عبارت حاشیہ شنوانی مین حصر
عدم معلومیت ان پانچونکا بہ نسبت عوام ہے تو اب راندیری کا یہ وہم کہ بعض ان پانچونکو خواص جانتے ہین اور
جمیع کو نہین جانتے معلوم نہین کونسے وسوسہ سے ناشی ہوا اور یہ تفریق کہ بعض کو خواص جانتے ہین اور جمیع کو نہین
جانتے یہ وہم معلوم نہین کہ کونسے خیال خام و سودای ناسرانجام سے پیدا ہوا ہے جب یہ تفریق حق خواص مین اس
عبارت سے کسیطرح لفظ و قرینہ سے مفہوم نہین تو قول راندیری کہ (اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جمیع مفاتیح
الغیب کو خواص جاننے والے ہین) سوای ایک وسوسہ محضہ کے اور کچھ نہین پھر دوسرے حصہ کا مفاد باعتبار ظاہر کے
یہ معلوم ہونا قبول کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ہر شے سے مطلع کیا اس قبول کرنیکے بعد یہ ظاہر
معنے لینے کو اس بنا ء فاسد پر منع کیا کہ (جو معلومات الٰہیہ ہین اوسپر شے صادق آتی ہے) پھر یہ راندیری کی
جہالت و سفاہت تحقیق اہلسنت و جماعت سے ہے یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی ہے کہ معلومات الٰہیہ کہ جنمین معدومات
ممکنہ بھی ہین جو نہ موجود ہوے ہین نہ کبھی ہونگے اور معدوم ممتنع الوجود لذاتہ بھی ہین اور جو جو بفرض وجود
انپر مترتب ہون ان تمام پر شے کا صادق آنا میاںجی راندیری بتاتے ہین اجی حضرت راندیری صاحب
آپنے کیا قصیدہ بدء الامالی جسکو بچے بھی یاد کرلیتے ہین نہین دیکھا اس قصیدہ مین ہے و ما المعدوم
مرئیا و شیئا ۔ لفقہ لاح فی یمن الہلال ۔ اس سے واضح ہے کہ عقائد اہل سنت و جماعت مین معدوم
شے نہین علامہ علی قاری رحمہ اللہ اسکے تحت مین یہ فرماتے ہین لیس المعدوم مرئیا للہ تعالی ولا

ظاہر کے اعتبار پر خانصاحب بہی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ نکالا جبتک
کہ کل شے کی اطلاع نہ دیدی لیکن ظاہری معنی تو خانصاحب بہی لے نہیں سکتے کیونکہ جو معلومات الٰہیہ ہیں
اوسپر شے صادق آتی ہے تو مذکور عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیا پر مطلع ہوئے
جسمیں تمام معلومات باری بہی داخل ہیں پس علم باری و علم رسول میں مساوات لازم آئے وحالانکہ خانصاحب
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی بہ نسبت فرماتے ہیں کہ لیکن یہ تمام معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں ہے **اقول**
وباللہ التوفیق **راقم** نے اپنے فتوی اولی مطلوبہ **راندیری** میں یہ لکھا تہا (اور حاشیہ شنوانی علی مختصر ابن
ابی جمرہ مطبوع مصر صفحہ ۱۹۳ میں اس حدیث کے تحت میں مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ یہ ہے ھذا
الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ
وقد ورد ان اللہ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیٔ اس سے
واضح ہے کہ آیت مذکورہ میں حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا سے نہ نکالا جبتک کہ کل شے کی اطلاع نہ دیدی **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۳۳ میں حدیث
مفاتیح خمس لا یعلمہا الا اللہ کے تحت میں ہے قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیٔ فی ھذہ الامور
الخمس بھذا الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قول اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا
یعلمہا الا ھو بھذہ الخمس قال فمن ادعی علم شیٔ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ اس سے واضح ہے کہ پانچ چیز سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی کاذب باین شرط ہے
کہ اوس چیز کے علم کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے ثابت ہے کہ اوس چیز کے
جاننے کی اسناد و نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرنا درست ہے) اور **راندیری صاحب** نے
فقط حاشیہ شنوانی کی عبارت ذکر کی اور مطلب جو **راقم** نے اوس عبارت کا ذکر کیا اوسکو بہی چہوڑ دیا بلکہ بعض
مطلب بیان کرنیکو قول **راقم** قرار دیا اور عبارت عینی جو اس عبارت **راقم** میں موجود ہے جسمیں قول امام
قرطبی کو بطور سند کے علامہ عینی نے ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہے کہ ان پانچ کے جاننے کا دعوی کرنیوالا باین شرط کاذب
ہے کہ اون پانچون چیز کے جاننے کی اسناد و نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نکرتا ہو جس سے سمجہا جاتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ان پانچون چیز جاننے کی اسناد و نسبت کرنا درست ہے پس اس تمام سے راقم
نے یہ ثابت کیا تہا کہ ان پانچ چیز کو نجاننے کا حصر بہ نسبت عوام کے ہے نہ خواص کے جس سے غرض یہ کہ آنحضرت صلی اللہ

مطبوع نولکشور کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے (فقال غیر ابی الحسن البصری وابی الہذیل العلاف) والکعبی ومتبعیہ من البغدادیین (من المعتزلۃ ان المعدوم الممکن شیٔ) بمعنی انہ ثابت متقرر فی الخارج منفکا عن صفۃ الوجود (فان الماہیۃ عندہم غیر الوجود ومعروضۃ لہ وقد تخلو عنہ) مع کونہا متقررۃ متحققۃ فی الخارج وانما قید المعدوم بالممکن لان الممتنع منہ منفی لا تقرر لہ اصلا اتفاقا (ومنعہ الاشاعرۃ مطلقا) ای فی المعدوم الممکن والممتنع جمیعا فقالوا المعدوم الممکن لیس بشیٔ کالمعدوم الممتنع (لان الوجود عندہم نفس الحقیقۃ فرفعہ رفعہا) ای رفع الوجود رفع الحقیقۃ فلو تقررت الماہیۃ فی العدم منفکۃ عن الوجود لکانت موجودۃ ومعدومۃ معا فلا یمکنہم القول بان المعدوم شیٔ (وبہ) ای بما ذہب الیہ الاشاعرۃ (قال الحکماء) ایضا فان الماہیۃ الممکنۃ وان کان وجودہا زائدا علی ذاتہا (لا یخلو عندہم) عن الوجود الخارجی والذہنی) یعنی انہا اذا کانت متقررۃ متحققۃ فہی موجودۃ باحد الوجودین لان تقررہا وتحققہا عین وجودہا الخ

اس سے یہی ثابت ہے کہ معتزلہ و اہلسنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ معدوم ممتنع شی نہین ہے اور معدوم ممکن کو اشاعرہ یعنی اہلسنت وجماعت شی نہین کہتے اور معتزلہ شی کہتے ہین اور حکماء کا بھی یہی مذہب ہے کہ جو مذہب اشاعرہ کا ہے پس **راندیری** کا معلومات الہیہ پر کہ جنمین معدومات ممکنہ و ممتنعات بھی ہین شی صادق بتانا بہر حال سنت وجماعت کے تو خلاف ہی ہے حکماء کے بھی خلاف ہے ہان معدومات ممکنہ پر شی صادق بتانا معتزلہ کی اتباع و موافقت ہے اور سنت وجماعت سے اس مسئلہ مین خارج ہونا ہے کہین **راندیری صاحب** اللہ تعالی کو علم معدومات ممکنہ اور مستحیلات وما یترتب علیہا بفرض وجود کا انکار نکر جاوین اور اللہ تعالی کے معدومات کو منحصر موجود حالا یا مآلا مین نکر دین الزام مخالفت مذہب اہلسنت کے اپنے سے اوٹھانیکو واسطے اسیواسطے جو **مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف** جلد ثالث صفحہ ۲ مین موجود ہے وہ نقل کیا جاتا ہے والعلیم العالم البالغ فی العلم المحیط علمہ السابق بجمیع الاشیاء ظاہرہا وباطنہا دقیقہا وجلیلہا کلیاتہا وجزئیاتہا وہو من صفات الذات فہو تعالی یعلم ذاتہ وصفاتہ واسماءہ ویعلم ما کان وما لا یکون من الجائزات وانہ لو کان کیف یکون ویعلم المستحیل من حیث استحالتہ وانتفاء کونہ وما یترتب علیہ لو کان ومن ثم قال عز قائلا لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا الخ

پس اس عبارت سے بخوبی واضح ہے کہ معلومات الہیہ پر شی کا صادق بتانا **راندیری صاحب** کا یا جہالت ہے یا تحقیق اہلسنت وجماعت سے ہے یا دیدہ دانستہ ابلہ فریبی و ضلال و اضلال ہے پس شی ہر نوع معلوم الہی پر

شیٔا بمعنی انہ لایطلق علیہ انہ شیٔ مطلقا لقولہ تعالیٰ وقد خلقتک ولم تک شیٔا وھو لاینافی
کونہ مقیدا کما قال اللہ تعالیٰ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیٔا مذکورا اس
سے واضح ہے کہ معدوم پر شے مطلق نہیں بولا جاتا ہے اور مقید اسکو منافی نہیں ہے اسکے بعد علامہ علی قاری
فرماتے ہیں فی المسئلۃ خلاف المعتزلۃ مستدلین بقولہ تعالیٰ ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اس
سے واضح ہے کہ اس مسئلہ میں خلاف معتزلہ کا ہے وہ معدوم کو بھی شے کہتے ہیں بمقابلہ اہل سنت کے اور دلیل معتزلہ
کی اس آیت سے پکڑی ہے ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اسکے بعد علامہ علی قاری رح فرماتے ہیں اجیب عنہ
بان معنی الآیۃ ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم تکون شیٔا عظیما عند وجودھا یعنی معتزلہ جو آیت
سے دلیل پکڑتے ہیں تو اونکا جواب یہ ہے کہ زلزلہ ساعت کا بروقت اپنے وجود کے شے عظیم ہوگا پھر علامہ علی قاری رح فرماتے
ہیں کہ ان ھذہ المسئلۃ من اشھر مسائل الخلاف بین اھل السنۃ والمعتزلۃ الا ان محل الخلاف فی
المعدوم البسیط الممکن الوجود واما المعدوم الممتنع الوجود لذاتہ کاجتماع الضدین فلیس
شیٔا ولا یریٰ بلا خلاف وقال العز بن جماعۃ اشتمل ھذا البیت علی قاعدتین الاولی ان اللہ
ھل یری المعدوم ام لا فمذھب الحنفیۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول والمسئلۃ الثانیۃ ان
المعدوم ھل ھو شیٔ ام لا فمذھب اھل السنۃ الثانی ومذھب المعتزلۃ الاول انتھی اس سے
واضح ہے کہ معدوم کی شے ہونے میں معتزلہ و اہلسنت وجماعت کا خلاف مشہور تر ہے مذہب معتزلہ میں معدوم کو بھی شے
کہتے ہیں اور مذہب اہلسنت وجماعت میں عموماً اور حنفیہ میں خصوصاً معدوم کو شے نہیں کہتے ہیں اور یہ بھی اس
عبارت سے ثابت ہے کہ اہلسنت وجماعت میں جو خلاف ہے کہ اہلسنت کے نزدیک معدوم شے نہیں ہے اور معتزلہ کے نزدیک
معدوم شے ہے تو خلاف معدوم بسیط ممکن الوجود میں ہے لیکن معدوم ممتنع الوجود لذاتہ شے نہیں ہے بالاتفاق یعنی
معدوم ممتنع الوجود لذاتہ کو معتزلہ بھی شے نہیں کہتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کے معلومات میں سے جو ممتنعات الوجود
لذاتہا بھی ہیں اونکو شے نہ اہلسنت وجماعت کہتے ہیں نہ معتزلہ اور معدوم بسیط ممکن الوجود کو اگرچہ معتزلہ
شے کہتے ہیں لیکن اہلسنت وجماعت نہیں کہتے پس معلومات الٰہیہ تمام پر شے کا صادق آنا جو رانذیری نے
بتایا ہے تو بعض میں یعنی معدوم ممکن الوجود پر صدق شے بتانے میں رانذیری معتزلہ کے متبع اور اہل سنت و
جماعت کے مذہب سے مخالف ہوئے ہیں اور بعض معلومات الٰہیہ کہ ممتنعات الوجود لذاتہا ہیں اونپر شے صادق
بتانے میں اہلسنت وجماعت و معتزلہ دونوں کے مخالف ہوئے ہیں شرح مواقف کے مقصد سادس

الواجب والممتنع) اس سے بہی واضح ہے کہ ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک شئ مخصوص ہے موجود کیساتہ اور کل شئ سے کل موجود مراد ہے خواہ موجود ہو چکی ہو یا آگے کو موجود ہو مفاتیح الغیب خمس بہی اسمین داخل ہے اور اوسکی سند وہ حدیث بہی ہے جسکو علماء نے دلیل اس امر کی ٹھہرایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مجلس مین جمیع احوال مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کی خبر دی اور حدیث فتجلی لی کل شئ اور حدیث فعلمت ما کان وما سیکون بہی سند ہے اور عام کو اپنی عموم پر جاری رکہنا اور عام کو خاص پر ترجیح دینا اور حتی الامکان اجراء عام علی عمومہ اولی جانا ہمارے امام ابو حنیفہ رح کا ظاہر مذہب ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور آپکی تخصیصات بلا مخصصات کا بطلان اوپر واضح ہو چکا ہے اور یہ ہرگز مسلم نہین کہ کوئی نص قطعی دلالت قطعیہ اس امر پر کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مفاتیح الغیب خمس کا علم نہ تہا اور جسکو ظاہر سے ایسا مفہوم ہوتا ہے اوسمین جزم و یقین اس امر کا نہین کہ اوسمین نفی من کل الوجوہ کی ہے نفی علم دون علم کا احتمال اوسمین باقی ہے اور نہ اسپر اجماع ہونا مسلم کہ مفاتیح الغیب خمس کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نہ تہا اور وقت قیام ساعت کو آپ نہین جانتے تہے بلکہ روح و علم وقت قیام ساعت و وقوع کے جاننے مین اختلاف ہے **شرح الصدور فی حال الموتی والقبور** مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور صفحہ ۲۹۵ مین ہے اختلفوا ہل الطریقۃ الاولی ہل علمہا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال ابن ابی حاتم فی تفسیرہ حدثنا ابو سعید الاشج ثنا ابو اسامۃ عن صالح بن حبان حدثنا عبد اللہ بن بریدۃ قال لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقالت طائفۃ بل علمہا واطلعہ علیہا ولم یامرہ ان یطلع امتہ وہو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ اور **تفسیر عرائس البیان** مطبوعہ مطبع نولکشور صفحہ ۲۱۴ مین تحت آیت کریمہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو کے ہے وقولہ ولا یعلمہا الا ہو ای لا یعلم الاولون والآخرون قبل اظہارہ تعالی ذلک لہم ولم یعلم حقائق اقدارہا الا ہو لانہ تعالی عرف قدرہ بالحقیقۃ لا غیرہ وایضا لا یعرف طریق وجدانہا والوسیلۃ الیہا الا ہو بذاتہ تعالی عرف طرقہا لاہلہا قال تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الی ان قال صاحب التفسیر قال الجریری لا یعلمہا الا ہو ومن یطلعہ علیہا من صفی وخلیل وولی اس سے ظاہر ہے کہ مفاتیح الغیب کو نجاننا قبل اظہار اللہ تعالی کے ہے اس سے واضح ہے کہ علم ذاتی کی نفی ہے من کل الوجوہ علم کی نفی نہین ہے اور عرف طرقہا الخ سے واضح ہے کہ اللہ تعالی اون لوگونکو کہ مفاتیح الغیب جاننے کے اہل ہین اونکو طریقہ بہی بتا دیتا ہے کہ جنسے وہ مفاتیح الغیب کو پہچان لیتے ہین اور قول جریری رح سے واضح ہے کہ اللہ تعالی ان

صادق نہین ہے تو تمام وکل شی کی اطلاع انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کردینے کا انکار جو رانڈیری نے اسپر
مبنی کیا تہا کہ معلومات الٰہیہ پر بہی ہر شی صادق ہے اور اسپر جو یہ کلام مبنی کیا تہا کہ خدا ورسول کے علم مین مساوات
لازم آویگی باطل ہوگیا اور یہ امر جو حاشیہ شنوانی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبتک کل شی پر اطلاع انحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو ندی دنیا سے نہ نکالا فی الواقع صادق و مستقیم رہا اور ہرگز ظاہری معنی سے مصروف نہ ہوا
قولہ اب مین خانصاحب سے مستفسر ہون کہ آپ کل شی سے کیا مراد لیتے ہین اگر کل شی سے مراد کل اشیاء مفاتیح الغیب
خمس لیتے ہین تو اول اوسکی سند چاہیے اور دوسرا یہ کہ منجملہ اون تمام اشیاء کے وقت قیام الساعۃ ہے حالانکہ اوسکے
بارے مین انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پیشتر فرمایا کہ اوسکا علم خدا تعالیٰ کو ہی
ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول قبل
ان یموت بشہر تسألونی عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ اور چند روز پیشتر اپنی وفات کے حضرت رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث جبرئیل مین فرمایا ما المسئول عنہا باعلم من السائل اور آیت کریمہ اکاد
اخفیہا اور انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو پس ان آیات واحادیث سے واضح ہوتا ہے کہ انحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وقت قیام الساعۃ کا علم نہ تہا پس اگر کل شی سے مراد کل اشیاء مفاتیح الغیب لیجاوین
اور موجبہ کلیہ صادق آئے تو اوسکی نقیض صادق نہ آنی چاہیے حالانکہ اوسکی نقیض سالبہ جزئیہ صادق آتی ہے
اقول وباللہ التوفیق ابھی اوپر مذکور ہوچکا کہ شی حقیقۃً سنت وجماعت کے نزدیک مخصوص ہے ساتہ موجود
کے اور معدوم ممکن جو نہ فی الحال موجود ہوا ور نہ فی المآل اہلسنت وجماعت کے نزدیک شی نہین اور ممتنع الوجود
باتفاق اہلسنت وجماعت ومعتزلہ شی نہین گو آپنے اسکے مخالف مذہب نکالا اور معلومات الٰہیہ کو کہ جنمین معدومات
ممکن وممتنع بہی داخل ہین اونپر شی کا صدق بتایا جسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صدور واضح ہوگیا پس شی سے مراد
وہی ہے جو اہلسنت وجماعت کے نزدیک ہے کہ وہ مخصص ہے ساتہ موجود فی الحال یا فی المآل کے قال البیضاوی
تحت قولہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر والشیٔ یختص بالموجود لانہ فی الاصل مصدر
شاء اطلق بمعنی شاء تارۃ وحینئذٍ یتناول الباری تعالیٰ عندنا خلافا للمعتزلۃ ۱۲
کما قال تعالیٰ قل ای شیٔ اکبر شہادۃ قل اللہ او بمعنی مشیی اخری ای مشیٔ وجودہ وما شاء اللہ
وجودہ فہو موجود رای فی الحال او فی المآل ۱۲ وعلیہ قولہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر
واللہ خالق کل شی فہما رای ہاتان الآیتین) علی عمومہا بلا مثنویۃ رای بلا استثناء

لاوقد قال ويوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائكة تنزيلا ولا شك ان الملائكة يعلمون في
ذلك الوقت قيام القيامة اس سے بھی وقت قیام قیامت کی خبر دوسرون کو دینا ثابت ہے اگرچہ بظاہر قید
اسمین قرب قیامت کی ہے ایسی ہی اوپر بحوالہ **شرح مقاصد** جلد ثانی صفحہ ۲۰۵ سے گذر چکا ہے فلا يظهر
على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول دلیل معتزلہ کو جواب ہین ان الغيب ههنا ليس على العموم
بل مطلق او معين هو وقت وقوع القيامة بقرينة السياق ولا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل
من الملائكة والبشر الخ اس سے بھی ثابت ہے کہ وقت وقوع قیامت کی اطلاع بعض رسل و ملائکہ کو دینا بعید نہین
پس واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کی خبر و اطلاع نہ دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نص قطعی الدلالۃ سے
ثابت نہین اور نہ اجماع علماء کا اس بارہ مین ہے اور **انموذج اللبیب** جلال الدین سیوطی رح کے حوالہ سے اوپر
یہ گذر چکا ہے اوتي صلى الله عليه وسلم علم كل شئ الا الخمس التي في آية ان الله عنده علم الساعة
وقيل ويتها ايضا وامر بكتمها والخلاف في الروح ايضاً اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
امور خمسہ و روح کا علم دئے جانے مین اختلاف ثابت ہے بعض کے نزدیک یہ ہے کہ آپکو ان امور کا علم بھی دیا گیا اور
بعض کے نزدیک یہ کہ نہین دیا گیا ایسی ہی اوپر تاویلات امام ابی منصور رح تحت مفاتیح الغیب خمس کے سے
یہ گذر چکا ہے ورسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم ذلك الا في حق الساعة فانه لا يطلع عليها
احدا الا ان يقال بان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يؤذن له بان تكلم ولا القول بشئ
الا من جهة الوحي من السماء اس سے بھی وہی اختلاف ہونا واضح ہے کہ وقت وقوع قیامت کا علم بعض
کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک دیا گیا ہے لیکن آپکو وقت وقوع قیامت
و باقی امور خمسہ کے کہنے کا اذن اپنی امت سے بغیر وحی سماوی کے نہین دیا گیا پس یہ تمام اقوال اُن علماء کے
ہین جو قائل ہین کہ وقت وقوع قیامت کا علم اور باقی امور خمسہ کا علم بھی دیا گیا ہے گو بعض دوسرے اسکے
مخالف ہین ہمارے واسطے اس مثبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سند ہین اگر یہ نص قطعی الدلالۃ اور اجماع
معتبر و عقائد اہل سنت و جماعت کے یہ خلاف ہوتا تو علماء نامور اہلسنت و جماعت ہرگز اسکے قائل و مجوز نہ ہوتے
پس میانجی **راندیری** نے جو حدیث نبوی بروایت جابر رض جسمین یہ ہے وانما علمها عند الله بغیر سند
و بلا حوالہ کتاب معتبر کے ذکر کی معلوم نہین حوالہ کیون ترک کیا اسمین دلالت اس امر پر قطعاً یا ظناً بظن غالب ہونا
مسلم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم وقت وقوع قیامت کا نہ تھا قیامت کا علم اللہ تعالی کے نزدیک ہونا

مفاتیح کو جانتا ہی اور وہ لوگ بہی جانتی ہین کہ جنکو اللہ تعالیٰ اطلاع دیتا ہی کہ وہ صفی و خلیل و حبیب و ولی
ہین اس سی دوسرونکو بہی مفاتیح الغیب پر اطلاع ہونا واضح ہی اور پر بحوالہ شرح قصیدہ بردہ گذر چکا ہی والمراد ان
بعض علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم اللوح والقلم الذی یطلع علیہ المخلوق فخرجت ہذہ الامور
الخمسۃ علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا الا بعد ان اعلم بہذہ الامور اسکے آخر
کی عبارت سی بہی یہی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سی جب تشریف لیگئی کہ اللہ تعالیٰ نی آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان امور خمسہ کی خبر دیدی تہی جیسا کہ عبارت شنوانی سی ثابت ہی پس امور خمسہ کا کل
شیء مین داخل ہونا تصریح اقوال ان علما سی بہی واضح ہی اور عینی شرح بخاری کی عبارت جو راقم نی فتوی
اولی مین نقل کی تہی جس سی ان پانچ چیزون کی مدعی علم کا کاذب ہونا باین شرط بقول امام قرطبی ثابت ہی کہ
ان پانچ چیزونکی علم کو مستند و منسوب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف نکری جس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف ان پانچ چیزونکی علم کو مستند و منسوب کری تو کاذب نہین ہی جس سی ہر عاقل
جان سکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزونکا علم حاصل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بتانا نہین کذب و دروغ نہین ہی سچ ہی اس مضمون کی عبارت کو رامپوری نے چہوڑ دیا ہی عبارت راقم نی اوپر
عنقریب ذکر کی ہی پس یہ قول امام قرطبی تسلیم امام عینی بہی سند اسی امر کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ
چیزونکا علم تہا پس کل شیء مین یہ پانچ چیزین بہی داخل ہین **تفسیر احمدی** مطبوعہ بمبئی صفحہ ۶۰ مین اول
تو مفاتیح الغیب خمس کی بارہ مین دوسری اقوال ذکر کئی ہین پہر یہ فرمایا ہی ولك ان تقول ان علم ہذہ الخمسۃ
وان کان لا یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ تعالیٰ
ان اللہ علیم خبیر علی ان الخبیر بمعنی المخبر اس سی واضح ہی کہ بقرینہ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیم خبیر کہ
لفظ خبیر کی معنے مخبر کی ہین ان امور خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ جس اپنی محبوب و اولیا کو چاہی دیدی تو جائز ہی الغرض
وقت قیام ساعت وغیرہ کا علم ندینا یقینا و جزما اور ندینی کا مجمع علیہ ہونا ہرگز ثابت نہین جیسا کہ اوپر عنقریب
بحوالہ شرح صدور جلال الدین کی گذر چکا ہی کہ بعض علما کا یہی مذہب ہی کہ روح و وقت قیام الساعہ کا علم
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نی امت کو اطلاع دینی کا
حکم ندیا اور پر تفسیر کبیر جلد ثامن صفحہ ۳۳ کی حوالہ سی گذر چکا ہی فلا یظہر علی غیبہ سی مراد وقت وقوع قیامت ہی اور
اسکی خبر دینی کی تصریح اس قول مین کی قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیامۃ وکیف

ایسی مغفرت کا ذکر نہین اہلسنت وجماعت اونکو بہی اسی پر محمول کرتے ہین کہ یہان بہی یہی مراد ہے کہ اوسکی مغفرت
تحت مشیت ہے آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک کے قرینہ سے ایسی آیات واحادیث
تمسکات راندیری سمجہنا بقرینہ الا من ارتضی من رسول اور بقرینہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
کیون جایز نہین ہے اس حجابکو رفع پر برہان ساطع اور دلیل قاطع قائم کرنا راندیری اور اونکے مقتداؤن و
تابعین وموافقین کو ضرور ہے پس آیات واحادیث تمسکات راندیری قابل استدلال ہونا مسلم نہین اگر قول علما
پیش کرین کہ جنسے یہ ثابت ہو کہ ان آیات واحادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وقت وقوع قیامت ونحوہ
کا علم نہونا ثابت ہے تو ہم کہینگے جیسے یہ طائفہ علمار کا علم نہونا اس سے ثابت کرتا ہے دوسرا طائفہ علم نہونے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلم نہین رکھتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت وقوع قیامت ونحوہ کا علم ہونا جانتا
ہے جب ان دو طائفہ کے اقوال مین تعارض ہوا اور اختلاف اس مسئلہ مین ہوا تو اون آیات واحادیث کی دلالت
عدم علم پر جزما ویقینا نرہی اور نہ نافین کے قول کو مثبتین علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح ہونا مسلم ہے پس
نقل اقوال علمار راندیری کو مفید اور ہمکو مضر نہین اور منقبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی اثبات علم غیوب
مین ہے کیونکہ اسمار کل اشیار آدم علیہ السلام کو سکہائے جو ملائکہ سے غیب تہے اور آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے
ملائکہ سے اون اشیار کے اسمار کا سوال کیا اور اونکو اونکا علم نہ تہا تو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ کیا
جب اشیا کے نام جاننے مین وصف کمال نہوتا تو اسکو سبب سجدہ اللہ تعالی کیون ٹھہراتا اور غیب دانی وصف کمال
نہوتی تو حضرت موسی رسول جلیل القدر علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس یہ علم سیکہنے کو اللہ تعالی کیون
بہیجتا جب ایسے امور کا علم غیب وصف کمال ہوا تو علم وقت وقوع قیامت ونحوہ وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حقمین کیون نہین ہوسکتا ہے پس چونکہ ایسی غیب دانی وصف کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین بہلو رتمیز
شرک وکفر ہرگز نہین ہے ورنہ علمار اہلسنت کیون اسکے مجوز ہوتے تو ہمکو اسی قول علمار کو کہ وقت وقوع قیامت ونحوہ کا
بہی علم تہا قائل ومجوز ہونا اولی اور انسب ہے اور تقاضائے محبت وتکریم بہی ہے نہ وہ جو میانجی راندیری عبارات مین
قطع وبرید کرکے اور غیر محمل پر اونکو حمل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم علم مین کوشش بلیغ کرتے ہین پس
میانجی راندیری جس سالبہ جزئیہ کو صادق بتاتے ہین اوسکے صدق جزما ویقینا مین جب کلام ہے تو وہ صدق معتبر نہین
پہر سالبہ جزئیہ کا صادق ہونا معتبر نہین اور مسلم نہین تو موجبہ کلیہ کی نقیض پائے جائیگا ادعا بلا دلیل ہوا اور
موجبہ کلیہ کا صدق باطل نہوا اور جو ابلہ فریبی کرنا چاہی تہی کہ بیوقوف نادان دہوکہ کہا وین کہ کل شیء

اس سے ثابت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسیکو خصوصًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح
کی اطلاع نہ دی ہاں اس سے اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ آپنے اوس سے اطلاع امت کو یا وجود سوال کے نہ دی عدم اطلاع امت کو
مستلزم عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہے اور عدم استلزام رانديری صاحب کو ہے تو استلزام پر دلیل
قاطع و برہان ساطع قایم کرین ایسے ہی حدیث ما المسؤل عنہا باعلم من السائل سے نفی علم وقت وقوع
قیامت من جمیع الوجوہ مسلم نہیں کیون جایز نہیں کہ بعض وجوہ علم کی نفی مراد لی ہو اور چونکہ اطلاع کا اذن آپکو نہ تھا
اسلئے اس عبارت مبہم مین اوسکو بیان کیا ہو اور یہ ایک قسم کا توریہ ہے مکلفین پر خوف باقی رکھنے کو کیا ہو جیسے دجال
کے حق مین ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ فرمایا **مرقاۃ** جلد پانچوین صـ ۱۹۳ مین ہے فما وجہ قولہ وانا فیکم قلت
انما سلك هذا المسلك من التوریۃ لابقاء الخوف علی المکلفین من فتنۃ واللجاء الی اللہ من شرہ
دجال کا خوف وقت وقوع قیامت سے کم ہے جب کم مین توریہ فرمایا تو زیادہ مین بطریق اولی توریہ فرمانا درست ہوا
ہجرت کی رات کی صبح کو حضرت علی رض سے کفار نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلعم کہان ہین حضرت علی رض نے کہا مین نہین جانتا
مرقاۃ ج ۵ صـ ۴۷۹ مین ہے (قال) ای علی من کمال عقلہ لا ادری وھو اما حقیقۃ او توریۃ اس سے بطور توریہ کے
لا ادری حضرت علی رض کا فرمانا ثابت ہے پس جب توریہ کا احتمال ہے بقرائن مذکورہ تو استدلال باطل ہے اور ایسے ہی آیت
اکاد اخفیہا اور آیت انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ھو مین دلالت اسپر کہ خصوصًا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہی اخفاء وقت وقوع قیامت اللہ تعالیٰ کی مراد ہو مسلم نہیں کیون جایز نہیں ہے کہ سوای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و سوای محبین واصفیاء و اولیاء مراد ہون گو بظاہر مفہوم عموم ہو جیسے رانديری صاحب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے غیوب دانی کی نسبت اون احادیث و عبارات کو جنسے عموم باعتبار لفظ کے معلوم ہوتا ہے عموم مراد
نہین لیتے اور ظاہری حقیقی معنی کا بلا وجہ و بلا برہان انکار کرتے ہین ایسے آیات و احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو مخصوص کر کے دوسرون پر محمول کیون نہین کرتے اور آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
مین اللہ تعالیٰ نے رسول مرتضی اور آیت لا یطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ الآیۃ مین بعض
رسل مجتبی کو استثنا کر لیا ہے ان دونون آیتون کے قرینہ سے جن آیات و احادیث مین استثنا بظاہر واقع نہین فی الواقع اونمین
استثنا کیون نہین مانتے اور جیسے آیات وعیدیہ جو حق مین مؤمنین فاسقین کے وارد ہین کہ بعض اونکے مین استثنا ریا
مثل استثنا نازل ہے اور اکثر مین استثنا نہین اور اوسکے مثل نہین جیسے ان اللہ لا یغفر ان یشرك بہ ویغفر ما
دون ذلك لمن یشاء سے غیر کافر کے مغفرت ذنوب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہونا ثابت ہے اور بہت سی آیات مین

تنکر مٹی و درخت کی بہی اوسمین داخل ہین پہر انکار رانڈیری کا مکابرہ صرف و عناد و بحت ہی اسلئی میان
رانڈیری نی یہ چالاکی کی کہ درمیان کی عبارت کو ہی اوڑادیا تاکہ ادعاء سابق کا بطلان واضح ہنو اور نیز
تخصیص بلا مخصص رانڈیری کی اول اقوال مین جو گذر چکی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم ماکان ومایکون کو منحصر
امور دینیہ مین کیا ہی اور بعض اقوال علماء مین جو امور دینیہ کی تصریح کہین دیکہلی تو انہی بعض اقوال کو دلیل انحصار
ٹہہرادیا اور اقوال عامہ کو اوس بعض اقوال علماء سے بلکہ احادیث عامہ کا ہی مخصص بنادیا اس تمام کا بطلان اس سی ہوگیا
آپکی غیب دانی نہ منحصر امور دینیہ مین ہی اور نہ بعض اقوال علماء اوسکی مخصص ہوسکتی ہین اور نہ اون علماء کی غرض
تخصیص اور نہ وہ بلا دلیل مخصص تخصیص کر سکتی ہین خصوصًا ہماری امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک عام کا اجراء
اپنی عموم پر جاری رہنا جہانتک ممکن اولی ہی ہونا اور عام کو خاص پر محمول نکرنا اوپر معلوم ہوچکا ہی جسکو یہ ظاہر
مذہب امام کا معلوم ہی اور اوس سی غفلت و ذہول نہین ہی اور وہ مقلد امام صاحب کا ہی تو وہ ہرگز احادیث
عامہ بلا دلیل قطعی مخصوص نجانیگا اور کسی عالم محقق کی قول سی اوسکی تخصیص کا خیال نکریگا اور بلا برہان
ظاہری معنی عام سی انحراف نکریگا اور نہ کسی عالم محقق حنفی کی قول کی یہ مراد خلاف عموم ظاہری معنی کے
لیگا ہان رانڈیری صاحب جو مرض تنقیص و فور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مبتلی ہین اونکا
اور اونکی اس امر مین مقتداؤن و موافقین کا یہ کام ہی مگر یہ اونہین تک ہی اونکے ایسی قول کو مبین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شل بول جاتی ہین علامہ علی قاری رح کی قول مین لابد من التقیید الذی ذکرنا
اذ لا یصح اطلاق الجمیع دیکہکر ظاہری عموم مراد ہونیکی دلیل قاطع و برہان ساطع بنالی اور حدیث
ترمذی جلد ثانی صـ۱۵۶ مین جو یہ ہی قلت انی لا ادری فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردہا
بین ثدیی فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور اوسکی حاشیہ پر اسی صفحہ کی جو یہ نسخہ ہی فتجلی لی کل شیٔ
راقم نی اپنی عبارت مین نقل کر کی یہ لکہا تہا کہ اس سی یہ واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین
المشرق والمغرب و علم ہر شی ہر چیز کا آخر مین اللہ تعالی نی دیدیا تہا پس اگر شخص مذکور فی السؤال ہر جزئی کا
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا ماموں تمام عیب پر ہونا اور کوئی جزئی آپکی احاطہ علم کی
باہر نہ ہونا اون امور جزئیات و کلیات کی نسبت کہتا ہی کہ جسکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت و جماعت
و احادیث و تفاسیر سی ثابت ہی تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت و جماعت سی معلوم نہین ہوتی ہی بنا بر
عبارات مذکورۂ بالاکی لیکن یہ تمام معلومات الہیہ کا احاطہ نہین ہی کیونکہ معلومات الہیہ فقط جزئیات و کلیات

کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر مین اللہ تعالی نے ندی باطل ہوگئی **قولہ** جناب من یہان معنی ظاہری مراد نہین ہے جو ملا علی قاریؒ نے فعلمت مافی السموٰت والارض کی شرح مین اسطرح لکھا ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرھا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ بہ علیہ اور دوسرے معنی اسطرح بیان کئے ہین ویمکن ان یراد بالسموٰت الجھۃ العلیا ایضا وبالارض الجھۃ السفلی فیشتمل الجمیع لکن لا بد من التقیید الذی ذکرنا اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاھر اور دوسرے مقام مین اسطرح رقم فرماتے ہین (فتجلی) ای انکشف وظھر لی (کل شیئ) ای مما اذن اللہ تعالی فی ظھورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونون مقامونمین شارح کی تقییدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان ظاہری معنی مراد نہین ہے **اقول** **راندیری صاحب** نے پوری عبارت مرقاۃ کی نقل نہین کی مرقاۃ جلد اول صفحہ ۴۶۳ کی عبارت پوری کا اول و آخر ذکر کرکے درمیان کی عبارت چھوڑکے کہدیا کہ دوسری معنی اسطرح بیان کئے ہین اب پوری عبارت نقل کیجاتی ہے اوسکو منصفین دیکھین وہ یہ ہے یعنی ما اعلمہ اللہ تعالی مما فیہما من الملائکۃ والاشجار وغیرھا بل ما فوقھا وھو سعۃ علمہ الذی فتح اللہ بہ علیہ وقال ابن حجر ای جمیع الکائنات التی فی السموٰت وما فوقھا کما یستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس ای جمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتھا کما افادہ اخبارہ علیہ السلام من الثور والحوت الذی علیھما الارضون کلھا اھ ویمکن ان یراد بالسموٰت الجھۃ العلیا وبالارض الجھۃ السفلی فیشمل الجمیع لکن لا بد من التقیید الذی ذکرناہ اذ لا یصح اطلاق الجمیع کما ھو الظاھر اس پوری عبارت مین سے **راندیری صاحب** نے بیچ کی عبارت قول علامہ ابن حجرؒ جسکو بطور سند کے علامہ علی قاریؒ نے ذکر کیا تھا جس سے ثابت ہے کہ جمیع کائنات تمام آسمان اور ما فوق آسمانونکا اور جمیع کائنات تمام زمینون اور ما تحت کے بیل و مچھلی کل کو اپنے جاننا اسکو **راندیری صاحب** نے اسواسطے ترک کردیا کہ **راندیری صاحب** اپنے قول شل بول مین گھانس پھونس وکنکر مٹی پتی درخت کا نجاننا بیان کرچکے ہین اور اس عبارت درمیانی مین تصریح جمیع ما فی الارضین السبع واونکے ما تحت بیل و مچھلی کے بھی جاننے کی موجود ہے جس سے ہر ذی عقل منصف جان سکتا ہے کہ **راندیری** کا ادعا گھانس پھونس کنکر مٹی نجاننے کا باطل ہے کیونکہ جب جمیع اون چیزونکو کہ ساتون زمین و ما تحت اونکے مین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا تو **راندیری** کی گھانس پھونس

واضح ہو کہ اون تمام جزئیات وکلیات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکا قائل ہوں کہ جن تمام
جزئیات وکلیات کا علم آپکو حاصل ہونا تفاسیر واحادیث اور اقوال علماء اہلسنت وجماعت سے ثابت ہے
اور ان امور کا علم آپکو اللہ تعالی کے اعلام سے ہونیکا مصرح اس قول سے ہے کہ (اللہ نے دیدیا تھا) پھر راقم کے کونسے
قول کے مخالف عبارت علامہ علی قاری رح کی ہے جو میانجی راندیری فرماتے ہین کہ یہان ظاہری معنی مراد نہین
ہین اور ظاہری معنی مراد ہونے پر علامہ علی قاری رح کے قول کو پیش کرتے ہین اور وہ عبارت علامہ کی ذکر کرتے ہین
جس سے راقم کی کہی ہوئی سے آپکو زیادہ علم کا حصول ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میان راندیری راقم
کے مطلب کو ہی سمجھتے نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنقیص علم کے دہن مین اناپ شناپ کہے چلے جاتے ہین
علامہ علی قاری کی تقیید راقم کے کونسے قول کے مخالف ہے اور یہان بلا تقیید اعلام اللہ تعالی جمیع
کا اطلاق اس مقام مین راقم نے کہان کیا ہے جو میانجی راندیری لابد من التقیید الذی ذکرناہ
اذ لا یصح اطلاق الجمیع کو ظاہری معنی مراد نہونیکی دلیل بتاتے ہین پھر معلوم نہین کہ راندیری صاحب
علامہ علی قاری رح کے قول مذکور اذ لابد من التقیید الخ کو ہی دلیل بتاتے ہین اپنے ذہن مین یا کسی اور جملہ کو
ظنا تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسی کو دلیل بتاتے ہونگے پھر معلوم نہین کہ لابد من التقیید سے تقیید بمعنی ما اعلمہ
مما فیہما الخ ہی مراد لیتے ہین یا اور کوئی تقیید پھر معلوم نہین لابد مین ذکر تقیید کی دلیل انہ لا یصح سے
کیا خیال فرماتے ہونگے آیا یہ مراد کہ معنی جمیع صحیح ہین لیکن لفظ جمیع کا اطلاق درست نہین ہے بلا تقیید ذکر
کرنیکے اور مع التقیید اطلاق جمیع کا درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارہ مین یا یہ مراد کہ
معنے بھی صحیح نہین جب یہ مراد ہے تو اطلاق جمیع کی قید نے کیا فائدہ دیا جبکہ اطلاق لفظ جمیع ہو یا یہ کہ مطلقا
اعتقاد کہ خواہ خدا تعالی اعلام کرے یا نکرے آپ مافی السموات والارض جانتے ہین درست نہین ہے تو
یہ ہماری نسبت بحث سے خارج ہے کیونکہ ہماری کونسی قول سے مطلقا خواہ اعلام الہی ہو یا نہو جاننے کا اعتقاد کرنا
ثابت ہے پھر معلوم نہین کونسے جمیع کو بلا ذکر تقیید غیر صحیح فرماتے ہین آیا وہ جمیع جو علامہ ابن حجر کے قول مین واقع
ہے جسکو میان راندیری نے چھوڑدیا ہے یا وہ جو یمکن کہنے کے بعد اپنے قول مین (فیشمل الجمیع) علامہ علی
قاری فرماتے ہین علامہ ابن حجر کے جمیع کے اطلاق کو قول بلا ذکر تقیید اگر غیر صحیح فرماتے تو اونکا ذکر کرکے فرماتے بعد ذکر
اپنے معنے کے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے معنی ذکر کرنیکے بعد جو جمیع فرمایا ہے اوسمین ہی تقیید کے ذکر لابدی ہونا فرماتے ہین
تاکہ معلوم ہوجاوے کہ جب سموات وارض سے جہت علیا وسفلی مراد لی تو بعض امور جو غیر خفیہ ہین جنکے جاننے کا طریقہ

دنیاویہ و مغیبات زمین و آسمان ہی نہیں ہین آیت اعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون کی تحت مین حاشیۃ
الشہاب علی البیضاوی مین طیبی سی نقل کیا ہی لان معلوماتہ تعالیٰ لانہایۃ لہا وغیب السموات
والارض ومایبدونہ ویکتمونہ قطرۃ منہا الغرض دنیا و آخرت کی تمام جزئیات غائبہ کو جاننا بھی تمام
معلومات الٰہیہ کا احاطہ کرنا نہیں ہی ان جزئیات غائبہ دنیا و آخرت کا جاننا بعض غیوب کا جاننا ہی اسکی جاننی کو جو
کوئی تمام معلومات الٰہیہ کا جاننا قرار دی تو اوسکی بہت بڑی خطا ہی کہ معلومات الٰہیہ کو اوسنی بہت کم قرار دیا یہ البتہ
موافق اہلسنت وجماعت کی نہوگا اس تمام تقریر کو راقم کی منصفین ملاحظہ فرماوین **رانديری صاحب**
نی راقم کی اس قول پوری مین سی فقط راقم کی اس قول تک کہ (علم کل شی آخر مین اللہ تعالیٰ نی دیدیا تھا)
قولہ کہنی کی بعد نقل کیا اور اوسکی بعد یہ قول کہا کہ (جناب من یہان معنی ظاہری مراد نہین ملا علی قاری رح نی
فعلمت ما فی السموات والارض الخ) شروع کر دیا کیا ملا علی قاری رح کی اس قول سی جو رانديری نی نقل
کیا ہی یہ قول راقم کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق والمغرب وعلم ہر شی کا آخر مین اللہ تعالیٰ
نی دیدیا تہا) رد ہوتا کوئی ذی شعور منصف خیال کر سکتا ہی ملا علی قاری رح کی قول کی کونسی جملہ سی یہ ثابت ہی کہ
علم ما بین المشرق والمغرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نی اور علم ہر شی کا آخر مین ندیا تہا اول رانديری
نی یہ ثابت کر لیا ہوتا پہر ایسا کہا ہوتا یا بعد نقل قول علامہ علی قاری رح کی کسی جملہ سی یہ مطلب ہونا ثابت کیا ہوتا کہ
ما بین المشرق والمغرب وہر شی کا علم اللہ تعالیٰ نی ندیا تہا پہر یہ کہا ہوتا کہ معنی ظاہری مراد نہین ہین علامہ علی قاری رح
کا یہ قول ما اعلمہ اللہ ما فیہما الخ اسکی مخالف کہان ہی کہ اللہ تعالیٰ نی علم ما بین المشرق والمغرب دیدیا بلکہ علامہ
علی قاری رح کی قول سی تو اس سی زائد کا ثبوت ہی کیونکہ ما اعلمہ اللہ ما فیہما الخ سی واضح ہی کہ جو کچھ آسمانون اور
زمینون کی درمیان ملائکہ و درخت وغیر ما ہین بلکہ جو کچھ آسمانون کی ما فوق ہی سب کا علم اللہ تعالیٰ نی دیدیا ما بین المشرق
والمغرب سی آسمانون کی درمیان و ما فوق کی چیزون اور زمینون کی درمیان کی اور تحت کی چیزونکا جاننا واضح نہ تہا
علامہ علی قاری رح کی عبارت سی تو بہی واضح ہو گیا اور راقم کی اس کہنی سی کہ ما بین المشرق کا علم اللہ تعالیٰ نی
دیدیا تہا اور زائد کا ثبوت ہو گیا اور راقم کی تقریر مین جو یہ ہی کہ (اگر شخص مذکور فی السوال ہر جزئی کا علم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا اور آپکا ماسوی تمام غیوب پر ہونا اور کوئی چیز آپکی علم سی باہر
وخارج ہونا اون امور جزئیات وکلیات کی نسبت کہتا ہی کہ جنکا علم ہونا ان ادلہ اقوال علماء اہلسنت و
جماعت واحادیث وتفاسیر سی ثابت ہی تو اوسمین کوئی مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت نہین ہی اس سی

واضح

انشاء اللہ تعالی پیش کرسکتے ہین قیامت تک اور حدیث نبوی کا مخصص حدیث نبوی یا اجماع ہی ہوسکتا ہی کسی
مقلد حنفی کا قول اور مذہب ہمارے امام صاحب علیہ الرحمہ کا اجراء العام علی عمومہ دلی ہونا واضح ہی تو قول علی
قاری رح کو کیونکر تقیید حدیث کہہ سکتے ہین اور پہر قول علی قاری رح سے یہ نہ معلوم ہوا کہ ہماری کہی ہوئی سے زیادہ
علم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نا ثابت ہو بہر ظاہری معنی مراد نہونیکی کیا معنی اور اس دوسری مقام مین
جو یہ فرماتی ہین **علامہ علی قاری** رح **مرقاۃ** کی جلد اول صفحہ ۴۷۵ مین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی
(کل شئی) ای مما اذن اللہ فی ظہورہ لی من العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا او مما یختص بہ
الملاء الاعلی یہ عبارت **راندیری** کی قول مین گذر چکی ہی معلوم نہین میان **راندیری** اسکو مقید کیونکر
خیال کرتی ہین کل شئی کی تفسیر مین مما اذن اللہ فی ظہورہ لی بیان فرماکر اسکا بیان من العوالم العلویۃ
والسفلیۃ مطلقا اول فرماتی ہین پہر مما یختص بہ الملاء الاعلی فرماتی ہین راقم ذہر شئی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ کا دیدینا جو کہا تہا وہ کل شئی کا ترجمہ ہی اور اللہ تعالی کی دیدینی سی واضح ہی کہ اللہ تعالی نی ہی ہر شئی کی علم کا
اظہار آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کیا اور کل شئی کا ظہور اللہ تعالی کی ہی اذن سی ہوا علامہ علی قاری رح نی اشیاء
ظاہرہ کو بیان مین العوالم العلویۃ والسفلیۃ مطلقا فرمایا جس سی تمام عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا کا ظہور آپ پر ثابت
ہی تمام وجمیع عوالم علویہ وسفلیہ اسواسطی لئی گئی کہ العوالم جمع محلی باللام ہی اور یہان عہد ہونا مسلم نہین ہی اور استغراق
متعذر نہین پس استغراق ہی متیقن ہی پس جمیع وکل عوالم علویہ وسفلیہ کی ظہور کا اذن آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیواسطی ہونا علامہ علی قاری رح کی ہی قول سی ثابت ہوا پہر یہان جمیع عوالم علویہ وسفلیہ مطلقا علامہ علی قاری رح کے
قول مین موجب ثبوت انحصار کا فقط انہین عوالم مین ہونا مسلم نہین کل شئی کی تفسیر مین یہ ذکر کردینا انحصار کو
نہین چاہتا ہی کل شئی کا عموم اسی کو چاہتا ہی کہ تمام جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کو شامل ہو اور کوئی مخصص
قائم نہین اور ہماری امام صاحب رح کا قاعدہ جو ظاہر مذہب سی ثابت ہی کہ اجراء العام علی عمومہ وعدم الحمل علی الخصوص
بہی اسی کا مقتضی ہی پس ہم مقلدین حنفیہ کو عوالم علویہ وسفلیہ یا اختصام ملائکہ ہی مین ہی منحصر کردینا کیونکر گنجائش
رکھتا ہی اور نہ علامہ علی قاری کی قول سی اس تقیید وانحصار کا ثبوت مسلم ثانی اسقدر مسلم کہ کل شئی سی یہ مراد بہی ہو
جو علامہ نی بیان کی جایز ہی نہ یہ کہ اسکی سوا نا جائز پس قول **راندیری** کہ ظاہر معنی مراد نہین ہرگز علامہ علی
قاری رح کی قول سی ثابت ہونا مسلم نہین ہی **راندیری صاحب** کو اسپر اقامت برہان ضرور ہی **مرقاۃ**
جلد پانچوین صفحہ ۲۳ مین یہ عبارت علامہ علی قاری رح ناقلا عن العسقلانی ہی دل ذلك علی انہ اخبر فی

عامہ ہی اور ہر کس و ناکس کو حاصل ہی کہ وہ حس ہی اوسمین اعلام خاص خدا تعالی کی حاجت نہین ہے
وہی طریقہ عامہ جو ہر ایک کیواسطی دیا گیا ہی کافی ہی اون امور غیر خفیہ کی علم کی حصول کیواسطی اور اون امور غیر خفیہ حسی
حاصلہ بالحس کا ہی حصول آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حقمین مانا جاوی تو اسکا فیض خاص خداوند
سی حاصل ہونا اور اوسپر یہ مترتب فرمانا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعلمت الخ جس سی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہی مستقیم نہین اور یہ جمیع نہین کیونکہ جمیع جب ہون کہ امور خفیہ ہی
تمام جو جو جہت علیا و سفلی مین ہین اسکی ساتہ مضموم ہون اور اسکا سمجہنا موقوف ہی اسپر کہ یہ کہا جاوی کہ یہ
اعلام خاص الہی سی ہی حاصل ہوئی ہین اور اعلام الہی خاص سی امور خفیہ ہی حاصل ہونگی جنکی حق مین
فعلمت مستقیم ہی کیونکہ غیر خفیہ کی علم کا طریقہ عامہ سی ہی حاصل ہوجاتی ہین اسواسطی تقیید اعلام کا ذکر ان
معنی ثانی بیان کیکی ہوئی علامہ علی قاری مین ضرور ہی تاکہ جمیع کا اطلاق صحیح ہوجائی پس اس معنی کا ہی
احتمال ہی راندیری کو ان معنی کی رفع پر برہان قایم کرنا ضرور ہی جب یہ احتمال باطل بالبرہان نہوا تو پہر
میانجی راندیری صاحب اس قول علامہ علی قاری رح از لابد من التقیید کی ظاہری معنی مراد
ہونی سی جو آپکا مدعی ہی کیا علاقہ ہی ذرا ان تمام امور کی جوابات بالتفصیل بیان فرمائی اور امور خفیہ کا حصول باعلام
خاص تعلیم خاص پر موقوف ہی جب ہی تو آیت سورۂ جمعہ ویتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ
مین بعد ذکر تلاوت کی تعلیم الکتاب کا ذکر فرمایا اور خود علامہ علی قاری شرح شفا جلد ثانی کی صفحہ ۵۵ مین و
یعلمھم الکتاب کی تحت مین یہ فرماتی ہین ای احکامہ الخفیۃ وکمھو احکام خفیہ کو مفعول تعلیم کا علامہ
علی قاری رح فرماتی ہین جس سی واضح ہی کہ تعلیم سی قرآنمین اس محل سی مراد امور خفیہ کی تعلیم ہی ایسی ہی اعلام اللہ کی
مراد ہی تمام امور جہت علیا و سفلی کی امور خفیہ مراد ہون تو کیون ناجایز ہی پس میان راندیری کی اس تقریر و
تحریر کا ہی سفاہت و ابلہ فریبی سی صدور واضح ہی پہر جو راندیری نی یہ کہا کہ (اور دوسری مقام مین اسطرح
فرماتی ہین (فتجلی) ای انکشف وظہر لی کل شئ ای مما اذن اللہ فی ظہورہ من العوالم العلویۃ
والسفلیۃ مطلقا او ما یختص بہ الملاء الاعلی پس ان دونون مقامونمین شارح کی تقییدات سی معلوم
ہوتا ہی کہ یہان ظاہر معنی مراد نہین) پہلی محل کی تقیید کا حال معلوم ہوا اور اوسمین ایسا احتمال ظاہر ہوا کہ ظاہری
معنی مراد نہونیسی اوسکو کچہ علاقہ نہین اور یہ ہی معلوم ہوا کہ ہمنی جو علم ما بین المشرق والمغرب وعلم ہر شئی آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو ہونا دونون روایتون عام کی موافق کہا ہی جسکا کوئی مخصص راندیری نہ پیش کرسکی اور نہ

المعقولات ای الربوبیۃ والالوهیۃ ووفقنا لمعرفتهما وقیل التالی هو النبی صلی الله علیه وسلم
ویؤیده قول الطیبی ثم استشهد بالآیۃ یعنی کما ان الله اری ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام
ملکوت السمٰوٰت والارض وکشف له ذلک فتح الله علیّ ابواب الغیوب قیل الخلیل رأی الملکوت
اولاً ثم حصل له الایقان بوجود منشئها والحبیب رأی المنشئ ابتداء ثم علم مافی السمٰوٰت
والارض وبینهما بون بائن لانه شتان بین من ینتقل من المؤثر الی الاثر وعکسه اس سے واضح ہے
کہ آیۃ کذلک نری ابراهیم ملکوت السمٰوٰت والارض کی تلاوت کرنیوالا اللہ تبارک وتعالیٰ بعض علماء
کے قول میں ہے اس تقدیر پر کہ تلاوت آیت کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے معنی آیت کذلک نری ابراهیم الآیۃ کے علامہ
علی قاری رحمہ یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تمکو ہمنے احکام الدین وعجائب جو کچھ کہ مکنون
ہے آسمانوں اور زمینوں میں ہم دکھاتے ہیں ایسے ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السمٰوات دکھایا ہے اسمیں تصریح ہے کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام دین وعجائب مکنونات آسمانوں اور زمینوں کے بتائے اور ابراہیم علیہ السلام
کو ملکوت السمٰوات والارض بتائے میاں راندیری نے نری ابراهیم مضارع فی اللفظ ومعناه الماضی تک
عبارت نقل کرکے باقی عبارت اسی غرض سے جانکر چھوڑدی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو احکام دین وعجائب
مافی السمٰوٰت والارض دیکھنا نقل کرچکا اب آگے ابراہیم علیہ السلام کے حقمیں جو عبارت ارینا ابراهیم ملکوت
السمٰوات والارض آتا ہے اوس سے فقط ملکوت آسمانوں وزمینوں کا دیکھنا نہ عجائب مافی السمٰوات والارض کا دیکھنا
ہے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے ادنی طالب علم متوقد منصف جانتا ہے کہ آگے جو میں نے یعنے راندیری نے ابراہیم
علیہ السلام کو مشابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جمیع جزئیات ماکان ومایکون دیکھنے اور جاننے میں لازم آتا اور
اوسکا کوئی قائل نہوتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے نہ جاننے والے ثابت کرنیکا
دہوکہ دیا وہ دہوکہ نکلیگا اسلئے عبارت مذکورہ چہوڑدی لیکن بمقتضای دروغگو را حافظہ نباشد یہ خیال نہ کیا کہ
آیت کذلک نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض کو اور عبارت علامہ علی قاری رحمہ اللہ کی نزدیک یا
بہم ان کو جو راندیری نے نقل کی ہے دیکھکر ہی عاقل جان سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے وجاننے
میں اور ابراہیم علیہ السلام کے دیکھنے جاننے میں بہت بڑا فرق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا عجائب مافی السمٰوٰت
والارض کا ہے جس سے مکنونات فی السمٰوات والارض کا جو بمعنی غیب السمٰوات والارض کے ہے اور غیب السمٰوات
والارض کے جاننے سے یہ مطلب سمجھ لیا کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے تھے کوئی امر مانع نہیں ہے جیسے آیت

المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من المبدأ والمعاش والمعاد وتیسیر ایراد ذلک کلہ فی مجلس
واحد من خوارق العادۃ امر عظیم یہ عبارت اوپر مکرر مذکور ہو چکی ہی اس سی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا
واضح ہی اسکو علامہ علی قاری رح نی قبول فرمایا اس سی تمام سفاہات وابلہ فریبیان راندیری کی مردود و مطرود
ہو گئین اور تقیید وتخصیص کی بجلی ہو گئی یہان اطلاع بلا تقیید ہی موجود ہی اور کوئی قرینہ تخصیص موجود
نہین ہی جمیع احوال المخلوقات نص ہی ہماری مقصود کی اثبات کی اور راندیری کی مقصود کی ابطال مین
اور یہ قول مسلم علامہ علی قاری رح آخر ہی اول اقوال سی جو مرقاۃ سی گذری ہین شاید میان جی راندیری علامہ
علی قاری رح کی دونون قولونمین تناقض نہ بتاوین اگرچہ تناقض کیواسطی اتحاد زمانہ بہی شرط ہی اور سکی شرط انکو
سفاہت یا ابلہ فریبی سی پوشیدہ کرین **قولہ** ایضاً مشکوۃ شریف کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت
وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ہی پڑہا گیا تہا جسکے معنی ملا علی قاری اسطرح لکہتی
ہین وکذلک ای کما نریک یا محمد احکام الدین وعجائب ما فی السموات والارض نری ابراھیم
مضارع فی اللفظ معناہ الماضی پس اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ فعلمت ما بین المشرق والمغرب
سی ملکوت السموت والارض کا دیکہنا ہی اور اس دیکہنی مین تو حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی مشابہ ہین پس اگر ملکوت السموات والارض سی جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا دیکہنا اور جاننا لیا جاوی
تو لازم آتا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہی اسکی جاننی والی ہوی حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہی **اقول** وباللہ
التوفیق ہان **راندیری صاحب** یہان تو آپنی صرف ابلہ فریبی دیدہ ودانستہ کی ہی آیۃ مذکورہ یعنی وکذلک نری ابراھیم
ملکوت السموات والارض اسی حدیث مین مذکور ہی جسکا ٹکڑا فعلمت ما فی السموات والارض آپنی اول ذکر
کرکی علامہ علی قاری کی مرقاۃ جلد اول ص۴۶۳ کی عبارت اول وآخر نقل کی اور درمیان کی جس سی آپکی بعض ادعار
سابق کا ابطال ہوتا تہا جسکا ذکر اوپر عنقریب ہوا ہی ترک کردی اور بی سمجہی سوچی علامہ کی عبارت سی حدیث کو مقید
جان لینا جسکا ابطال واضح ہو گیا اب یہان اس محل مین ہی مضارع فی اللفظ معناہ الماضی کی بعد کی
عبارت حدیث مشکوۃ وشرح کی چہوڑ دی اپنی مدعی فاسد کا ابطال جانکر وہ عبارت ہم نقل کرتی مین سنئی (وتلاوۃ)
قیل التالی ھو اللہ تعالی (وکذلک) ای کما نریک یا محمد عجائب احکام الدین وعجائب ما فی السموات والارض
(نری ابراھیم) مضارع فی اللفظ ومعناہ الماضی والعدول لارادۃ حکایۃ الحال الماضیۃ استعجابا
واستغرابا ای اریناہ (ملکوت السموات والارض) وھو فعلوت من الملک وھو اعظم وھو عالم

کو جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ علم حاصل ہونیکا لزوم کس
طرح قائل ہوئے اور یہ بھی عجب کہ فعلمت مابین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض
لیتے ہین اور یہ مراد وکذلک ای کما نریک یا محمد احکام الدین وعجائب مافی السموات والارض نری الخ
عبارت علامہ علی قاری رح سے معلوم ہونا بیان کرتے ہین کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فعلمت مابین المشرق
والمغرب سے ملکوت السموات والارض کا دیکھنا ہے عجب سفاہت ہے یا ابلہ فریبی دیدہ دانستہ کہ عبارت علامہ علی قاری رح
مین تو عجائب مافی السموات والارض کا ذکر ہے جس سے ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام کا علم اور عامہ علوم
جزئی وکلی اور احاطہ انکا مراد ہونا شیخ کی عبارت سے واضح ہے پس جب راندیری کے قول سے جو یہ ثابت ہے کہ مراد
فعلمت مابین المشرق والمغرب سے مراد علم ملکوت السموات والارض ہے تو مابین المغرب والمشرق سے بھی عامہ علوم
کلی وجزئی واحاطہ ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام مراد ہوا نہ فقط ملکوت السموات والارض جو اس سے بہت ہی
کم ہے پس بلاشبہ یہ قول راندیری بھی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے **قولہ** ایضاً فتجلی لے کل شئ سے مراد ملکوت
السموات والارض کا ظاہر ہونا ہے کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے اب مین خانصاحب سے
پوچھتا ہون کہ فتجلی لے کل شئ ایا یہ مراد ہے کہ جو مصداق شئ کا ہے وہ آپ پر روشن ہوگیا جیسا کہ وہ مفہوم الفاظ کل شئ
کا ہے یا نہین اگر ہے تو لازم آیا کہ جمیع معلومات الٰہیہ ہین وہ بھی روشن ہوگئے تھے اسواسطے کہ یہ بھی ما صدق علیہ الشئ
ہے پس اس صورت مین مساوات علم باری ورسول مین ہوئے حالانکہ خود خانصاحب اسکا انکار کرچکے ہین اور اگر
نہین تو پھر تعمیم نہین رہی اور یہ دلیل مفید مدعٰی بھی نہین ہوئی **اقول** وباللہ التوفیق فتجلی لے کل
شئ سے مراد ملکوت السموات والارض لینا تحریف معنوی حدیث نبوی کی کرنا یا عام کی تخصیص جو نسخ عموم
ہے بلا دلیل کرنا اپنی طرف سے شرع نئی نکالنا ہے اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح کا اجرار العام علی
عمومہ ہے نہ حمل خاص پر باوجود امکان اجرار علی العموم پس یہ مخالفت ظاہر مذہب امام ابوحنیفہ رح سے راندیری
کی ہے جسکا بطلان منصفین کے نزدیک واضح ہے اور یہ بھی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے کہ عام کی تفسیر خاص کو بنایا ہے اور
ہر حدیث مین یہ وہم باطل کرلیا کہ اوسکی تفسیر دوسری حدیث ہوتی ہے کچھ ابہام واجمال کی قید میان راندیری
نہین لگاتے فتجلی لی کل شئ سے مراد جو میان راندیری دریافت کرتے ہین خوب بات ہے کہ ادعار علم دانی اور رد
کرنے اور مناظرہ مین خواہ مخواہ اڑنے اور سینگ کاٹکے بچھڑون مین ملنے کا ہے اور اونگلی کاٹکے شہیدون مین داخل ہونیکو تیار
شئ کی مراد معلوم نہین اور مصداق کا وقوف نہین اسیواسطے کہ میان راندیری یا تو بالکل تحقیقات علمار سے

انی اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا جاننا لے سکتے ہین اگر نہین لے سکتے ہین تو
میان راندیری خدا تعالی کو بہی کہدین کہ اعلم غیب السموات والارض سے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو
خدا تعالی کا جاننا ثابت نہین ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ہان میان راندیری یہ فریب بتویز فرما نکو شاید دیوین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے اور جاننے مکنونات مافی السموات والارض سے مراد غیب السموات والارض لینگے
تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آویگی تو اس فریب ہی کا جواب فتوی اولی مین جو عبارت حاشیہ شہاب سے لکہی
گئی ہے اور اس رسالہ مین بہی اوپر اسکا ذکر ہوا ہے اوس سے واضح ہے کہ غیب السموات والارض ومایبدون وکیتمون
ایک قطرہ ہے معلومات الہیہ سے پس فریب وہی مساوات کی باطل ہے پہر ذاتی وعرض قدیم وحادث مین مساوات
بتانا سفاہت وجہالت سے خالی نہین میانجی راندیری کو فتوی ثانیہ روانہ کیا تہا جسکے بعد تحریر راندیری کی
ہمارے پاس آئی اوسمین یعنے اس فتوی ثانیہ مین یہ عبارت ترجمہ فارسی **شیخ عبد الحق دہلوی** جو تحت حدیث فعلمت
مافی السموات والارض کے ہے لکہی تہی وہ آہے پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین بود کہ عبارت است از
حصول عامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آن اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت ہست درمیان این ہر دو رویت زیرا کہ
خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین دیدہ وحبیب ہرچہ در آسمان وزمین بود خالی از ذوات وصفات وظواہر
وبواطن ہمہ را دیدہ انتہی مختصرا اس عبارت کو میان راندیری نے اسیواسطے چہوڑ دیا اور اسکا جواب ندیا اور
گریز کی اور اسپر ایمان نہ لائے اس سے عامہ علوم جزئی وکلی کا حصول واحاطہ ثابت ہے اور یہ بہی ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے دیکہنے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے مین بہت بڑا فرق ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے تو فقط ملک آسمان وزمین ہی دیکہا اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ نے جو کچہ آسمان وزمین مین جو کوئی حال ذوات
وصفات وظواہر وبواطن کا تہا تمام کو دیکہا اور یہ راندیری کے مقصود فاسد کے بالکل خلاف ہے کیونکہ راندیری
تو جمیع کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کے علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا غیر جائز جانتے ہین اس
شبہ واہیہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام کو بہی ہوگا
اور اسکا کوئی قائل نہین وہ غیر جائز جانتا اور شبہ واہیہ اس عبارت شیخ کے مضمون سے باطل ہوجاتا ہے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم زیادہ ہوناکہ عامہ علوم کلی وجزئی واحاطہ علوم ذوات وصفات وظواہر وبواطن تمام
کا حاصل ہے اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم آسمان وزمین کا ہی ہے تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مساوات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان ہوئی پہر میان راندیری کی عقل نہ معلوم کہان گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سی قبل کل شی کی علم کی اطلاع آپکو دیدیگئی ادنی درجہ وغایت یہ کہ آخر مین اگر آپکو **ای رانڈیری صاحب**
فقط آخر مین دیدینی پر ہی اعتراض ہی اور کل شی کی علم دیدینی کی آپ قائل ہین تو چشم ما روشن ودل ماشاد ہم
قبول کرتی ہین آپکی خاطر سی کہ اوسکی خصوصیت نہین کہ آخر مین ہی دیا تہا نہ اس سی قبل ہی ہماری مقصود اصلی کا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شی کا علم حاصل تہا ثبوت ہی نہ خصوصیت حصول علم آخر مین پس آخر مین
ہی دینی کی بارہ مین ہمکو بحث کی حاجت نہین یہ تو بطور ارخاء عنان وتنزل کی کہا گیا ہی نہ یہ کہ یہی مقصود
اصلی ہی چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا کہ علما محققین وقت کون وحدوث روح مبارک قبل تعلق بجسم مبارک سی
آپکی عالم ماکان ومایکون ہونیکی قائل ہین اور آیت ماکنت تعلم انت الآیۃ سی عدم علم قبل کون روح مبارک
ہی مراد لیتی ہین اور بعد کون روح مبارک جسقدر امور حادث ہوئی تمام کو آپکی روح کا ملاحظہ فرمانا دیکھنا جاتا
فرماتی ہین اگر آپ کل شی کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا قبول کسیوقت مین ہی نہین کرتی فتجلی لی کل
شئ سی اوسکا ثبوت واضح ہی اور آپکی حیلی بمقابلہ اقوال علما وحدیث نبوی ہرگز قابل التفات نہین ہین **قولہ**
ایضا اخیر مین دیدیا تہا اس سی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اگر یہ دعوی کری کہ اللہ تعالی نی کل شی کا علم قبل نبوت کی دیدیا
تہا یا معراج مین دیا تہا وہ شخص خانصاحب کی نزدیک جہوٹا ہی **اقول** وباللہ التوفیق ہان **رانڈیری**
صاحب جب آپکو اسقدر بہی خبر نہین کہ کسی محل مین نفی علم کی ہو تو اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ وہان نفی
من کل الوجوہ علم کی نفی ہی بلکہ نفی علم دون علم کا بہی احتمال ہی ایک محل مین کسی چیز کی علم کی نفی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی حقمین معلوم ہو اور دوسری محل مین اوس چیز کی علم کا اثبات ہو تو اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ اون
دونون محل مین ایک محل سی جو ثابت ہی وہ جہوٹ ہی یا دونوںمین تناقض کیونکہ تغائر اعتباری ایسی موقع مین
کافی ہی **مرقاۃ** جلد اول صفحہ ۵ مین ہی وعن الامام احمد عن ابی امامۃ عن ابی ذر قلت یارسول اللہ
کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاثمائۃ وخمسۃ عشر
اس حدیث سی صراحۃ ثابت ہی کہ آپ فرماتی ہین گنتی انبیاء علیہم السلام کی ایک لاکہ چوبیس ہزار ہی جس سی واضح
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعداد کل انبیاء علیہم السلام کا علم تہا آیت (ولقد ارسلنا رسلا من قبلك
من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك) اس سی واضح ہی کہ تعداد کل انبیا علیہم السلام
کا علم نہ تہا کیونکہ جب قصہ وبیان خدا تعالی نی نہ کیا تو علم حاصل نہوا لیکن دونوںمین کسی عالم محقق نی
تناقض یا ایک سی دوسری کو جہوٹا نہ کیا اسی سبب سی کہ تغائر اعتباری یہان ممکن ہی اور ایک اعتبار سے

تا واقف ہی ہین یا دیدہ دانستہ فریب عوام کو دیتی ہین مراد شی و مصداق جو اہلسنت وجماعت کی نزدیک ہی بحوالہ محققین لکھدیا گیا اور بتا دیا گیا ہی کہ معلومات الٰہیہ تمام پر شی صادق نہین ممتنعات پر شی کا حکما رمعتزلہ کی مذہب مین ہی درست نہین ممکنات معدومہ پر صدق شی مذہب صدق اہلسنت وحنفیہ مین درست نہین فقط موجودات کو خواہ حال مین موجود ہون یا مآل مین اہلسنت وجماعت شی فرماتی ہین اگر میان **راندیری** معلومات الٰہیہ کو شی مین منحصر کرتی ہین تو خدا تعالی کی علم کو ممکنات معدومہ و ممتنعات ومایترتب علیہا بالفرض وجود کو خارج مانکر تنقیص علم خدا تعالی کرتی ہین جسکی شناعت ظاہر ہی اور ہم اہلسنت وجماعت کی اعتقاد مین تو معلومات الٰہیہ مین موجودات اور معدومات ممکنہ جو نہوئی ہونگی اور ممتنعات الوجود لذاتہا بہی داخل ہین اور ہمین سی فقط موجودات ذوات وصفات ظواہر وبواطن کا علم جو ہوئی ہین اور قیامت تک ہونگی اللہ تعالی نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تو اس سی مساوات علم باری وعلم رسول اللہ علیہ وسلم مین بتانا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی اور جب کل شی سی موجودات ہی مراد ہین اور وہی مصداق ہین تو تعمیم نہ ہنا چہ معنی وار داب دیکہیئی **راندیری صاحب** دلیل کا مفید مدعی ہونا ظاہر ہی لیکن اہل علم کی نزدیک نہ دیہاتی ان پڑہونکی نزدیک **قولہ** ایضا خانصاحب ترمذی کی حدیث کا حاصل اسطرح بیان فرماتی ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما بین المشرق والمغرب اور علم کل شی کا آخر مین اللہ تعالی نی دیدیا تہا اب مین پوچہتا ہون کہ آخر مین دیدیا تہا یہ کس عبارت کا حاصل ہی اگر آپکی پاس کوئی دلیل اسبات کی ہو کہ حدیث اختصام الملائکۃ کا واقعہ آخر وقت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا ہی تو بیان فرماوین **اقول** وباللہ التوفیق یہ کہنا **راندیری** کا کہ (خانصاحب حدیث ترمذی کا حاصل اسطرح فرماتی الخ) یہی نافہمی یا ابلہ فریبی معلوم ہوتی ہی میان **راندیری صاحب** آخر مین دیدینا ہی حدیث ترمذی کا حاصل فرماتی ہین عجب حال ہی میان **راندیری** کا میانجی صاحب ذرہ یہ تو فرمائی کہ آپنی کونسی دلیل سی یہ جان لیا اور کس قرینہ سی یہ پہچانا کہ یہ حاصل حدیث ترمذی کا ہی میان **راندیری صاحب** حاشیہ شنوانی کی عبارت جسکو آپنی ہی **راقم** کی قول مین نقل کیا ہی اوسمین قد ورد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیٔ ہی یا نہین پہر اوسکی بعد عینی شرح بخاری جلد اول ص ۳۳ کی عبارت جسکو آپنی اپنی مقصود کی مخالف دیکہکر چہوڑدیا جسکا ذکر اوپر ہوا **راقم** نی نقل کی ہی پہر اوسکی بعد حدیث ترمذی فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور فتجلی لی کل شی ذکر کرکی آخر مین علم ہر شی دیدینی کا ذکر کیا ہی پس یہ حاصل تمام عبارات ماسبق کا ہی نہ فقط حدیث ترمذی کا لم یخرج من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شی سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ موت

علم غیب ممکن ہی کیونکہ قطع نظر اس سی کہ حقیقت نبوت آپکی تمام انبیاء علیہم السلام سی مقدم ہی یہ کہا جاتا ہی کہ تمام انبیاء علیہم السلام قبل بعثت ہی اولیاء ہوتی ہین اور ولایت اونکی ولایت پر ہی ہوتی ہی اور اونکی ولایت قبل بعثت دیگر اولیاء کی ولایت سی قوی ہوتی ہی چنانچہ علامہ عبد العلی بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت بحث سنت صفحہ ۳۴۹ مین فرماتی ہین هذا تمام الكلام فيما بعد النبوة واما قبل فالتحقيق وعليه اهل الله من الصوفية الكرام انهم معصومون ايضا من الكبائر والصغائر عمدا كيف لا وهم انما يولدون على الولاية ولا يمر عليهم طرفة عين وهم غير مشاهدين لله تعالى وولايتهم قوية من ولاية الاولياء الذين ولايتهم ماخوذة من ولايتهم اسکے بعد راقم نے اسکا وہ مطلب جو ابھی اوپر گذرا ہی بطور اختصار بیان کرکے نفحات الانس مولانا جامی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۴۴۹ کی عبارت نقل کی کہ جس سی یہ ثابت ہی کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رح خواجہ عزیزان رح سی یہ فرماتی ہین کہ اولیاء اللہ تعالی کی نظر سی زمین غایب نہین مانند دستر خوان کی ہی اسکی بعد خواجہ رح خود فرماتی ہین اور مین کہتا ہون (یعنی حضرت خواجہ رح) کہ اولیاء اللہ کی نظر مین زمین مانند منہ ناخن کی ہی کوئی چیز اونکی نظر سی پوشیدہ نہین ہی اور یہہ یواقیت وجواہر امام عارف شعرانی کی جلد ثانی صفحہ ۳۰ کی وہ عبارت نقل کی کہ جسمین یہ مضمون ہی کہ اولیاء اللہ تعالی کو علم احوال آسمانونکا بسبب انجلاء مرآة قلوب کی حاصل ہو جاتا ہی اور کشف اونکو اہل جنت واہل نار کی احوال کا ہو جاتا ہی اور اولیاء اللہ تعالی کی منازل ومعارف واحوال کی عدد دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوی ہین ۲۴۸۹۹۹ ہر ولی کو اسقدر منازل مین نازل ہونا ضرور ہی اور ہر منزل مین علوم بیشمار کا خلعت عنایت ہوتا ہی پہر شرح عین العلم ملا علی قاری جلد اول صفحہ ۱ کی وہ عبارت نقل کی کہ جسکا مضمون یہ ہی کہ علم مکاشفہ سی مشاہدہ ہوتا ہی اون علوم کا جو غیر سی پوشیدہ ہین اور متعلق ہین اللہ تعالی کی وجود ذات وشہود صفات سی بیچ مکنونات ومصنوعات اللہ تعالی کی پہر راقم نے یہ نقل کیا کہ جب اولیاء اللہ کو یہ علوم حاصل ہوتی ہین اور انبیاء علیہم السلام کی ولایت اولیاء کرام کی ولایت سی قوی ہی تو اونکو بطریق اولی یہ علوم غیب معلوم ہونا جایز ہی اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نبی الانبیاء اور رسول المرسلین ہین جب آنحضرت صلی اللہ تعالی کی عظمت شان یہ ہی تو قبل ظہور نبوت بہی آپکا علم غیب تمام سی زیادہ ہونا ممکن وجایز ہی پس آپکی قبل ظہور نبوت بہی عالم الغیب ہونی مین کوئی استحالہ عقلا وشرعا ثابت نہین ہی پہر منصف مزاج کو اس سی انکار کرنا ہرگز مناسب نہین ہی الغرض الی آخر العمر تمام جزئیات وکلیات غایبہ کا علم جو آپکی قابل ولایق تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی ثابت ہی اور قبل ظہور نبوت وبخوہ اوقات کی تفصیل کا ایسا ثبوت نہین ہی ہان امکان وجواز بیان بالا سی معلوم ہوتا

علم ہوتا اور دوسری اعتبار سے نہونا ہو سکتا ہے علامہ علی قاری رح نے اس تغائر اعتباری کو اپنی اس عبارت مین بیان کیا ہے اور حدیث مذکور اور آیت مین تطبیق دیدی ہے وھذا الاثبات فی قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منہم من قصصنا علیك ومنہم من لم نقصص علیك لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او النفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی اس سے واضح ہے کہ آیت (لم نقصص) مین قصہ وعلم تفصیلی کی نفی ہے یا یہ نفی قصہ وعلم مقید ساتہ وحی جلی کے ہے اور حدیث سے ثبوت قصہ وعلم اجمالی کا ہے یا ثبوت مقید ساتھ وحی خفی کے ہے میان **راندیری صاحب** جیسے بیان اس تغائر اعتباری سے مطابقت ہوگئی پس ایسے ہی اس محل مین جان لینا چاہیے کہ جسنے یہ دعوی کیا کہ اللہ تعالی نے کل شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت دیدیا تہا یا معراج مین تو اوسکی مراد یہ ہوسکتی ہے کہ الہام یا کشف کے ذریعہ سے قبل نبوت کے دیا تہا اور معراج مین ساتھ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دیا تہا اور آخر مین بذریعہ وحی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دیا تہا دونون مین تطابق ہوگیا اور ایک سے دوسرا جہوٹا نہوا **مشکوۃ شریف** مین حدیث معراج روایت مسلم مین یہ جملہ ہے فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ اسکے تحت مین **مرقاۃ** جلد خامس صفحہ ۱۳ مین ہے یشکل ھذا بکون سورۃ البقرۃ مدنیۃ وقصۃ المعراج بالاتفاق مکیۃ یعنے معراج مین خواتیم سورہ بقرہ دیئے جانے پر اعتراض و اشکال وارد ہوتا ہے کہ سورہ بقر مدنیہ ہے اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکیہ (جب معراج مین خواتیم سورہ بقر دیا گیا تو مدینہ مین نازل ہونیکے کیا معنی اور اسمین کسطرح تطابق ہے) دو تین جواب دوسرے اس اشکال کے دوسرون سے نقل کرکے **علامہ قاری** رح یہ فرماتے ہین حاصلہ انہ وقع تکرار الوحی فیہ تعظیما لہ واھتماما بشانہ فاوحی اللہ الیہ فی تلك اللیلۃ بلا واسطۃ ثم اوحی اللہ فی المدینۃ بواسطۃ جبرئیل وھذا لان جمیع القرآن نزل بواسطۃ جبرئیل اس عبارت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ سے فقط اسیقدر ثابت کرنا ہمکو منظور ہے کہ شب معراج مین وحی بلا واسطہ ہوئی اور مدینہ منورہ مین بعد کو بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے ہوئی اور خواتیم سورہ بقر ایک مرتبہ بلا واسطہ وحی معراج مین اور دوسری مرتبہ بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے مدینہ منورہ مین نازل ہوئی یہ علامہ علی قاری کی عبارت سے واضح ہے علم کل شے دیا جانا اور آخر مین بواسطہ جبرئیل علیہ السلام دیا جانا علم ہر شے کا ممکن ہے پس نہ تناقص ہے اور نہ جہوٹے ہے اسکو جہوٹ و تناقص بتانا **راندیری** کا اور یہ کہنا کہ خان صاحب کے نزدیک ایسا مدعی جہوٹا ہے **راندیری** کی نافہمی کی دلیل ہے اس پیرایہ مین میانجی **راندیری** صوفیہ کرام اور اولیاء عظام کو جہوٹا بتا رہے ہین **راقم** فتوی ثانیہ مطلوبہ **راندیری** مین جسمین میان **راندیری** نے یہی سوال کیا تہا کہ (یہ علم غیب قبل مبعوث ہونیکے دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکے) اوسکے جواب مین **راقم** نے یہ لکھا تہا کہ (قبل مبعوث ہونیکے بھی حصول

کو لفظ شئی سے دہوکہ ہوا یا لفظ کل سے یا فی الواقع یہ دہوکہ نہیں ہے اور حق ہے تو ثبوت اسکا وہی ہے جو کہا آپنے اگر ایکا
قیاس بجمیع مقدمات صحیح ہے تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بہی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان وما یکون
کا علم تہا الخ تو اوسکا حال یہ ہے کہ اجی راندیری صاحب آپکو کہان تک سمجہایا جاوے دوسری کلام سے جو آپکی
استنباط مین ہے جو آیت وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا الآیۃ سے وہ استنباط آپنے کیا ہے اوس
سے قطع نظر کرکے کہا جاتا ہے یہ آپنے خوب آسان سمجھ لیا ہے کہ اپنے عدم علم کو دلیل بنا لیتے ہو اور عوام کو دہوکہ دینے کو یہ کہدیتے ہو کہ اسکا کوئی
قائل نہیں جس سے بیوقوفونکو یہ دہوکہ ہو کہ میان راندیری تمام اقوال علماء متقدمین ومتاخرین سے واقف ہین جب
ہی کہتے ہین کہ کوئی اسکا قائل نہیں شاید کوئی سے ملا اسماعیل وگنگوہی وانبیٹہوی و دیوبندی
ونحوہم مراد ہی ہونگے اول ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی عنہم کے حقمین ایسا کہدیا کہ کوئی قائل نہیں کہ صحابہ رض
جمیع جزئیات ماکان وما یکون کو جانتے تہے ایسے ہی اور ایک آدہ جگہ کہدیا پہر یہان بہی کہدیا یہبہی پہر اپنے کلام کے
غیر واقعی ہونے دوکہدہی ہونے پر واقف آپکو کیا جاتا ہے تفسیر عرایس البیان تحت آیت وکتبنا لہ الآیۃ صفحہ ۲۷۸
مین ہے ومن کل شیئ اشارۃ الی علوم الذات والصفات والافعال لانہ تعالی شیئ من الاشیاء
ای علمناہ علم ماکان وما یکون من العرش الی الثری اس سے علم ماکان وما یکون عرش سے ثری
تک موسی علیہ السلام کیواسطے ثابت ہے تمام جزئیات کے ہر ہر جزئی ماکان وما یکون عرش سے ثری تک مین داخل
ہے انکار اسکا مکابرہ وعناد صرف ہے پس میان راندیری نے جس جواب کی بنا اپنی لازمہ مذکورہ پر رکہی تہی اور
اوس لازم کا بطلان اس سے کیا تہا کہ کوئی اسکا قائل نہیں تو یہ سالبہ کلیہ میان راندیری کا ذب ہوا کیونکہ
موجبہ جزئیہ کہ صاحب تفسیر عرایس البیان قائل ہین صادق آیا اگر کوئی سے مراد راندیری کی گنگوہی وغیرہ
ہین تو اونکا قائل نہونا ایسا ہے جیسا کہ میان راندیری کا قائل نہونا اور میان راندیری وگنگوہی ونحوہ
کا قائل نہونا کچہ دین الہی مین حجت نہین اگر ہے تو میان راندیری کیلئے نہ ہمارے لئے پس آیت نزلنا علیک
الکتاب تبیانا لکل شیئ سے ہر جزئی کے علم کے ثبوت کا انکار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کیا اوسکا بطلان
واضح ہوگیا پہر میان راندیری کا یہ دہوکہ دلفظ کل سے بعض شخص غلطی مین آجاتے ہین باطل ہوگیا اور دہوکہ
ہونا اور عوام کو غلطی مین ڈالنا راندیری کا واضح ہوگیا اور مولوی بشیر صاحب کا کہنا صحیح رہا میان
راندیری کی ابلہ فریبی کارگر نہوئی جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد
ثانی صفحہ ۱۳۰ النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطۃ من القرآن مین آیت ما فرطنا فی الکتاب من

ہی یہ مضمون فتوی ثانیہ **راقم** کا ہے جسمین علماء و اولیاء کرام و صوفیہ عظام کے اقوال سے قبل نبوت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب کے حصول کا امکان و جواز ثابت کیا ہے اس سے قطع نظر کرکے کہ آپکی حقیقت تمام انبیاء علیہم السلام
سے پہلے ہے اب یہ میان **رانديری** اس پیرایہ مین اسکو جھوٹ بتاتے ہین اور اپنے فہم سقیم مین تناقض کا وہم کرتے ہین
چنانچہ اونکے تناقض کا جواب بھی ابھی اوپر گذر چکا ہے مصنفین ذرہ اس تقریر و تحریر **رانديری** کو ملاحظہ فرماوین
قولہ بعض شخص لفظ کل شے سے غلطی مین آجاتے ہین جیسا کہ مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین فرمایا تہا کہ
اللہ تعالی نے سورہ نحل مین فرمایا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن
شریف بیان ہر ایک چیز کا ہے اور جب ہر ایک شے کا بیان قرآن شریف ہوا تو قرآن شریف جسپر اترا وہ ہر ایک شے جاننے
والے ہوئے پس اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک جزئی جزئیات ماکان و مایکون کا علم تہا
اور کوئی شے احاطہ علم سے باہر و خارج نہین ہے اس استنباط عجیب کا جواب اسیقدر کافی ہے کہ اگر آپکا قیاس بجمیع مقدماتہا
صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو بھی ہر ایک جزئی جزئیات ماکان و مایکون کا علم تہا کیونکہ تورات
حضرت موسی علیہ السلام پر اتری تہی اور اوسکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیء
موعظة وتفصيلا لكل شيء سورہ اعراف اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے ثم آتینا موسی الکتاب تماما
علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء سورہ انعام حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہے **اقول**
وباللہ التوفیق ہان **رانديری صاحب** آپکے پیشواؤن **گنگوہی دیوبندی انبیٹہوی** وہ بعض
شخص ہین جو لفظ کل شیء سے دہوکہ مین فی الواقع آگئے یا دیدہ و دانستہ بیوقوفونکو دہوکہ مین ڈالا ان اللہ
علی کل شیء قدیر کو دلیل امکان کذب اور امکان امثال خاتم النبیین بنالیا اور مستحیلات کو بھی شے مقدور
ٹہرا دیا جیسے آپکے نزدیک معلومات الہیہ جنمین مستحیلات لذاتہا و ما یترتب علیہا بالفرض وجودہا بھی داخل ہین مصداق شیء
ہین اور ہر شے مقدور ہے تو مستحیلات بھی آپکے نزدیک مقدور ہین کل شے مین داخل ہوکر تحت قدرت ہین نعوذ باللہ
من ذلک بلکہ اونکے خیال خام مین کذب جسکے ممتنع و محال ہونیکی تصریح علماء کرتے ہین ممتنع و محال ہی نہین بلکہ کذب
باری عیب ہی نہین نعوذ باللہ من ذلک بلکہ میان **رانديری صاحب** قل ای شیء اکبر شہادة قل اللہ
شہید بینی وبینکم مین اللہ تعالی پر بھی اطلاق شے ہوا اور خدا تعالی بھی مصداق شے کا ہے آپ اور آپکے اساتذہ
مذکورین اللہ تعالی کی ذات و صفات واجبہ کو بھی تحت قدرت جانتے ہونگے اور مستحیلات و ممتنعات ذاتیہ تو آپکے قول سے
مصداق شے ہونا واضح ہے پس شریک الباری بھی اور اجتماع نقیضین وغیرہا تمام مقدور رہے یہ آپکو اور آپکے اساتذہ

لکل شیءٍ کے اونکے نام مبارک بہی ہین حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ورسلا قد قصصناهم علیك من قبل ورسلا
لم نقصص علیك سورۂ نساء اور ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا علیك ومنهم من
لم نقصص علیك سورۂ مؤمن مولوی بشیر صاحب کا استنباط گو غلط ہو نہین تو مولوی نذیر احمد صاحب کے مساوی
ہے لیکن ایک اعتبار سے مولوی نذیر احمد صاحب سے بڑھا ہوا ہے وہ یہ کہ مولوی نذیر احمد صاحب نے استدلال فتجلی لی
کل شیءٍ سے پکڑا ہے جو خبر واحد سے ہے اور وہ مفید یقین و علم کو نہین ہوتا اور مولوی بشیر صاحب نے قرآن شریف سے استدلال
پکڑا ہے جو بر تقدیر صحیح ہونیکے مفید یقین و علم کو ہے **اقول** وباللہ التوفیق علامہ علی قاری رح کی عبارت دوبارہ اوپر گذر چکی
جس سے تطبیق درمیان حدیث نبوی کے جس سے تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام کی ثابت ہے اور اس آیت کے
درمیان واضح ہے جیسے اس آیت سے نفی اسمار کی بظاہر معلوم ہوتی ہے ایسے ہی نفی تعداد بہی معلوم ہوتی ہے پس جیسی تعداد
مذکور کا اسکے مخالف ہونا علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے واضح ہو چکا ہے کہ آیت مین نفی علم تفصیلی کی ہے یا
قصہ و علم کی یہ نفی ساتہ وحی جلی کے ہے اور حدیث نبوی مین اثبات علم اجمالی کا ہے یا اثبات ساتہ وحی خفی کے پس جب آیت
و حدیث ظنی الثبوت مین ایسی تطبیق جب علامہ علی قاری رح نے دی اور تغایر اعتباری نکالکر معنی ظاہری حدیث
کا انکار نکیا تو آیت تبیانا لکل شیءٍ تو نص قرآنی قطعی الثبوت ہے اوسکے اور آیت لم نقصص علیك کے درمیان
تغائر اعتباری نکالکے ہمکو تطبیق دیدینا اور ایکے معنی ظاہری کے انکار کو مردود کر دینا کیون جائز نہین ہے قرآن شریف سے
ہر مطلب نکالنے کی فہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے دی ہو اسطرح سے کہ ہم و آپکو وہ فہم خاص حاصل نہیں
اور جسکو کسی عبارت سے کسی مطلب جلی و دقیق نکالنے کی فہم ہوتی ہے اوسکے نزدیک وہ عبارت بیان اوس مطلب کا ہوتا
ہے اور اوسکے نزدیک وہ امر پوشیدہ بمنزلہ ظاہر کے ہوتا ہے مثلاً یہ **شعر** ع چشم بکشا زلف بشکن جان من بد از پی تسکین
دل بریان من ٭ اوس شخص کے جسکو اس سے نام علی نکالنا آسان ہے یہ عبارت اوسکے نزدیک مفید اثبات اسم علی ہے اور یہ
اوسکے نزدیک بیان ہے اسم علی کا ایسے ہی محمد کے لفظ سے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو شخص تین سو چودہ عدد نکالنا جانتا ہے
اوسکو یہ نکالنا آسان ہے اور اوسکے نزدیک لفظ محمد اعداد کا بیان و تبیان ہے پس ممکن ہے کہ اس قسم کے طریق سے یا اور دوسرے
قسم کے طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف سے اسمار مبارکہ انبیار علیہم السلام بہی جانتے ہون اور آیت لم نقصص
مین قصہ صریح کے نکی نفی ہے اب دیکہو دونون مین تطبیق ہو گئی اور آیت لم نقصص اسمار انبیار علیہم السلام کے بیان کے
منافی نہوئی تفسیر **اتقان** جلد ثانی صـ۱۳ مین ہے قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ جمیع ما تقوله
الامۃ شرح للسنۃ وجمیع السنۃ شرح للقرآن اس قول امام شافعی رضی اللہ عنہ سے واضح ہے کہ جمیع

شیٔ اور آیت نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ ذکر کرکے دوسرے علماء متبحرین مجتہدین کے اقوال ذکر کرکے یہ
فرماتے ہیں عن ابی بکر بن مجاہد انہ قال یوما ما من شیٔ فی العالم الا وہو فی کتاب اللہ اور اسی
صفحہ ۱۳ کے آخر و صفحہ ۱۳۱ کے اول میں ہے قال ابن ابی الفضل المرسی فی تفسیرہ جمع القرآن علوم الاولین
والآخرین بحیث لم یحط بہا علما حقیقۃ الا المتکلم بہا ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلا ما استاثر
بہ سبحانہ وتعالی ثم ورث عنہ معظم ذلک سادات الصحابۃ واعلامہم مثل الخلفاء الاربعۃ وابن
مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہم حتی قال لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالی ثم
ورث عنہم التابعون باحسان ثم تقاصرت الہمم وفترت العزائم وتضاءل اہل العلم وضعفوا عن
حمل ما حملہ الصحابۃ والتابعون من علومہ وسائر فنونہ فنوعوا علومہ وقامت کل طائفۃ بفن من
فنونہ الخ اسکے بعد علوم وفنون وپیشے ہر قسم کے بیان کرکے صفحہ ۱۳۲ میں فرمایا وفیہ من اسماء الآلات وضروب
الماکولات والمشروبات والمنکوحات وجمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا
فی الکتاب من شیٔ انتہی کلام المرسی ملخصا اتقان کی عبارت اول سے واضح ہے کہ ابی بکر بن مجاہد نے کہا کہ نہیں کوئی چیز
عالم میں مگر وہ کتاب اللہ میں موجود ہے اور دوسری عبارت سے واضح ہے کہ علوم قرآن سوائے اون غیوب کے جو اللہ تعالی کے
ہی ساتھ خاص ہیں اور اونکا علم مخلوق کے حق میں غیر ممکن ہے اللہ تعالی سے میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سادات صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر سادات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ تعالی
کو پھر بعد تابعین کے ہمتیں قاصر ہوگئیں اور عزائم میں فتور وسستی آگئی اور اون علوم سے جنکی برداشت صحابہ وتابعین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کرسکے اونکی برداشت بعد کے علماء کرنیسے ضعیف وعاجز ہوگئے پھر ہر فرقے نے ایک فن کو اختیار
کیا فنون قرآن سے دوسری اس عبارت سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ تمام جزئیات کا علم قرآن شریف میں ہے اور اسکی طرف اشارہ
کرنیکے واسطے مبالغۃً یہ کہدیا کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجاوے تو وہ بھی کتاب اللہ میں پاؤں اور تیسری عبارت سے
واضح ہے کہ قرآن شریف میں جمیع وہ چیز ثابت ہے جو مخلوقات میں موجود ہوچکی اور ہوگی ہر عاقل ایسے بیانات علماء سے
جان سکتا ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قرآن میں یہ علماء بتا رہے ہیں اگرچہ میاں **راندیری صاحب**
کے فہم میں نہ آوے یہ معنی تبیانا لکل شیٔ کی تحت میں علماء تو یہ فرماویں اور میاں **راندیری** اپنے ڈھکوسلے ہی گڑہے ہوئے
عوام کو دیں سوائے اسکے اور کیا کہا جاوے کہ خدا تعالی ہدایت کرے اور ہزلیات سے بچاوے **قولہ** اگر تبیانا
لکل شیٔ اپنے ظاہری معنی پر حمل کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ تمام انبیاء کے اسماء گرامی کا بیان بھی ہونا چاہیے کیونکہ منجملہ

بندونکی پیش کیجاتی ہین ویسیہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اللہ تبارک و
تعالی بندونکی اعمال کو فرشتونکی پیش کرنیکو پہلی جانتا تہا یہ دلیل قطعی سے ثابت ہی بخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اقول وباللہ التوفیق **راقم** ذاہی فتوی اولی مین اس مسئلہ کی جواب مین کہ شہادت خدا رسول سے نکاح کرنیوالا کافر
ہوجاتا ہی جسکو وہابیہ نجدیہ و دیوبندیہ وغیرہ دلیل عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بناتی ہین اور **راندیری**
کی جو سوال اسبارہ مین **راقم** کی پاس روانہ کیا تہا اسی غرض سے کہ غیب دانی کا ماننے **راندیری** کو انکار لکہدیا جاوی
تو سوال کی ساتہ خط بہی آیا تہا اوسپر اشارہ اس مسئلہ کیطرف کیا تہا اور فتاوی قاضیخان کا حوالہ دیا تہا تو **راقم** نے
فتوی مین بطور دفع دخل مقدر کی اسکا جواب دیا تہا کہ یہ کفر نہین ہی چنانچہ **راقم** کی پوری عبارت یہ ہی در مختار
وعالمگیریہ وفتاوی قاضیخان وغیرہ مین شہادت خدا و رسول سے جو نکاح کرنیوالیکو کافر لکہا ہی تو اوسکو شامی نے
رد کر دیا ہی **شامی** کی عبارت یہ ہی (**قولہ یکفر**) لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی
بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ المستدلین بہذہ الآیۃ علی نفیہا بان المراد الاظہار بلا واسطۃ
والمراد من الرسول الملک ای لا یظہر علی غیبہ بلا واسطۃ الا الملک اما النبی والاولیاء فیظہرہم
علیہ بواسطۃ الملک او غیرہ اس سے واضح ہی کہ اشیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی
ہین آپ اونکو جانتی ہین اور دوسری رسل علیہم السلام بہی بعض غیوب جانتے ہین دلیل اس غیب دانی رسل علیہم
السلام کی الا من ارتضی من رسول ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی کی اعتقاد کو کفر بتانا آیت
مذکورہ کی خلاف ہو کر باطل و مردود ہوگیا پس یہ مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کی معلوم ہوتا ہی **عینی شرح**
بخاری جلد تاسع صفحہ ۳۴۹ مین ہی اخرج ابن المبارک فی الزہد من طریق سعید بن المسیب قال
لیس من یوم الا یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ غداۃ وعشیۃ فیعرفہم بسیماہم واعمالہم
فلذلک یشہد علیہم اس سے واضح ہی کہ ایک دنمین دوبار فجر اور آخر دنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت
پیش کیجاتی ہی اور اونکی پیشانیون اور اعمال کو آپ پہچانتی ہین پس اس حدیث سے بہی اعمال امت کا آپ پر پیش ہونا
ثابت ہی پس اس مسئلہ کا حال واضح ہی ہان عدم جواز کی وجہ دوسری ہی) اس تمام تقریر **راقم** سے ہر منصف

احادیث نبویہ شرح قرآن کے ہین پس تعداد انبیاء علیہم السلام کی حدیث نبوی ہے پس وہ بہی بقول امام
شافعی شرح قرآن شریف کی ہے پس جیسے ہم تم قرآن سے تعداد انبیاء علیہم السلام نہین پہچان سکتے ہین اور بقول
امام شافعی رضی اللہ عنہ کے جب حدیث شرح قرآن ہے تو اوسکا قرآن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجہنا واضح ہے
پس ایسے ہی جائز ہے کہ اسماء مبارکہ آپنے سمجہے ہون قرآن سے اور بیان نہ فرمائے ہون یا بیان فرمائے ہون لیکن ہم تک منقول
نہوئے ہون پس راندیری کا یہ قول بہی قابل التفات علماء فحول وفضلاء ذیطول نرہا پس یہ جو کہا کہ مولوی محمد بشیر
صاحب کا استنباط گو غلط ہو نہیں نذیر احمد کے مساوی ہے اوسکا سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا معلوم ہوگیا اور ظاہر ہے
معنی قرآن وحدیث کو استنباط ٹھہرانا بہی ابلہ فریبی یا سفاہت ہے جو عام لفظ قرآن یا حدیث سے ثابت ہے اوسکو استنباط
کہنا کیسی بڑی جہالت ہے یا ابلہ فریبی ہے اوس سے آگے جو استدلال فتجلی لی کل شیٔ سے راقم کا پکڑنا اور اوسکا مفید علم و
یقین نہونا بتایا تو راقم کا استدلال اسی ایک حدیث مین منحصر نہین اوپر انہین اوراق مین آیت سے بہی استدلال
گذر چکا ہے اور دوسری حدیث سے بہی اسمین منحصر جاننا راندیری صاحب کے فہم سقیم کی خوبی ہے اور فتوے اولی
مین جو راقم نے زیادہ ادلہ بیان نہ کئے تو اسواسطے کہ میان راندیری کو راقم عاقل ومنصف جانتا تہا اور بمقتضاے
العاقل تکفیہ الاشارہ ایک اشارہ کافی جانتا تہا ایسے اقوال کے صدور کا اور ایسے خیانات کے ظہور کا کہ راقم کی عبارت کی
عبارتہی اوڑادین نہ جواب بہ بیانہ قبول کیا ایسے ہی جو غیر محامل پر احادیث واقوال علماء کو حمل کیا راندیری کی حقین
راقم کو ایسا گمان نہ تہا ورنہ ایسے شخص کے سوال کا جواب ہی دینا ولکہنا کیا ضرور تہا معلوم ہوتا تو نہ دیتا اب سفاہات
وابلہ فریبیونکا اظہار عوام کے بچانیکو ضرور جانا اسواسطے یہ رسالہ لکہنا شروع کیا مولوی بشیر صاحب کے استدلال
کو بر تقدیر صحیح ہونیکے مفید یقین مان لیا اور صحیح نہونا دو وجہ سے ٹھہرایا ایک یہ کہ لازم آتا ہے کہ موسی علیہ الصلاۃ والسلام
بہی جزئیات ماکان ومایکون کو جانتے ہین دوسرے یہ کہ لازم آتا ہے کہ اسماء مبارکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا بہی بیان
قرآن میں ہو جب دونون وجہ کا جواب ہوگیا اور دونون لازم کا باطل ہونا ثابت ہوا تو اب استدلال مولوی بشیر
صاحب کے صحیح رہنے مین کیا کلام رہا اگر راندیری صاحب طالب حق کچہ بہی ہین تو تسلیم کرلین ورنہ
فقط یہ ایک حیلہ و بہانہ حق کو نہ ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تنقیص کرنیکا ہے اور وہابیہ کی سنت سئیہ قبول
کرنیکا ہے **قولہ** جناب من یہ بات کہ اشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر پیش کیجاتی ہین یہ اسلئے کہ آپ اونسے
واقف ہوویں پس اگر تمام اشیاء ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو یہ پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی پس یہ دلیل آپکے مدعی کے مخالف نکلی اگر یہ کہا جائے کہ جیسا کہ اللہ تعالی تمام چیزونکا عالم ہے اور باوجود اسکے اعمال

لکہنو صفحہ ۵۳ ۲ نقل کیجاتی ہی (اذا تصور مناقضتہ یجب دفعہا بطریق اربعۃ) وھی الدفع بالوصف ثم بالمعنی الثابت بالوصف ثم بالحکم ثم بالغرض پس **راندیری صاحب** کتب اصول یا مناظرہ مین تصریح دکہا دین کہ فرق ثابت بالدلیل القطعی والظنی ان چار طریق مین سے فلان طریق مین داخل ہی اور بلا تصریح کتب اصول میان **راندیری** کا گمان و وہم کہ فلان طریق مین داخل ہو ہرگز قابل التفات نہین ہی اگر میان **راندیری** یہ کہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل پیش کرنے فرشتونکے علم اشیا کا نہ تہا اور آپ تمام جزئیات ماکان ومایکون نہ جانتے تہے اور اللہ تعالی قبل پیش کرنیکے جانتا تہا تو میان **راندیری صاحب** یہی تو متنازع فیہ اور یہی مدعی آپکا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزئیات کا علم نہ تہا پہر اسکو دلیل بنانا دفع نقض کی یہ مصادرہ نہین تو اور کیا ہی آپکی تعلیم گنگوہی و دیوبندی وسکونت راندیر کی وجہ سے مصادرہ باطل ہو تو یہ اور بات ہی اور آپکو مبارک رہے ایسے امور باطلہ جو **راندیری** نے دلیل کو مدعی کے مخالف ہونا مبنی کیا تو جب ان امور کا بطلان معلوم ہوا تو دلیل کا مدعی کے مخالف ہونا ثابت نہوا پہر مدعی اس محل مین **راقم** کا تو یہ تہا کہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالا کافر نہین ہی وہ اس قول **راندیری** کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشیا کا پیش ہونا واسطے واقف ہونیکے مخالف کہان ہوا مخالفت تو جب ثابت ہوتی کہ اس دلیل سے نکاح مذکور کرنیوالے کا کفر ثابت ہوتا وہ نہ **راندیری** نے ثابت کیا اور نہ کرسکینگے اور نہ کوئی اس سے کفر کا ثبوت سمجہہ سکتا ہی پہر دلیل و مدعی مذکور مین مخالفت کا ادعا سفاہت یا ابلہ فریبی نہین تو اور کیا ہی پس **راندیری** کا یہ قول کہ (اسلئے کہ آپ اونسے واقف ہون) بایمعنی کہ پیش کرنیسے قبل کسیطرح آپ واقف نہین کبہی تہی بعد پیش کرنیکے ہی آپ واقف ہوے دعوی بلا دلیل ہی جو کسیطرح مقبول نہین بلکہ یہ پیش کرنا بسبب مشغولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحدت وصفات واسما مین اعمال امت ونحوہا سے غفلت وذہول ہوجانیکے سبب سے ہونا کیون جائز وممکن نہین ہی جیسے بیت المقدس کے حال سے بعد دیکہنے کے غفلت وذہول ہوگیا تہا بوقت سوال کفار آپکو اوسطرف التفات نہتا پہر آپ پر اوسکا کشف کیا گیا پس جیسے یہ بیت المقدس کا پیش کرنا مخالف علم سابق کے نہین ایسے ہی یہان بہی مخالف علم سابق ہونا مسلم نہین میان **راندیری** کو ادعا ہی تو اس احتمال کے رفع پر اقامت برہان کرین ورنہ سفاہت یا ابلہ فریبی ثابت ہی **قولہ** اور دوسری یہ کہ تتارخانیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس علم کے ثبوت مین کہا گیا ہی لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس سے واضح ہوتا ہی کہ اعمال پیش کرنیسے خبر ہوتی ہی نہ پہلے سے ایضاً اعمال

ادنی عقل والا بھی جان سکتا ہے کہ یہ فقط مسئلہ مذکورہ کا جواب ہے اور اس سے مسئلہ مذکورہ کا رد کرنا غرض ہے اور
ضعیف و غیر قابل اعتماد ہونیکا ثبوت مقصود ہے **رانديری صاحب** نے **راقم** کا قول یہانتک کہ (پس یہ
مسئلہ بالکل ضعیف بلکہ قریب غلط کے معلوم ہوتا ہے) نقل کرکے یہ کہا کہ (اشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
پاک پر پیش کیجاتی ہیں یہ اسلئے کہ آپ اونسے واقف ہوویں الخ) اس قول میں **رانديری** بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اشیاء پیش ہونیکے قائل و مقر ہوے اور اوسکی وجہ یہ گذاری کہ اونسے آپ واقف ہوں اس قول **رانديری** کو
رانديری اور دوسرے مصنفین بھی یاد رکھیں اسلئے کہ قول آئندہ **راقم** کی تقریر میں بحوالہ عینی شرح بخاری جلد
تاسع صفحہ ۴۴۳ کا دیا ہوا ہے جس سے ایک دنمیں دوبار امت و اعمال امت پیش ہونا ثابت ہے اوسکو میاں **رانديری**
نقل کرکے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش ہونیکا انکار کرتے ہیں یہ تناقض نہیں تو اور کیا ہے پھر
رانديری نے یہ جو کہا کہ (اگر تمام اشیاء ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو یہ پیش کرنیکی ضرورت
نہوتی) جواب اسکا یہ ہے کہ جس نے پیش کرنیکی ضرورت کرنیکا دعوی کیا ہو میاں **رانديری** اوسکے جواب میں یہ کہیں
پیش کرنیکی ضرورت کا نہ ہمنے دعوی کیا اور نہ پیش کرنیکا ضروری نہونا مستلزم اسکو ہے کہ پیش کرنا جائز و ممکن و واقع
نہو دیکھو وجود تمام مخلوقات کا ضروری نہیں ہے میاں **رانديری** تمام مخلوقات کے وجود کے امکان و جواز و وقوع کا انکار
کرجائیں تو اس انکار کو کون عاقل جنون نہ بتاویگا شاید کوئی نئی ضرورت گنگوہ و دیوبند کی تعلیم و رانديرکی سکونت سے
رانديری نے حاصل کی ہو تو وہ اونھیں یعنی **رانديری** کو ہی حقمیں دلیل مزعومی ہوگی نہ ہمارے حقمیں پھر جب
اس اپنی ضرورت کا نقض خدا تعالی پر اعمال بندونکے پیش ہونیمیں دیکھا اور تمام جزئیات کے علم کا قبل پیش ہونے اشیاء
کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمیں غیر جائز یا واقع قرار دیا تو اوسکا بھی نقض اسی محل میں کہ بندونکے اعمال پیش
ہوتے ہیں اللہ تعالی پر اور قبل پیش ہونیکے اللہ تعالی میں عدم علم اعمال نہیں ہے بلکہ علم ہی معلوم کیا تو میاں **رانديری
صاحب** گھبرائے اور گھبراکے یہ جواب ناصواب دیا کہ (اللہ تعالی بندونکے اعمال کو فرشتونکے پیش کرنیکے پہلے جانتا تھا
دلیل قطعی سے ثابت ہے بخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) میاں **رانديری** کا یہ جواب اوسوقت قبول ہو کہ یہ
بات ثابت کردیں کہ مادہ نقض کا دلیل قطعی سے ہو اور منقوض کا دلیل قطعی سے ثبوت نہو بلکہ ظنی سے ہو تو نقض مرتفع
جاتا ہے کسی کتاب اصول یا مناظرہ سے یہ ثابت کرنا ضرور ہے اور اسطرح فرق نکالنا کہ منقوض دلیل ظنی سے ثابت ہو
اور مادہ نقض دلیل قطعی سے ہو تو وہ بھی طرق اربعہ لدفع النقض میں داخل ہے میاں **رانديری** شاید دفع نقض
کے طریقونکا چار ہونا اہل اصول کے تسلیم نکریں تو اسواسطے یہ عبارت **نور الانوار** مطبوعہ مطبع انوار محمدی

و علامہ شامی بلکہ دوسرونکے نزدیک بھی عرض ان اوقات کیساتھ مخصوص ہی سوا ان اوقات کو جائز نہیں اور منقول ہونا عرض کا فقط ان اوقات مین ہی مستلزم عدم عرض کو نہین ممکن ہی کہ عرض دوسری اوقات مینا بھی ہو لیکن منقول نہوا ہو یا منقول ہوا ہو لیکن ہمکو اور رانڈیری کو معلوم نہو تمام منقولات کو علم کا ادعار رانڈیری کرین تو عجب نہین لیکن وہ قابل اعتبار نہیں اس حدیث کی تحت مین (صلوا علی فان صلاتی تبلغنی حیث کنتم) جلد ثانی ۳۶۴ مین ہی قال القاضی وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا او باخبار الملک وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ امر فیکون نھیہ علیہ السلام لدفع المشقۃ عن امتہ رحمت علیھم حدیث نبوی سے واضح ہی کہ امت کی صلاۃ یعنی درود جہان امت کے لوگ ہون آپکو پہنچتی ہی اسکی وجہ قاضی سے علامہ علی قاری بھی نقل کرتے ہین بطور سند کے کہ نفوس قدسیہ زکیہ جب علائق بدنیہ سے علیحدہ ہوجاتی ہین تو ملاء اعلی یعنی اجلاء ملائکہ سے متصل ہوجاتی ہین اور اونکے درمیان کوئی پردہ باقی نہین رہتا ہی پس اشیاء کو مثل مشاہدہ کرنے والیکے خود دیکھ لیتی ہین یا ساتھ اخبار ملک کے اونکو اس سے خود دیکھ لینا بھی کل اشیاء کو مانند مشاہدہ کے ثابت ہی اگرچہ بواسطہ اخبار ملک بھی ثابت ہی پس کوئی حجاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نفس اور ذات زکیہ کے درمیان باقی نہین تو آپکا کل کو مانند مشاہد کے دیکھنا ہر وقت دیکھنے کو ثابت کرتا ہی کیونکہ پردہ باقی نرہنا سوقت مدد وقت صبح وشام یا بروز معین نہین ہر وقت پردہ باقی نرہنا ثابت ہی پس دیکھنا بھی بلا عروض عوارض ہر وقت ضرور ہی نہ فقط وہی وقت یا دن مخصوص مین ہی ایسی حالت عدم بقاء حجاب مین بعض امور کا عدم علم سوا استغراق بحر وحدت وصفات واسماء موجب غفلت وذہول بعض ماسوی اللہ سے اور کوئی وجہ وجیہ نہین رکھتا ہی **علامہ علی قاری شرح شفاء** جلد ثانی صفحہ ۱۱۷ مین یہ فرماتے ہین (قال عمرو بن دینار فی قولہ) ای اللہ (فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم) ای علی اھلیکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ (قال) ابن دینار وھو من کبار التابعین المکیین وفقھائھم (ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام جب علامہ علی قاری رح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کا بیوت اہل اسلام مین حاضر ہونا فرماتے ہین تو اس سے واضح ہی کہ ہر وقت کے اعمال امت کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا جائز ہی تقیید وقت و دن کو یہان کیا گنجائش ہی پس قید کسی

کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک پر جو اوسکی قائل ہین وہ بہی تو یہہ کہتی ہین نہین کہ ہر وقت
وہر آن پیش کئی جاتی ہین بلکہ بعض وقت خاص مین پیش کئی جاتی ہین وہ یہ کہ صبح اور شام مین یا دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین پیش کئی جاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوتی ہی پس اگر کسی شخص نے مثلاً چہار
شنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سی نکاح کیا اور کہا کہ مین نی خدا اور اوسکی رسول کو گواہ کیا ہی اور وہ یہ بہی کہتا
ہی کہ جسطرح اللہ تعالی کو میری اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالی کی بتانیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہی میری اعمال کی ہر وقت خبر ہی اور اوسی بنا پر وہ یہ بہی کہتا ہی کہ میری نکاح مین وہ شاہد ہین تو وہ تمام فقہا
کی نزدیک کافر ہوگا کیونکہ اوسنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جانتی والا اعتقاد کیا **اقول** وباللہ
التوفیق واہ میانجی **راندیری صاحب** صد آفرین ہی آپکی فہم پر قول تتارخانیہ (لان الاشیاء تعرض
علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ معنی کہ اعمال پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی یہ قصر وحصر کہ اعمال
پیش کرنیسی خبر ہوتی ہی نہ پہلی سی کونسی قاعدہ وکون لفظ وقرینہ سی آپ سمجہی ایسی تاویلات وظاہر معانی سی قرآن اور
احادیث واقوال علماء سی انحراف کرنا اہل ضلالت کی سوا دوسری کسیکا کام نہین پہر تعجب یہ کہ میان **راندیری**
کو یہ گمان فاسد ہی کہ ایسی تاویلات فاسدہ کو اہلسنت بلا وجہ وجیہ کی فقط قول **راندیری** کو ہی حق جانکر قبول
کر لینگی کیا میان **راندیری صاحب** آپکو خدا جانتی ہین یا رسول یا ایسا مجتہد جو انکی ایسی اقوال تاویلات
وتخصیصات بلا دلیل کا قبول کرنا دوسرون پر واجب اعتقاد کرتی ہین ہان **راندیری** یا دوسری دیہات کی
چند سفہا آپکو ایسا گمان کرین تو کرین کوئی عاقل تو یہ گمان نہین کرسکتا ہی کہ آپکی ایسی اقوال فاسدہ وتاویلات
باطلہ مضلہ واجب القبول یا جائز القبول ہین پس ادعاء ثبوت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد پیش کرنے
اشیاء کی نہ قبل اسکی تتارخانیہ کی نسبت وادعاء حصر وقصر بلا دلیل ہرگز قابل التفات نہین ہی پہر اعمال پیش
کئی جانیوالونکی نسبت یہ حصر وقصر کہ صبح وشام یا پنجشنبہ کو ہی پیش کئی جاینگی وہ قائل ہین ہر وقت وہر آن پیش
کئی جاینگی قائل نہین بلا دلیل وبلا نقل بیان کیا ہی تتارخانیہ کی عبارت جو **راندیری** نی نقل کی اوسمین
صبح وشام یا پنجشنبہ کی قید کہان ہی اور تتارخانیہ مین حجت سی نقل ہی اور شامی نی تتارخانیہ سی نقل کیا ہی کسینی بہی یہ
قید صبح وشام وپنجشنبہ کی نہ لگائی پہر اونکو اس قید والونمین شامل کرنا **راندیری** کا افترا نہین تو اور کیا ہی
پہر جیسی پنجشنبہ کو اطلاع ہونا صبح وشام کی اطلاع کی مخالف نہین ایسی ہی ہر وقت اطلاع ہو جایا کرنا صبح وشام
کی اطلاع کی مخالف ہونا کیونکر مسلم ہو سکتا ہی اس تقیید پر میان **راندیری** دلیل قائم کرین کہ صاحب تتارخانیہ

درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیطرف سے سناتا اور پہنچاتا ہے علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ
اور علامہ عبد الرؤف مناوی شرح جامع صغیر مین (اعطاہ اسماع الخلائق) کی شرح اسطرح
فرماتے ہین ای قوۃ یقتدر بہا علی سماع ما ینطق بہ کل مخلوق من انس وجن وغیرہما (زاد
المناوی) فی ای موضع کان جس سے واضح ہے کہ اوس فرشتہ کو ایسی قوت اللہ تعالی نے دی ہے کہ اوسکے سبب
سے قدرت رکھتا ہے وہ ہر اوس چیز کو سن لینے پر کہ جو کل مخلوق کہتی ہے وہ مخلوق انسان ہو یا جن یا سوا اون
دونونکے مانند فرشتون و جانورون وغیرہا کے پس اب راندیری صاحب فرمائین کہ یہ فرشتہ صفت سمع مین
کہ ہر وقت تمام مخلوق انسانون اور جنون اور فرشتون وغیرہم تمام کے قول کو سنتا ہے خواہ وہ کلام کرنیوالے کہین ہون
وہ اللہ تعالی سے مساوی ہوا یا زیادہ ہوا اور ایسا اعتقاد کہ فرشتہ تمام مخلوق کے کلام کو خواہ کوئی کہین ہو سن لیتا ہے
یہ شرک ہو کر اسکا معتقد کافر آپکے نزدیک ہوگا یا نہین اگر ہوگا تو حدیث موجود ہے اور شارحین شرح کرنیوالونکی شرح
موجود ہے سب کو کافر بناکر خود اپنے ایمانکا اظہار کیجیے کہ اوسکا خون ہوا یا نہین اگر کافر نہوا تو ایک شخص کے فقط اعمال
کی ہر وقت خبر ہونیکا اعتقاد رکھنا یہ زیادہ ہوا یا تمام مخلوق کے کلام کو سننا ہر وقت زیادہ ہوا اگر کلام کو سن لینا ہر
وقت زیادہ ہے تو صفت سمع مین یہ اعتقاد کفر کیون نہوا اور صفت علم مین یہ اعتقاد کفر کیون ہوا کیا صفت علم
مین تو شرک ہو سکتا ہے اور صفت سمع مین نہین ہو سکتا ہے اس تفرقہ پر دلیل قطعی قائم کیجیے ورنہ اپنے حال کی
خبر لیجیے کہ یہ مجازفت فی الدین وافترا رفقہا ہے بلکہ خدا تعالی واوسکے رسول پر بھی ہے یا نہین مسائل مین ایسے
مجازفت سے خدا تعالی پر کذب ہونا فاضیخان وغیرہ مین ہے یا نہین ہے وہ شخص خدا تعالی کے بتانیسے خبر ہونیکا
معتقد ہوا تو یہ دعوی علم غیب کے حصول کا ذرائع سے ہے راندیری اسکو ایسے منکر کہ کفر بالاتفاق بتاتے ہین
اور رسالہ مین کہا کہ ذرائع سے جانیکا کوئی منکر نہین یہ تناقض ہوا اول ہی اوسکا ذکر کردیا تھا **قولہ**
جناب من اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہتا ہے تو اوسکو حتی الامکان بچاتے ہین اور اوسکے قول کی تاویل کرتے ہین چنانچہ
فقہا نے اوس نکاح کرنیوالیکو بچانیکیلئے یہ کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر اشیاء پیش کیجاتی ہین اور
اوسکو نکاح بھی پیش کیے جاوینگے اس بنا پر اوسنے شاہد کیا لہذا یہ کافر نہین ہے مگر یہ قائل کفر پر ہی مصر ہے تو اوسکے
بچانیکی کوئی صورت نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میان راندیری یہان کوئی شخص
کلمہ کفر کہے اوسکا ذکر کہان ہے یہان تو اوس شخص کا ذکر ہے جو خدا و رسول کی گواہی سے نکاح کرے اوسکا یہ کلمہ
کفر کا ہونا ہے تو ہم قبول نہین کرتے ہین اور اوسکا یہ کلمہ کفر کا ہونا آپکا مدعی ہے اس مدعی کو دلیل اوسکے کلمہ کفر

روایت مین منقول ہونا موجب تقیید نہین ہی کہ ان اوقات مین ہی اشیا ربیش ہوا کرتی ہین جن اوقات کا ثبوت اس روایت سی ثابت ہو ربائبکم اللاتی فی حجورکم مین فی حجورکم مذکور ہی لیکن موجب تقیید حرمت نہین بلکہ بلا اس قید کی بہی ربیبہ حرام ہی پس ایسی ہی جس روایت مین ذکر فجر و شام و پنجشنبہ ہی اوسکا موجب تقیید نہونا ممکن و جائز ہی اس امکان کی رفع پر اقامت برہان راندیری کو لازم ہی ورنہ خرط القتاد اور راندیری نی یہ جو کہا کہ دو شنبہ کو بوقت دوپہر نکاح کیا اور خدا رسول کو گواہ کیا اور وہ یہ بہی کہتا ہی کہ جسطرح اللہ تعالی کو میری اعمال کا علم ہر وقت ہی اسیطرح اللہ تعالی کی بتانیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی میری اعمال کی خبر ہی اس بنا پر وہ کہتا ہی کہ میری وہ شاہد ہین تو وہ شخص تمام فقہا کی نزدیک کافر ہوگا اوسنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جاننی والا اعتقاد کیا) جب اللہ تعالی کی بتانیسی ہر وقت خبر اپنی اعمال کی ہونیکا وہ معتقد تو اوسکو تمام فقہا کی نزدیک کافر بتانا اسلئے کہ اوسنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان اعتقاد کیا یہ راندیری صاحب کا فقہا نامدار پر افترا محض ہی راندیری اور اونکی مقتدا گنگوہی وغیرہ سبہی اور اہلسنت وجماعت ہین تو کسی کتاب معتبر فقہ سی یہ ثابت کرین کہ ایسا شخص خدا تعالی کی بتانیسی ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر اعمال کی ہونیکا معتقد سب فقہا کی نزدیک کافر ہی سب فقہا مین تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین و جملہ مجتہدین متقدمین متاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بہی داخل ہین سب کی نزدیک تو کفر ایسی شخص کا قیامت تک ثابت نہین کر سکتی ہین بہلا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی ہی نزدیک ایسی شخص کی کافر ہونیکی تصریح کتاب معتبر سی یہ ثابت کردین ورنہ افترا محض و بہتان بحت فقہا پر راندیری کا لگانا واضح ہی کیا میانصاحب راندیری ہر وقت اعمال ایک شخص مذکور کی خبر ہونیسی مشرک ہو جاتا ہی اور کیا اس سی اللہ تعالی کی مساوی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعتقاد کرنیوالا بن جاتا ہی اور ایک ہی شخص کی اعمال کی ہر وقت خبر ہونیکی سی مساوات ثابت ہو جاتی ہی اور دس پانچ لوگونکی آواز بلکہ کل مخلوق کی آواز سننی کا اعتقاد کرنیسی تو خدا تعالی کی مساوی جاننی سی بہی آپکی نزدیک زیادہ ہو جانیکا معتقد ہونیکی سبب سی بہت بڑا کافر ونکا کافر ہو جانا چاہئی بہلا یہ تو فرمائی کہ آپنی کبہی سنی یا دیکہی ہی عمار بن یاسر کی حدیث جو طبرانی وغیرہ مین ہی کہ وہ فرماتی ہین کہ مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی سنا ہی ان للہ تعالی ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد طبرانی کلہا) قائم علی قبری (زاد الی یوم القیامۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیہا جس سی واضح ہی کہ اللہ تعالی نی ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی بات سن لینا عطا کیا ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر رہتا ہی وہ

تو اوسکی نفی ثابت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفیظ ونگہبان ورقیب بعد وفات امت کے نہ تھے نہ اسکو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش کئے جاتے ہین اور بعد وفات حفیظ ونگہبان ہنوز اور اعمال پیش کئے جاتے ہین
تنافی ہرگز نہین ہے پس اس حدیث نبوی سے بطور مفہوم مخالف عرض اعمال کی نفی خیال کرنا سفاہت یا ابلہ فریبی
ہے اور تیسری یہ کہ **راندیری** خود عرض الاشیاء جو عام ہے عرض اعمال سے اور عرض اعمال کو بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اس سے پہلے قول مین قبول کر چکے ہین اور اسکی وجہ بھی بیان کر چکے جس سے واضح ہے کہ **راندیری قائل**
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد وفات اعمال پیش کئے جاتے ہین اور یہان عدم عرض اعمال کے قائل ہوکر
اسی کے آگے پیچھے خلاف مذہب حنفیہ عرض کی نفی کے دلائل اپنے ذہن سقیم کے موافق پیش کرتے ہین پس یہ تناقض ہے
جسکی طرف اول بھی اشارہ **راقم** نے کر دیا ہے اور (لاعلم لك بما احدثوا بعدك) کا یہ مطلب ہونا کہ کبھی بھی آپکو
علم اونکے امر محدث کا نہ تھا ہرگز مسلم نہین ممکن ہے کہ یہ مطلب ہو کہ اسوقت حشر مین بسبب فکر امت کے اونکے امر محدث
سے غفلت وذہول ہو گیا اور غفلت وذہول کو عدم علم کے ساتھ تعبیر کیا ہو یا لاعلم لك سے نفی علم مراد نہو بلکہ اس سے
اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ وتفویض الامر کلہ الی اللہ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کرنا منظور ہو
قرآن شریف کی آیت (یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا انك انت علام الغیوب
قالوا لاعلم لنا) سے جو وہ ہے **جمل** جزء اول صفحہ ۶۴۹ مطبوع دہلی مین ہے فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ
لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ الثانی
انہ لنفی العلم فی اول الامر لذھولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل و
ھو فی حال شہادتھم علی الامم فلا یکون قولھم لاعلم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالی لھم من الشہادۃ
علی اممھم اھ شہاب انتہی۔ اس سے ثابت ہے کہ لاعلم لنا نفی علم کیواسطے نہین بلکہ کنایہ اظہار التشکی الی اللہ
سے اور تفویض کل امر سے طرف اللہ تعالی کے ہے دوسری یہ کہ علم کی نفی فقط اوسیوقت اول امر مین ہی ہے **جلالین**
مین تحت آیت انك انت علام الغیوب کے ہے ذھب عنھم علمہ لشدۃ ھول یوم القیامۃ وفزعھم ثم
یشہدون علی اممھم لما یسکتون **جمل** جزء اول کے صفحہ ۶۵۰ مین ذھب عنھم علمہ کے تحت مین ہے فلا یرد
کیف قالوا ذلك مع انھم عالمون بما اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع جلالین کی عبارت سے
واضح ہے کہ اونکا علم شدت ہول وفزع کے سبب سے جاتا رہیگا یہ جاتا رہنا مشعر ہے اسکا کہ اول علم تھا پس اول علم ہونا
پھر شدت خوف وفزع سے جاتا رہنے پر بھی اطلاق لاعلم کا اس سے واضح ہے پس ایسے ہی حدیث مین جو لاعلم لك

ہونیکی بنا نا مصادرہ موجبہ دور ہوا اور تاویل کا قول ہی اسی پر مبنی کہ یہ اوسکا کلمہ کفر ہی جو تمہارا مدعی ہی پس
اوسکا کفر پر مصر ہونا اسی پر مبنی ہی کہ اوسکا کلمہ کفر ہی پس اس آپکی تمام تقریر پر تزویر کا باطل و مردود بنا رفاسد
علی الفاسد ہونا واضح ہی **قولہ** وجئنا بك على هؤلاء شهيدا **تفسیر** در منثور مین اسطرح
ہی اخرج ابن جرير عن ابن مسعود رضي الله عنه فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بشهيدا عليهم مادمت فيهم فاذا توفيتني كنت انت الرقيب
پیا انسے معلوم ہوتا ہی کہ آپ فقط بلا واسطہ ان ہی کے اعمال پر گواہ ہونگے جو آپکی زندگی مین لوگون نے کئے ہین نہ کل
امتی کے کل اعمال پر اسطرح بخاری کتاب الانبیاء مین ہی عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
انكم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين
واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان اناسا من اصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال فاقول
اصحابي اصحابي فيقال فانهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال
العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم الى قوله الحكيم وفي كتاب التفسير فاقول
يارب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك وفي باب الحوض فاقول يا رب
اصحابي فيقول انك لا علم لك بما احدثوا بعدك ،، ان احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خود فرماتے ہین (وکنت شهيدا مادمت فيهم) پس اگر تمام اعمال پیش کئے جاتے ہوں تو اسکو کوئی معنی نہین
ہوتے پس امت کے اعمال پیش کرنیکا ثبوت کی حدیث جبتک اس درجہ کی نہو لائق معارض ہونیکے نہوگی **اقول**
وباللہ التوفیق میان **رانديری صاحب** آپ ذرا یہ تو فرمائیے کہ آپکو دلالات مانند عبارۃ النص واشارۃ
النص ودلالۃ النص واقتضاء النص ومفہوم مخالف ومفہوم موافق وغیرہا کا بھی خیال ہی اور یونہی
ادعا مذہب حنفی کی تقلید کا ہی یا کہین مذہب حنفی کے موافق عمل بھی کرتے ہو کنت شهيدا مادمت فيهم
مین کونسا لفظ ہی جسکی معنی لغت مین یہ ہین یا ان معنی کا لازم متقدم یا متاخر یہ ہی کہ بعد وفات لوگونکے
اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش نہین کئے جاتے ہین اگر ہی کنت ہی یا شهيدا ہی یا مادمت
ہی جو اس نفی پر دلالت انہ عبارۃً یا اشارۃً یا دلالۃً یا اقتضاءً اوسکی ہی اور اثبات کے معنی نفی کے لینا کونسی
اہل لغت کے نزدیک درست ہی اب میان **رانديری** اس حدیث نبوی کے فقط مفہوم مخالف کو دلیل بنا
سکتے ہین جسمین مخالفت صریحہ مذہب حنفیہ سے ہی دوسری یہ کہ اسمین نفی اگر بطور مفہوم مخالف ثابت ہوگی

نزدیک ہین موجود ہونا ضرور ہے یا اسکا نقیض اس سے ثابت ہے بفرض منقول نہونا ثابت ہو تو منقول نہونا
مستلزم اس امر کو نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے قرون والونکو نہ پہچانینگے اور ہمکا انفرمادینگے اگر ادعا
استلزام کا ہے تو ثابت کیجئے ورنہ یہ راندیری کا وسوسہ ہرگز قابل التفات کے نہین ہے پس جب یہ باطل ہوا تو
یہ وجہ بیان کرنا راندیری کا کہ (اسلئے کہ انکو اپنے حین حیات مین اسلام لائے ہوئے پہچانا تہا) اور پہچاننے کو
اسی مین منحصر جاننا باطل ہوا بلکہ یہ وجہ بہی ہوا ور یہ بہی ہو کہ جو اوپر بحوالہ عینی شرح بخاری گذر چکا ہے کہ ایک
مجلس مین احوال جمیع مخلوقات مبدأ و معاش و معاد کو بیان فرمایا ان احوال جمیع مخلوقات مین احوال
مرتدین علی اعقابہم مذکورین وغیرہم قرون کے احوال بہی داخل ہین ایسے ہی تجلی لے کل شئ مین بہی
داخل ہین ایسے ہی تبیانا لکل شئ مین بہی داخل ہین اور راندیری کا انحراف انکے معانی ظاہرہ سے
باطل ومردود ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور آخر مین بہی انشاء اللہ تعالی آویگا **قولہ** علامہ عینی شرح بخاری
مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکا حال پوشیدہ تہا اسکی تطبیق اسطرح فرماتی ہین شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۳۴۸
فان قلت کیف خفی علیہ حالھم مع اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض علیہ
اعمال الموحدین لا المرتدین والمنافقین یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی
امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہے نہ دوسرے کے اعمال کی اور اپنی امت کے اعمال کی خبر ہونیکی وجہ بہی اعمال کا پیش ہونا
ہے پس اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث
کے معارض ہوتا تو علامہ عینی صاحب اسطرح فرماتے فان قلت کیف خفی علیہ حالھم مع انہ یعلم علم ماکان
ومایکون ولا یخرج من احاطۃ علمہ شئ اور اسکا جواب کوئی اور طرح دیتے حالانکہ ایسا نہین فرمایا اسطرح
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون ہوتا تو تطبیق مین قلت لیسوا من امتہ نہین فرماتے
کیونکہ وہ اگرچہ موافق انکے بیان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہ تہے لیکن جزئیات ماکان ومایکون سے تو تہے
پہر کیون انکا حال مخفی رہتا **اقول** وباللہ التوفیق ذرا منصفین غور کرین کہ راندیری نے یہ تمام ہرزہ سرائی اپنے
فریب کسلئے کی ہے اسلئے کی ہے کہ راقم نے خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکو کافر کہنے کا مسئلہ ضعیف ہونا ثابت کیا
تہا اور علامہ عینی کی عبارت نقل کی تہی کہ تتارخانیہ مین حجت سے منقول ہے کہ ملتقط مین ذکر کیا کہ وہ نکاح کرنیوالا
کافر نہین ہے اور اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک پر پیش کیجاتی ہین اور رسل علیہم السلام بعض

واقع ہوا اس تقدیر پر بھی یہ ہو سکتی ہے کہ (اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ) کیطرف
رجوع کرنے کو لا علم لی فرمایا تھا اوس وقت وہ علم اونکو امر محدث کا بسبب غم و تکرار کے جاتا رہا ہو اس سے یہ ثابت نہین
ہوتا ہے کہ اوس سے اول یا بعد کو بھی امر محدث کا علم آپکو نہین راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مین بھی اسی قسم کی تقریر کی ہے
میان راندیری نے اوسکو ترک کر دیا نہ قبول کیا نہ جواب دیا کیونکہ میان راندیری کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفور علم مین پستی و نقصان ثابت کرنا عوام کی نظرونمین منظور ہے راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مین اسی پستی و نقصان
کثرت علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کرنیوالے کا حکم قتل ہونا شرح شفا جلد ثانی صفحہ ٤٢٩ مین سے نقل کر چکا
ہے لیکن میان راندیری کو کچھ پروا اسکی نہین کیونکہ جانتے ہین کہ یہ حکم جاری کرنیوالا حاکم مسلمان موجود نہین
ہے اور بغیر حاکم مسلمان کے یہ حکم جاری کرنا درست و جائز نہین پھر کیون میان راندیری ڈرین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و توقیر زیادت و کثرت علم مین اونکے نزدیک کچھ نہین بلکہ اس رتبہ مین انحطاط
وانخفاض و نقصان میان راندیری اور اونکے پیشواؤن گنگوہی و انبیٹھوی کا مقصد اعلی ہے
پھر کیون یہ تنقیص نکرین اور حیلہ و بہانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت عدم علم کی نکرین ہان
کوئی ملا اسمعیل و ملا قاسم و ملا گنگوہی کو بے علم و ناقص العقل و جاہل بتاوے تو میان راندیری
کو برا معلوم ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسے امر شنیع کا اثبات کچھ مضائقہ اونکے نزدیک نہین نعوذ
باللہ من ذلک الغرض تمام کے اعمال کا اول معلوم ہونا یا اول پیش ہونا جیسے معارض و منافی کنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم اور لا علم لک کے ہرگز نہوا اور راندیری کا یہ قول مانند بول دامت کے اعمال پیش کرنیکی
حدیث جبتک اس درجہ نہو لایق معارض ہونیکے نہین) سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہونا واضح ہوا
قولہ الضالون یزالوا مرتدین علی اعقابہم کے مصداق جیسے بعض صحابہ ہین اسیطرح دوسری قرون والے
بھی ہین لیکن اونکو نہ پہچانینگے اور نہ اونکے لئے بعد دریافت کرنے حال اونکے سحقا سحقا فرماینگے اور اپنے صحابیونکو
پہچانینگے اسلئے کہ آپنے اونکو حین حیات مین اسلام لائے ہوئے پہچانا تھا **اقول** و باللہ التوفیق دوسری قرون
والونکو نہ پہچاننا اور نہ اونکے لئے بعد دریافت حال کے سحقا سحقا فرمانا یہ میان راندیری نے کہانسے اور کونسی
دلیل سے جانا اور اس قضیہ سالبہ کا جزم کہانسے حاصل کیا اگر میان راندیری کو یہ وسوسہ دامنگیر ہو کہ منقول
نہین تو اولا یہ تو کہانسے جانا کہ منقول نہین کیا تمام کتب منقولہ آپکے زیر نظر ہین اور جسقدر کتب احادیث و تفاسیر
و سیر جہان مین موجود ہین وہ تمام راندیری نے دیکھی ہین یا اُن تمام کا مضمون ان کتب مین جو راندیری

میان رانڈیری کا مدعی کہ حدیث عرض امت کو معارض فرماتی ہین باطل ہوا اور تاویل علامہ عینی سے حدیث
عرض اعمال سے سند اسپر لانا کہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالا کافر اسلئے نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر اعمال امت پیش ہوتے ہین اونمین نکاح بہی داخل ہے باطل ہوا اور نکاح مذکور کرنیوالیکا کافر ہونا جیساکہ
شامی سے راقم نے نقل کیاہے واضح ہے اور رد دوسرے وہابیہ کا اوسکو کافر کہنا اور غیب دانی آنحضرت صلعم کے اعتقاد
کو کفر بتانا اور رانڈیری کا نکاح مذکور کرنیوالیکو درصورت ہر وقت اپنے اعمال کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہونیکا اعتقاد رکھنے کے سب فقہاء کے نزدیک کافر بتانا یہ تمام مردود ہو گیا پس مدعی ہمارا ثابت اور رانڈیری کے
دعاوی فاسدہ کا ابطال اس رانڈیری کی نقل عبارت عینی سے واضح ہے اب البتہ ذہی کیواسطے جمیع جزئیات کا بیان کرنا
کارآمد نہین اور جمیع جزئیات کے علم پر بیان مدعی ہی موقوف نہین اسواسطے کہ بیان جمیع جزئیات کے علم کی اثبات
کی ضرورت نہین اور علامہ عینی کا بہی جمیع جزئیات کا اپنی عبارت مین ذکر کرنا ممکن ہے کہ اسی عدم ضرورت کے
سبب سے ہو کیونکہ یہان فقط سوال مین حدیث عرض امت کا ذکر انھون نے کیا تہا اوسکا جواب
اسطرح ہی جسطرح انھون نے دیا ممکن ہے قطع نظر علم جمیع جزئیات سے کرکے اور یہ انحصار اسوجہ مین مسلم نہین کہ جمیع
جزئیات کے یہ معارض نہین اسواسطے ذکر نہ کیا اگر یہ حدیث جمیع جزئیات کے بہی معارض ہوتی تو عینی اسطرح کہتے جیسے
رانڈیری نے ذکر کیا اور جواب اوسکا اوسطرح دیتے جیسے رانڈیری کا گمان ہے اگر رانڈیری کو ادعا اس
انحصار کا ہے تو ثابت کرے دلیل قاطع و برہان ساطع سے اور امکان عدم ضرورت مذکورہ کو دلیل سے رفع
کرے اب میان رانڈیری کے اس فریب کو رفع کرنیکے واسطے کہ علامہ عینی رح جمیع جزئیات کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو حاصل ہونا قبول نہین کرتے بیان کیا جاتا ہے کہ میان رانڈیری واقف ہین کہ علامہ عینی رح
اسکے قائل ہین کہ جمیع احوال مخلوقات سے مبدأ و معاش و معاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس مین
بیان فرما دیا فتوی اولی و ثانیہ دونون مین عینی شرح بخاری جلد سابع صـ ۲۱۲ کی یہ عبارت راقم نے نقل کی
تہی انہ اخبر عن المبداء والمعاش والمعاد جمیعا وفیہ دلالۃ انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال
المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق
العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم اور دونون فتوے مین یہ عبارت عینی شرح بخاری جلد گیارہوین
صـ ۹ کی بہی نقل کی تہی مطابقتہ تؤخذ من قولہ ما ترک فیہا شیئا ای من المامور المقدرۃ من
الکائنات اول عبارت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا مبدأ و معاش و معاد و جمیع احوال

غیوب کو جانتے ہین بدلیل قولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اور اولیاء
اللہ تعالی بہی بطور کرامت بعض مغیبات کو جانتے ہین اس مضمون کی عبارت شامی کی راقم نے اوپر ذکر کردی
ہے اسکو خود رانڈیری نے قولہ کہکر راقم کے قول مین نقل کیا ہے اور اسکے بعد اقول کہکر یہ کہا کہ (یہ بات کہ اشیاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کیجاتی ہین اسلئے کہ آپ ان سے واقف ہون) اسمین قبول کرلیا ہے رانڈیری
نے اشیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر پیش کیجانیکو مہر راقم نے شامی کی عبارت کے بعد اسکی تائید مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا پیش ہونا صبح وشام دو وقت ہر روز بروایت ابن مبارک سے ثابت کیا اسکے بعد رانڈیری
نے اسکا انکار کیا اور اپنے قول مین مناقضہ کا خیال نہ کیا اور انکی سچی عبارات کا مطلب قرار دینا شروع کیا اور عرض
امت کی حدیث کو بلا وجہ تعارض معارض بنایا اور شامی کی عبارات کے بعد تمام اشیاء ماکان ومایکون کے پیش ہونیکا
انکار کیا اس قول مین بھی یہی ہرزہ سرائی عینی کی عبارت نقل کے بعد شروع کی کہ (اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا تو وہ بدرجہ اولی اس حدیث کے معارض ہوتا) اور اسقدر خیال نہین کہ
کہ اس مسئلہ خدا ورسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالے کے کافر ہونیکے بارہ مین جمیع جزئیات کو کیا دخل ہے اوسکا ذکر اپنے محل
مین ہے جو اوپر مذکور ہوا یہان تو فقط اعمال امت پیش ہونا اور اونکا آپکو جاننا خواہ پیش ہونیکے سبب سے یہ جاننا ہو
خواہ دوسرے طریق سے اس مسئلہ کیواسطے کافی ہے اور کافر بتانا اسقدر سے مردود ہو جاتا ہے عینی کی عبارت سے اعمال امت
کا پیش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رد نہین ہوتا بلکہ اور ثابت ہوتا ہے خود اسی قول مین رانڈیری
کا یہ قول ہے کہ علامہ عینی شرح بخاری مین قائل ہین کہ اعمال امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیجاتی
ہین) الی قول رانڈیری بعد نقل عبارت عینی (یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط اپنی
امت کے اعمال کی خبر ہوتی ہے) پس عبارت عینی سے بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے اعمال کی خبر ہونا صحیح
ہے اسقدر سے جواب مسئلہ خدا رسول کی گواہی سے نکاح کرنیوالیکا ہو گیا اور اوسکو کافر ٹھہرانا غلط ہو گیا اب رانڈیری
یہان جمیع جزئیات کو بڑھاتے ہین اسکو اس مسئلہ سے کچھ تعلق نہین یہ بڑھانا رانڈیری کا سفاہت یا الیذاء دہی
صرف ہے پھر یہان رانڈیری حدیث نبوی عرض امت جو بروایت ابن المبارک اوپر مذکور ہوئی اوسکو جو معارض
کنت علیہم شہیدا مادمت فیہم ولا علم لک کے ٹھہراتے ہین اوسکا بطلان بہی واضح ہے علامہ عینی
کے قول سے کہ علامہ عینی نے عرض امت کی حدیث کو معارض اسکے نفرمایا بلکہ امت سے تاویلا امت اجابت مراد لی ہے اور مرتدین
اور منافقین کو امت بمعنی امت اجابت سے خارج ہونا بیان کیا نہ کہ امت دعوت سے بہی پس تاویل امام عینی سے

بیان

عینی کو علم نتہا اس بیباک گستاخ نے عبارت عینی جلد و صفحہ مذکور کی خود یہ نقل کی کیف خفی علیہ حالہم مع
اخبارہ بعرض امتہ علیہ قلت لیسوا من امتہ وانما یعرض اعمال الموحدین لا المرتدین اسمین کونسی
لفظ سے علم نہونا ثابت ہے حال منافقین سے خفا ہونا مستلزم اس امر کو نہین کہ آپکو حال منافقین سے اول ہی علم
نتہا غفلت و ذہول کو خفا کہدیا کیون جائز و ممکن نہین ادعاء استلزام کا رانديري کو ہے تو استلزام برہان قاطع
سے اور غفلت و ذہول پر خفا کا اطلاق ممکن و جائز نہونا دلیل ساطع سے ثابت کرین ورنہ علامہ عینی کی عبارت سے یہ
وہم کرلینا وہم فاسد ہے اور علامہ عینی کو عدم علم حال کفار و منافقین کا قائل بتانا افترا محض ہے بہر کیف خفی علیہ
کی لفظ مین جو اوسے ہے اور عدم علم مین جو گستاخی موجب خرابی ہے وہ عاقل منصف مزاج جانتا ہے عدم علم مین جہل کی
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہونا واضح ہے فتوی ثانیہ مین شرح شفاء ملا علی قاری رح کی جلد
ثانی صفحہ ۴۰۹ سے راقم یہ عبارت نقل کرچکا ہے (وافتی ابو عبد اللہ بن عتاب فی عشار) ای مکاس فی
ظلم الناس (قال لرجل والمکس واشك) ای اظهر الشكوی (الی النبی صلی الله علیه وسلم)
بانی اخذت منك والمعنی ان ما ابالی باطلاعه علی ذلك وكان العشار جار علی ذلك الرجل
فی اخذ المكس فتضرر الرجل وقال اشكوك الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له ماذ ل
(وقال) ای العشار ایضا بعد ذلك (ان سألت) ای طلبت المال (او جهلت) بعض الحال
(فقد جهل) ای النبی ایضا (وسأل النبی صلی الله علیه وسلم) ای سأل من الله ما لم یعلم
(بالقتل) متعلق فافتی ای بقتله المکاس الذی صدر عنه من کمال جهله اس سے واضح ہے کہ
رسول اللہ صلعم کیطرف اوس شخص نے نسبت جہل کی کی اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے جو چیز نہ جانی اوسکو اللہ سے
دریافت کیا تو ایسے کہنے والے کو قتل کا حکم علما نے دیا اس عبارت کو میان رانديري نے ذکر کر کے جواب ندیا عوام کو فریب
مین ڈالنے کیواسطے کہ ایسے جہل کی نسبت کرنیوالا رسول اللہ صلعم کیطرف علما کے نزدیک لائق قتل کے ہے اس سے عوام
خبردار ہو کر ایسی نسبت کرنے رانديري کو کہین نا جائز نہ جان لین کہ میان رانديري جو بیان ایسی نسبت کر
رہے ہین کہ رسول اللہ صلعم کو حال کفار و حال منافقین کا علم نتہا اور حال امت عاصی کا علم نتہا یہ تمام رانديري
کی گستاخی اور بیباکی موجب خرابی دین و ایمان ہے پہر طرفہ یہ کہ علامہ عینی و علامہ طیبی پر یہ بہتان لگایا کہ وہ یہ کہتے
ہین کہ ان باتون کا علم نتہا اوپر معلوم ہوچکا کہ اونکے کلام مین یہ ہرگز نہین ہے بلکہ انہون نے ایسا کلمہ مبہم کہا کہ اونکے
کلمہ مین اور اس کلمہ رانديري مین بہت بڑا فرق ہے اور نہ اونکے کلمہ کے یہ معنی مسلم مین جو رانديري کی اپنے مکابرہ

مخلوقات کا مجلس مین ثابت ہی اور دوسری عبارت سی جمیع امور مقدر من الکائنات کی بیان مین کوئی جیز
پچھوڑنا ثابت ہی اس دو عبارت عینی کو جو دونون فتوی مین منقول ہوئی ہین **راندیری** نی ایسی فریبون کی
واسطی چھوڑ دیا ہی تاکہ عوام کو دہوکہ دین کہ جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدر من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تہا اور نہ علامہ عینی اسکی قائل نہ کوئی دوسرا **راندیری جی** یہ عبارت عینی آپکی سامنی مکرر ذکر کر دیگئی
تو اب جمیع احوال مخلوقات وجمیع امور مقدرہ کائنات وجمیع احوال مخلوقات کا خبر دینا خود علامہ عینی فرماتی ہین
جس سی ہر ادنی عقل والا جان سکتا ہی کہ اسکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا جب جمیع جزئیات ماکان و
مایکون کا علم علامہ عینی کی قول سی ثابت ہوا تو اب تطبیق اور طرح دیجاویگی یا نہین یا علامہ عینی سی کہدینگی کہ حدیث
سی جو اسپر یعنی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینی پر دلالت کرتا ہمنی اور دوسرون نی بہی بتایا ہی تو وہ غلط ہی ہرگز
ایسا نہین کہہ سکتی پھر اب تطبیق وہی ہوگی جو اوپر گذری کہ بسبب حزن وفکر امت کی ذہول وغفلت کی سبب سی
فقط اوس وقت علم نرہا تہا یہ منافی اول وآخر کی علم کی نہین یا یہ کہنا اظہار تشکی اور التجاء وتفویض الامور کلہ
الی اللہ سی ہی اسمین نفی علم کی نہین ہی آنحضرت صلعم کا اس اظہار تشکی وغیرہ کیطرف رجوع کرنا ہی پس تطبیق
بخوبی ہوگئی اور **راندیری** کی تمام خزعبلات وسفاہات وابلہ فریبیان دفع ہوگئین عقلاء جانتی ہین اگرچہ
مکابری وعنادی لوگ دیدہ ودانستہ انکار کرین میان **راندیری** مرتدین علی اعقابہم کی معنی مین اختلاف
سی متعلق عبارت بیان کر کی کہ مرتدین عن الاسلام مراد نہین ہی بلکہ حقوق واجبہ نہ ادا کرنیوالی مراد ہین یہ قول
خطابی کا ہی اور عیاض کا قول یہ ہی کہ مرتدین سی مراد دو صنف ہین ایک گنہگار دوسری مرتدین الی الکفر یہ
فرماتی ہین یعنی **راندیری** جو قول آیندہ مین بعد قولہ کی مذکور ہی کہ وہ یہ ہی **قولہ** کفار اور منافقین کی
حال سی جو انھون نی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کیا تہا اوس سی آنحضرت صلعم کو بنا بر بیان
علامہ عینی جلد سابع صہ ۲۴۵ کی علم نہتا اسیطرح علامہ خطابی وغیرہ کی بیان سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنی امت عاصی کی اعمال سی علم نہتا ورنہ انک لا تدری اور انک لا علم لک بما احدثوا کسطرح
صادق آوی اس سی واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہ تھا ورنہ یہ سالبہ
جزئیہ کہ بعض اشخاص کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تہی یہ کسطرح صادق آوی **اقول** وباللہ التوفیق
یہ قول مثل بول **راندیری** کہ (بنا بر بیان علامہ عینی جلد سابع صہ ۲۴۵ علم نہتا) اف پر از تف ایسی
بیباکی وگستاخی پر اس **راندیری** کی کہ کیسی جرأت علم نہتا کہنی پر کی پھر بہتان علامہ عینی پر کہ بنا بر بیان علامہ

چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا فلان چیز کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا تو یہان ہی ایسا
کہدو تو تمہارے نزدیک کونسی بڑی بات ہے میان راندیری اوس گروہ کا جو رسول اللہ صلعم نے ایسا حال فرمایا
تو اوس سے ہی ثابت ہے کہ وہ لوگ مستحق دوزخ کے ہونگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنیسے اوسوقت نہ چھوڑے جاینگے
اور بظاہر اصحاب مین سے ایک گروہ ایسی ہوگی کہ جسکو فرشتے پکڑ لیجاینگے اور نہ چھوڑینگے اوسوقت کسی دوسری گروہ اصحاب
کے حقمین ایسا آپنے نہین فرمایا خصوصًا آپکے مسلک کے موافق کہ آپ کوئی منقول و معقول دیکہتے ہو تو اوسمین ہی انحصار
یقین کرتے ہو اور اوسکے ماسوا سے نفی کرتے ہو اور یہان ظاہر یہی ہے کہ وہ ایک ہی گروہ ہوگی بظاہر اصحاب مین سے تو اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکے حال پکڑے جانے اور نہ چھوڑنیسے غفلت و ذہول حشر مین نہوگا اور اونکا ایسا حال
ہونا یاد ہوگا تو آپ جانتے ہین کہ وہ ایک ہی گروہ ہے جو کوشش سے نہ چھوٹیگی جب حشر مین ذہول اونکے حال سے نہ مانا جاوے
تو چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکا ایسا حال کہ اونکا پکڑا جانا اور نہ چھوٹنا اور جواب پانا معلوم و یاد کرکے
اونکو نہ پکارین اور اصحابی نہ فرماوین اور چھوڑانیکی کوشش نہ کرین اور حالانکہ آپ پکارینگے اور اصحابی فرماوینگے اور
اونکے چھڑانیکی کوشش کرینگے جیسا کہ اوسکا حدیث سے ثابت ہونا میان راندیری قبول کرتے ہین بلکہ اپنی حجت جانتے
ہین جب آپکو اوسوقت مین ذہول و غفلت نہوگی تو کیا باوجود یاد ہونے اس امر کے کہ یہ وہی گروہ اصحاب کی ہے جو
چھڑانیسے نہ چھوٹیگی بسبب اپنے احداث کے اور جنکے جواب مین لاعلم لک کہا جائیگا آپ ایسا کرینگے ایسا گمان میان
راندیری ہی کر سکتے ہین نہ راقم نہ دیگر اہل علم متدبرین پس ذہول و غفلت اسی حدیث سے ہونا قطع نظر دوسرے دلیل
سے منصفین کے نزدیک ثابت ہے اسکو ملمع بتانا راندیری کا جواب سے عاجز ہونا اور اپنے اباطیل کو ملمع کرکے عوام کو
دہوکہ دینا ہے یہ جو کہا کہ (اس ملمع کا جواب اتنا کافی ہے کہ آپ اوسوقت فرماوینگے فاقول کما قال العبد الصالح و
كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم اه) منصفین غور کرین کہ اس حدیث مین کونسا لفظ ایسا ہے کہ جس سے
یہ ثابت ہے کہ آپکو ذہول و غفلت نہوگا یا قبل اوسوقت کے اونکے حال کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کبہی اللہ
تعالیٰ نے دی اور آپکو اونکے حال کا علم نہوا قبل اسکے کسیوقت مین میان راندیری كنت عليهم شهيدا سے
دہوکہ دینا چاہتے ہین اور شہیدا کے معنے فقط جاننے والا اور مطلع ہونیوالا کرکے حیات دنیاوی آنحضرت صلعم کے ساتھ
اسکو مقید ٹھہراتے ہین تاکہ یہ مدعی فاسد ثابت ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حال اونکا دنیا مین دیکہا تہا
اوسیکا علم آپکو تہا اونکے دوسرے حال کا علم کسی طریق سے آپکو حاصل نہوا تاکہ میان راندیری اسپر مبنی کرین
کہ جمیع جزئیات کا علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہتہا تو اس دہوکہ و فریب میان راندیری کا جواب یہ ہے کہ

سے قرار دیتے ہین مانک لاتدری اور لا علم لك کے معنے اوپر معلوم ہو چکے کہ اوس سے مراد یہ ہوسکتی ہے کہ اوسوقت خاص
مین آپکو امت کے غم وفکر کے سبب سے اونکے حال سے ذہول وغفلت ہوگی تو اوسمین لاتدری اور لا علم لك صادق
ہوگا یہ اس امر کو مستلزم نہین کہ اوسوقت سے پہلے یا پیچھے آپکو علم اونکے حال کا نہوا اور یہ اوسوقت خاص مین بسبب عارضہ
کے غفلت ہوجانا منافی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے ہونا ہرگز مسلم نہین پس یہ علم جمیع جزئیات ماکان وما
یکون کے منافی ہونا اور اوسکے صدق کے مناقض ہونا جیسا کہ مدعی فاسد **رانديري** کا ہے ہرگز مقبول نہین **رانديري**
کو دعوی ہے تو اقامت برہان کی کرے پس قول مثل اول **رانديري** کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات
ماکان ومایکون کا علم نہتا الخ) ہرگز قابل التفات علماء مستادین کے نہین **قوله** باقی رہا یہ کہنا کہ اونکے اعمال
کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی تو دنیا مین قیامت کے واقعے کی خبر دی اور اونکو قیامت مین اصحابی اصحابی
کہا اور اونکے اعمال کی قیامت کے دن کی خبر تہی لیکن ذہول ہوگیا تہا اسلئے آپنے فرشتون سے تعرض کیا تہا جب معلوم
ہوا کہ وہ اس لائق نہین ہین تو ذہول جاتا رہا اور فوراً کہدیا سحقا سحقا یہ سب طمع ہے اس طمع کا جواب اتنا
کافی ہے آپ اوسوقت فرماوینگے فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئ شهید جناب من قیامت کے حالات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیگئی ہے کہ جہنم مین سے آپ بعضونکی شفاعت کرینگے اور بعضونکی فلان مقام مین اور بعضونکی فلان مقام مین
اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد بدل جائینگے وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجہنا نہایت غلطی ہے اور قیامت
مین پہچاننا یہ اسوجہ سے ہے کہ آپنے اونکو حین حیات مین اسلام مین دیکہا تہا یا یہ کہ خطابی وغیرہ علماء کے نزدیک ردۃ
سے ردۃ عن الاسلام مراد نہین ہے تو غرہ محجلین سے پہچانا اور ذہول ہوجانا تو فرع اوسکی ہے کہ پہلے علم ثابت
ہووے علاوہ اسکے ذہول کا کہنا تصریح علماء کے بہی خلاف ہے اسواسطے کہ اگر علم ہوکر ذہول ہوا ہوتا تو علامہ عینی کو جلد
سابع صفحہ ۳۴۳ قلت لیسوا من امتہ کہنے کی حاجت نہوتی **اقول** وباللہ التوفیق ذہول ہوجانیکو طمع بتانا سفاہت
یا عناد وابلہ فریبی نہین اور کیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ ایک گروہ کا ایسا حال ہوگا کہ اونکو
دوزخ کیطرف لیجاتے وقت اصحابی اصحابی پکار کر چہڑانا چاہونگا اور انك لا علم لك بما احدثوا جواب پاؤنگا اور
کنت علیهم شهیدا الخ کہونگا تو اونکا ایسا حال ہونیکا آپکو اول سے علم تہا جب ایسا فرمایا نعوذ باللہ من ذلک
یا بغیر علم کے ایسا فرمادیا تم جیسے ایسا ہی کہدو کہ بغیر علم کے ایسا کہدیا تو کیا تعجب ہے نفی علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تمہارے گمان فاسد ووہم کاسد مین بے ادبی وگستاخی ہین داخل نہین اسیواسطے جابجا یہ کہتے ہو کہ فلان

سے راندیری حق کو ناحق عوام کی نظرونمین ٹھہرانا چاہتے ہین پس جس جواب کا کافی ہونا راندیری نے کہا تہا
اوسکا ناصواب وابلہ فریبی ورد باوہ بازی یاسفاہت سے ہماورہونا واضح ہوگیا یہ جو کہا کہ جہنم مین سے آپ بعضونکی
شفاعت کرینگے اوربعضونکی فلان مقام مین اوربعضونکی فلان مقام مین اسیطرح بعض اصحاب آپکے بعد انکے
وغیرہ اس سے نفس اشخاص کی تعیین سمجہنا نہایت غلطی ہے یہ بہی میان راندیری کی سفاہت وابلہ فریبی
ہے کہتے یہ دعوی کیا کہ فقط اسیقدر ہے جسقدر کہ میان راندیری نے بیان کیا تعیین اشخاص ہم سمجہتے ہین ہم تو
جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا ایک مجلس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر بہت مرتبہ نقل کرچکے ہین اور
نفوس قدسیہ کا بعد تنزہ کے علائق سے ملاء اعلی کے ساتہ ملجانا اور کل کو مثل مشاہد نفسیا یا باخبار ملک دیکہنا ملا
علی قاری رح سے نقل کرچکے ہین اور جمیع جزئیات وکلیات من الکائنات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہونا اوپر ثابت کرچکے ہین اورحاشیہ نسائی جلال الدین سے علامہ اکمل الدین صاحب عنایہ حنفی رح کا
یہ فرمانا اوپر گذرچکا ہے ویجوز ان یکون المراد المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات
الخمسۃ التی ھی عبارہ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب
الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ جس سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہونا ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی کا اور آپکا ایسا برزخ اور
درمیان کل کے ہونا کہ کل وتمام کیطرف آپکو توجہ ہے مثل نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ ثابت ہے پس جب جمیع احوال
مخلوقات کا علم آپکو حاصل ہے اور آپکا نفس تمام نفوس سے اعلی واولی ہے اور آپ مثل نقطہ کے بہ نسبت دائرہ کے
ہین اور عالم ملک وعالم ملکوت وعالم ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی کل کیطرف آپکو توجہ اور آپ ان خمسہ کے
درمیان مثل نقطہ درمیان دائرہ ہین تو آپ پر جمیع احوال کا حال ظاہر ہونا اور کل کا مانند مشاہد کے ہونا اور کل
جزئیات وکلیات کا علم آپکو ہونا اور پانچون یعنی عالم ملک وعالم ملکوت اور عالم ارواح وغیب اضافی وغیب
حقیقی کا ظہور آپ پر ہونا ثابت ہوا اس سے اشخاص کی تعیین ہم سمجہتے ہین اور ہر ذی شعور سمجہتا ہے نہ اس ہرکہ
جس سے سمجہنا راندیری صاحب ٹھہرا کر اوسکو غلط بتاتے ہین یہ ترتیب غلط کا میان راندیری کے
غلط سمجہنے سے ناشی ہوا ہے اسکا منشاء غلط فہمی ہے یا دیدہ ودانستہ ابلہ فریبی راندیری کی ہے فصل الخطاب
مین علامہ قیصری سے یہ نقل کیا ہے وبکاؤہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لاینافی ما
ذکرناہ بعض مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا تعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا

کنت علیہم شہیدا کی معنی **جلالین** سی واضح ہین (کنت علیہم شہیدا) رقیبا امنعہم بما یقولون
اور **تفسیر بیضاوی** مین بہی اسیطرح ہی (کنت علیہم شہیدا مادمت فیہم) ای رقیبا علیہم امنعہم
ان یقولوا ذلک ویعتقدوہ او مشاہدا لاحوالہم من کفر و ایمان اور **تفسیر ابو سعود** مین ہی
(کنت علیہم شہیدا) رقیبا اراعی احوالہم واحملہم علی العمل بموجب امرک وامنعہم عن المخالفۃ
او مشاہدا لاحوالہم من کفر و ایمان جلالین سی واضح ہی کہ مین اونپر ایسا شہید و رقیب تہا دنیا مین کہ انکو
اقوال قبیحہ و عقیدہ شنیعہ سی منع کرتا اور روکتا تہا یا مشاہدہ کرنیوالا تہا اونکی احوال کفر و ایمان کا اور تفسیر ابو سعود
مین ہی کہ مین اونکی حال کی مراعات و نگہبانی کرتا تہا اور اونکو برانگیختہ کرتا تہا ایسی عمل پر جو موافق حکم تیری کی ہی ای اللہ اور
منع کرتا تہا مین اونکو مخالفت تیری سی ای اللہ یا مین مشاہد احوال کفر و ایمان اونکی کا تہا ان معنی شہید و رقیب سی واضح
ہی کہ امت کو اعمال بد و عقائد بد سی منع کرنا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرنا اور مخالفت الٰہی سی منع کرنا
یہان شہید و رقیب کے معنی مین ماخوذ ہی اگرچہ شہید و رقیب کی معنی مشاہد اعمال بہی کئی ہین لیکن یہی تو شہید و رقیب کے معنی کئی مین
جب شہید و رقیب کی یہ معنی ہوئی تو آنحضرت صلعم کی اس فرمانیکہ وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم
یہ معنی ہوئی کہ مین اون لوگونکا حفیظ و نگہبان جبتک اونمین تہا ایسا تہا کہ اونکو افعال قبیحہ و عقائد شنیعہ
سی روکتا تہا اور اعمال موافق امر الٰہی پر برانگیختہ کرتا تہا اور مخالفت امر الٰہی سی منع کرتا تہا یہ کسنی دعوی کیا تہا کہ
آنحضرت صلعم بعد وفات بہی ایسا ہی لوگونکو اعمال قبیحہ و عقائد شنیعہ سی منع کرتی ہین اور اعمال موافق امر
الٰہی پر برانگیختہ و مخالف امر الٰہی سی منع کرتی ہین جو میان **راندیری** اوسکی جواب یہ پیش کرتی ہین اور یہ بعد وفات
اعمال و عقائد بد سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ منع کرنا اور اعمال صالحہ پر برانگیختہ کرنا مستلزم عدم علم
اعمال قبیحہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین میان **راندیری** جانتی ہین فلان فلان ہندو بت
پرستی کرتی ہین فلان فلان نصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی منکر ہین و عقائد و اعمال بد رکہتی ہین
ایسی ہی بہت مسلمان فساق **راندیری** کی علم مین افعال شنیعہ کرتی ہین اور میان **راندیری** اونکو نہین
منع کرتی تو کیا میان **راندیری** کو اونکی عقائد و اعمال کا علم نہین ہی الغرض نہ منع کرنا اور نہ روکنا اعمال
بد و عقائد بد سی اور نہ برانگیختہ کرنا اعمال صالحہ پر خصوصًا بعد وفات کی مستلزم عدم علم کو نہین ہی پس اسکو
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ٹہہرانا باوجودیکہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
ادنی طالب علم بہی جانتا ہی **راندیری** کی سفاہت و ابلہ فریبی در و بام: بازی دلیل ہی ایسی ایسی فریبون

سے اوپر گذر چکا ہے کہ ذھب عنھم علمہ لشدۃ ھول یوم القیامۃ وفزعھم ثم یشہدون علی اممھم

لما یسکنون جس سے شدت ون قیامت وفزع کے سبب سے علم انبیاء علیہم السلام کا اوسوقت خاص مین جاتا

رہنا واضح ہے پس ایسے ہی لاعلم لك سے مراد ہونا کیون ناجائز ہے آیت مین لاعلم لنا سے مراد نفی علم نہونا یا ذہول

کے سبب سے ہونا یا ذہاب علم اوسوقت خاص مین بسبب شدۃ ہول وفزع کے ہونا جب ثابت ہے اور نفی علم نہونیکی

حالت مین بھی ایسا فرمانا یا غفلت وذہول کے سبب سے یا اوسوقت خاص مین ذہاب علم کے سبب سے ایسا فرمانا

دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ثابت ہے تو ایسے ہی معنے کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاعلم لك بما احدثوا

فرمانا ماننا جاوے تو اوسکے عدم جواز پر کونسی دلیل قاطع وبرہان ساطع قائم ہے پس جب علم لاعلم لك کا منافی علم

یا منافی ذہول یا منافی فقط اوسوقت ذہاب علم کے ہونا متحقق نہین تو اس سے استدلال راندیری کا عدم

علم وعدم ذہول پر باطل ہے جب استدلال باطل ہوا تو ادعاء غلط بتانے ذہول کا وادعاء از سر نو علم ہونیکا اور

ادعاء جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے علم ہونیکا دعوی بلا دلیل وباطل ہو گیا اور سفاہت یا ابلہ فریبی راندیری

کا ظہور ہو گیا راقم نے اپنے فتوی ثانیہ مطلوبہ راندیری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد علم کے ذہول مثلاً تمام

بیت المقدس سے ہونا اور بعد کشف کے کفار سائلین جواب علامات بیت المقدس کو دینا اور بعض آیات کی نسبت

فرمانا کہ فلان کی قرأت سے مجکو یاد آگئے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا حشر مین لاعلم لنا بسبب ذہول فرمانا

اونکو ذہول اپنے نفوس پر خوف ہونیکے سبب ہونا کیونکہ اونکو اپنے ذوات پر خوف وحزن نہوگا بلکہ اپنے متبعین

امت پر خوف ہونیکے سبب ہونا مع نقل عبارات کتب بیان کیا تہا اوس تمام کو راندیری نے چھوڑ دیا تاکہ ذہول و

غفلت کا ثبوت انبیاء علیہم السلام وخود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ہو کر اوس قوم کے حال سے بھی ذہول

وغفلت ثابت نہو جاوے یا اشکال نہ نکل آوے جنکو حقمین اصحابی اصحابی فرماوینگے اور بعد جواب پانیکے سحقا سحقا

فرماوینگے اب چھوڑ دینا اس غرض خبیث کے سبب سے ابلہ فریبی وروباہ بازی نہین تو اور کیا ہے اگر راندیری صاحب

کو کسی عالم دیندار کی صحبت ہوئی ہوتی یا راقم کی تحریر مین غور کیا ہوتا اور سنت سنیہ اوستاذیہ دیوبندیہ وگنگوہیہ

کا اتباع نہ کیا ہوتا تو اتباع حق نصیب ہوتا اللھم اھدہ **قولہ** اس دلیل کا حاصل اتنا ہوا کہ صحابی مذکور

کو کشف ہوا تہا اور ہوتا ہے پس یہ حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو جو منکر نہین ہے اوسکو سامنے

بیکار ہے اسیطرح اور اصحاب کے کشف کا ذکر بھی اس مقام مین بیکار ہے **اقول** وباللہ التوفیق راقم نے اپنے

فتوی اولی مین یہ لکھا تہا (شرح عین العلم مطبوع مصر جلد اول ص ۱۲ مین ہے فی روایۃ الطبرانی و

فی السماء من حیث مرتبتہ وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ اس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے اعتبار سے آپکے علم سے مقدار ذرہ بھی نہ زمین مین پوشیدہ ہے نہ آسمانین گو بشریت کے اعتبار سے آپنے یہ فرمایا کہ اپنے دنیا کے امور کو تم خوب جانتے ہو جب مثقال ذرہ بھی آپکے علم سے پوشیدہ نہین تو تعیین اشخاص اور اونکے حالات معینہ کسطرح پوشیدہ ہو سکتے ہین پس حشر مین مرتدین علی اعقابھم کے حالات کا پوشیدہ ہونا سوائے اسکے کہ اوسوقت بسبب حزن وفکر امت کے آپکو ذہول ہوا اور کوئی وجہ نہین رکھتا ہے یا یہ لاعلم لك سے وہی مراد جو لاعلم لنا آیت قرآنیہ کی مراد بحوالہ جمل ناقلا عن الشہاب گذری ہے کہ یہ نفی علم نہین ہے بلکہ کنایہ ہے تشکی الی اللہ وتفویض امر کل سے طرف اللہ تعالی کے یعنے آنحضرت صلعم کا اللہ کیطرف رجوع کرنا غرض ہے نہ عدم علم پس وجہ پہچان کے حیات مین دیکھنے مین یا غرہ محجلین مین منحصر کرنا **راندیری** کا ہرگز مسلم نہین ہے اور ایسوا من امتہ مین جواب منحصر ہونا بھی مسلم نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرور نہین کہ کسی موقع ومحل مین ایک جواب کو کسی محقق نے ذکر کردیا ایک سوال کا جواب خیال کر کے اور دوسرا سوال جو وہان وارد ہوتا ہے اوسکی طرف توجہ نکی تو اس سے یہ لازم آنا مسلم نہین کہ اوس جواب کے سوا دوسرا جواب اوس محقق کے نزدیک نہین فقط اوس جواب مذکور مین ہی جواب منحصر ہے اور یہی جواب محتاج الیہ ہے پس علامہ طیبی وعلامہ عینی کا حوالہ اور اس سے استدلال **راندیری** کا باطل ہونا واضح ہے **قولہ** اور یہ کہنا کہ جب معلوم ہوا کہ وے لوگ اس لائق نہین ہین تو ذہول جاتا رہا اور فورا کہدیا سحقا سحقا یہ بھی سراسر غلط ہے اناك لاعلم لك بما احدثوا کا قائل اللہ تعالے ہے اور اللہ تعالی سے اونکی نالائقی سنینگے تو آپکو از سر نو علم اونکی نالائقی کا ہوگا اور چونکہ خدا اونکی مذمت کرتا ہے اسلئے آپ فرماوینگے سحقا سحقا نہ یہ کہ ذہول دور ہوا اور یہ فرمایا جناب نے اگر غور کرکے اس حدیث کو دیکھوگے تو معلوم ہوجائیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نتہا اور اگر اس حدیث کو مع شروح کے ملاحظہ فرماوگے تو نور علی نور ہوگا **اقول** وباللہ التوفیق **راندیری** کا ادعا سراسر غلطی بتانیکا اور ادعا غلطی بتانیکی یہ دلیل اناك لاعلم لك بما احدثوا ٹھہرانا اور از سر نو علم آپکو حاصل ہونا جس سے مراد وہ غرض یہ کہ اول علم آپکو بالکل نتہا اور اسپر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہونیکو متفرع کرنا سراسر سفاہت یا ابلہ فریبی سے ناشی ہے اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اس سے نفی علم ہرگز مسلم نہین جیسے انبیاء علیہم السلام لاعلم لنا الآیۃ حشر مین فرماینگے اوس سے نفی علم مراد نہونا اور یہ جمل سے ناقلا عن الشہاب معلوم ہوا اور ذہول کے سبب سے لاعلم لنا الآیۃ فرمانا اوسی جمل سے معلوم ہوا اور جلالین

مطبوع ص۳۴۳ مین ہی والتوحید یبلغ الجمیع الی مشاهدة الموحد حتی صارت کل غیبة عیانا و
کل نکرة عرفانا وکل ابهام بیانا جس سی واضح ہی کہ توحید حقیقی سی جمیع کو مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہی یہانتک
کہ کل غیب ظاہر اور ہر نکرہ معرفہ موحد کی سامنی ہو جاتا ہی پھر یہ غیوب مذکورہ اور دیگر غیوب جمیع جزئیات وکلیات
ماکان ومایکون جو غیر اللہ کو حاصل ہو سکتی ہین خواہ کسیطرح سی حصول ہو تمام برابر ہین پھر راندیری یا کسی
دوسری سفیہ یا معاند و متعصب ومکابر کا فرق نکالنا بلا دلیل اور ایسی غیوب کی بعض کی حصول کو قبول کرنا
اور بعض دوسروں یعنی جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون سی جنکا حصول غیر اللہ کیواسطی جائز ہی انکار
کرنا ترجیح بلا مرجح و باطل ہی اسقدر پختہ ومضبوط دلیل کو میان راندیری اپنی ابلہ فریبی وعناد سی کسطرح ملکا بنانے
کو عوام کالہوام کی نظر وغیرہ سو کی منہ سی کہتی ہین کہ صحابی مذکور کو کشف ہوا تہا ایسی دوسری صحابہ کو کشف ہتا یہ
حجت اوس شخص پر پوری ہوگی جو کشف کا منکر ہو اور جو کشف کا منکر نہین اوسکی سامنی بیکار ہی ایسی بیہودہ باتون سی
راندیری عوام کو فریب دیکر حق کو ناحق کرنا چاہتے ہین اجی حضرت راندیری صاحب یہی تو غیوب
دانی اکوان جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کی دلیل ہی اسکی تو راندیری صاحب آپ ہی منکر ہین یا
مستحقین دوزخ کی حال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ ہونا فقط جو حیات ہی مین حال دیکہا تہا اوسیکا
علم آنحضرت صلعم کو ہونا اور اوسی مین آپکی علم کو منحصر ہونا یہی تو اوپر آپ فرما چکی ہین اب اس حدیث سی تو اہل
دوزخ کا حال جو دنیا مین نہین دیکہا صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ذرہ اونکو معلوم ہونا ثابت ہی جب آپکی تبعین
کو یہ حاصل ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سی بدرجہا بڑھکر غیب اضافی وغیب حقیقی ضمن تعیین
اشخاص اور اونکی حالات تمام ہی داخل ہی یہ تمام کا آپکی سامنی حاصل ہونا جیساکہ علامہ اکمل الدین صاحب
عنایہ حنفی رح کی قول سی اور گذرا کیون ناجائز میان راندیری آپ جانتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض
رضی اللہ تعالی عنہ کو جب مفاتیح امور مین سی شکم مین انثی ہونا معلوم ہو گیا تو دوسری غیوب نہ معلوم ہونے کی
کونسی دلیل قاطع موجود ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غیوب امور خمسہ معلوم ہو جانا کیون جائز نہین اور
حضرت عمر رض کو جب کئی منزل لونکا حال منبر پر معلوم ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ کی نیچی کا ہار
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا معلوم ہونا کونسی بڑی بات ہی کیا میان راندیری صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم کو ان غیوب مذکورہ کا حصول جائز جانتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی جنکی طفیل
سی ان صحابہ رض کو یہ حاصل ہوا صحابہ رض سی بدرجہا زیادہ غیوب دانی کا حصول نہین مانتی پھر صحابہ رض کو اس

ابو نعیم عن الحارث بن مالك الانصاری قال مررت بالنبی صلعم فقال کیف اصبحت یا حارث قلت
اصبحت مؤمنا حقا فقال انظر ما تقول فان لكل شئ حقيقة فما حقيقة ايمانك قلت قد عرفت
نفسی عن الدنیا واسهرت لذلك عینی لیلی واظمأت نهاری وكانی انظر الی عرش ربی بارزا وكانی انظر
الی اهل الجنة یتزاورون فیها وكانی انظر الی اهل النار یتضاغون وفی روایة یتعادون فقال
یا حارث عرفت فالزم وفی روایة ابن عساكر قال له علیه السلام وانت امرء نور الله قلبه فالزم

اس سے واضح ہے کہ صحابی حارث بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو علم معرفت عرش واہل جنت واہل نار ایسی
حاصل ہو گئی تھی کہ اونکی آنکھوں کے سامنے یہ تمام امور حاضر تھے نقشبندیہ مجددیہ جو لطائف کی ریاضت کرتے ہین
جسکو لطیفہ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے عجب نہین کہ ناواقف اوسکا انکار
کرین اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنی زوجہ کی شکم مین دختر کا ہونا فرمادیا موطا امام مالک رح مین یہ حدیث
موجود ہے الغرض اپنے خاص بندے انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر اللہ تعالی غیب ظاہر
کر دیتا ہے اور حضرت عمر رض کا منبر پر یا ساریۃ الجبل فرمانا بھی حدیث سے ثابت ہے یہ بھی بغیر کشف غیب کے نہ تھا یہ تمام
عبارت راقم نے لکھی تھی راندیری نے راقم کی اس عبارت مین قولہ کہکر اول سے اس قول راقم تک کہ
(عرش الہی کا مشاہدہ اوسکو رہتا ہے) عبارت نقل کی اور اوسکے بعد کی عبارت بالکل چھوڑ دی اور اقول کہکر
یہ کہنا شروع کر دیا جواب ہے راندیری کا قول راقم نے نقل کیا راندیری نے یہ تو کہا کہ (اس دلیل کا حاصل
اتنا ہے کہ صحابی مذکور کو کشف ہوا تھا) لیکن یہ پوشیدہ کیا کہ حقیقت ایمان جسکو حاصل ہو اوسکو یہ غیوب
دانی حاصل ہو جاتی ہے جو صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی کہ گویا
عرش الہی میرے سامنے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا انکار نہ کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تو صاحب معرفت ہو گیا اسکا ملازم رہو اور روایت ابن عساکر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا کہ تو وہ شخص ہے کہ جسکا دل منور ہوا اسکا ملازم رہو جس سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس شخص
کیواسطے جسکو حقیقت ایمان حاصل ہو اور وہ صاحب معرفت روشن ضمیر ہو اوسکو علم غیوب اکوان حاصل ہونیکی
تصدیق فرماتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کو علم غیب حاصل ہونے
پر حضرت ابوبکر صدیق رض کا ما فی الرحم کی اپنے پہلے سے خبر دینا اور حضرت عمر رض کا چند منزل کی راہ سے حال کفار و
مؤمنین کا درمیان مقاتلہ کے دیکھنا اور بیان سے اونکو ہدایت وارشاد فرمانا دلیل واضح تفسیر عرائس

لفظ پر جو ترجمہ ہر کاہی جو اس جملہ مین ہی (غیب مخصوص پر بہی اطلاع الخ) مذکور ہنوتا یہ دلیل واضح اسی امر کی ہی کہ
فی الواقع یہ بہی لکہا ہو نہ ہر اگرچہ عارضہ مذکورہ سی اوسکی صورت ہر کی ہو گئی ہو میان راندیری صاحب
کو یہ فہم ہوتی تو دلیل کو دیکہتی وہ فقط شوشہ کو ہی دیکہکر اپنی لیاقت جتا ذ لگی ہر کی بارہ مین تو یہ لیاقت معلوم
ہوئی اب خلص کی جگہ خاص کی لکہنی کی نسبت راقم کیطرف کرنیکی بارہ مین میان راندیری کی جہوٹ
کو معلوم کرنا چاہیئی میان راندیری جو یہ کہتی ہین کہ خلص کی جگہ خاص لکہا ہی تو یہ میان راندیری
کا بالکل جہوٹ ہی کہ خلص کی جگہ خاص لکہنی کا اتہام لگایا ہی یہ اتہام باین معنی جہوٹ صریح ہی کہ راقم
نی خلص کو خاص کی ساتھ بدلدیا یہ جہوٹ صریح میان راندیری کا ہی راقم ذ ہرگز نہین بدلا ہے
مکتوبات شریف جلد اول مطبوع مطبع نولکشور جو سنہ ١٣٠٣ ہجری مین مطبوع ہوا ہی اوسکی صفحہ ٤٩ کو منصفین
ملاحظہ فرمادین اوسمین صاف لفظ خاص موجود ہی نہ لفظ خلص ہر منصف جان لیگا کہ راندیری اس اتہام
بدلدینی کی لگانیمین بالکل جہوٹ بولی ہین جب لفظ خاص مکتوبات مذکور مین موجود ہی نہ لفظ خلص تو راندیری
کا جہوٹ ہی ثابت ہوا اور خلص کی جو معنی راندیری ذ لکہی اوس سی ہی اونکی لیاقت واضح ہی ایک جہوٹ
راندیری صاحب دیدہ و دانستہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ راقم کی عبارت قرار دیکر جو لکہی ہی اوسمین جو عبارت
مکتوبات کی نقل کی ہی اوسمین خاص رسول لکہا ہی راندیری نہ مکتوبات مین خاص کی بعد لفظ رسول
ہی نہ اصل راقم مین عبارت مکتوبات مین بلکہ خاص رسل ہی خاص کی بعد رسول عبارت مکتوبات مین لکہنا
ہی راندیری کا خود کیطرف سی ہی خاص رسول کو اطلاع دیتا ہی یہ البتہ راقم ذ لکہا ہی کیونکہ رسل مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہین اور آپ بہت سی اوصاف مین اونسی خاص ہین اور آپ ہی کو اطلاع دینی کا
ثبوت یہان منظور ہی اور یہ راقم ذ لکہی ترجمہ تحت لفظی نہین کیا ہی بلکہ حاصل مطلب لکہا ہی وہ اس عبارت سے
حاصل ہی پس یہ شکایت بہی راندیری کی بیجا ہی اور یہ جو کہا کہ (آپ فرماتی ہو غیب مخصوص پر بہی جس سی معلوم
ہوتا ہی کہ غیب موصوف ہی اور مخصوص صفت ہی اور اسی خیال پر آپنی لفظ بہی بڑہایا الخ) یہ کہنا بہی راندیری
کا ابلہ فریبی ہی بلا شبہ غیب موصوف ہی اور مخصوص باوست سبحانہ صفت ہی اور اسی خیال پر لفظ بہی بڑہایا ہی
اور گویا غیب کی دو قسم نہین بلکہ فی الواقع غیب کی دو قسم ہین ایک خاص اور دوسرا عام راقم ذ اپنی فتوی
اولی مین غیب کی دو قسم ہونا اور ایک کا مخصوص ساتہ خدا تعالی کی ہونا اور ایک کا مخصوص نہونا تفسیر کبیر
کی حوالہ سی اول ہی شروع جواب مین بعد تعریف غیب کی ذکر کیا تہا مع نقل عبارت تفسیر کبیر کی لیکن میان راندیری

علم غیب دانی مین آنحضرت صلعم سی رانڈیری بڑھکر یا برابر جانتی ہونگی جب ہی جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی حاصل ہونا ناجائز مانتی ہین یہ تمام خرافات رانڈیریکی ہین
خدا تعالی مسلمانونکو ایسی خرافات وحماقات سی بچاوی **قولہ** جناب من صحیح عبارت اسطرح ہی علم غیب
کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشد آپنی لفظ برکو ہر لکھا اور لفظ خلص کو خاص لکھا
اور اپنی خلص رسولونکو اطلاع دیتا ہی لکھنا چاہئی تہا اوسکی جگہ آپنی اپنی خاص رسول کو اطلاع دیتا ہی لکھا ہی اور
آپ فرماتی ہو غیب مخصوص پر بہی جس سی معلوم ہوتا ہی کہ غیب موصوف ہی اور مخصوص صفت ہی اور اسی خیال پہ
آپنی لفظ بہی بڑہایا گویا غیب کی دو قسم ہی ایک غیب خاص دوسرا غیب عام جسمین سی مجدد رحمہ غیب خاص کا
بیان کرتی ہین حالانکہ مجدد صاحب کی عبارت کا یہ مطلب نہین ہی مجدد صاحبؒ کی عبارت کا یہ مطلب ہی کہ علم
غیب مخصوص اللہ تعالی کی ساتھہ ہی اور سپردوست رسولونکو اطلاع بخشتا ہی واگر خانصاحب فرماتی ہین یہ مطلب ہوتا
تو یہ عبارت ہوتی ہر علم غیب مخصوص اونیز خاص رسول را اطلاع می بخشد خیر یہ لفظی بحث ہی جناب من حضرت
مجدد رحمہ کی عبارت کا حاصل اتنا ہی ہی کہ اللہ تعالی اپنی غیب پر بندونکو مطلع کرتا ہی اسکا کوئی منکر نہین ہی پھر
اس نقل سی کیا حاصل ہی ایضاً مجدد صاحب کی عبارت اور اوسکی مطلب آپکی تحریر کی بموجب تو یہ کہہ رہی ہی کہ
جیسا ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نی عنایت کیا ہی ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بہی اپنی خاص رسول کو
اطلاع دیتا ہی اور اس سی مساوات علم باری وعلم رسول مین ہوتی ہی جسکا انکار خود فرما رہی ہو **اقول**
وباللہ التوفیق ہان میان رانڈیری **صاحب** جب آپ سی کچہہ بن نہین پڑتی تو آپنی کہلم کہلا جہوٹ بولنا
شروع کیا برکی جگہ ہر اور غلص کی جگہ خاص لکہنے کا اتہام راقم پر لگانا چاہا ہندوستانکا بچہ بچہ جسنی تہوڑی
فارسی بہی پڑہی ہوگی وہ جانتا ہی کہ یہ مثل مشہور ہی کہ عاقلان در پی نقطہ نروند میانجی رانڈیری عقلا پر تو
نقطونکا بہی خیال کرتی ہین اور نقطونپر الفاظ کا پہچاننا موقوف نہین رکہتی موقع سی لفظ کو درست کر لیتی ہین آپ
ایسی بڑی واقف وعاقل نکلی کہ قلم مین بال یا پہوسڑا آجانیکی سبب سی لفظ مین شوشہ سا معلوم ہونی لگا ہوگا تو
برکو ہر ہی جان گئی اگر ہر فی الواقع لکہا ہوتا تو ہر کا ترجمہ بہی حاصل مطلب مین جو راقم نی بیان کیا ہی ضرور ہونا
چاہئی تہا راقم کی عبارت مین قولہ کر کی جو آپنی بعد نقل عبارت حضرت مجدد رحمہ کی نقل کی ہی وہ یہ ہی (اس سی
واضح ہی کہ غیب مخصوص پر بہی اپنی رسول کو اللہ تعالی اطلاع دیتا ہی) اگر فی الواقع برکی جگہ ہر لکہا ہوتا تو
حاصل مطلب مین اسطرح ہوتا کہ ہر غیب مخصوص کی بہی اپنی رسول کو اطلاع دیتا ہی اور حاصل مطلب مین

مگر انرا که پسند واز فرستاده خود که او را بر بعض ازان اطلاع دہد تا معجزہ وی بود مراد ازین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہست اس سے ایک غیب کا مخصوص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور اوسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا واضح

ہے تفسیر عزیزی میں ہے پس مطلع نمیکند بر غیب خاص خود ہیچکس را بوجہیکہ رفع تلبس واشتباہ وخطا بکل

درآن اطلاع حاصل شود مگر کسی را کہ پسند میکند وانکس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام او را اظہار بر غیوب خاصہ خود میفرمایداس تفسیر عزیزی مین عین غیب کی صفت خاص ذکر کی ہے سرادنی علم والا بہی ان عبارات سے غیب کی صفت خاص ومخصوص ساتھ خدا تعالی کے ہونا اور اوس خاص پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا معلوم کر سکتا ہے یہ عبارت تفسیر کبیر کر بیان ذکر کیجاتی ہے جس سے غیب کے دو قسم ہونا ایک خاص ساتہ خدا تعالی کے ہونا اور دوسرا خاص ساتہ خدا تعالی کے ہونا اور غیر رسول کو بہی اوسکا معلوم ہوجانا ثابت ہے قد بینا ان الغیب ینقسم الی ما علیہ دلیل والی مالا دلیل علیہ فہو سبحانہ وتعالی العالم بہ لاغیر واما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان نقول نعلم مالنا علیہ دلیل اس سے واضح ہے کہ جس غیب پر کوئی دلیل نہین اوسکو خدا تعالی ہی جانتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ غیب جسپر کوئی دلیل نہین وہ خدا تعالی کے ہی ساتہ خاص ہے اور ایک وہ قسم غیب کی ہے کہ اوسپر کوئی دلیل ہے اوس غیب کی نسبت ہم یہ کہین کہ ہم جانتے ہین تو یہ ناجائز نہین ہے جس سے واضح ہے کہ جس غیب پر دلیل ہے وہ دوسرے بہی جانتے ہین جب دوسرے بہی جانتے ہین تو وہ خاص ساتہ خدا تعالی کے نہوا پس دو قسم غیب کی ایک خاص کہ خدا تعالی ہی جانتا ہے کہ جسپر کوئی دلیل نہین اور دوسرا عام کہ دوسرے بندے اگرچہ رسول نہون وہ بہی جانتے ہین تو یہ عام ہوا پس غیب کے دو قسم خاص وعام ہونا واضح ہے رانديری ذرا وجود دیکہو اس عبارت تفسیر کبیر کے غیب کے دو قسم ہونیکا انکار کیا بلا شبہ یہ عناد صرف والہ فریبی رانديری کی ہے دیکہو اب لفظ ہی بڑہانا ہی درست ہوگیا اور حضرت مجدد رح کی عبارت مین لفظ نہ ہونیکا جیساکہ رانديری فرماتے ہین حاجت نہی کیونکہ حضرت مجدد رح کی عبارت کا تحت لفظی ترجمہ نہین کیا بلکہ حاصل مطلب راقم نے بیان کیا اور یہی جو لفظ اشتراک ہے وہ اس سے سمجہا گیا کہ جب غیب خاص پر اطلاع خاص رسول یعنی مثل رسول اللہ صلعم کو اللہ دیتا ہے تو غیب عام پر بطریق اولی جسمین غیر رسول بہی شامل ہین اطلاع دینا واضح ہے حضرت مجدد رح کا یہ مطلب نہین کہ فقط غیب خاص پر ہی اللہ تعالی اطلاع دیتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ عام پر بہی دیتا ہے یعنی عام پر بہی اور خاص پر بہی اطلاع دیتا ہے یہ جوابہ فریبی کیواسطے رانديری کہتے ہین کہ اسکا کوئی

نے فریب دہی عوام کیواسطے اوسکو بالکل چھوڑ دیا یہی خیال کرکے کہ اگر وہ دو قسم بھی چھوڑ دی جاوینگی اور راقم کے کلام
مین نقل کیجاوینگی تو اوسکا جواب تو ہو ہی نہین سکتا ہے اگر اونکو قبول نکیا جاویگا تو فریب دہی عوام کو جو اس
محل مین کرنا منظور ہے اور دو قسمون غیب کا انکار مدنظر رکھکر راقم کے مطلب بیان کئے ہوئے کو اپنی دروغگوئی
سے غلط ٹھہرانا مقصود تہا تو یہ ممکن نہوگا اور ہر اردو دان ہی راندیری کے جھوٹ پر واقف ہوجاویگا اور
حضرت مجدد کی عبارت کے مطلب کو جو غلط پلط وریدہ دانستہ بیان کرکے بیچارے جہال و عوام کو دہوکہ دیا ہے
اوسکا غلط ہونا واضح ہوجاویگا جیسے تفسیر کبیر کی عبارت سے غیب کے دو قسم خاص و غیر خاص ساتھ خدا تعالی کے
ثابت ہے چنانچہ راقم نے اپنے فتوی اولی کی عبارت اوس قول راندیری کے رد مین جہان راندیری نے چھوڑ دی
اول ان اوراق مین ذکر کردی ہے اوس سے دو قسم غیب کی ہونا واضح ہے ایسے ہی راندیری نے آیۂ فلا یظہر علی غیبہ
احدا الا من ارتضی من رسول کے تحت عبارت روح البیان کی ابلہ فریبی کیواسطے نقل کی ہے اوس سے کچھ بعد کو یہ عبارت
روح البیان مین موجود ہے قال ابن الشیخ انہ تعالی لا یطلع علی الغیب الذی یختص بہ علمہ الا المرتضی الذی
یکون رسولا وما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول اما بتوسط الانبیاء او بنصب الدلائل و
ترتب المقدمات او یلہم اللہ تعالی بعض الاولیاء وقوع بعض المغیبات فی المستقبل بواسطۃ الملک
فلیس مراد اللہ تعالی بہذا الآیۃ ان لا یطلع احدا علی شئ من المغیبات الا الرسل لظہور انہ تعالی قد
یطلع علی شئ من الغیب غیر الرسل کما اشتہر ان کہنۃ فرعون اخبروا بظہور موسی علیہ السلام قبل
زمان ظہورہ وبزوال ملک فرعون علی یدیہ وان بعض الکہنۃ اخبروا بظہور نبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم قبل زمان ظہورہ ونحو ذلک من المغیبات وکانوا صادقین فیہ وارباب الملل والادیان مطبقون علی
صحۃ علم التعبیر والمعبر قد یخبر عن وقوع الوقائع الآتیۃ فی المستقبل ویکون صادقا فیہ ثم الآیۃ نظیر
قولہ تعالی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء انتہی جس
سے واضح ہے کہ الغیب موصوف ہے اور الذی یختص بہ علمہ الغیب کی صفت اور اس غیب مخصوص کی خبر دینا رسول کو
ثابت ہے اور دوسرا وہ غیب ہے جو اللہ تعالی کے علم کے ساتھ خاص نہین اوسپر اطلاع غیر الرسول کو بھی ہوتی ہے چنانچہ
عبارت ما لا یختص بہ یطلع علیہ غیر الرسول الخ اس معنی مین صریح ہے اسکو بعینہ اس عبارت مذکورہ کو بہی راندیری
نے اسی غرض سے چھوڑ دیا ہے کہ اس محل مین غیب کے دو قسم ہونیکے انکار کا باطل ہونا ظاہر نہوجاوے تفسیر حسینی مین بہی
تحت آیۃ مذکورہ فلا یظہر الآیۃ کے ہے پس آشکار نسازد و مطلع نگرداند بر غیبیکہ مخصوص است بعلم او تعالی مگی را

جب تقریر کا مطلب ہی نہین آتا تو مناظرہ مین کیون مفت مین ٹانگ اڑائی اس سے غرض یہ ہے کہ غیوب وانی حیات پر
ہی منحصر نہین ہے بلکہ بعد ممات بہی ادراکات متجددہ حاصل ہوتی ہین اور بعد انتقال کے ادراکات متجددہ کے
عدم حصول اور احوال احیاء پر خبر نہونیکی آنحضرت صلعم کو یہ خود میان **راندیری** منکر ہوئے اوپر گذرا ہے
راندیری کے قول کہ مرتدین علی الاعقاب کا حال جو دنیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہی آپ
حشر مین جانینگے بعد انتقال اونکے محدثات خاصہ کہ رد ہ ادراکات جزئیہ ہین نہ کلیہ) اونکا علم آپکو نہین اب یہان
میان **راندیری** یہ کہتے ہین کہ دنہ کوئی یہ کہتا ہے الخ) جیسے بعض ادراکات متجددہ حاصل ہوئے اور بعض احوال
احیاء بعد موت معلوم ہوے خدا تعالی کے بتانیسے بعض دوسرے باقیماندہ بہی اونہین بعض کے مساوی ہین اونکو
بہی بتادینا خدا تعالی کو کچہ محال نہین ہے پس اسی امکان وجواز سے جمیع جزئیات کا حصول ثابت ہے ہان
راندیری یہ ثابت کرین کہ باقیماندہ جزئیات بتانا بعد موت کے خدا تعالی کو محال ہے ودونہ خرط القتاد
قولہ اللہ تعالی انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو غیب پر اطلاع کردیتا ہے اوسکا تو کوئی انکار نہین کرتا
کلام ہے تو فقط اسی مین ہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم کہ جسمین قیامت کے وقت تک کا علم بہی
داخل ہے اور یہ بہی داخل ہے کہ فلان گانوٗن مین اسقدر مٹی ہے اور اسقدر کنکر اور اوسمین اتنے اس اندازہ
کے اور اتنے اس اندازے کے اور قیامت تک اوسپر یہ حالت گذرا کریگی وغیرہ یہ سواے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور
نہ علماء کی تصریحات ہے کہ انبیاء اور اولیاء کرام ان اشیاء پر مطلع ہین **اقول** وباللہ التوفیق اجی **راندیری**
صاحب آپکے پیشوا **گنگوہی** و **دیوبندی** و **ملا اسمٰعیل دہلوی** غیب کو کفر شرک
بتاتے ہین وہ کہان جمیع جزئیات وجمیع حالات ووقت قیامت وغیرہ امور مذکورہ تمہارے کے قید کفر وشرک
ہونمین ضروری جانتے ہین اگر **راندیری** سچے ہین تو اونکے قول مین بقید مذکورہ کفر وشرک ہونا وبلا قید
کفر وشرک نہونا ثابت کرین جمیع احوال مخلوقات کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تصریحات علماء
بدلیل حدیث اوپر گذر چکے ہین اوسمین یہ تمام امور مذکورہ داخل ہین علامہ قیصری کے قول سے زمین و
آسمانمین ایک ذرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہونا باعتبار مرتبہ کے معلوم ہوچکا ہے ایسی دوسری علماء
کی تصریحات گذر چکی ہین پس تصریحات علماء کا انکار سفاہت وعناد سے نہین تو اور کیا ہے اور آپکے
گھانس پھونس کنکر مٹی وغیرہ کا جواب اوپر مکرر ہوچکا ہے اوسکو دیکھو اور آپکے اس کہنے کا کہ (سواے خدا تعالی
کے کوئی نہین جانتا) کسکو انکار ہے لیکن اس سے یہ خیال کرنا اور اوسکا یہ مطلب ٹھہرانا کہ خدا تعالی کیسکو

منکر نہین ہو نقل سے کیا حاصل حضرت مجدد رح کی عبارت اور اوسکے مطلب آپکی تحریر کے بموجب تو یہ کہہ رہی ہی کہ جیسا
ماکان ومایکون کا علم اللہ سبحانہ نے عنایت کیا ہی ویسا ہی تمام غیب مخصوص پر بہی اپنے خاص رسول کو اطلاع
دیتا ہی اور اس سے مساوات علم باری و علم رسول مین ہوتی ہی) حضرت مجدد رح کی عبارت سے تم تو اجی رانڈیری
صاحب وہابیہ گنگوہ اور دیوبند کی اتباع سے ماکان ومایکون وجمیع احوال مخلوقات علم آنحضرت صلعم کو
حاصل ہونا قبول نہین کرتے اور تمہارے پیشوا گنگوہی و دیوبندی و انبیٹھوی شیطان لعین کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بتاتے ہین اور اوس لعین کے علم کا ثبوت قطعی بتاتے ہین چنانچہ براہین سے واضح ہی حضرت
مجدد رح کی عبارت سے تو خاص رسول کو غیب خاص پر بہی اطلاع دینا ثابت ہی شیطان لعین کو خاص غیب پر
اطلاع کہان ہوتی ہی اور جب خاص غیب ہی آپکو عنایت ہوا تو باقی جمیع ماکان ومایکون اس سے بڑھکر نہین
یا مساوی بالکل بس اوسکا ثبوت بہی اس سے ہوگیا گو رانڈیری کی فہم اس سے قاصر ہی تو دوسرونکا اسمین کیا قصور
ہی اور حضرت مجدد رح کی عبارت سے نہ یہ ثابت کہ تمام غیوب کی اطلاع رسول خاص کو عنایت ہوئی ہی اور نہ راقم کے مطلب
بیان کئے ہوئے سے یہ ثابت ہی بس اسی بنار فاسد پر جو لزوم مساوات درمیان علم باری و علم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مبنی کیا ہی رانڈیری نے اوسکا بطلان بسبب بنار فاسد علی الفاسد ہونیکے واضح ہی پہر ضدین قدیم و
حادث وذاتی وعرضی وحاصل بدلیل وبلا دلیل مین مساوات بنانا رانڈیری کی جہالت صرف ہی ضدین
سواد و بیاض بعض امور کی شرکت سے کہ دونون ممکن اور دونون موجود اور دونون عرض کسی عاقل کے نزدیک
مساوی نہین گنے جاتے علم باری تعالیٰ و علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مساوی گننا کیسی بڑی جہالت و
سفاہت وابلہ فریبی ہی راقم نے شرح مقاصد جلد ثانی صفحہ ۴۳ کی یہ عبارت لکہکر بل الظاہر من قواعد
الاسلام انہ یکون للنفس بعد المفارقۃ ادراکات متجددۃ واطلاع علی بعض جزئیات احوال
الاحیاء یہ مطلب بیان کیا تہا اس سے واضح ہی کہ بعد انتقال کے اس دار فانی سے ادراکات جزئیہ متجددہ ہوتے
ہین اور بعض جزئیات احوال احیا پر اطلاع حاصل ہوتی ہی اور بہت سے تصریحات علماء اہلسنت وجماعت کے موجود ہین کہ
انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ اطلاع غیب پر دیتا ہی لیکن یہ تمام بعض غیوب ہین نہ کل بہ نسبت
معلومات اللہ تعالیٰ کے تو اسکے جواب مین میان رانڈیری جو کہتے ہین وہ لکہنا چاہیے قولہ کرکے ہم اونکا قول
نقل کرتے ہین **قولہ** اس دلیل کے لانیسے خدا جانے کیا مطلب اس سے نہ اثبات مدعی ہوتا ہی نہ یہ کوئی کہتا ہی کہ
بعد انتقال کے ادراکات متجددہ جزئیہ نہین ہوتے **اقول** وباللہ التوفیق میان رانڈیری کی فہم مین

جمیع جزئیات ماکان ومایکون کو جانتی تہی تو وہ بہی جھوٹا ہی بلکہ معراج کی بعد تو اس آیت کی نزول تک بہی
وہ دعوی کوئی کر نہین سکتا اسواسطی کہ وہ منافقین کہ جنکی خبر اس آیت کی نزول تک نہ تہی وہ بہی منجملہ
جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی تہی **اقول** وباللہ التوفیق اول راقم اپنی فتوی اولی کی عبارت
نقل کرتا ہی اوسکو منصفین ملاحظہ فرماوین پھر **راندیری** کی سفاہت یا ابلہ فریبی دہوکہ دہی عوام پر
واقف ہون کہ راقم اپنی تحریر مین مدعی ہی یا وہابیہ مستدلین بزعمہم بآیات واحادیث علی عدم علم غیب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض اور انکی استدلالات کی توجیہ ایسی کرنیوالا ہی کہ اونکی استدلالات مستلزم
اونکی مدعی فاسد کی نہین اور محتمل غیر مدعی وہابیہ کو ہو کر اونسی استدلال وہابیہ باطل ہو جاوی اور میان
راندیری کا توجیہ کو دعوی ٹھہرانا سفاہت یا عناد ومکر ومکابرہ سی صادر ہونا معلوم ہو جاوی
عبارت راقم کی یہ ہی دلیکن یہ کوئی نہین کہتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ولادت یا وقت
بعثت سی ہی تمام غیوب کو آپ جانتی ہی تاکہ بعض امور پر جو اطلاع نہونا کسیوقت کسی آیت وحدیث سی
ثابت ہی اوس سی اعتراض وارد کیا جاوی اور یہ ہی نہین کہ کسی چیز کی اگر کسیوقت اطلاع خدا تعالی نے
ندی اور فرمایا لاتعلمہم مثلا تو بعد کو بہی کبہی اطلاع ندی ہو لاتعلمہم منافقین کی نجانی کی حق مین فرمایا
ہی بعد کو منافقین کی حال کی اللہ تعالی نی اطلاع دیدی چنانچہ آیۃ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی
قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ الآیۃ کی تحت مین **حاشیہ جمل** مین ہی ان اصروا علی النفاق
لم یکن لہم مقام فی المدینۃ وہم مطرودون ملعونون وقد فعل بہم صلی اللہ علیہ وسلم
ہذا فانہ لما نزلت سورۃ براءۃ جمعوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان قم فاخرج
فانک منافق یا فلان قم فاخرج فانک منافق فقام اخوانہم من المسلمین وتولوا اخراجہم من
المسجد اھ قرطبی انتہی اور تفسیر کبیر مین تحت آیۃ مردوا علی النفاق لاتعلمہم کی ایسی ہی منافقو
آنحضرت صلعم کا نکالدینا مرقوم ہی اور **عینی شرح بخاری** جلد رابع صفحہ ۱۲۲ مین ہی عن ابن عباس
قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان فانک منافق
اخرج یا فلان فانک منافق فاخرج من المسجد ناسا منہم فضحہم الخ اور **شرح شفاء**
للملا علی القاری جلد اول صفحہ ۱۳۱ مین ہی قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کان
المنافقون من الرجال ثلاثمائۃ ومن النساء مائۃ وسبعین جب خدا تعالی نی رسول اللہ

بتا نہین سکتا نہ خدا تعالی نے یہ امور مذکورہ بتائے ہین سفاہت و عناد ہی اس مطلب پہ برہان قاطع غیر محتمل
آپکو قائم کرنا ضرور ہی ورنہ یہ بہی مانند سابق کے جہالت یا عناد ہی اور وقت قیامت کو بہی جاننا بعض علمار
کے نزدیک اوپر معلوم ہو چکا ہی الغرض یہ تمام **راندیری** کے ڈھکوسلے ہین عوام کو فریب دینے کے **قولہ**
اگر کوئی شخص کہے کہ جمیع معلومات الہیہ کو آنحضرت صلعم جانتے ہین اور علم باری اور علم رسول دونون باعتبار
معلومات کے مساوی ما بہ الامتیاز دونون علمونمین فقط یہ ہی کہ اللہ تعالی کا علم بالذات ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بالعرض ہی تو وہ کہنے والا خانصاحب کے نزدیک ہی اس قول کے موجب کافر ہے
اقول وباللہ التوفیق سبحان اللہ جمیع معلومات الہیہ کجا اور جمیع جزئیات ما کان وما یکون کجا میان
راندیری کا اتہام لگانا اور جہوٹ بولنا ہی اوپر معلوم ہو چکا ہی علمار مانند صاحب تفسیر روح البیان
کے قول مین خواہ مخواہ تناقض ٹھہرانا ہی معلوم ہو چکا ہی اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہی کہ میان **راندیری**
معلومات الہیہ کو مصداق شے کا بتاتے ہین اور اسی بنا پر کل شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہو جانیسے مساوات علم باری تعالی اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بتاتے ہین چنانچہ اوپر میان **راندیری**
کے ایسے اقوال مع اظہار مردودیت گذر چکے ہین اور بالضرور میان **راندیری** جو شخص جمیع جزئیات ما کان وما یکون
کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا کہے تو اوس شخص کی نسبت یہ اتہام لگاتے ہونگے کہ جمیع
معلومات الہیہ کا علم حاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنے کہا پہر اوسپر یہ اعتراض **راندیری** نے
کیا ہوگا کہ مساوات دونون علمونمین ثابت ہوئی تو مساوات نہ لازم آئیگی وجوہ مین سے ایک وجہ ذاتی و عرضی
ہونیکو ذکر کرکے لزوم مساوات کو اوٹھا دیا ہوگا بغیر اسکے کہ اپنے نزدیک بہی وہ شخص مساوات جانتا ہو فقط
راندیری کے مساوات مخترعہ کا جواب دیا ہوگا اور میان **راندیری** کی عادت اکثر بلکہ کل محل مین
ہی کہ انحصار کا خیال خام کرلیتے ہین اوسکی فقط ایک وجہ ذکر کرنیسے ایک ہی وجہ مین انحصار خیال کرکے فقط ما بہ
الامتیاز اوسی کو ٹھہرا دیا ہوگا پہر اوسکو راقم کے کلام سے جہوٹا بتانا ہی سفاہت و عناد نہین تو اور کیا ہی
قولہ خانصاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص یہ دعوی کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قبل بعثت کے جمیع جزئیات ما کان وما یکون کا علم دیدیا گیا تہا وہ جہوٹا ہی الخ انکی تحریر سے واضح ہوتا ہی کہ
لا تعلمہم کے نزول تک بعض منافقون کا حال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہے اور پہر اللہ
تعالی نے اونکا حال کی اطلاع دیدی پس اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ معراج سے ہی آنحضرت صلعم

مین عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادلہ ٹھہراتی ہین معترض ہی اور اونکی دلالت وہابیہ کی مقصود فاسد
پر قبول نہین کرتا ہی اور وہابیہ کا مناقض و معارض ٹھہرانا کسی آیت مانند لانعلمھم الآیہ کو ادلہ علم غیب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول نہین کرتا اور حدیث کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
نہین مانتا ہی اون مؤاخذات و توجیہات سی جو اس عبارت مین اور اس سی اول و آخر مین مذکور ہین اوپر
انہین اوراق مین گذر چکا ہی کہ لانعلمھم الآیہ سی نفی علم منافقین کی حال کی من کل الوجوہ ہونا مسلم نہین
ہی بلکہ علم من وجہ کی نفی ہی اسلئی کہ اس آیت لانعلمھم سی قبل آیت لتعرفنھم فی لحن القول نازل ہوئی ہی
اوس سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی معرفت بذریعہ لحن القول حاصل ہونا واضح ہی پس بالضرور
لانعلمھم الایہ مین نفی علم حال منافقین بوجہ دیگر مراد ہونا ضرور ہی اس سی واضح ہی کہ راقم جو لانعلمھم
الآیہ کی قبل نزول کی حال منافقین کا علم نہونا قبول کرتا ہی تو من وجہ علم نہونا کہ وہ علم بذریعۂ وحی جلی ہے
مثلاً قبول کرتا ہی اور من وجہ علم ہونا کہ وہ فراست یا لحن قول یا وحی خفی وغیرہا کی طور سی ہو اوسکی نفی راقم کی قول
مین نہین ہی پس راقم نی جو اپنی فتوی ثانیہ مین قبل بعثت حصول علم غیب کا ممکن و جائز ہونا بیان کیا تھا اور
عبارت بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت و نفحات الانس و یواقیت و جواہر امام شعرانی اور عبارت شرح عین العلم
ملا علی قاری اسکی اثبات مین پیش کی ہی جسکی نسبت یہ راندیری یہان یہ فرماتی ہین کہ (خانصاحب کی اس
تحریر سی معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص دعوی کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نی قبل بعثت کی جمیع جزئیات
ماکان و مایکون کا علم دیدیا تھا وہ جھوٹا ہی) جس سی غرض یہ ہی کہ راقم کا کہنا فتوی ثانیہ مین مناقض ہی اس
قول فتوی اولی کی اور جھوٹ ہی اور راقم جھوٹا ہی پس جب راقم کا مطلب منصفین نی جان لیا اور آیت لانعلمھم
کی نزول سی قبل نفی علم من وجہ ہی جو بذریعۂ وحی ہی اور قبل بعثت بذریعہ کشف و الہام کی ثبوت علم غیب ہی جیسا کہ اولیاء
اللہ تعالی کو ہوتا ہی تو نہ دونون قول راقم مین تناقض ہی نہ جھوٹ ہی نہ راقم جھوٹا ہی اسکو تناقض و جھوٹ
سمجھنا راندیری کی بے علمی یا دیدہ و دانستہ عناد کی دلیل ہی کلام الہی مین بھی بعض ایسی آیات ہین جنہین نادان
و معاند تناقض خیال کرتی ہین علماء اسلام تعمق نظر اونکی تناقض موہومہ کو رفع کرتی ہین اور حدیث نبوی
مشکوۃ اور اوسکی شرح مرقاۃ جلد اول صفحہ ۱۴۱ سی نقل کیجاتی ہی بطور التقاط کی (انما نزل کتاب اللہ
یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض) بل قولوا کل ما انزلہ اللہ علی رسولہ حق او
بان تنظروا الی ظاہر لفظین منہ مع عدم النظر الی القواعد التی تصرف احدھما عن العمل

صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے حال و اعداد سے خبر دیدی تھی آخر مین تو رسول اللہ صلعم نے اونکو مسجد سے نکلوایا
اور رسوا کیا اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو بھی اونکا اعداد کی کہ مرد مین سو اور عورتین ایک سو ستر
تھین خبر ہوئی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور و
معروف تھے منافقین کے حال بھی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب بتادیے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالی کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مر جاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی
اتباع کرتے تھے اگر وہ نماز جنازہ اوس میت کی پڑھتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی پڑھتے تھے وہ نہین پڑھتے تھے تو
حضرت عمر بھی نہین پڑھتے تھے **عینی شرح بخاری** جلد سابع صفحہ ۷۵ مین ہے اراد بہ حذیفہ رضی اللہ
تعالی عنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ من امور من احوال المنافقین وامور امن الذی
یجری بین ھذہ الامۃ فیما بعد وجعل ذلک سرا بینہ وبینہ لا یعلمہ غیرہ وکان عمر رضی اللہ
تعالی عنہ اذا مات واحد یتبع حذیفۃ فان صلی علیہ صلی علیہ عمر ایضا والا فلا اس سے واضح
ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر مین منافقین کی خبر دیدی تھی اور خبر دیدینا آیت
لا تعلمھم الآیہ کے معارض و مناقض نہین ہے کیونکہ آیت سے یہ ثابت نہین ہے کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ
استقبال مین بھی منافقین کے حالات نجانوگے ایسا ثابت ہوتا تو معارض و مناقض ہوتا اور حدیث
افک بھی دلیل اسکی نہین ہوسکتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی نجانا اول تو حدیث افک جو
کتاب الشہادات بخاری باب تعدیل النساء بعضھن بعضا مین ہے اوسمین یہ موجود ہے فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ فی اھلی فواللہ ما
علمت علی اھلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و یقین عائشہ رضی اللہ عنہا کی برات کا حاصل تھا اور منافقین کے افک سے
کچھ آپکو شک و شبہ نہین ہوا تھا اسیواسطے آپ قسم کھا کر فرماتے ہین کہ مین اپنے اہل کے حق مین خیر کو ہی یقین کرتا
ہون باوجود ایسا فرمانیکے کون عاقل منصف یہ شبہ لا سکتا ہے کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
حق مین شبہ لگ گیا تھا اور اونکی پاکی و عصمت کا یقین نرہا تھا اور آپکو معلوم نتھا کہ منافقین اپنے قول مین
سچے ہین یا جھوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہے اس تمام عبارت
راقم کو جو اس محل مین نقل لیگئی ہے منصفین ملاحظہ فرماوین کہ راقم وہابیہ کو ادلہ سے جنکو وہابیہ اپنے زعم

ہی روز قیامت اور دوسری آیت سی باہم اونکو سوال کا اثبات ہی حضرت ابن عباس رضؓ نے جواب مین فرمایا کہ نفی سوال
مذکور جو آیت سی ثابت ہی وہ قبل نفخہ ثانیہ کی ہی اور اثبات سوال مذکور بعد نفخہ مذکورہ کی ہی علامہ علی قاری رح فرماتی
ہین کہ مین کہتا ہون کہ اثبات سوال و نفی سوال دونون محتمل ہی کہ بعد نفخہ ثانیہ کی ہی ہون ایک اول مواقف
اور دوسرا آخر مواقف مین اور اس امر سی سوال ابن عباس رضؓ سی ہوا کہ ایک آیت سی ثابت ہی کہ مشرکین اپنی حال کو قیامت
مین پوشیدہ کرینگی دوسری سی ثابت ہی کہ ظاہر کرینگی اوسکی جواب مین فرمایا کہ پوشیدہ کرنا زبان سی ہوگا اور ظاہر کرنا ہاتون
وغیرہ اعضاء ظاہریہ سی ہوگا علامہ علی قاری رح فرماتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ اسمین کچہ بُعد نہین کہ پوشیدہ کرنا بہی
زبان سی ہو اور ظاہر کرنا بہی زبان سی ہی ہو لیکن پوشیدہ کرنا کفار کی اختیار سی ہو اور ظاہر کرنا بلا اختیار کفار کی جیسی
بلا اختیار اونکی ہاتہ شہادت دینگی اور دلیل اسپر (یوم تشہد السنتہم) ہی بعض آیات سی ثابت ہی کہ زمین کو قبل
آسمان کی پیدا کیا اور بعض سی ثابت ہی کہ آسمان کو قبل زمین کی پیدا کیا اس ظاہری تنافی کی جواب مین حضرت ابن عباس رضؓ
نی فرمایا کہ زمین بغیر بچہائی ہوئی دو دن اول پیدا کرکی پہر آسمان کو پیدا کرکی برابر کیا دو دنمین بعد کو زمین بچہائی اور
اوسمین پہاڑ وغیرہا دو دنمین پیدا کئی یہ چار دن زمین کی ہوئی ہیر وہی نی سوال کیا تہا کہ تم کہتی ہو ان اللہ کان
غفورا رحیما یعنی اللہ تعالی غفور رحیم زمانہ ماضی مین تہا تو آج کی دن اللہ کیسا ہی تو ابن عباس رضی اللہ
عنہ نی جواب مین فرمایا کہ زمانہ ماضی مین تو تسمیہ واقع ہوا اسلئی کہ تعلق ماضی کی ساتہ منقطع ہوا لیکن متصف ہونا
خدا تعالی کا ساتہ غفران و رحم کی دایم ہی اور یہ بہی جوابدیا کہ لفظ کان دوام مراد کیواسطی بہی بہت مستعمل ہوتا ہی اور
اس ہی سوال ہوا کہ ایک آیت سی دن قیامت کی مقدار ہزار برس اور دوسری سی پچاس ہزار برس ثابت ہی اوسکی
جواب مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین نہین جانتا جو مین بتاؤن اوسکا کہنا مکروہ جانتا ہون اور
ایک روایت مین ابن عباس رضؓ سی ثابت ہی کہ جسکی مقدار ہزار برس ہی وہ دن (قیامت کا نہین ہی بلکہ) اون
چہ دنمین کا ہی کہ جس چہ دنمین عالم کو اللہ تعالی نی پیدا کیا اوسکی مقدار اللہ تعالی نی ہزار برس فرمائی ہے اور
پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا دن ہی اور غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نی اوسکا یہ جواب دیا کہ ہزار برس و
پچاس ہزار برس کا دن دونون قیامت کی دن کی مقدار ہی مسلمان گنہگار کی نسبت ہزار برس اور کفار پر اسکا
طول و درازی پچاس ہزار برس اور مومن طائع و فرمانبردار بیگناہ پر بقدر دو رکعت وہ دن ہوگا) اس سی
واضح ہی کہ کلام الہی مین بہی ایسی کلام ظاہر التنافی موجود ہین اور اونمین تنافی نہین اور ایک دوسری کی تکذیب
اونمین اوسوقت معلوم ہوتی ہی کہ کوئی شخص دونونمین سی ایک کا منسوخ و مخصص و مقید و مأول ہونا

بدبنسخه او تخصیصه او تقییده او تاویله فان ذلك یؤدی الی قدح فی الدین وقد سئل
ابن عباس عن آیات ظاهرة التنافی فاجاب عنها منها نفی المسائلة یوم القیامة واثباتها
فنفیها فیما قبل النفخة الثانیة واثباتها فیما بعدها قلت ویحتمل ان یکون کلتاهما بعد النفخة
الثانیة بان یکون النفی فی اوائل المواقف والاثبات فی اواخرها ومنها کتمان المشرکین حالهم
وافشائه فالاول بالسنتهم والثانی بایدیهم وجوارحهم قلت ولابعد ان یکون الثانی بالسنتهم
ایضا لکن باختیارهم کشهادة ایدیهم ویدل علیه قوله یوم تشهد علیهم السنتهم ومنها
خلق الارض قبل السماء وعکسه وجواب هذا انه بدا خلق الارض فی یومین غیر مدحوة
ثم خلق السموت فسواهن فی یومین والارض بعد ذلك دحاها وجعل فیها رواسی وغیرها فی
یومین فتلك اربعة ایام للارض وقد سأله یهودی فقال تزعمون ان الله کان غفورا رحیما
فکیف هو الیوم واجاب عنه بان الماضی انما هو التسمیة لان التعلق انقضی واما الاتصاف
فهو دائم قلت ویقرب منه قال المتکلمون ما ثبت قدمه استحال عدمه واجاب ایضا بان
کان یستعمل بها لدوام کثیرا وسئل ایضا عن الیوم المقدر بالف سنة والمقدر بخمسین
الف سنة فقال لا ادری واکره ان اقول ما لا اعلم وفی روایة عنه ان الاول حد الایام الستة
التی خلق الله فیها العالم والثانی یوم القیامة وقال غیره کل منهما یوم القیامة باعتبار قصره علی
المؤمن العاصی وطوله علی الکافر واما الطائع فیکون علیه بقدر رکعتین کما ورد اس سے
واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے پس بعض کتاب اللہ سے
بعض دوسرے کو جھٹلا مت بناؤ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے کہ بلکہ تم کہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے
اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ سب حق وسچ ہے بعض کو ساتھ بعض کے تکذیب کرنیکی یہ صورت فرماتے ہیں کہ تم
ظاہر دو لفظوں کیطرف دیکھو (جنکی معانی باہم بظاہر مخالف و متناقض معلوم ہوں) بغیر لحاظ اور نظر کرنے اون قواعد
کیطرف کہ جنکا لحاظ رکھنا ایک لفظ کتاب اللہ کے معنی پر عمل کرنیسے روکتا ہے اس سبب سے کہ وہ منسوخ یا مخصص یا مقید
یا مؤول ہے اور یہ ظاہر دو لفظ کے معنی کو دیکھنا اور قواعد جو اوسپر عمل سے روکتی ہیں اونکا لحاظ نکرنا دین میں طعن و
عیب کیطرف پہنچاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایسی ہی آیات سے جنکی ظاہری معنی میں تنافی معلوم
ہوتی ہے سوال کئے گئے تو اونہوں نے جواب دیا بعض آیات ظاہرۃ التنافی میں سے یہ ہے کہ ایک سے باہم سوال کی نفی ثابت

مین ساتھ وحی بلاواسطہ کی جمیع غیوبات معہودہ جنکا ذکر مکرر اوپر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگئی
ہون اور اونمین حال منافقین وغیرہا بہی داخل ہون اور لاتعلمهم الآیہ کی نزول تک حال منافقین کا
علم بذریعۂ وحی جلی بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاصل نہوا ہو اگرچہ بذریعہ لحن القول اور بذریعہ فراست
و بذریعہ وحی بلاواسطہ وغیرہا کی حال منافقین معلوم ہونا حاصل ہو پس تنافی و تناقض اور ایک قول سی
دوسری کا جہوٹا ہونا جو ادعا ر **راندیری** کا ہی باطل ہوا اور **راندیری** کی سفاہت یا عناد واضح ہوگیا اور
یہ کہنا **راندیری** کا بہی کہ (بلکہ معراج کی بعد سی اس آیت کی نزول تک ہی یہ دعوی کوئی کر نہین سکتا الخ)
باطل ہوگیا کیونکہ جب منافات لاتعلمهم الآیہ کی مسلم نہین تو حال منافقین سوای وحی جلی بذریعۂ
جبرئیل علیہ السلام دوسری وجہ کشف و الہام و فراست و لحن القول و وحی جلی بلاواسطہ جبرئیل علیہ السلام
حال منافقین کی علم کی امکان کی دعوی کرنیکی آیت لاتعلمهم الآیہ منافی نہوئی پس دعوی نکر سکنی کا ادعا
باطل ہوا **قولہ** خانصاحب کی اس فقری ؀ اگر کسیوقت اطلاع خدا تعالی نی ندی اور فرمایا کہ لاتعلمهم
مثلاً الخ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج ہی سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تہا لیکن اوسکا بیان مانند آیت ونحوہ کی نزول تک موقوف تہا وہ ہی جہوٹا ہے
اسواسطی کہ لاتعلمهم سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض منافقونکا اس آیہ کی نزول تک علم ہی نتہا نہ یہ کہ علم تہا اور بیان موقوف
تہا **اقول** وباللہ التوفیق معراج سی ہی جمیع غیوب ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا
جانا اور آیت لاتعلمهم الآیہ کی مناقض ومنافی نہونا سابق توجیہ مذکور کہ لاتعلمهم سی نفی علم بوحی جلی بواسطہ
جبرئیل علیہ السلام مراد ہونا اور حال منافقین کا معلوم ہونا دوسری وجوہ مذکورہ سی حاصل ہونا ہی اوپر
معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونیکا ادعا ر **راندیری** کا جہالت وسفاہت یا عناد صرف سی صادر ہوا ہی اور
اس جہوٹا بتانیکو اس بناء فاسد پر مبنی کیا ہی کہ لاتعلمهم سی یہ ثابت ہی کہ علم ہی نتہا جس سی مراد نفی علم من
کل الوجوہ مراد لی ہی اور علم من کل الوجوہ مراد لینی کا حال اوپر معلوم ہوچکا ہی پس جہوٹا ہونا جو اسپر مبنی کیا ہی
اوسکا بناء فاسد علی الفاسد ہونا اور باطل ہونا واضح ہوا اب منصفین اسکی وجہ معلوم کرین کہ **راقم** نی قبل
بعثت و وقت معراج سی علم ماکان ومایکون کی ثبوت کا امکان وجواز واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کیون بیان کیا اسکی وجہ یہ ہی کہ **راندیری** نی دوسری سوال استفتاء مین یہ کہا تہا کہ یہ علم غیب قبل مبعوث
ہونیکی دیا گیا تہا یا بعد مبعوث ہونیکی اگر بعد مبعوث ہونیکی دیا گیا تو قبل معراج کی دیا گیا یا معراج مین جیسا کہ

جن قواعد سے معلوم ہوتا ہے اونکا لحاظ نکہا اور یہ لحاظ نکہنا قدح وطعن فی الدین کیطرف مُؤدِّی ہوتا ہے اور ایسے
آیات ظاہرۃ التنافی کو محمول غیر غیر محل پر نکرے جب ہی تنافی وتناقض معلوم ہوتا ہے اور عالم کی شان ایسے
محل مین محل غیر غیر نکالنا اور تاویل وتوجیہ کرنا ہے جیسے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وعلامہ علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے واضح ہے اور ایسے محل مین تغایر اعتباری کافی ہے علامہ علی قاری رح نے ابن عباس رضی اللہ
عنہ کی تاویل وتوجیہ کے خلاف دوسری تاویل وتوجیہ بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے باہم سوال مشرکین
کی نفی واثبات کی تنافی کو قبل نفخۂ ثانیہ وبعد نفخۂ ثانیہ پر محمول کرکے اوٹہایا علامہ علی قاری رح نے اثبات سوال و
نفی سوال کا بعد نفخۂ ثانیہ کے ہے مکان بیان کرکے اول مواقف اور آخر مواقف پر محمول کرکے تنافی کو اوٹہایا
اور مشرکین کے اپنے احوال پوشیدہ کرنے وظاہر کرنے مین تنافی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسطرح کہ زبان سے
پوشیدہ کرینگے اور ہاتہ وجوارح سے اونکا حال ظاہر ہوگا تنافی کو اوٹہایا اور علیحدہ علیحدہ اعضا پر محمول کیا
علامہ علی قاری رح نے پوشیدہ کرنا اور ظاہر کرنا ایک ہی عضو یعنے زبان کے ہی نسبت بعید نہونا بیان کرکے دو حالت
زبان پر محمول کیا کہ اپنے اختیار سے وہ زبان سے تو پوشیدہ ہی کرینگے اور اپنے اختیار سے زبان نہ چلاوینگے لیکن بلا اختیار
اونکے زبان گویا وبولنے والی ہوگی جیسے ہاتہ اونکے بلا اختیار گواہی دینگے اس خلاف کرنے علامہ علی قاری رح کو کوئی
یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ اس تحریر علامہ علی قاری رح سے تاویل وتوجیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جہوٹی ہوگئی اور
نعوذ باللہ من ذلک علامہ کے نزدیک ابن عباس کی توجیہین کہ نہین جہوٹی ہین یا علامہ علی قاری رح کی توجیہ
وتاویل ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک جہوٹی ہے اور علامہ علی قاری رح اونکے نزدیک جہوٹے ہین اگر رانديری
ایسا کہین اور جہوٹا بتاوین تو رانديری کی جہالت وسفاہت یا عناد ومکابرہ وبددینی ہر طالب علم وشعور
منصف جان لیگا اور اگر کہین تو راقم نے آیت لا تعلمہم سے حال منافقین معلوم نہونا ایک اعتبار پر
محمول کیا کہ وہ بذریعہ وحی جلی [illegible] قبل بعثت تمام غیوب کی خبر ہونا بواسطہ کشف والہام کے کہا تو لا تعلمہم
کے نزول تک حال منافقین نہ معلوم ہونا مکذب قبل بعثت تمام امور کے غیب دانی کے حصول کا کہان ہوسکتا ہے باوجود
تغایر اعتباری موجود ہونیکے ایک قول سے دوسرے کو جہوٹا بتانا رانديری کا اس سبب سے ہے کہ میان رانديری
قواعد رافعۃ التنافی کی طرف نظر نہین کرتے ہین اور قواعد رافعۃ التنافی تاویل وتوجیہ وغیرہا کیطرف نظر نکرنا
طریقۂ علماء منصفین وسبیل مؤمنین سے خلاف وشقاق اختیار کرنا ہے جو موجب دخول نار ہے ایسے ہی جواب
معراج سے ہے جمیع غیوبات معلومہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوجانیکا جاننا چاہیے کہ ممکن ہے کہ معراج

منورہ مین اوسکا نزول بذریعۂ وحی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا اوپر گذر چکا ہی اور فتوی ثانیہ مین راقم
کی تقریر یہ ہی رانديری کی سوال کی جواب مین (اور تفسیر حسینی مین جو ہی کہ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ
در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بہا ما کان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود تو
اوسکا حال یہ ہی کہ جب اس امر کیطرف دیکہا جاوی کہ بہت سی سورۃ و آیات بعد معراج ہی نازل ہوئی ہین تو اشکال
پیدا ہوتا ہی کہ جب ما کان وما سیکون مذکور فی عبارۃ التفسیر مین وہ امور بہی داخل مانی جاوین جو بعد معراج
وحی سی معلوم ہوئی ہین تو اس صورت مین رفع اشکال ممکن ہی باینطور کہ کیون نہین جائز ہی کہ امور منزلہ
بعد معراج معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون لیکن جو امور عمل کی لایق تہی اونپر عمل اور اونکا اجرا نزول آیات و
سورۃ آنیہ پر موقوف رکہا گیا ہو اور قصص و امثال بہی معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون پہر بعد کو قرآن مین بہی
نازل فرمای ہون اور بعض امور مین جو انتظار وحی آپنی کیا تو اوسوقت ذہول اونسی ہوگیا ہو قرآن مین نازل
فرما کر پہر یاد دلای ہون اور اوسوقت سی عدم ذہول و عدم نسیان کا وعدہ ہو یا کوئی دوسری وجہ ہو اور
کسی امر کا اول معلوم ہونا اور آیت اوس بارہ مین بعد مدت نازل ہونا ممکن تو کیا بلکہ واقع ہی چنانچہ وضو نماز سی اول
معلوم ہوگیا تہا اور آیت بعد کو نازل ہوئی چنانچہ **عینی شرح بخاری** جلد اول صفحہ ۹۴۹ مین ہے
وجہ الورد ما ذکرہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی ان جبرئیل نزل علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باعلی مکۃ فہمز لہ بعقبہ فانبع الماء وعلمہ الوضوء قال السہیلی الوضوء مکی ولکنہ
مدنی التلاوۃ وانما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا آیۃ التیمم ولم تقل آیۃ الوضوء لان الوضوء کان
مفروضا قبل غیر انہ لم یکن قرآنا یتلی حتی نزلت آیۃ التیمم وحکی عیاض عن ابی الجہم ان الوضوء
کانت سنۃ حتی نزل فیہ القرآن انتہی اس سی ثابت ہی کہ وضو کا حکم اول ہوگیا تہا مکہ شریفہ مین ہی اور آیت
وضو کی بعد ایک مدت کی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی پس ممکن ہی کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کی منزل
ہوئی ہین وہ مانند وضو معراج مین ہی معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون اور جو
احکام ایسی ہین کہ جبتک کہ آیات نازل نہین ہوئین اوسوقت تک اونپر عمل نہوا تو وہ بہی ممکن ہی کہ معراج مین
معلوم ہوگئی ہون لیکن اونپر عمل کرنا موقوف رہا ہو نزول فی القرآن پر اور جن احکام کی بارہ مین آپ منتظر وحی
رہی ہین تو اونکی حق مین بہی ایسا ہی ہونا ممکن ہی کہ اونکی اظہار و بیان کی اجازت موقوف وحی آنی پر ہو یا ہسی ہی دیگر
امور سوای احکام کی مانند منسوخ ونحوہ کی ممکن ہی کہ معراج مین معلوم ہوگئی ہون لیکن ذہول ہو جانیکی سبب سی پہر خدا تعالی

تفسیر حسینی سورۂ نسار تحت مین علمك ما لم تكن تعلم کو لکھا ہی اور اسیطرح درۃ الناصحین مجلس معراج مین مذکور ہی الخ) تو سوال کی جواب مین راقم نی قبل بعثت اوس طریق سی علم ماکان و مایکون حاصل ہونا بیان کیا تہا جس طریق سی اولیاء اللہ تعالی کو حاصل ہوتا ہی اور اولیاء اللہ سی انبیاء علیہم السلام کا ولایت مین قوی ہونا شرح مسلم الثبوت بحر العلوم سی ثابت کیا اور اولیاء کی سامنی زمین مانند سفرہ کی واضح ہونا بقول خواجہ عزیزان رح کی اور مثل روی ناخن ہونا بقول حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح نفحات الانس سے ثابت کیا اور عبارت یواقیت و جواہر و شرح عین العلم سی نقل کی اور معراج مین علم ماکان و مایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا بحوالہ تفسیر حسینی بیان کیا جو **راندیری** نی اپنی سوال مین ذکر کیا لیکن میان **راندیری** کی غرض ایسی سوالون سی یہ تہی کہ ایسی اقوال مفسرین و علماء کو **راقم** بلا دلیل و بلا وجہ غلط بتاوی اور باوجود امکان توجیہ کی اسکو جہوٹ کہدی مثل اپنی اور اپنی اساتذہ **گنگوہی** وغیرہ کی **راقم** کو منتقص علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیال کر کی ایسی بی ادبی و گستاخی و تنقیص علم غیوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرانا چاہا یا یہ خیال خام کیا کہ اگر یہ **راقم** ایسی اقوال علماء مفسرین وغیرہم کی غلط نہ بتاویگا اور اوسکی کوئی وجہ بیان کریگا تو ہم اپنی ابلہ فریبیون اور روباہ بازیون سی جو اس رسالہ رزالہ مین کی ہین اوسکی وجہ کو عوام کی نظرون مین غلط بتا کر اپنا مدعی اپنی معتقدین جہال کی دلون مین بٹھا دینگی اور ایسی اقوال علماء مفسرین وغیرہم کہ جنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و مایکون حاصل ہونا ثابت ہی غلط و جہوٹ ہونا معتقدین جہال اعتقاد کر لینگی اسیواسطی یہ **راندیری** اون اقوال علماء کو جنکی صحت کا محمل و وجہ **راقم** نی اپنی فتوی اولی و ثانیہ مین بیان کی ہی **راقم** پر ڈہالکر جہوٹا بتاتی ہین لیکن **راقم** سی نہ جرأت اسپر ہو سکتی کہ ایسی اقوال علماء مفسرین باوجود امکان توجیہ کی غلط بتاوی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم غیوب کو جو معجزات مین سی ہی اور جسکی سبب سی آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نی مسجود ملائکہ بنایا اور حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی پاس بہیجا ناقص بتانا گوارا کیا اسواسطی قبل بعثت حصول علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توجیہ کی جو اوپر مذکور ہوئی اور معراج مین علم ماکان و مایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیکی جسکے قائل صاحب تفسیر حسینی وغیرہ ہین توجیہ کر دی اب یہ توجیہ کی ان اوراق مین کہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام سی حاصل ہوا ہو جیسی کہ علامہ علی قاری رح کے قول مین خواتیم سورہ بقر معراج مین بذریعہ وحی بلا واسطہ جبرئیل علیہ السلام حاصل ہونا اور مدینہ

دفریب دہی سے یہ غت ربود کر دیا اور وہم لا دیا ان احتمالات وامکانات وجوازات کے رفع پر ادلۂ قاطعہ و براہین ساطعہ
قائم کرنے سے تو میاں راندیری عاجز ہوئے اور کچھ نہ بن پڑی اور انصاف وتسلیم حق تو گویا بہت بڑا عیب ہے پھر بجز اسکے
کہ منع کو دعوی کہیں اور یہ غت ربود کریں اور عوام دیہاتی ناواقفوں کو ایسی بکواس سے ایسے عقیدہ فاسدہ تنقیص
وقصور علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتقد بنانا چاہیں اور کیا کر سکتے ہیں پھر میاں جی راندیری نے جو خود
کیطرف سے منع کو دعوی ٹھہرایا اور اوسمیں غت ربود مذکور کیا اور پھر اوسکو جھوٹا راقم کی تقریر سے کیا پھر اوسکی دلیل
اپنی طرف سے یہ بیان کی کہ (اسواسطے کہ لاتعلمہم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض منافقوں کا حال کا اس آیت کے نزول تک علم
نہ تھا نہ یہ کہ علم تھا اور بیان موقوف تھا) جب راقم کی تقریر سے میاں راندیری صاحب آپکے زعم میں آپکے زعم
کا ثبوت معلوم ہوتا تھا تو پھر آپنے یہ دلیل راقم کے نزدیک ہونا بیان کیا ہے یا اپنے نزدیک یہ تو واضح ہے کہ راقم نے یہ دلیل
بیان کی ہے اور نہ راقم اس دلیل کو کہ آیت لاتعلمہم الآیہ کے معنے علم ہی نہونا یعنی من کل الوجوہ علم نہونا ہے تسلیم کرتا
ہے اور راقم کو اسمیں نزاع ہے اور یہی امر متنازع فیہ راقم کے نزدیک ہے تو اوسکو دلیل اپنے اپنے وہم فاسد کے موافق بنایا
اوسمیں مصادرہ ہونا ظاہر ہے کہ آپکے مطالب میں سے ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آیت کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو آیت کے نزول تک علم ہی نتہا اوسکو آپنے دلیل بنالیا تو یہ مصادرہ ظاہر ہے جب آپکو میاں جی اتنی خبر ہی نہیں
تو کیوں مناظرہ کو تیار ہوگئے پھر راقم کی تقریر سے معلوم ہونیکی دلیل یہ ہرگز نہیں ہو سکتی اور نہ راقم کی تقریر کا یہ مطلب ہے پھر یہ بھی
ایک نوع علم کی ہونا کہ جسپر بیان واظہار ہی مترتب ہو کیوں جائز نہیں اور اسی نوع علم کی نفی اس محل میں کیوں
ممکن نہیں میاں راندیری کو اقامت برہان اسکے رفع پر لازم ہے **قولہ** ایضا خانصاحب کے اقرار سے
معلوم ہوتا ہے قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہیں تھا پس اگر کوئی
شخص دعوی کرے کہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم قبل بعثت کے ہو اور
وجہ اس دعوی کی یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موافق تصریح علامہ بحر العلوم کے قبل بعثت کے ولایت
کامل درجہ کی تھی وہ شخص بھی خانصاحب کے نزدیک جھوٹا ہے اسواسطے کہ جب قبل بعثت کے جمیع جزئیات ماکان
ومایکون کا علم تھا ہی نہیں تو پھر امکان وقوعی کیسا علاوہ اسکے یہ شخص گویا قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک ماکنت تعلمہا انت ولا قومک من قبل ہذا
سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اس آیۂ کریمہ سے ہوتا ہے اب اوسکو یہ کہنے کی بھی گنجایش نہیں رہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل بعثت کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم تو تھا لیکن اس آیۂ کریمہ کے نزول تک

نی اطلاع دی ہو جیسی کہ بیت المقدس کی بارہ مین ذہول ہوگیا تہا پہر خدا تعالی نی اطلاع دیدی اور کشف کردیا) اس تمام تقریر راقم کو علما و طلباء منصفین و متبحرین ملاحظہ فرماوین کہ قول علما رجویہ ہو کہ معراج مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالی نی دیدیا تہا بعض امور کا بعد معراج نازل ہونا جو بظاہر دلالت اسپر کرتا ہی کہ ان امور کا علم تا نزول آیات اون امور کی آپکو ندیا تہا تو قول مذکور علما اسکی مخالف و مناقض ہو کر باطل ہوا جاتا تہا تو انکی اقوال کو بطلان سی بچانیکی واسطی آیات مذکورہ کی دلالت اسپر ہونا کہ تا نزول آیات انکا علم آپکو ندیا تہا یعنی کسیوجہ سی ندیا تہا راقم نی تسلیم نکیا اور دلالت مذکورہ کو منع کیا اور توجیہات اوسکی بیان کین اس بیان توجیہات و منع و عدم تسلیم کو میان راندیری اپنی اس قول مین کہ (خانصاحب کی اس فقری سی اگر کسیوقت اطلاع ندی اور فرمایا لا تعلمہم الآیۃ مثلا سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ دعوی کری کہ معراج سی ہی جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا لیکن اوسکا بیان مانند وضو کی نزول تک موقوف تہا وہ بہی جہوٹا ہی) دعوی کرنا فرماتی ہین منع و عدم تسلیم و بیان توجیہات و احتمال نکالنی کو دعوی بتانا راندیری کی سفاہت و جہالت یا دیدہ دانستہ فریب دہی عوام ہی اسیواسطی کہ جہالت و سفاہت یا فریب دہی و عناد ظاہر نہو عبارت راقم کی نقل نہ کی کہ منع و عدم تسلیم و احتمال نکالنی و توجیہات کی بیان پر علما و طلباء واقف ہو کر راندیری کی جہالت و سفاہت یا عناد و فریب دہی سے واقف نہو جاوین خدا تعالی ایسے جہلاء و مکارون سی بیچاری مسلمانون کو بچاوی علما و طلباء اس عبارت راقم کو دیکہین جو اوپر مذکور ہوئی کہ جسمین یہ جملہ موجود ہی (پس ممکن ہی کہ احکام جو قرآن شریف مین بعد معراج کے منزل ہوئی ہین وہ مانند وضو معراج مین معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو انکی آیات نازل ہوئی ہون) راقم نی تو اسطرح کہا ہی کہ (مانند وضو کی معراج من معلوم ہوگئی ہون اور قرآن مین بعد کو اونکی آیات نازل ہوئی ہون) اسمین راقم نی تو اول احکام کی معلوم ہو جانی اور بعد کو قرآن مین اونکی آیات کی نازل ہونیکا احتمال و امکان بیان کیا ہی اوسمین اون احکام کی بیان کا موقوف رہنا تا نزول آیات کہان مذکور ہی اور راندیری بیان موقوف رہنا مانند وضو کی کہتی ہین یہ بہی مکر و فریب دہی عوام کو دہوکہ دینا ہی ہان اوسکی بعد راقم نی یہ کہا ہی کہ (جن احکام کی بارہ مین آپ منتظر وحی رہی ہین تو اونکی حقمین بہی ایسا ہونا ممکن ہی کہ اونکی اظہار و بیان کی اجازت موقوف وحی آنی پر ہو الخ) چنانچہ فتوی کی عبارت مین اوپر مذکور ہوا اسمین امت کی سامنی اظہار و بیان کی اجازت کی موقوف ہونیکا امکان و احتمال وحی آنی پر ہونا اور اسیواسطی وحی کا انتظار ہونا راقم نی بیان کیا ہی اسمین احکام مانند وضو کا ذکر کہان ہی یہ اور امر ہی اور وہ اور ہی میان راندیری نی اپنی سفاہت یا عناد و

کرنیوالا بتاتی ہین اسمین بہی راندیری خود ہی کاذب ہین اور اپنی جہالت اور عدم وقوف کلام علماء مفسرین محققین واقفین اسرار قرآن شریف سے ہوکر اور اس آیت تلك من انباء الغیب نوحیها الیك ماکنت تعلمها انت الآیہ مین ہی علم من کل الوجوہ کی نفی لازم جانکر اس آیت سے میان راندیری قبل بعثت علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو بطریق کشف والہام ونحوہا کی ہو اوسکی ہی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقمین ثابت کرنا چاہتے ہین میان راندیری کو لازم تہا کہ یہ ثابت کرتے کہ ماکنت تعلمها مین نفی من کل الوجوہ مراد ہونا لازم وضرور ہے جب اسکو راندیری نے ثابت نہ کیا اور نہ راقم جیسے لاتعلمهم الایہ مین نفی بعض وجوہ علم کی کہ وہ بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہے مراد ہونا ممکن جانکر علم بذریعہ کشف والہام ونحوہ قبل بعثت کو مناقض آیت لاتعلمهم نہین مانتا ہے ایسے ہی کلام راقم کو یہان بہی ہے کہ ماکنت تعلمها انت الآیہ مین ہی نفی علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہونا ممکن ہے اس سے قبل انبار بذریعہ وحی حاصل ہونا مذکور ہے بقولہ تعالی تلك من انباء الغیب نوحیها مین پس یہ قرینہ اسکا ہوسکتا ہے کہ ماکنت تعلمها مین علم بالوحی کی ہی نفی ہے نہ علم من کل الوجوہ کی اس احتمال کو رفع یہ جبتک اقامت برہان راندیری نکرین تب تک انکے ادعا تکذیب مین ہرگز راندیری صادق نہین میان راندیری جب قبل بعثت علم ماکان ومایکون کے حصول کے امکان وجواز کے قائل کو مکذب آیت تلك من انباء الغیب الآیہ کا بیان کرتے ہین تو جو مفسر محقق قبل وجود جسمانی کے آپکی روح کو ہی عالم ماکان وماسیکون کہتے ہین انکو بطریق اولی مکذب آیت مذکورہ کا ٹھہراوینگے تفسیر عرائس البیان صفحہ ۳۰۹ مین شیخ کامل ابو محمد مولانا روزبہان تحت آیت تلك من انباء الغیب الآیہ کو راندیری ملاحظہ کرین (تلك من انباء الغیب نوحیها الیك) الکشف والانباء علی مرتبتین الاولی للارواح قبل الاشباح فی دیوان الغیب حتی رآت بنور الغیب اسرار المکتوم والاخری بعد کونها فی الاشباح فتری وتسمع مارآت وسمعت فی الغیب قبل دخولها فی الاشباح بتجدید العهد المکاشفة وتذکیر العقود المشاهدة وماقال سبحانہ (ماکنت تعلمها) ای قبل کون روحك واما بعد کون روحك علمت ماکان وماسیکون الخ اب بیچارے میان راندیری صاحب شیخ کامل محقق ومدقق علامہ روزبہان ارواح کو کشف وانبار قبل دخول کے اجسام واشباح مین ثابت کرتے ہین اور ساتہ نور غیب کے اسرار مکتوم کو روح کا دیکہنا فرماتے ہین اور ماکنت تعلمها انت سے مراد قبل کون وجود روح کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاننا فرماتے ہین اور بعد وجود روح کے آنحضرت صلی اللہ

پہلی ذہول ہو گیا تہا اسیطرح یہ کہنی کی بہی گنجایش نہین رہی کہ باوجود علم اسکا ہونیکی نزول آیت تک بیان موقوف رہا کیونکہ اس آیہ کریمہ مین صاف فرمایا گیا ہی کہ اس سی پہلی نہ تو جانتا تہا اور نہ تیری قوم اب مین خانصاحب سی عرض کرتا ہون کہ آپکی اقرار کی بموجب اس آیہ کریمہ لاتعلمہم نحن نعلمہم کی نزول تک تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم نہتا اب ہوا ہی تو کسوقت ہوا ہی اور جمیع جزئیات مین سی فقط چند منافقونکا حال نجاننا ہی جزئی باقی رہی تہی یا اور بہی اور حدیث اختصام الملائکہ کہ جس سی آپنی کل اشیاء ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئی ثابت کیا ہی آیا وہ حدیث لاتعلمہم نحن نعلمہم کی بعد فرمائی گئی ہی یا قبل **اقول** یہ میان **راندیری** کا وہی ڈہکوسلہ وابلہ فریبی وروباہ بازی ہی جو قول سابق مین گذری ہی نعوذ باللہ من ذلک **راقم** کی اقرار سی قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع ماکان ومایکون کا علم نہونا جو **راندیری** نی کہا ہی یہ وہی مثل ہی دروغ گویم برروی تو پس اگر **راندیری** کو دروغگوئی سی بچنا منظور ہی تو **راقم** کا اقرار ثابت کری ہان اپنی زعم فاسد مین **راندیری** کسی قول کو اقرار فرض کرلین تو وہ فرضی اقرار فی الواقع اقرار نہین ہو سکتا ہی کسی قول سی **راندیری** کی زعم فاسد مین قبل بعثت عدم علم لازم ہی آتا ہو باوجودیکہ ہرگز لازم نہین آتا تو اسکو اقرار ٹہہرا دینا ہی **راندیری صاحب** کا ایجاد بندہ ہی ورنہ میان **راندیری** تصریح علما کی بتاوین کہ لازم قول کو بہی اقرار کہا جاتا ہی نہ بتانیکی حالت مین وہی ابلہ فریبی وروباہ بازی یا سفاہت وجہالت ہی پہر قبل بعثت جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم ممکن ہونا جو اوس طریق سی **راقم** نی بیان کیا جس طریق سی اولیاء اللہ تعالی کو حاصل ہوتا ہی اور قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام کی ولایت اولیاء کی ولایت سی قوی ہونا شرح مسلم الثبوت سی ثابت کی اور اولیاء اللہ تعالی کی سامنی زمین مانند دسترخوان کی ہونا خواجہ عزیزان کی قول مین اور مثل روی ناخن قول نقشبند رح مین ہونا اور ایسی ہی یواقیت وغیرہ کی عبارت اس بارہ مین نقل کی اور اسکا معارض ومناقض قرآن شریف کی آیت لاتعلمہم کی نہونا **راقم** اوپر بیان کرچکا ہی اور لاتعلمہم الآیہ سی مثلاً علم بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کی نفی ہونا ممکن ہی پس یہ قبل بعثت علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو بذریعہ کشف والہام ونحوہا حاصل ہو اوسکی منافی ومناقض آیت مذکورہ نہین ہوئی پس **راندیری** کا دعوی ممکن ہونی علم جزئیات ماکان ومایکون قبل بعثت کو جہوٹا بتانیکا غلط محض وسفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی سی صادر ہونا واضح ہو گیا اور امکان ووقوع کا ثبوت ہو گیا اور قبل بعثت علم ماکان ومایکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی ثابت ماننی والیکو جو **راندیری** گویا قرآن شریف کی تکذیب

اور وہابیہ مطلقاً عیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتی ہین اور وہ ہرگز جمیع ماکان ومایکون کی علم غیب کی تخصیص نہین کرتی ہین ملا اسمٰعیل دہلوی ان تمام کی پیشوا اور گنگوہی میان راندیری کی استاذ کی کلام مین یہ قید جمیع ماکان ومایکون کی ہرگز نہین علی الاطلاق غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اس قید کی رد کرتی ہین تو اون وہابیہ کی ایسی ادلہ سی عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت راقم قبول نہین کرتا اور ایسی امور کی خبر ہوجانا بعد کو بھی اونکی جواب کی واسطی کافی جانتا ہی اور میان راندیری جو جمیع ماکان ومایکون کی قید لگاتی ہین تو اسکا جواب بھی ہوتا چلا آتا ہی اور جمیع ماکان ومایکون کی علم کی آڑ میان راندیری نی بھی اب پکڑی ہی جبکہ بہت سی ادلہ راقم کی دونون فتوونمین علم غیب کی دیکھلین اور جواب سی عجز وقوع مین آیا اور جمیع ماکان ومایکون کی علم کا ثبوت جن عبارات سی بالتصریح ثابت ہی چنانچہ عبارت عینی جس سی جمیع احوال مخلوقات کی خبر ایک مجلس مین دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقدرات من الکائنات سی کچھ نہ چھوڑنا ثابت ہی جسکا ذکر مکرر اوپر ہوچکا ہی جس سی یہ آڑ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بھی رد ہوجاتی ہی اور اس آڑ کی ٹٹی کو آگ لگجاتی ہی اور جمیع ماکان ومایکون کی علم کا آفتاب روشن اوس آڑ سی نکل آتا ہی اوسکو راندیری نی کیون چھوڑ دیا نہ جواب دیا نہ قبول کیا پھر نہ سمجھ سکنی کی آڑ لگانا کیا کارآمد ہوسکتی ہی اب ضرورت کا بیان بھی بتا دیا گیا اور میان راندیری کو سمجھا بھی دیا گیا اور لاتعلمهم اور ترددات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بعض منافقون کی حال کا نہونا اور پھر ہونا اوس سی مراد راقم کی یہ ہی ہی کہ آیت کی اور ترددات بذریعہ وحی جلی بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا اور بعد نزول بذریعہ مذکورہ ہونا اور قبل نزول آیات دوسری وجہ فراست یا لحن قول یا کشف والہام وانباء روحی یا وحی بلا واسطہ سی ہونا پس اس علم بذرایع مذکورہ کا عدم علم قبل نزول آیت بذریعہ مخصوصہ کی مناقض ہونا مسلم نہین ہی جو ادعا وہابیہ اور راندیری کا ہی پس دیکھو میان راندیری یہ دلیل مناسب ہی اور مناسبت اوسمین ہی منحصر ہونا جسمین راندیری نی مناسبت کو منحصر کیا ہی ہرگز مسلم نہین اور یہ جو کہا کہ (آیت مذکورہ کی بعد وہ تمام علم دیا گیا ثابت کری) اجی راندیری صاحب جب آپکی روح مبارک کو بھی حصول علم ماکان ومایکون کا ثبوت ابھی تفسیر علامہ صدر زبان سی آپکو بتا دیا اور قبل بعثت انبیاء علیہم السلام کی ولایت کا قوی ہونا ولایت اولیاء سی شرح بحر العلوم سی ثابت کر دیا اور اولیاء کی روبرو زمین دسترخوان اور مانند روی ناخن ہونا ثابت کر دیا تو انبیاء علیہم السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولی اس سی زیادہ کشف ہونا ثابت ہوا اور جب جمیع احوال مخلوقات کا حال ایک مجلس مین بیان فرمانا ثابت ہوگیا تو جمیع احوال مخلوقات کا علم

علیہ وسلم کا جانتا اور عالم ہونا ماکان ومایکون کا فرماتی ہین جس سی واضح ہی کہ جب روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو قبل دخول کی جسم پاک مین علم ماکان وما سیکون حاصل ہو چکا تہا اور مراد آیت کی شیخ موصوف کی نزدیک یہی
ہی اور بعد کو اسکا کسی معتبر مفسر و محقق نی جنکی کتب ہمنی دیکہی ہین انکار بہی نہ کیا اگرچہ انہون نی معانی دیگر بیان کئی اور
معانی دیگر بیان کرنا مستلزم اسکو نہین کہ یہ معنی آپکی نزدیک غلط و غیر صحیح ہین کیونکہ ایک آیت و حدیث کی چند معانی مراد
ہونا علما کی نزدیک باطل نہین ہی تو قبل بعثت ہی آپکا عالم ماکان و مایکون ہونا اسی آیت سی ثابت ہو گیا اب
میان **راندیری** شیخ موصوف ولی کامل کو نعوذ باللہ من ذلک مکذب اس آیت کا بالتصریح کہکر اپنی دیانت
پر مطلع کر دین **راندیری** نی بہت خوش ہو کر تعجب سی کہا کہ (سبحان اللہ کیا ہی عمدہ طور پر اوس شخص کا رد اسی
آیت کریمہ سی ہوتا ہی) اب **راقم** کہتا ہی کہ کیا عمدہ طور سی رد **راندیری** کا اس آیت کریمہ سی ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا عالم ہونا قبل کون وجود روح کی اس سی مراد ہی اور بعد کون و وجود روح کی قبل دخول کی جسم مطہر مین آپکا عالم
ماکان وما سیکون ہونا اس تفسیر سی ثابت ہوتا ہی پہر میان **راندیری** کا اسکی بعد جو کچہ کلام نافرجام ہی اوسکا بطلان
واضح ہی کیونکہ وہ تمام اسی پر مبنی ہی کہ اس آیت کا مطلب **راندیری** نی یہی ہونا ضروری ولازم جان لیا تہا کہ
آپکو قبل نزول قران شریف کسیوجہ سی علم ماکان ومایکون نہ تہا اور آیت **لا تعلمہم** الآیہ سی یہی مراد **راندیری**
جان گئی تہی کہ کسیوجہ سی علم حال منافقین آپکو حاصل نہ تہا جب اسکا بطلان واضح ہو گیا تو **راندیری** کی
چہ میگوئیان سب باطل ہو گئین **قولہ** خانصاحب نی اس مقام مین حاشیہ جمل تفسیر کبیر عینی شرح بخاری
جلد رابع شرح شفا للملا علی قاری اور عینی شرح بخاری جلد سابع وغیرہ سی وہ عبارت نقل کی ہی جس سی معلوم ہوتا
ہی کہ منافقونکی حال کی اور اعداد کی خبر دی ہی اور اس سی یہ ثابت کرنا چاہتی ہین کہ آیت کریمہ **لا تعلمہم نحن نعلمہم**
کی اُترنی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گو علم بعض منافقونکی حال کا نہ تہا لیکن پہر تو دیا گیا پس اس کہنی کی
خانصاحب کو کیا ضرورت تہی وہ مین نہین سمجہہ سکتا ہان اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نی دیدیا ہی اور فقط منافقونکا حال باقی رہگیا ہو تو یہ دلیل مناسب ہی کہ دیکہو اب تمام
ہو گیا لیکن یہ تو خانصاحب نی ذکر کیا ہی نہین اب خانصاحب کو ضرور ہی کہ اسی ثابت کری یا آیت مذکورہ کی بعد
وہ تمام علم دیا گیا وہ ثابت کری **اقول** وباللہ التوفیق **راقم** عنقریب اپنی فتوی کی عبارت جسمین یہ عبارات
کتب بہی موجود ہین جنکا نام **راندیری** لی رہی ہین اور اپنی سمجہہ سکنی کا اقرار کرتی ہین ذکر کر چکا ہی اور **راقم** بالتصریح
بیان کر چکا ہی کہ وہابیہ ایسی آیات **لا تعلمہم** ونحوہا کو دلیل عدم علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتی ہین

نہ

اللہ وتوبی الیہ علامہ عینی اسکی شرح مین فرماتے ہین ان فعلت ذنبا مع انہ لیس من عادتک اسیطرح علامہ نووی رح نے بہی فرمایا ہے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی برأت کی خبر ہوتی تو ایک مہینہ تک حضرت عائشہ رض کو تکلیف مین رکہنے کی کوئی وجہ نہین اونکی بیماری اور تکلیف فقط اصحاب افک کو کہنے سے عارض ہوئی تہی اگر آپ پہلے ہی روز اونکو اونکی برأت سے خبر دیتے تو یہ تکلیف لاحق نہوتی ایضا حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پیار تہا اوسکا بیان کی تو ضرورہی نہین پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی برأت کی خبر ہوتی تو پہلا پیار چہوڑنیکی کوئی وجہ نہین ایضا موافق بیان علامہ نووی اور عینی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو از حد قلق تہا پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی برأت معلوم ہوتی تو یہ پریشانی کی کوئی وجہ نہین ہے ایضا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید اور علی بن ابیطالب رض سے حضرت عائشہ رض کے فراق کا مشورہ لیا ہے پس اگر برأت کا علم ہوتا تو فراق کے مشورہ کی کوئی حاجت نہین تہی ایضا آپ ہمیشہ عائشہ صدیقہ رض کے پاس بیٹہا کرتے تہے لیکن جب سے آپ رض پر طوفان باندہا گیا تو ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے نزدیک بیٹہنا چہوڑ دیا یہ علم برأت کی صورت مین بہت بعید ہے ایضا عائشہ رض کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر تو پاک دامن ہے تو قریب ہے کہ اللہ تیری برأت کریگا اور باوجود اسکے کہ تیری عادت ایسے کام کرنیکی نہین ہے اگر گناہ مین اتری ہے تو اللہ تعالی سے استغفار اور توبہ کر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا تو یہ کبہی نہین کہتے بلکہ ایسے موقع پر آپ یہ فرماتے تو واقعی پاک دامن ہے اگر منافقون نے تیرے حق مین دروغگوئی اختیار کی اور چاند پر خاک اڑائی تو اس سے کیا ہوتا ہے لیکن ایسا نہین فرمایا باوجود ان تمام عبارت کے کہ جو اسی باب تعدیل النساء کی حدیث مین موجود ہے خانصاحب واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا سے استدلال پکڑتے ہین کہ آن صدیقہ رض کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہی جناب من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اُس صورت مین جیسا آپ فرماسکتے ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اسیطرح برأت کے علم نہونیکی صورت مین بہی آپ فرماسکتے ہین کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا کیونکہ واقع مین اس قول کے بیان کرنیکے وقت برأت ہو یا نہو اہلکو کسیطرح کی برائی صدیقہ رض کی جانب سے خبر نہ تہی اوسیکو تاکید سے بیان کرتے ہین واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا پس جو جملہ دو صورتونمین بولا جاوے اونمین سے خاص ایک صورت کو اختیار کرنا بدون قرینہ مانعہ کے خطا سے خالی نہین ہے **اقول** وباللہ التوفیق واہ جی میانجی راندیری اب تو آپ تو فقیہ نگر بہلا آپنے وہ اپنی پرانی صدا کیون چہوڑدی کہ جمیع ما کان وما یکون کا ثبوت چاہے اوسکی آڑ بیان نہ پکڑی

آپکو دیا جانا ثابت ہوا اور علامہ اکمل الدین حنفی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ملک وملکوت و
ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی ہونا مراد حدیث کی لینا جائز فرمایا چنانچہ یہ تمام اوپر مذکور ہوا تو اس تمام سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون ہونا منصفین کے نزدیک واضح ہوا اس تمام کے
بعد بھی ثبوت مانگنا مکابرہ صرف وعناد راندیری کا ہر منصف جان سکتا ہے **قولہ** اس عبارت سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپکے نزدیک بھی وہ شخص غلطی کر رہا ہے جو کہے کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معراج سے ہی دیدیا تھا اور جو شخص یہ دعوی کرے کہ قبل بعثت سے ہی مذکور علم دیا گیا تھا اوسکی غلطی مین تو کسی
طرح کا شک ہی نہین رہا اسواسطے کہ آپ فرماتے ہین کہ آخر مین یعنی آیت کریمہ مدنیہ لا تعلمھم کے بعد منافقون کے حال
کی خبر دیگئی **اقول** وباللہ التوفیق بار بار میان راندیری اپنی سفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی وعناد ومکابرہ کو
پیش کرتے ہین اسکا جواب مکرر راقم دے چکا ہے اور پھر کہتا ہے آیت لا تعلمھم کی یہ مراد ہونا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو قبل نزول آیت کے کسیوجہ من الوجوہ علم حال منافقین نتھا مسلم نہین ہے بلکہ بذریعہ وحی جلی
بواسطہ جبرئیل علیہ السلام علم نہونا آیت کے صدق کیواسطے کافی ہے پس دوسری وجوہ سے حال منافقین اور
دیگر احوال مخلوقات ماکان ومایکون کا نہونا اس آیت سے ثابت نہوا پس قبل بعثت اور معراج سے ہی علم ماکان
ومایکون بدیگر وجوہ حاصل ہونا بہر حال خود باقی ہے آیت سے اوسکی نفی ہرگز نہین ہوتی اور قبل بعثت اور معراج
سے ہی علم ماکان ومایکون کا قائل ہرگز غلطی نہین کر رہا ہے اور اوسکے دعوی کی صحت مین ہرگز نقصان نہین
راندیری کے فہم سقیم مین غلطی ہے اور راندیری کی غلطی مین کسیطرحکا شک ہی نہین ہے اور ادعاء غلطی
مین راندیری ہرگز صادق نہین ہے **قولہ** فقیہ ہی اسی باب تعدیل النساء بعضھن بعضا سے
لکہتا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہین فاشتکیت بھا شھرا من قول اصحاب الافك ایضا انی لا اری من
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللطف الذی کنت اری منہ ایضا واما علی ابن ابی طالب فقال یا رسول
اللہ لم یضیق اللہ علیك والنساء سواھا کثیر اسکی شرح مین **علامہ عینی** فرماتے ہین انما قال علی رض
ذلك مصلحۃ ونصیحۃ للرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی اعتقادہ لانہ رای انزعاج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الامر وقلقہ فاراد راحۃ خاطرہ۔ اسی طرح **شرح مسلم** مین **علامہ نووی**
نے بھی لکہا ہے ایضا یستشیرھما فی فراق اھلہ ایضا ولم یجلس عندی من یوم قیل فی ما قیل قبلھا
ایضا فانہ بلغنی عنك كذا وكذا فان كنت بریئۃ فسیبرئك اللہ وان كنت الممت بشیء فاستغفری

علیہم الصلاۃ والسلام کفر بالاجماع ولھذا ان البزار لما ذکر حدیث صفیۃ ھذا قال ھذہ احادیث مناکیر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اطہر واجل من ان یری ان احدا یظن بہ ذلک لا یظن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظن السوء الا کافر او منافق وقال بعضہم وغفل البزار فطعن فی حدیث صفیۃ ھذا واستبعد وقوعہ ولم یأت بطائل قلت کیف لم یأت بطائل لانہ ذب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکل من ذب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اینکر علیہ وفی التلویح فان قال قائل ھذہ الاخبار قد رواھا قوم ثقات ونقلہا اھل العلم باخبار قیل لہ العلۃ التی بیناھا الاخفاء بہا ویجب علی کل مسلم القول بہا والذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کان الراوون لہا ثقات فلا یعرون عن الخطاء والنسیان والغلط انتہی اس سے واضح ہے کہ حدیث صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بعض محدثین محققین نے اسی واسطے مناکیر سے بتایا اگرچہ اوسکے راوی ثقات ہیں کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیوں رضی اللہ عنہا کے حقمیں بدگمانی کرنا ثابت ہوتا ہے کہ آپنے ان کے حقمیں بدگمانی کی کہ آپ پر وہ دو صحابی رضی اللہ عنہا بدگمانی کرینگے اور حال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاک و بزرگ ترہیں اس سے کہ کسی مسلمان کو اپنے حقمیں بدگمانی کرنیوالا جانیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانا ایسی امور سے ہر مسلمان پر واجب ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حقمیں بدگمانی کرنا کفر ہے بالاجماع اس حدیث کو جو بروایت ثقاۃ صحاح میں مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے بچانیکے واسطے کہ آپنے دو صحابی رضی اللہ عنہا کے حقمیں یہ بدگمانی کی کہ وہ صحابی آپکے حقمیں بدگمانی کرینگے علما مناکیر وغیر قابل اعتماد بتاتے ہیں تو میاں راندیری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی کرنیوالا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عدم برأت کا شک وشبہ ہوگیا تہا ایسی البہ فریبیوں و روباہ بازیوں سے ثابت کرنا چاہتے ہو تو راندیری کے ایسے اقوال شنیعہ موجب خرابی دین وایمان کیونکر اون علماء کے نزدیک مردود و واجب الرد والطرد نہوں اور ہمکو ایسے اقوال مردودہ کی مردودیت کا اظہار واسطے بچانیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر سے کہ آپکو بدگمانی عدم بقاء برأت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوگئی تہی کیونکر واجب و ضرور نہیں ہے میاں راندیری یہ تمہارے استنباطات باطلہ مانند قیاس معلم الملکوت کے ہیں اگر تصریح بھی کسی حدیث آحاد یا اقوال میں دکھاتے جب بھی اوس تصریح کا ہمیں ایسی حالت میں قبول کرنا ضرور و لازم توکجا بلکہ درست بھی نہیں پس

اسیواسطی کہ آپکی اساتذہ گنگوہی وغیرہ وہابیہ اور اونکی پیشوا املا اسمٰعیل آپکی اس صدا پرانی کی قید کی ساتھ
عیب دانی کا انکار نہین کرتی ہین بلکہ بلا اس قید کی انکار کرتی ہین اور یہی قصہ افک ونحوہ اپنی مدعی فاسد کی
دلیل بناتی ہین یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم برأت حاصل ہونا اور منافقین کی بہتان سی کچھ شبہ نہ آنا اور
منافقین کو جہوٹا جاننا آپ قبول کرلین تو اپنی اساتذہ کی مایہ کو ہی آپ کھو بیٹھین اسواسطی وہ پرانی صدا چھوڑدی
اور وہابیہ اساتذہ کی طرفداری مین یہ سفاہات وروباہ بازیان وابلہ فریبیان اور گستاخیان کرنا شروع کردین اور
کچھ بہی شرم وحیا نہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین آپنی یہ بدگمانی کی کہ نعوذ باللہ من ذلک منافقونکی قول
سی آپکو برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ویقین نرہا تہا اور بدگمانی وشک بلا دلیل شرعی کی حضرت صدیقہ رض
کی برأت کی حقمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کرلیا تہا ایسی بدگمانی وشک برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا مین کرنی کا
اعتقاد رانڈیری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقمین بدگمانی کرنا رانڈیری کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حقمین یہ بدگمانی کی کہ اونکی برأت کا یقین وعلم باقی نرکہا بخاری
مین یہ حدیث ہی ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت
عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معہا یقلبہا حتی اذا
بلغت باب المسجد عند باب ام سلمۃ مر رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انما ھی صفیۃ بنت حیی فقالا
سبحان اللہ یا رسول اللہ وکبر علیہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من
الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا اس سی واضح ہی کہ حضرت صفیہ زوجہ
مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر رمضان کی اعتکاف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوکر جب رخصت دولت خانہ کو ہوئین تو اونکو پہونچانیکو دروازہ مسجد تک جب حضرت تشریف لائی تو دو صحابی رضی اللہ
عنہما کو جاتی ہوئی ملاحظہ فرمایا اون دونون نی سلام عرض کیا آپنی فرمایا کہ ٹہہرو یہ صفیہ بنت حیی ہین اونہون نی عرض کیا
تعجب سی کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ یعنی آپکی حقمین دوسرا گمان کسطرح ممکن ہی اور اونپر ایسا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دشوار گذرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شیطان کا تصرف انسانمین جاری ہی کچھ تمہاری دلمین وسوسہ ڈالدی
اس حدیث کی تحت مین عینی شرح بخاری جلد پانچوین صفحہ ۲۸۴ مین ہی فی التلویح ظن السوء بالانبیاء

خود ایک مصلحت تعلیم امت کیواسطے معاملہ پوشیدہ کرنیوالیکا سا ایک حد تک گیا تہا پس مقصود فاسد میان رانڈیری
کا کہ نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ویقین نہ تہا برأت کا اور خبر برأت نہی باطل ہوگیا راقم نے اپنے
فتوی اولی مین وہابیہ کی دلیل قصہ افک صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دلیل عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونا
قبول نہ کیا اور حدیث باب تعدیل النساء بطور سند پیش کی کہ حضرت صدیقہ کی پاکی مین افک منافقین سے کچہ شک
وشبہہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین آیا تہا چنانچہ راقم کی عبارت یہ ہی (اور حدیث افک بہی دلیل اسکی
نہین ہوسکتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا اول تو حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری باب
تعدیل النساء بعضہن بعضا مین ہی اور ہمین یہ موجود ہو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی
من رجل بلغنی اذاہ فی اہلی فو اللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ
الا خیرا جس سے واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ویقین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی پر حاصل
تہا اور منافقین کو افک سے کچہ آپکو شک وشبہہ بہی نہین ہوا تہا اسیواسطے آپ قسم کہا کر فرماتی ہین کہ مین اپنے اہل کے حقمین
خیر کو ہی یقین کرتا ہون باوجود ایسا فرمانے کے کون عاقل منصف یہ شبہ لا سکتا ہی کہ آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے حقمین شک وشبہ آگیا تہا اور اونکی پاکی وعصمت کا یقین نہ رہا تہا اور آپکو معلوم نہ تہا کہ منافقین اپنے قول مین سچے
ہین یا جہوٹے پس باینہمہ حدیث افک دلیل آپکے عدم علم غیب کی کیونکر ہوسکتی ہی) رانڈیری نے اول وآخر دو مقام
سے عبارت مین قطع برید کی اول کو ذکر نہ کیا یہانسے شروع کیا حدیث افک جو کتاب الشہادات بخاری کے باب الخ اور آخر
سے راقم کی اس عبارت مین سے فقط یہانتک کہ (خیر کو ہی یقین کرتا ہون) نقل کی باقی کو بالکل چہوڑ دیا اور
اقول کہکر وہ مزخرفات ذکر کین جو رانڈیری کے قول مین راقم نے نقل کی ہین جنکا بطلان ہی عقلا و منصفین متدبر
کے فہم عالی کی نسبت بیان کر دیا گیا اور یہ اول وآخر سے راقم کی عبارت مین قطع وبرید راقم کو مدعی ومستدل بنانیکو و
مانع ومستدل ہونے دلیل وہابیہ پر پوشیدہ کرنیکو کی ہی اور اس امر کی پوشیدہ کرنیکو کہ راقم اون وہابیہ پر معترض ہی کہ جو
حدیث افک کو دلیل بناتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی نجانا چنانچہ اول عبارت مذکورہ راقم سے یہ
واضح ہی اور راقم کو مستدل ٹھہرانیکو رانڈیری نے یہ کہا کہ (خانصاحب واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا
سے استدلال پکڑتے ہین الخ) یہ تمام ابلہ فریبیان وروباہ بازیان رانڈیری کی ہین کہ جوابات اعتراضات سے عاجز آکر
مانع کو مستدل ومنع واعتراض کو دعوی ٹھہرایا ہی اور باوجود تغایر اعتباری ممکن ہونیکے دو کلام مین تناقض اور ایک
کلام کو دوسری کا مکذب بناکر اپنے معتقدین جہال کو اور اپنے اساتذہ حملہ عرش نجدیہ کو خوش کرنا غرض ہی نہ خدا کا خوف

تمہاری تمام ہذیانات استنباطات باطلہ کا جواب اجمالا ہو گیا کہ آپکی ہذیانات استنباطات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم بقاء برارت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گمان کر لیا اور علم ویقین برأت جو سابق تہا اوسکو رفع کیا تو یہ گمان کر لینا عدم بقاء برارت کا بدگمانی ہے تو لنذیری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگمانی کرنیوالے ٹھہرایا تو یہ گمان بدہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو کفر بالاجماع ہے موافق عبارت عینی رح کے پس مردودیت ہذیانات رانذیری کی واضح ہے اسی حدیث افک کے تحت مین مختصر حاشیہ جلال الدین سیوطی علی البخاری مطبوع مصر کے صفحہ ۲۹۱ مین ہے سید الوجود صلی اللہ تعالیٰ علیہ بآلہ وسلم لایخفی علیہ شیء وانما یخفی علی من رأوا صدرۃ لاتخلو غالبا عما قالوا فانظر ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء والطین فتلون تلونات الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الذین بعدہ الی یوم القیامۃ کیف یفعلون بالاسرار کتما حتی جاء علمہ برفع ماخفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وامنا قالت مقالہا فناء عن السوی کقول للخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا بآلہ وعلیہ الصلوۃ والسلام اس سے واضح ہے کہ آنحضرت سرور موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شے پوشیدہ نہین ہے اونھین لوگون پر پوشیدہ رہا جنہون نے یہ جانا کہ ایسی صورت (یعنی تہمت جیسی صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی تہی) غالبًا اوس امر سے خالی نہین ہوتی ہے کہ جس امر کی تہمت لگائی مین یعنے ایسے بدگمان لوگون پر خفا و پوشیدگی رہی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ذات پاک ایسے گمانون سے پاک و بلند و بالا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بذریعہ وحی ایسی حالت و وقت مین حاصل ہو چکا تہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کا خمیر پانی و مٹی کے درمیان تہا جب ایسے وقت مین بذریعہ وحی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو دیا گیا تہا تو آپ پر حال برأت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واضح تہا پس اسطرح کی تلاش و مشورہ وسوال کا معاملہ بریرہ واسامہ وحضرت علی رضی اللہ عنہم سے کرنا خفاء حال برأت کے سبب سے نہ تہا) پس یہ تلون ومعاملہ شاک بالامر کا سا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ تعلیم کرین اپنی امت وارثین علم نبوی کو جو بعد آپکے قیامت تک ہونیوالے ہین کہ وہ بہی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کرین اور یہ تلون ومعاملہ شک کرنیوالے کا سا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برارت کے بارہ مین یہانتک کیا کہ آپکو علم رفع ہونے پوشیدگی کا لوگون سے اوس چیز کا آگیا کہ جن پر برأت پوشیدہ ہوئی تہی یعنی جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاملہ شک کرنیوالے کا سا کیا کہ آپنے جان لیا کہ جن لوگون پر پوشیدگی برأت تہی وہ اونسے رفع ہو گئی اس بیان جلال الدین سیوطی رح سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر برارت پوشیدہ نہ تہی لیکن

علم برأت کو منافی نہین ہی اور پیار و لطف چہوڑ نہین ہی وجہ وہی معاملہ شاک بالامر کا سا مصلحت مذکورہ کو
واسطی کرنا ہی اور ممکن ہی کہ اسکا علم آپکو ہو کہ نزول آیات برأت تقدیر الہی مین مقدر اسی ترک لطف و برداشت
تکلیف پر ہو اور انزعاج و قلق کی وجہ نعوذ باللہ من ذلک یہ ہونا ہرگز مسلم نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو عدم بقاء برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہوا ہو بلکہ یہ انزعاج و قلق قول کاذب منافقین کی سبب
سی ہوا اور یہی وجہ آپکی پریشانی کی ہو نہ گمان عدم برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
تسکین کی وجہ بہی عدم برأت سی ہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ یہ وجہ ہو اونکی زعم مین کہ باوجودیکہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فی الواقع بریہ ہین اور علم و یقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بہی بریہ ہین لیکن قول کاذب
منافقین جو شایع ہو گیا ہی اور وحی برأت مین ابہی آئی نہین تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو پاس رکہنا نچاہتی ہون اور فقط قول کاذب کہدینا اور اوسکا شیوع
موجب اسکا ہو کہ شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ جس عورت کی حق مین قول کاذب بہی کہدیا جائی
اور وحی سی برأت ثابت نہو یا اور طریق سی سوای علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس قول کاذب کا کذب واضح ولایح
نہو ایسی عورت کو پاس نہ رکہنا چاہئی جیسا کہ حدیث بخاری مین ہی عن عقبة بن الحارث انہ تزوج
ابنة لابی اهاب بن عزیز فاتتہ امرأة فقالت انی ارضعت عقبة والتی تزوج بها فقال لها
عقبة ما اعلم انك ارضعتنی ولا اخبرتنی فرکب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بالمدینة فسأله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف وقد قیل ففارقها عقبة و
نکحت زوجا غیره اس سی واضح ہی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نی ایک عورت سی نکاح کیا دوسری عورت
نی کہا کہ مین نی زوجین کو دودہ پلایا ہی صحابی رضی اللہ عنہ نی کہا نہ میری علم مین مجہکو دودہ اسنی پلایا ہی
اور نہ مجہکو اسکی خبر ملی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوال کیا تو جواب مین فرمایا صحابی رضی اللہ عنہ کو
کہ تو اوسکو ساتہ کیسی مباشرت کریگا و حال یہ ہی کہ کہا گیا ہی تو بہائی اوسکا ہی عینی شرح بخاری جلد اول
صفحہ ۴۹۵ مین ہی اس حدیث کی تحت مین ان الواجب علی المرء ان یجتنب مواقف التہم وانکان
نقی الذیل بری الساحة جس سی واضح ہی کہ مواقف تہمت سی بچنا واجب ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
اسی قسم کا خیال کرکی عورتین بہت ہونا فرمایا ہو اب دیکہو میان راندیری یہان بہی دوسری وجہ نکل آئی
سوای گمان عدم برأت کی اور رفقاق کی مشورہ سی فقط اون صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی رائی کا اظہار کرانا منظور

نہ بندونکی شرم نہ آخرمین پردہ دری کا خیال ہی پہر راندیری نی جو بخاری سی یہ نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نی فرمایا کہ مین قصہ افک کی سبب سی بیمار ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی وہ لطف و مہربانی نہین
دیکہتی تہی جو اول دیکہا کرتی تہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا کہ اللہ تعالی آپ پر ضیق و تنگی نکریگا صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی سوا دوسری عورتین بہت ہین پہر عینی سی نقل کیا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمانا اپنی اعتقاد مین
مصلحت و خیر خواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطی تہا اسی امر نی قصہ افک سی قلق دیکہکر ارادہ راحت
و تسکین خاطر مبارک کا کیا تہا اور شرح نووی سی نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اہل کی فراق مین مشورہ
کیا تہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نہ بیٹہنا وقت قول منافقین
سی اور یہ فرمانا کہ ایسی ایسی خبر مجکو پہونچی ہی اگر تو بری ہی تو اللہ تعالی برأت ظاہر کردیگا اور اگر نزول گناہ مین ہوگیا
ہی تو توبہ کرلی اور علامہ عینی سی نقل کیا کہ اگر تونی گناہ کیا ہی باوجودیکہ تیری عادت یہ نہین ہی اس تمام مذکور سی یہ کہان
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم نہ تہا نہایت یہ کہ ان اقوال سی معاملہ شاک بالامر کا سا کرنا ثابت
ہوتا ہی کلام مین الفاظ مستعملہ للشک ذکر کرنا کسی مصلحت کیواسطی مستلزم اس امر کو ہرگز نہین کہ متکلم کو فی الواقع
شک ہی کیا میان راندیری ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین کو دلیل اس امر کی بنا سکتی ہین کہ خدا
و رسول کو عدم ولد خدا تعالی کا یقین و علم نہین ہی اسمین شک و شبہ ہی اور تقدس و تنزہ عن الولد کا علم و خبر
خدا تعالی کو نہین جیسی یہان برأت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بارہ مین ان ہذیانات کا اظہار کیا ہی جیسی ان
کان للرحمن ولد مین وجہ دوسری موجود ہی ایسی ہی یہان وجوہ دوسری موجود ہین اونمین سی ایک وجہ وہی ہی جو علامہ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ تعلیم امت کو کرنا ہو کہ ایسی اسرار مین اسیطرح کتمان کیا کرین اور ممکن ہی کہ
باوجود علم و خبر برأت کی لطف وغیرہ نکرنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی چندروزہ تکلیف کو گوارہ کرنا اس
سبب سی ہو کہ آپکو علم نزول وحی کا حق عائشہ رضی اللہ عنہا مین ہو کہ قیامت تک قرآن مین پڑھی جاویگی اور برأت پر
دلالت کرتی رہیگی اور بعد نزول وحی برأت عدم برأت کی معتقد کا کفر قرآن سی ثابت ہوگا اور دوسری ایسی قذف
کرنیوالونکا حکم نازل ہوگا قیامت تک مسلمانونکو اس سی نفع ہوگا اس نفع کثیر کیواسطی چندروزہ تکلیف حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو صرف قلیل بلکہ نہایت ہی اقل ہی گوارا کرنا بہت بڑی حکمت کی بات ہی پس قول شل بول
راندیری کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ کی خبر ہوتی تو ایک مہینہ تک حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کو تکلیف مین رکہنی کی کوئی وجہ نہین الخ) باطل و مردود ہوگیا اور ایسی وجہ نکل آئی کہ جو خبرد

بتانا قائل جہل مرکب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرانیکو درست بتاتا ہی اور باوجود عدم علم خیریت و برأت
کے اس فرمانیکو کہ مجکو اپنی اہل کی حقمین علم خیریت ہی ہی درست بتانا اور ونکو بھی کو آپکی حقمین درست بتاتا ہی اور لزوم
کفر کا ارتکاب کرتا ہی پہر یہ جو کہا کہ (جو جملہ دو صورتونمین بولا جاوی اوسمین سی خاص ایک صورت کو اختیار کرنا
الخ) سراسر سفاہت و جہالت و ضلالت و ابلہ فریبی و عناد و مکابرہ ہی اہل اسلام کی طریق محقق و مدلل پر علم و
یقین مع القسم کسی امر مین منحصر کرنا اوس صورت مین بہی درست ہوتا کہ واقع مین اوس امر کا نقیض قائم یا
محتمل ہو یہ کسکا مذہب ہی یہ خیال وہابیہ کا ہی ایجاد بندہ ہی اور اسکی خلاف کو خطا بتانا ضلالت نہین تو اور کیا ہی اور
بیان قرینہ مانعہ کو سنا ہی جو میان راندیری کا یہ ہذیان ہی در باوجود قرینہ مانعہ کی) ایسی دعاوی باطلہ سی حق
کو ناحق کرنا ضلالت و سفاہت نہین تو اور کیا ہی **قولہ** ایضاً جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واللہ
ما علمت علی اھلی الا خیرا تاکید کی ساتھ بیان کیا ہی اسیطرح حضرت اسامہ فرماتی ہین اھلك یا رسول اللہ
ولا نعلم واللہ الا خیرا اور اسیطرح حضرت زینب فرماتی ہی یا رسول اللہ احمی سمعی وبصری واللہ
ما علمت علیہا الا خیرا پس خانصاحب کی استنباط کی موافق تو چاہیی کہ حضرت اسامہ رض اور حضرت زینب رض
کو بہی قبل نزول ان الذین جاؤا بالافك الخ برأت کا علم یقینی طور پر تہا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین جناب من
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ سی (سوای اون صحابہ کی کہ جو منافقون کی کہنی مین آگئی تہی) دریافت کرتی تو
تمام یہی کہتی کہ واللہ ما علمت علیہا الا خیرا اسواسطی کہ اونکو صدیقہ کی شان مین کسیطرح کی برائی کا علم نہ تہا
پس وہ ہر ایک اپنی علم کی خبر دیتی نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتی **اقول** وباللہ التوفیق سبحان اللہ **راندیری
صاحب** تاکید سی فرمانا تو قبول کرتی ہین لیکن برأت حاصل نہونیکی حالت مین بہی ایسا علم کو تاکید سی علم کو
خیریت مین منحصر کرنا کہ جس سی غرض یہان اثبات برأت اور رفع تہمت ہی جایز فرماتی ہین جس چیز کا اثبات
بالتاکید کیا ہو وہان یہ احتمال ہو کہ مثبت کی نزدیک یہ فی الواقع ثابت نہین ہی فقط موافق اوسکی گمان کی ہی
تو **راندیری** لا الہ الا اللہ کہین تو اوسمین بہی یہ احتمال جاری ہی کہ **راندیری** کی نزدیک اثبات
الوہیت بالتاکید فی الواقع نہین بلکہ **راندیری** کی گمان و ذہن کی موافق ہی یہ جنون نہین تو اور کیا ہی بلا شبہ
صحابہ رضی اللہ عنہم بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا یقینی ہونا اپنی اس کلام سی واللہ ما علمت
علیہا الا خیرا ثابت کرتی ہین اور بلا شبہ آنحضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت ایسی روشن ضمیر صحابہ رضی اللہ تعالی
عنہم کی نزدیک یقینی تہی اونکی برأت کی نقیض کا وہم و شبہ و شک کچہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ تہا اور وہ اولے

ہو جیسے خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے حق میں مشورہ لیا اور تعلیم مقصود ہو کہ امور میں امت مشورہ لیا
کرے پس فراق کے مشورہ کی وجہ و حاجت عدم برأت کا گمان نہوا جیسا کہ ہذیان راندیری کا ہے ایسے ہی
اس قول راندیری کا جواب ہے کہ (اگر تو پاک دامن ہے تو قریب ہے کہ اللہ تیری برأت کریگا) یہ ایسا ہے جیسا
ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین جیسے آیت میں عدم علم تقدس و تنزہ و برأت عن الولد پر دلالت
نہیں ہے ایسے ہی ان اقوال نبویہ میں بھی دلالت نہیں ہے اگر کوئی میاں راندیری کو کہے کہ اگر میاں راندیری انسان ہیں تو
ناطق ہیں یا حیوان مثلاً اس سے کیا میاں راندیری یہ گمان کرینگے کہ قائل کو اس قضیہ میں راندیری
کے انسان ہونیکا علم و خبر نہیں ہے اور شک و شبہ ہے پس یہ وہی معاملہ شاک بالا کا سا ہے باوجود علم و یقین
برأت اور تعلیم امت کیواسطے بھی ہو سکتا ہے پس یہ قول راندیری کا بھی کہ (باوجود ان تمام عبارات کے کہ جو
اوسی باب تعدیل النساء الخ) باطل و مردود ہو گیا اسلئے کہ ہرگز اس تمام عبارت میں عدم علم برأت و عدم جبر
برأت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مسلم نہیں ہے یہ فقط استنباطات باطلہ مردودہ
راندیری کے ہیں اور واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اس بارہ میں نص ہے اور علم و یقین صدیقہ رضی اللہ
عنہا اس عبارۃ النص سے ثابت ہے اور عبارۃ النص کے مقابلہ اشارۃ النص بھی مرجوح و غیر قابل اعتماد ہے چہ جائے
کہ یہ استنباطات باطلہ راندیریہ پس ان استنباطات عبارۃ النص سے جو ثابت ہوا اوسکو رد کرنا سراسر سفاہت و غلو و
ضلالت نہیں تو اور کیا ہے پس یہ قول راندیری کا کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برأت کا علم ہوتا اوس صورت
میں جیسا آپ فرما سکتے ہیں کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا اسیطرح برأت کے علم نہونیکی صورت میں بھی آپ
فرما سکتے ہیں کہ واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا الخ) یہ سراسر جہالت صرف ہے کہ علم نہونیکی حالت میں بھی واللہ
ما علمت علی اھلی الا خیرا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز بتایا ہے اور در صورت عدم علم و یقین
خیریت کے بھی ساتھ قسم کے اپنے علم و یقین کو خیریت میں ہے کہ یہاں وہی برأت عن التہمہ ہے منحصر فرمانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق میں راندیری اعتقاد کرتے ہیں ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ شریعت میں علم سے مراد یقین ہوتا ہے
جو عبارت ہے اعتقاد جازم مطابق للواقع ثابت سے جسمیں احتمال نقیض نہونا اور واقع کے مطابق بھی ہونا اور مخالف
نہونا اور تشکیک مشکک سے زائل نہونا ضرور ہے پس برأت فی الواقع نہونیکی حالت میں علم و یقین کا اطلاق
کیونکر درست ہو سکتا ہے فی الواقع برأت نہو اور جزم برأت کا فرمایا تو یہ علم و یقین کہاں ہے وہ تو نعوذ باللہ من ذلک
جہل مرکب ہے نعوذ باللہ من ذلک در صورت برأت نہونیکے واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا فرمانیکو درست

مین آتا تو اللہ تعالیٰ اونکو آپکی زوجہ اول سے ہی نہ بناتا اور وصل ہرگز نہونے دیتا یہ دلیل قوی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکی و برأت پر قائم فرمائی اور اس استدلال سے علم یقین برأت صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا اظہار فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ سایہ شریف آپکا یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسواسطے زمین پر گرنے سے اللہ تعالیٰ بچاتا ہے کہ مبادا کہین زمین پلید پر پڑجاوے جب حق
تعالیٰ اسطرح سے آپکے سایہ کی نگہبانی کرتا اور بچاتا ہے تو کیونکر آپکی حرم محترم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امر نالایق
سے نہ بچاویگا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب دیا کہ نعلین آلودہ کا آپکے پاؤن مبارک مین ہونا اللہ
تعالیٰ نے روا نہ رکھا اور پسند نہ کیا اور آپکو خبر کردی تاکہ پاؤن مبارک سے نکالڈالین اگر یہ امر جسکے ساتھ منافقون نے تہمت
لگائی ہے واقع ہوتا تو خدا تعالیٰ آپکو خبر کردیتا ان خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادلہ قاطعہ سے برارت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی حقمین اپنے علم و یقین کا اظہار کیا جب آپنے جان لیا ایسے صحابہ اجلہ کے کلام مدلل سے کہ غیر متدبرین پر جو خفا
اس امر مذکور مین تہا اوسکا رفع ادلہ صحابہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہو سکتا ہے اور یہ ادلہ اوسکو کافی ہین تو
اوسوقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسمیہ اپنے علم و یقین کا انحصار خیریت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا مین ہونا ظاہر کرکے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کا اظہار اس طریق سے کیا اور منافقین تہمت لگانے
والونسے انتقام لینا چاہا اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم و یقین برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ
تہا اور برارت کی خبر نہ تہی جیساکہ کلام سابق راندیری مین یہ خبر ہونا گذرا ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم انتقام لینے کو مستعد قبل نزول وحی مثبت برارت بغیر علم برارت کے کیونکر ہوتے اور قسمیہ علم و یقین کا انحصار
خیریت مین ہے جو رافع وہم وقوع امر متہم ہر ذی شعور کے نزدیک نفی الواقع ہے کیونکر فرماتے پس آپکو بہی اور صحابہ کرام کو
بہی علم و یقین برارت کا اسی قسم کے ادلہ جیسے اوپر منقول ہوئین حاصل تہا اور یہ جو راندیری نے کہا ہے کہ اسکا کوئی
قائل نہین ہے اوسکا کذب واضح ہے ادلہ قاطعہ سے علم الیقین حاصل ہونا جب ثابت ہوا تو اب بیان کسی کے قائل
ہونے نہونے کو کچہ دخل نہین ہے شیخ محدث دہلوی کا جو یہ قول ہے کہ در خود یہ جای اتہام است کسیکہ ادنی عقل
وفہم داشتہ باشد وکدام فہم گنجایش دارد کہ اینجا رود مگر منافق بود) اس سے واضح ہے کہ شیخ دہلوی فرماتے ہین کہ تہمت
مزیلہ برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیطرف فہم ووہم منافق کا ہی جاسکتا ہے اور اتہام مزیل برارت صدیقہ
کیطرف فہم ووہم مسلمانکا جا ہی نہین سکتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہی علم و یقین
برارت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاصل تہا شیخ موصوف بہی اسکے قائل نکل آئے پس راندیری کا قول کہ

علم الیقین برأت صدیقہ کا رکہتی ہو شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ مطبوع نولکشور
جلد دوم کی صفحہ ۴۲۲ میں فرماتی ہین اما بعضی علماء سیر قصۂ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما
در مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان نیز ذکر کردہ اند و در آنجا علی رضی اللہ عنہ موافق ایشان گفتہ اما عمر
رضی اللہ عنہ پس گفت یا رسول اللہ مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاسات و مستقذرات می افتد
و پایہای او آلودہ بآن میگردد و خدا تعالیٰ بدن پاک ترا از ان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین چیزہا
آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایۂ تشریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد
و حق تعالیٰ صیانت سایۂ تو بدین مشابہ میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از ناشائستہ نکند علی مرتضیٰ گفت کہ حق
تعالیٰ روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر کرد ترا تا بکشی انرا از پای مبارک خود اگر
این امر واقع بودی خبر کردی ترا بدان خاطر جمع دار کہ خواہد تخفیف حال ترا خبر کرد و چون آنحضرت این سخنان
شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ نصرت دہد مرا و انتقام کشد مردی را کہ بتحقیق رسیدہ است بمن
ایذای او در شان اہل من مراد عبد اللہ بن ابی منافق را داشتہ بخدا من ندانستم از اہل خود جز نکوئی و بتحقیق ذکر
کردہ اند مردی را کہ ندانستہ ام از وی جز نکوئی مراد صفوان بن المعطل ہست کہ او را منافقان متہم باین شنیعہ داشتند
بود مردی خیر فاضل عابد و خود چہ جای این اتہام ہست کسیکہ ادنیٰ عقل و فہم داشتہ باشد و کدام فہم و وہم گنجائش
دارد کہ باینجا رود مگر منافق بود در غایت نفاق و حسد شیطان سد راہ او شد از عبد اللہ منافق و حمنہ عجب نبود
کہ گرفتار قید نفاق و حسد بودند عجب از حسان و مسطح ہست کہ باین بلیہ و خبط و جنون گرفتار شدند اس سی واضح
ہی کہ بعض علماء سیر نی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشورہ لینا حضرات عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سی
اور انحضرات کا جواب دینا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اونکی جواب کی موافقت کرنا بھی ذکر کیا ہی حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی جواب (مدلل بدلیل برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم آپکی بدن مبارک پر مکھی نہین بیٹھتی ہی اس سبب سی کہ وہ نجاست و پلیدی پر بیٹھتی ہی تو اوسکی پاؤن
اوس پلیدی سی آلودہ ہو جاتی ہین آپکی بدن پاک کو اللہ تعالیٰ اوس سی نگاہ رکہتا ہی اور اوسکی بیٹھنی سی بچاتا ہی پس
کیونکر آپکو ایسی شخص سی جو بدترین چیز کی ساتھ آلودہ ہو نگاہ نہ رکھی یعنی جب ادنیٰ پلیدی سی خدا تعالیٰ آپکو بچاتا ہی
تو آپکو ایسی عورت سی جو بدترین پلیدی سی آلودہ ہو کیونکر نہ بچاتا جسکا مطلب یہ ہی کہ ہرگز حضرت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اوس امر متہم کی ساتھ آلودہ نہین ہو سکتی ہین جسکی تہمت منافقین لگاتی ہین اگر اونسی ایسا امر وقوع

۱۲ سر من

الظن والجهل) المركب والتقليد بل الشك والوهم ايضا (وتسميتها علما) اي جعلها منه جهة
فيه كما ذهبوا اليه (يخالف استعمال اللغة والعرف والشرع) انه لا يطلق على الجاهل جهلا مركبا
انه عالم في شئ (من استعمال اللغة والعرف) والشرع كيف ويلزم ان يكون اجهل الناس في الواقع
اعلمهم به وكذا لا يطلق في شئ منها على الظان والشاك والواهم واما التقليد فقد يطلق عليه
العلم مجازا لا حقيقة (ولا مشاحة) اي لا مضائقة ولا منازعة (في الاصطلاح) بل لكل احد
ان يصطلح على ما يشاء (الا ان رعاية الموافقة في الامور المشهورة) بين الجمهور اولى واجب
جمع تعریف علم کی بیان کرکے اونمین خلل ہونا بیان کیا اور پہر ساتوین تعریف کو مختار بتایا اور اوسکی یہ وجہ بیان
کی کہ یہ خلل مذکور سے بری اور تصور مع تصدیق یقینی کو شامل ہے اور وہ ساتوین تعریف جسکو مختار بنایا ہے
شرح مواقف مین یہ ہے انہ صفۃ توجب تمییزا عما عداها بين المعانی لا يحتمل النقيض علامہ
سید سند لا يحتمل النقيض کی شرح مین یہ فرماتے ہین ای لا یحتمل متعلق التمييز نقيض ذلك التمييز
وبهذا القيد خرج الظن والشك والوهم فان متعلق التمييز الحاصل فيها يحتمل نقيضه بلا خفاء
وكذا خرج الجهل المركب لاحتمال ان يطلع في المستقبل صاحبه على ما في الواقع فيزول عنه
ما حكم به من الايجاب والسلب الى نقيضه وكذا خرج التقليد لانه يزول بالتشكيك اس سے
واضح ہے کہ علم کی تعریف مختار جو خلل سے خالی ہے اوسمین قید لا يحتمل النقيض موجود ہے جس سے ظن و شک و وہم و
جہل مرکب و تقلید خارج ہین یہی تعریف علم یقینی کی ہے اور جزم خلاف واقع کرنیکو علم اور جزم مذکور کرنیوالی کو
عالم لغۃ وعرفا وشرعا نہین کہا جاتا ہے پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت على اهلي
الا خیرا فرمایا جس سے آپکے علم کا خیریت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مین منحصر ہونا کہ یہان عبارت برائت عن التهمة ہے
سے ہی واضح ہے اور علم مین عدم احتمال نقیض کہ وہ عدم برائت کا وہم و ظن و شک ہے و جہل مرکب ہے تو خیریت
کا نقیض عدم خیریت کہ وہ یہان عدم برائت کا وہم یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہے آپکے قول مین احتمال ہرگز نہین تہا
ایسے ہی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اقوال مین ہے جنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی برائت کا علم خود کو
نزدیک ہونا ظاہر کیا ہے احتمال عدم برائت خواہ وہم اوسکا ہو یا شک یا ظن یا جہل مرکب ہرگز نہین ہے جب لغت و
عرف و شرع مین علم کیواسطے عدم احتمال نقیض مذکور ضرور ہوا تو باوجود احتمال نقیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم علم کا اطلاق ہرگز نہ فرماتے جب اطلاق علم کا فرمایا تو واضح ہے کہ واقع مین اونکا بریئہ ہونا

انکا کوئی قائل نہین غلط و دروغ ہو گیا اور یہ علم و یقین خیریت صدیقہ رض نقیض تہمت فی الواقع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تہا نہ فقط موافق اپنے ظن کے اور دہین کے شرح عقائد نسفی مین اس قول متن کے
تحت مین (اسباب العلم) یہہ ہے هو صفة یتجلی بها المذکور لمن قامت هي به اي یتضح ویظهر ما یذکر
اي من شانه ان یذکر
ویمکن ان یعبر عنه موجودا کان او معدوما اس سے چند سطور کے بعد ہے لکن ینبغي ان یحمل التجلی علی
الانکشاف التام الذي لا یشمل الظن لان العلم عندهم مقابل للظن اس سے واضح ہے کہ متکلمین
کے نزدیک علم اوس صفت کو کہتے ہین کہ جس شخص مین وہ صفت پائی جاوے تو اوس صفت کے سبب سے وہ امر
جسکا ذکر کرنا اور بیان کرنا ممکن ہو خواہ موجود ہو وہ امر یا معدوم اوس شخص پر کامل و تمام طور سے منکشف و واضح
و ظاہر ہو جاوے اور انکشاف تام کی قید اسیواسطے لگانا چاہئے کہ ظن و گمان جو متکلمین کے نزدیک علم کا مقابل و
مناقض ہے اوسکو تعریف علم شامل نہو اگرچہ شارح نے اس تعریف کے بعد شمول تعریف کا غیر یقینیات کو بھی بیان کیا
اور اوسکے بعد یہ تعریف بھی بیان کیا کہ صفة توجب تمییزا لا یحتمل النقیض اور اسکا تصدیقات غیر یقینیات
کو شامل نہونا بیان کیا لیکن پہر آخر مین استدراک کیا چنانچہ کہا لکن ینبغي الخ جو ابھی معلوم ہوا جس سے ظن کو تعریف
کا شامل نہونا اور ظن کا مقابل علم نزدیک متکلمین کے ہونا واضح ہے بیان کیا ہے جب ظن جو جانب راجح کا نام ہے مقابل
علم کا و مناقض ہے تو شک و وہم جو مساوی و مرجوح ہین وہ بطریق اولی مقابل و مناقض علم ہین اور تعریف
دوسری مین لا یحتمل النقیض کی قید اسیواسطے لگائی کہ ظن و وہم و شک جہل مرکب و تقلید علم سے خارج ہو جاوین
عبد الحکیم علی الخیالی مطبوع مجتبائی دہلی صفحہ ۵ مین ہے و بقوله لا یحتمل النقیض اي لا یحتمل النقیض
التمییز بوجه من الوجوه خرج الظن والشك والوهم والتقلید فان الظن والشك والوهم توجب
کلها تمییزا یحتمل النقیض فی الحال والجهل المرکب والتقلید یوجبان تمییزا یحتمل نقیضا فی المآل اما
فی الجهل فلان الواقع فی نفس الامر خلافه فیجوز ان یطلع علیه فیما بعد واما فی التقلید فلعدم
استناده الی موجب من حس او بداهة او عادة او برهان فیجوز ان یزول بتقلید آخر اس سے واضح
ہے کہ قید لا یحتمل النقیض سے ظن و شک و وہم و جہل مرکب و تقلید تعریف علم سے خارج ہو جاتے ہین اور اس سے یہ بھی
واضح ہے کہ جہل مرکب اسیواسطے علم سے خارج ہے کہ امر واقع نفس الامر مین خلاف جہل مرکب کے ہے شرح مواقف
مطبوع نولکشور صفحہ ۴۸ مین ہے کہ ظن و جہل مرکب و تقلید و شک و وہم کا نام علم رکھنا اور علم مین مندرج کرنا
استعمال لغت و عرف عام و شرع کے مخالف ہے عبارت یہ ہے (وهذا) اي ما ذکره فی تعریف العلم (یتناول

اسواسطی شاید یہ مزخرفات وسفاہات کا صدور ہوا ہی یا شاید دیدہ دانستہ عناد ومکابرہ وابلہ فریبی سی یہ صادر ہوا ہے
قولہ جناب من بعد اوترنی وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوگئی اسمین کسیطرح کا شک نہین
ہی اگر کوئی شخص باوجود وحی اوترنیکی اور اوس سی برارت ہونیکی یہ سمجھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر بہی خبر نہوئی
تہی یا آنحضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برارت مین شک کری تو وہ شخص کافر ہی لیکن اس سی یہ لازم نہین
آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئی یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جاوی کہ تمام جزئیات
ماکان ومایکون کا علم تہا لیکن فقط برارت صدیقہ کا علم نہ تہا اب اس قصہ کی بعد ہوا یا اس قصہ کی بعد اللہ تعالیٰ
نی تمام جزئیات ماکان ومایکون کا علم دیا ہی **اقول** وباللہ التوفیق راقم اپنی فتوی اولی مطلوبہ **راندیری**
کی عبارت اوپر نقل کرچکا ہی جسکا اول وآخر **راندیری** نی فریب دہی عوام کیلئی چہوڑ دیا ہی کہ اعتراض ومنع دلالت حدیث
افک کو اوپر مدعی وہابیہ کی **راندیری** دعوی ٹہہراوین اور سند منع کو استدلال عوام کی نظر مین بناوین اول
عبارت جو **راندیری** نی چہوڑ دی ہی اوسمین یہ موجود ہی (حدیث افک ہی دلیل اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبہی نہین جانا) یہ تمام اوپر **راقم** نی بیان کردیا ہی اسواسطی بیان کرنا
پڑا کہ قول **راقم** کا جو اس وہم کی جواب مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی غیب نجانا اوسکی دلیل حدیث افک
ٹہہرائی جاوی اور وہ قول **راقم** یہ ہی (بالفرض یہ ثابت ہی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم
نہ تہا لکن بعد کو تو خدا تعالیٰ نی وحی نازل فرمائی بعد کو تو اطلاع دیدی اور غیب پر اطلاع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہوگئی) اسکو میان **راندیری** نی نقل کرکی اقول کہکر جو کچہ کہا ہی تو اوسکی آخر مین وہی صدائے
پرانی جو قول سابق مین بہول گئی تہی یہان پہر یاد کی کہ (اوس سی یہ لازم نہین آتا کہ اب تمام جزئیات ماکان و
مایکون کا علم ہوگیا پس اس دعوی کیلئی یہ ضرور ہی کہ ثابت کیا جائی الخ) منصفین غور کرین اس محل یہ دعوی کہان
ہی یہان تو حدیث افک کو اس امر کی دلیل بنانی پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کسی کبہی نجانا اعتراض ہی اور
اوسکی دلالت امر مذکور پر منع وارد کیا گیا ہی پس اسکو دعوی ٹہہرانا **راندیری** کا سفاہت یا ابلہ فریبی ہی اور
روباہ بازی اور یہ جو کہا کہ (بعد اوترنی وحی کی الخ) اجی **راندیری صاحب** باوجود فرمانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا اوسکو رد مقولہ کاذبہ منافقین مفترین کی جس سی واضح ہے کہ
آپکو علم ویقین برارت واقعیہ حضرت صدیقہ رض کا حاصل تہا جسکا بیان اوپر گذرا اور باوجود جہان یعنی اس قول
نبوی کی پہر کوئی یہ کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برارت صدیقہ رض کا علم نہ تہا اور خبر نہ تہی اور باوجود علم وخبر

اور کسیطرح کا وہم وشک وظن نہونا اونکی برات مین اور یہ برات فی الواقع ہونا وہصون نے فرمایا ہے پس یہ جو
راندیری کا قول سابق مین گذرا ہے کہ (اسیطرح علم نہونیکی حالت مین بہی آپ فرما سکتے ہین کہ (واللہ ماعلمت
علی اہلی الاخیر الخ) اوسکا بطلان ومردودیت وا وسمین لزوم اہتمام دروغگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر واضح ہے ہر ادنی عقل والا بہی جان سکتا ہے کہ باوجود عدم علم خیریت کہ جو عبارت یہان برات عن التہمۃ سے
ہے علم کو خیریت مین منحصر قسم کے ساتھ کرنا دروغگوئی ہے وجہوٹی قسم ہے کیا میان راندیری کو کسی امر کے ثبوت کا مثلاً قیام
زید کے ثبوت کا علم نہو جب بہی واللہ ماعلمت زیداً الا قائماً میان راندیری کہنا درست جانتے ہین او جملۂ
مذکورہ کی دلیل مین جو ہذیان راندیری کا ہے کہ (کیونکہ واقع مین اس قول کے بیان کرتے وقت برات ہو یا
نہو آپ کو کسیطرح برائی کی خبر صدیقہ رض کی جانب سے نہ تہی) اوسکی بہی مردودیت واضح ہوگئی اسلیے کہ واقع مین
برات نہو پہر علم کو خیریت مین منحصر کرنا کہ جو یہان عبارت برات سے ہے علم کے اطلاق کے منافی ہے علم لغت وعرف
وشرع مین جزم خلاف واقع کو نہین کہا جاتا ہے اور خلاف واقع کے جازم کو عالم نہ کہنا اور جاہل بجہل مرکب کو
عالم نہ کہنا لغت وعرف شرع مین ابہی شرح مواقف سے معلوم ہوچکا ہے پہر برات نہونیکی حالت مین واللہ ماعلمت
الاخیراً فرمانیکا اعتقاد راندیری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے حقمین کرنا اونکے
علم کو جہل مرکب بتانا اور اونکو جاہل بجہل بنانا ہے نعوذ باللہ من ذلک ادنی یہ کہ یہ لزوم کفر ہے اگر التزام ہے تو کفر
مین کچہ شک نہین ہے اور یہ ہذیان بہی راندیری کا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم فرمانیوالے واللہ ماعلمت علیہا الا
خیراً کے حقمین کہ (ہر ایک اپنے علم کی خبر دیتے ہین نہ یہ کہ واقعی بات کی خبر دیتے) مردود ومطرود ہوگیا کیونکہ علم کی
تعریف مختار مین قید لایحتمل النقیض سے خارج ہونا جہل مرکب کا ہے علما فرماتے ہین تو صحابہ کے اطلاق علم سے اس
محل مین واقعی بات کی خبر دینا واضح ہے ورنہ علم نہوگا جہل مرکب نقیض علم ہوگا پس یہ تمام ہذیان راندیری
مردود ہین اور سفاہت وجہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ثابت ہے پہر راقم کی سند واللہ ماعلمت علی
اہلی الا خیراً حدیث نبوی کو استنباط بتانا بہی جہالت یا ابلہ فریبی راندیری کی ہے ایسی ابلہ فریبیون وگستاخیون
وسفاہات سے نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے و نور علم کی تنقیص موجب کفر حسب قول شفا وشرحہ
کرکے راندیری وہابیہ کی اتباع کرتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راقم اس بات کو زیادہ طول دینا
نہین چاہتا ہے ایک بات یہ کہتا ہے کہ راندیری کو چاہیے کہ اسکو غور سے دیکہین اور اپنے گریبان مین منہ
ڈالکر دیکہین کہ اہل اسلام متکلمین اہل سنت وجماعت کی تعریف علم مختار بہی راندیری کو معلوم نہین

وہابیہ کے جواب مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبہی بنجانا جسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی جاوے اور
شخص مذکور کے دعوی کا کہ (وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بتادئے) باطل ہے و بلا دلیل مخالف اہل حق کے ہونا جو راقم نے کہا تو علی جمیع التقادیر نہین کہا بلکہ بعض
تقادیر پر کہا ہے عبارت مکرر پہر نقل کرنا پڑتی ہے وہ یہ ہے (بالفرض یہ ثابت بہی ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوسوقت معلوم نتہا لکن بعد کو تو خدا تعالی نے وحی نازل فرمادی بعد کو تو اطلاع دیدی اور بعد کو
تو اطلاع غیب پر ہوگئی یہ اوس شخص کے دعوی کے خلاف نہ جو یہ کہے کہ وقت ولادت یا وقت بعثت سے ہی تمام امور
غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نے بتادئے تہے ایسا دعوی اگر شخص مذکور فی السؤال کرے تو بلاشبہ اوسکا دعوی باطل و
بلا دلیل اور مخالف اہل حق ہوگا جب دعوی ایسا نہین تو غیب دانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہی ہے
کہ آخر مین غیب دانی اللہ تعالی نے دیدی تہی) اس سے واضح ہے کہ دعوی مذکورہ شخص کو باطل و مخالف اہل حق
و بلا دلیل اس تقدیر پر راقم نے کہا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نہ تہا
یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بریہ ہونا چنانچہ یہ قول راقم کا کہ (بالفرض یہ ثابت بہی ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نتہا الخ) بالعلی صوت ندا کرتا ہے کہ راقم کا کہنا اس تقدیر پر ہے کہ اگر یہ ثابت
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت معلوم نہ تہا جب راقم اوسکے ثبوت کا قائل نہین ہے اور نہ رانڈیری
یا کسی دوسرے وہابی دیوبندی وغیرہ نے ابتک اسکا ثبوت دیا تو اس تقدیر پر جو کہا گیا ہے تو اوسکا ثبوت
کیونکر راقم کے نزدیک ہوسکتا ہے مثلاً کوئی کہے بالفرض زید کے حمار ہونیکا ثبوت ہو تو جو شخص دعوی اوسکے ناطق
ہونیکا کرے وہ دعوی باطل و بلا دلیل اور مخالف اہل حق ہے تو کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ بلا ثبوت حماریت زید
ہی ناطقیت زید کے دعوی کو باطل و بلا دلیل و مخالف اہل حق کے اس شرطیہ کے قائل نے کہا ہے بلا ثبوت حماریت
زید بہی ناطقیت زید کے دعوی کو باطل بتانیکا وہم کرنیوالا ہی حمار ہی ہوگا نہ انسان پس ایسے ہی اس محل مین
جاننا چاہیے کہ جب قبل نزول وحی عدم علم برأت کا ثبوت نہین تو بعثت یا وقت ولادت سے جاننے کا دعوی
کیونکر باطل ہوسکتا ہے اور رانڈیری کا اوس شخص کو جہوٹا بنانا و دلیل کو لا دلیل راقم کے نزدیک ٹھہرانا
جہالت یا ابلہ فریبی و کذب و دروغ نہین تو اور کیا ہے اور راقم نے یہ جو کہا ہے اپنی عبارت مین کہ (وہ اوس
شخص کے دعوی کے خلاف ہوگا الخ) تو یہ بہی اوسی تقدیر فرض پر مبنی ہے کہ اگر یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ وقت ولادت یا وقت بعثت الخ جب تقدیر فرض کا وجود و ثبوت نہین یعنی یہ ثابت نہین کہ

ہونیکی ہی یہ فرمادیا اور یہ فرمانا آنحضرت صلعم کا اور اسی قسم کا فرمانا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بہی موافق
واقع کی نہیں تو مستدبرین اوس بی ادب وگستاخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم
کو جہل مرکب کا قائل اور دروغگوئی کا مرتکب نعوذ باللہ من ذلک بنانیوالا قرار دینگو اقل یہ کہ لزوم کفر کا
مرتکب تو اوسکو مانینگے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ٹھہرانیوالا کہ آپنی قبل نزول وحی حضرت صدیقہ
بریہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حقمین بدگمانی عدم بقاء برارت کی اور حالانکہ ایسی بدگمانی کرنیکا اعتقاد انبیاء
علیہم السلام کی حقمین کفر ہونا اوپر عبارت عینی سی واضح ہوچکا ہو اس سے ہی اوس گستاخ کو اقل یہ کہ مرتکب
لزوم کفر قبول کرینگو اور قصہ افک سی اول آپکو علم ماکان ومایکون حاصل ہونا عبارات مذکورہ مکررہ بالا
سی ثابت ہی بلکہ آپکی روح مبارک کو ہی حاصل ہونا قبل وجود جسدی کی ثابت ہی چنانچہ علامہ شیخ کامل کی وزبہاش
کی تفسیر اور علامہ جلال الدین سیوطی رح کی حاشیہ مختصر سی اوپر گذر چکا ہو اور جس دلیل سی نفی مفہوم ہو تو علم
من وجہ کی نفی پر محمول ہی نہ علم من کل الوجوہ کی نفی پر اگر راندیری کا ادعا نفی علم من کل الوجوہ کے
ثبوت کا ہی تو اقامت برہان کرین **قولہ** خان صاحب کا یہ کہنا بہت صحیح ہی کہ جو شخص یہ کہی کہ وقت
بعثت سی ہی تمام امور غائبہ یکبارگی اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی تھی تو بلاشبہ باطل ہی اور بلا
دلیل ومخالف اہل حق کی ہی مین ایک منزہ اور کہتا ہون کہ وہ کاذب ہو اور اگر وہ ایسی دلیل لادے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولایت تامہ قبل بعثت سی حاصل تہی اسوجہ آپ تمام جزئیات ماکان ومایکون
جانتی تہی تو وہ دلیل خان صاحب کی نزدیک لا دلیل ہو اور مین اوس دلیل کا طمع کہونگا اب خان صاحب سے
عرض کرتا ہون کہ آپکا یہ کہنا کہ آخر مین اطلاع اللہ تعالی نی دیدی تہی اور علم غیب ذاتی حاصل ہوگئی تہی اس سے
کیا مراد ہی آیا یہ کہ بعض جزئیات ماکان ومایکون پر غیب دانی اور اطلاع دی تہی تو اوسمین کلام ہی نہیں اس
واسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزارون غیب کی باتین بتائی ہوئی ہین یا یہ کہ تمام جزئیات ماکان
ومایکون کہ جسمین دنیا بہر کی گھانس پہوس وغیرہ اور اوسکی قیامت تک کی حالات ہی ہین وہ مراد ہو جب یہ
مراد ہو تو از راہ مہربانی یہ فرماوین کہ آخر مین سی کون وقت مراد ہی آیا آخر وقت زندگی یا اور کوئی وقت
لیکن اتنا یاد رہے کہ وہ تعیین دلیل سی ہو **اقول** وباللہ التوفیق راندیری راقم کی عبارت کو قطع
وبرید اور ٹکری ٹکری کرکی غیر مراد پر حمل کرکی اقوال کہکی جواب ناصواب مین مشغول ہوتی ہین تاکہ عوام کو دہوکہ
ہو کہ راقم کی مراد وہی ہی جو راندیری نی قرار دیکر جواب ناصواب دیا ہی ایسا کہنا راقم کا اوسی وہم

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا اگرچہ درمیان مین جمیع ماکان ومایکون کیطرف استطرادا اشارہ ہوتا
بیان کیا ہی جو رانديري کی مزعوم کی بطلان کو کافی ہی اور آخر جانی کی وقت سی سوال ہی او سی پر بنی رانديري
نی کیا کہ اعتراض ومنع راقم کو دعوی علم جمیع ماکان ومایکون کی حصول کا ٹھہرایا جب مبنی علیہ فاسد وباطل
تو مبنی بہی فاسد وباطل ہوا پہر آخریت امور نسبیہ مین سی ہی کہ بہ نسبت دوسری امر کی اوسکا تعقل ضرور ہی
جن علما کی نزدیک بعد کون ووجود روح مبارک علم ماکان ومایکون کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل
ہوا تو اونکی نزدیک قبل کون ووجود روح مبارک سی بعد کون ووجود آخر ہوا اور جنکی نزدیک بعد ولادت علم
حاصل ہوا تو یہ بعد ولادت بہ نسبت ولادت آخر ہوا جنکی نزدیک بعد بعثت حاصل ہوا ہو تو یہ بعد بعثت
قبل بعثت سی آخر ہوا جنکی نزدیک معراج مین ہی حاصل ہوا ہو تو یہ معراج مین حصول آخر ہوا قبل معراج
سی علی ہذا القیاس پہر ایک وقت خاص کا سوال رانديري کا کہ نکر مستفہم ہو پہر ایسی سوالات جس کی
کوئی غرض حاصل نہین لغو ہوتی ہین غیب دانی جمیع احوال مخلوقات ایک بہت بڑا وصف کمال ہی
اوسکا معلوم کرنا کافی ہی وقت معین کو اوسمین کیا دخل ہی وقت معین معلوم ہو یا نہو یہ وصف اگر واسطی
ثابت ہوئی تو مطلوب حاصل ہو گیا اگر یہ غرض ہی کہ فلان وقت قرار دیا جاوی تو بیان رانديري اوس وقت
مین عدم حصول علم جمیع ماکان ومایکون ثابت کرینگی یہ خیال محال ہی جو دلیل علیل عدم علم رانديري
نے بیان کی علالت وعدم دلالت مقصود رانديري پر بتادی گئی اگر پہر ایسی ادلہ غیر دالہ علی المقصود
پیش کرینگی تو ویسا ہی حال ہو گا جیسا کہ اب ہوا پس یہ سوال ہی لغو ہی پہر رانديري کا مانند دیگر تقریرات
کی نجدی نے یہ کہا تہا کہ اس زمانہ کی مشرک عاقل کہتی ہین انکان اول لامہ ثم القی اللہ علیہ علم الاولین
والآخرین وجعلہ مطلعا علی ما یکون الی یوم القیمۃ تو نجدی کی جواب مین علماء مکہ معظمہ نے یہ فرمایا
ماقال النجدی فی المعنی المراد ونقلہ فہو حق وہدایۃ من السلف والسواد الاعظم بعد
اسکی علماء موصوفین نے یہ لکہا قال الخفاجی واما ما وردانہ صلی اللہ علیہ وسلم علم علم الاولین
والآخرین فلعلہ کان آخر احوالہ بعد انقطاع عرض جبرئیل **قولہ** کیا عمدہ تفسیر کیگئی
ہی اللہ تعالی مفسر کو جزای خیر عطا فرماوی پس جمیع ماکان ومایکون کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم
تہا اس دعوی کیلئے ضرور ہی کہ یہ ثابت کیا جاوی کہ تمام جزئیات ماکان ومایکون کی وحی ہو چکی ہی اور جبتک
ثابت نہو قابل اعتبار کی نہین ہی **اقول** وباللہ التوفیق میان رانديري کو خدا فہم وانصاف عطا فرماوی مطلب

قبل نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تہا اور بعد نزول وحی ہی علم ہوا ہی تو اوس شخص کی دعوی کی بہی خلاف
ہونا ثابت ہوا شرح مسلم الثبوت وغیرہ کی عبارات سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت قوی ہونا اور اولیاء اللہ تعالی کی سامنی
زمین مانند سفرہ ہونا یا مانند روی ناخن ہونا اور علوم کثیرہ حاصل ہونا ثابت کر کی قبل بعثت حصول علم ماکان و مایکون کا
امکان واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوی ثانیہ مین ثابت کیا اور اوپر عبارت تفسیر عرائس البیان و حاشیہ جلال الدین سیوطی
علی البخاری کی مختصر سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو علم ماکان و یکون حاصل ہونا اور وحی ہونا معلوم ہو گیا
جس سی وقت ولادت ہی آپکا عالم ماکان و مایکون ہونا ثابت ہوا اور اوسی مختصر حاشیہ جلال الدین سیوطی کی صفحہ ۱۵ مین
اما موسی کانی انظر الیہ الحدیث کی تحت مین ہی قلت بل رآھم حقیقۃ وھم کذلک بروحہ قبل اتصالھا ببدنہ فلا یخفی
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئ کان بالعالم منذ خلقہ تعالی الی قیام الساعۃ اس سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا قبل تعلق کی ساتھ جسم مبارک موسی علیہ السلام کو حج کرتی دیکہنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شی وقت پیدائش
اوسکی سی وقت قیامت تک پوشیدہ نہونا واضح ہی جب علمار محققین کی کلام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
کا عالم ہونا اور جس چیز کی پیدائش قیامت تک ہی وقت پیدائش سی اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا
ثابت ہی تو ان علمار کی اقوال کو باوجود امکان [illegible] صدق غلط و جہوٹ بتانا اور اونکو کاذب ٹھہرانا اور
اونکی اولہ کو لا دلیل کہنا رانڈیری جیسی گستاخ کا ہی کام ہی راقم سی تو ہرگز یہ نہین ہو سکتا ہی راقم ان علمار
کی اقوال کو ہرگز کاذب نہین کہہ سکتا ہی اور نہ راقم کی کلام مین کوئی قول ایسا ہی کہ اوس سی قول علمار کا کاذب
ہونا ہو سکتا ہی یہ فقط سفاہت یا ابلہ فریبی رانڈیری کی ہی اور نہ راقم کسی دلیل کی مخالف ہونا ایسی اقوال
علمار کو مان سکتا ہی اور رانڈیری نی جو سفاہت یا ابلہ فریبی سی کسی دلیل کی مخالفت ثابت کرنا چاہی اوس
مخالفت کی ثبوت کو راقم نی ہرگز قبول نہ کیا اور دلیل مین امکان اور احتمال ایسا ہونا بیان کر دیا کہ جس سی وہ
دلیل مخالفت کی نہ رہی جبتک رانڈیری یا اونکا کوئی طرفدار اساتذہ یا تلامذہ یا احبار مین سی برہان قاطع و
دلیل ساطع غیر محتمل قائم اوس احتمال و امکان کی رفع پر نکری تب تک ہرگز وہ دلیل مخالفت نہین ہو سکتی ہی اور
پہر اس محل مین جمیع جزئیات ماکان و مایکون کی علم کی حصول کا ذکر ہی سفاہت و ابلہ فریبی ہی اسلئی کہ اس محل
مین تو اسپر اعتراض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غیب کبہی نہ جانا اور اسکی دلیل حدیث افک ٹھہرائی پر اس
محل مین علم جمیع ماکان و مایکون کی اثبات کا دعوی کہان ہی وہ اعتراض فقط اسیقدر سی تام و کامل ہو جاتا
ہی کہ اول نہ سہی بعد کو تو خبر ہو گئی اور غیب معلوم ہو گیا پہر یہ وہم دہا بہ کہان باقی و سالم رہا کہ غیب کبہی

ایسی تقریر کری کہ دعوی ثابت کیا جاوی جب تک یہ ثابت نہو قابل اعتبار کی نہین تو اُسکو خواہ راندیری
ہون یا کوئی دوسرا کوئی عقل و شعور والا منصف مزاج و متدبر کیا لغو گو نہ کہیگا معترض کی اعتراض
و منع کا جواب دعوی کا ثبوت مانگنا اور اوسکے اعتراض و منع کو کہدینا کہ قابل اعتبار کی نہین ہی سفاہت
یا مکابرہ نہین تو اور کیا ہی ہمنی اپنی محل مین جمیع جزئیات ما کان و ما یکون کا ثبوت بہی ردیا عند العقلا ر
والمنصفین اس محل مین فقط علم غیب ذاتی کی نفی ہونیکا ثبوت منظور تہا اوسکا ثبوت ہو گیا اور عبارت
جلالین ما غاب عنی ولم یوح مین دو امر کا ذکر ہی ایک ما غاب عنی کا اور دوسری ولم یوح الی کا جس سے
واضح ہی کہ جو چیز باوجود اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہو یعنی اون طرق سے ہی نہ معلوم ہو کہ جن
طرق و دلائل الہام و کشف و فراست وغیرہا سے غیب دانی کا حصول دوسری غیر انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام
کو بہی ہو جاتا ہی اور اوس طریق سے بہی نہ معلوم ہو کہ جس طریق خاص سے انبیاء علیہم السلام کو غیب خاص کی
اطلاع ہوتی ہی تو اوسکو مین نہین جانتا اس سے واضح ہی کہ جب کسی طریق عام و شامل للرسل وغیرہم سے بہی
معلوم نہوا اور نہ طریق خاص وحی سے معلوم ہو تو جب تمام طرق عام و خاص علم غیب نہ رہی تو فقط ذات
مبارک سے بلا واسطہ کسی طریق کی جاننا غیب کا رہا پس یہ نفی اوسکی ہی یہی غیب دانی ذاتی کی نفی ہی اگرچہ
مراد جلالین کی عبارت کی نہین تو ما غاب عنی کہنا تہا ولم یوح کی ضرورت نہ تہی اور تاکید سے تاسیس
اولی ہونا مسئلہ مشہور و معروف بین العلماء ہی اور تاسیس اسی صورت مین ہی جو راقم نی بیان کی کہ
ما غاب عنی سے مراد وہ جو طریق عام سے نہ معلوم ہو ولم یوح سے مراد وہ جو طریق خاص للرسل سے
بہی نہ معلوم ہو اب بلا واسطہ جاننا و بالذات جاننا باقی رہا اوسی کی نفی اس سے ثابت ہی یہی ہمارا مقصود
ہی اور عبارت جمل سے باوجود تواضع انفی کی ثبوت کی انما یتبع ما یوحی الیہ من ربہ عز وجل فیما اخبر
عنہ عن غیب یوحی اللہ الیہ سے بالواسطہ غیب دانی کا ثبوت واضح ہی یتبع ما یوحی اسکی دلیل ہی
جب بالواسطہ غیب دانی ثابت ہی تو نفی لا اعلم الغیب مین بلا واسطہ مراد ہونا و بالذات مراد ہونا ضرور
و لازم ہی پس غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہی نہ مطلقا غیب دانی کی نفی کہ بالواسطہ کو بہی شامل ہو اور انما
یتبع بالوحی سے ثابت ہی کہ غیب کی خبرین جو آپنی دی ہین اوسکی وحی اللہ تعالی کی طرف کی ہی پس
اوپر جو بحوالہ عینی شرح بخاری وغیرہ بدلیل حدیث نبوی جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا گذرا ہی وہ بہی بوحی الہی ہی تو جمیع احوال مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال

راقم کا سمجھتے ہی نہیں ہیں اور جواب یہ ہے کہ ظاہر ہو جاتے ہیں میاں جی صاحب قول سابق راقم میں جیسے حدیث
انک دلیل اس امر کی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کبھی نجانا اعتراض و منع راقم کا تھا چنانچہ
اوپر معلوم ہوا ایسے ہی آیت قرآنیہ لا اعلم الغیب وغیرہا سے جو غیب دانی آنحضرت صلعم کی نفی پر وہابیہ دلیل لاتے
ہیں اور غیب دانی آنحضرت صلعم کے اعتقاد کو کفر ٹھہراتے ہیں اور وہ کفر ہونیکے واسطے جمیع جزئیات ماکان و
مایکون کی قید بھی نہیں لگاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان پیشوا وہابیہ ہند کی کتاب میں یہ قید ہرگز نہیں اور
نہ گنگوہی کی تقریر فتوی میلاد میں یہ قید ہے جس سے واضح ہے کہ نفس غیب دانی کو ہی بلا قید جمیع جزئیات
کے وہابیہ کفر جانتے ہیں اور دلیل مانند آیت لا اعلم الغیب کے لاتے ہیں تو انکی دلیل کی دلالت مطلقا غیب دانی
کی نفی پر ہونا راقم نے تسلیم نہ کیا اور اس سے مراد راقم نے غیب دانی کی ذاتی نفی مراد لیا اور اوسپر محمول کیا
چنانچہ عبارت جلالین جیسے فتوی اولی میں مذکور ہے یہ ہے کہ اور قرآن شریف میں جو لا اعلم الغیب ہے
جلالین میں اوسکے تحت میں ہے ما غاب عنی ولم یوح الی اسمیں لم یوح کی قید بھی مفسر نے اسیواسطے
بڑھائی کہ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب کی وحی نہوئی ہو وہ میں نہیں جانتا اور جمل میں اس آیت
کی تحت میں تفسیر خازن سے یہ منقول ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا
ولعترافا بالعبودیۃ الی ان قال انما یتبع بالوحی الیہ من ربہ عز وجل فیما اخبر عنہ عن غیب
فانما ھو بوحی اللہ الیہ انتہی اس سے واضح ہے بطور تواضع کے اس نفی کا ہونا اور یہ کہ جس غیب کی خبر
دیتے ہیں وہ اپنی ذات و نفس سے نہیں دیتے بسبب وحی الہی کے دیتے ہیں ثابت ہے پس اس تقدیر پر غیب دانی
ذاتی کی نفی ثابت ہے اور غیب دانی ذاتی کا قائل نہ شخص مذکور فی السوال ہے اور نہ کسی عاقل مسلمان کو
حقمیں یہ گمان کرنا درست ہے) میاں راندیری راقم کی عبارت اس قول راقم تک (کہ جس غیب کے
وحی نہوئی ہو وہ میں نہیں جانتا) نقل کر کے یہ فرماتے ہیں جو راقم نے انکا قول نقل کیا ہے اسمیں دعوی جمیع
جزئیات ماکان و مایکون کے علم کے حصول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہاں ہے جو راندیری یہاں
یہ دعوی ٹھہرا کر فرماتے ہیں کہ (اس دعوی کیلئے ضرور ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے اور جبتک یہ ثابت نہو قابل اعتبار
کے نہیں ہے) نہ معلوم میاں راندیری یہ جاگتے میں کہتے ہیں یا سوتے ہیں اور کس امر کی نسبت کہتے ہیں کہ
قابل اعتبار کے نہیں ہے کسی مستدل کی دلیل پر کوئی معترض و مانع اعتراض کرے اور اوسکی دلیل کی دلالت
اوسکے مقصود پر نمانے اور اوسمیں اشکال نکالے تو اوس مستدل کیطرف سے میاں راندیری و نحوہ کوئی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہم انہ لا یملک خزائن اللہ التی منہا یرزق ویعطی و
انہ لا یعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع علی ما لا یطلع علیہ
البشر انما یتبع ما یوحی الیہ من ربہ عز وجل فما اخبر عنہ من غیب فانما ھو یوحی اللہ الیہ
خان صاحب کو معنی الآیۃ ان النبی الخ پر غور کرنا چاہئے مفسر فرماتے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ بیشک آپ اللہ تعالی کے اوس خزانوں کے کہ جس سے رزق دیتا ہے اور عطا
کرتا ہے مالک نہیں ہیں اور بیشک آپ نہ غیب جانتے ہیں کہ ماکان وما یکون کی خبر دیویں اور تحقیق آپ نہ فرشتہ
ہیں تاکہ مطلع ہو جاویں اوس چیز پر کہ جس پر بشر مطلع نہیں ہوتا ہے سوای اسکے نہیں کہ آپ اوس چیز کے تابع
ہوتے ہیں جو آپکے پروردگار کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے اوسکی پس غیب کی کسی چیز سے آپنے خبر دی ہو سوای
اسکے نہیں ہے کہ اللہ تعالی کیطرف سے آپکی طرف وحی کیجاتی ہے خان صاحب نے معنی الآیۃ ان النبی کا بڑا حصہ
چھوڑ دیا وجہ اس چھوڑنیکی یہ ہے کہ خان صاحب نے دیکھا اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کے
یہ بھی ہے وانہ لا یعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون وانہ لیس بملک حتی یطلع ما لا یطلع
علیہ البشر نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ تو مخالف مدعی کے ہے مگر یہ سمجھے اگر کوئی شخص خازن یا جمل دیکھیگا تو
کیا کہیگا **اقول** وباللہ التوفیق میاں **راندیری** کی کوئی بات سفاہت یا ابلہ فریبی سے خالی نہیں
راقم پر الزام کہ عبارت چھوڑدی اور خود نے پوری عبارت خازن وجمل سے نقل کرنیکا دعوی کیا چنانچہ کہا کہ
(اب میں پوری عبارت خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہوں) اسکے بعد عبارت جو نقل کی تو باوجود دعوی
پوری نقل کرنیکے پوری نقل نہ کی اول اس عبارت سے جو **جمل** مطبوع دہلی جلد ثانی صفحہ ۳۰ میں تحت قولہ تعالی
قل لا اقول لکم الخ یہ ہے استیناف مسوق لاظہار تبریئہ عما یقترحونہ علیہ ای قل للکفرۃ الذین
یقترحون علیک تارۃ تنزیل الآیات واخری غیر ذلک ای لا ادعی ان خزائن مقدورات
مفوضۃ الی اتصرف فیہا کیف اشاء حتی تقترحوا علی نزول الآیات وانزال العذاب و
قلب الجبال ذھبا وغیر ذلک مما یلیق بشانی وقولہ لا اعلم الغیب عطف علی محل عندی
ای لا ادعی ایضا انی اعلم الغیب من افعالہ تعالی حتی تسألونی متی وقت الساعۃ
اووقت نزول العذاب ونحوھا ولا اقول لکم انی ملک حتی تکلفونی من الامور الخارقۃ
للعادۃ ما لا یطیقہ البشر کالرقی فی السماء او حتی تعدوا عدم اتصافی بصفاتہم قادحا

مخلوقات کی خبر بوحی ثابت ہوئی اور علم جمیع احوال مخلوقات مین علم جمیع ماکان وما یکون ہی داخل ہے تو وحی سے علم جمیع جزئیات ماکان وما یکون کا ثبوت ہو گیا پس عبارت جلالین مین جو لم یوح کی قید مفسر نے ذکر کی ہے اوس سے یعنے لم یوح وہ امور مراد ہون کہ جو جمیع جزئیات ماکان وما یکون کے سوا ہون پس اگرچہ ہمنے یہان دعوی جمیع جزئیات ماکان وما یکون کی ثبوت ہونہ کیا لیکن انھین عبارات سے جمیع جزئیات ماکان وما یکون کا ثبوت میان راندیری کے استدعا سے دیدیا اب راندیری کی استدعا کے موافق ثبوت دیدیا گیا تو یہ قول راندیری کا کہ (جبتک یہ ثابت ہو قابل اعتبار نہین) لاطائل ہو گیا اب تو راندیری کے نزدیک بہی ہماری اعتراض کا اعتبار ہونا ضرور ہے اب کوئی دوسرا مکابرہ پیش کیجئے تاکہ اوسکا جواب دیدیا جاوے **قولہ** خان صاحب نے الی ان قال لکہی کسواسطے پوری عبارت نہ لکہی ہوگی اور اختصار کی وجہ سے یا اور کوئی وجہ ہے اب مین پوری عبارت خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون قل یا محمد لهؤلاء المشركين لا اقول لكم (عندي خزائن الله) نزلت حين اقترحوا عليه الآيات فامره الله تعالى ان يقول لهم انما بعثت بشيرا ونذيرا ولا اقول لكم عندي خزائن الله جمع خزانة وهي اسم المكان الذي يخزن فيه الشيئ وخزن الشيئ احرزه بحيث لا تناله الايدي والمعنى ليس عندي خزائن رزق الله فاعطاكم منها ما تريدون لانهم كانوا يقولون للنبي صلى الله عليه وسلم ان كنت رسولا من الله فاطلب منه ان يوسع علينا عيشا ويغني فقرنا فاخبران ذلك بيد الله لا بيدي (ولا اعلم الغيب) فاخبركم بما مضى وما سيقع في المستقبل وذلك انهم قالوا له اخبرنا بمصالحنا ومضارنا في المستقبل حتى نستعد لتحصيل المصالح ودفع المضار فاجابهم بقوله ولا اعلم الغيب فاخبركم بما تريدون (ولا اقول لكم اني ملك) وذلك انهم قالوا ما لهذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق ويتزوج النساء فاجابهم بقوله ولا اقول لكم اني ملك لان الملك يقدر على ما لا يقدر عليه البشر ويشاهد ما لا يشاهدون فلست اقول شيئا من ذلك ولا ادعيه فتنكرون قولي وتجحدون امري وانما نفى عن نفسه الشريفة هذه الاشياء تواضعا لله تعالى بالعبودية وان لا يقترحوا عليه الايات العظام (ان اتبع الا ما يوحى الي) يعني ما اخبركم الا بوحي من الله عز وجل انزله علي ومعنى الآية

نکرنی کو دلیل میری دعوی رسالت کی عدم ونفی پر ٹھہراؤ بلکہ رسالت تو فقط تلقی وقبول وحی من اللہ اور اسکی
موافق عمل کا نام ہی اسکی دلیل قولہ تعالیٰ ان اتبع الا ما یوحی الی ہی اس تمام بیان جمل ناقلا عن ابی
سعود سے واضح ہی کہ آیۃ مذکورہ کا سوق کفار کی سوالات وطلبون سے برات کیواسطی ہی اور یہ برات فقط اسیقدر
سی حاصل ہو جاتی ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ مجکو نہی غیب دانی کا دعوی اور اپنی پاس خزائن
مقدورات الٰہیہ ہونیکا دعوی اور فرشتہ ہونیکا نہیں جو انکی آثار و احکام حسب طلب تمہاری کی ظاہر نہونی سے
تم دلیل عدم رسالت کی میری حقمین بناؤ اور یہ دعوی یا انکی آثار و احکام کا ظہور موقوف علیہا رسالت
نہیں ہیں اور نہ یہ لازم رسالت کی ہیں پس ان تینون کی دعاوی کی نفی کا ثبوت واسطی دفع اقتراح کفار کی
ہی اور ہر ادنی عقل والا یہی جان سکتا ہی کہ کوئی فاضل اجل وعالم اکمل یہ کہی کہ مین دعوی عالم و فاضل
ہونیکا نہیں کرتا ہون اور مین خود کو عالم و فاضل نہیں کہتا ہون تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ وہ عالم و
فاضل نہیں ہی بلکہ اوسکا یہ قول تواضع سی صادر ہونا سمجھا جاویگا اور کوئی احمق ہی اوسکے اس ترک دعوی
علم وفضل سے دلیل اوسکی عدم علم پر نہیں پکڑ سکتا ہی پس ایسی ہی جب اس آیت سے نفی دعوی علم غیب دانی کا
بہی ثبوت ہی تو اس سے دلیل پکڑنا نابیہ کا اوپر عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفاہت یا ابلہ فریبی ہی
اور کفار علم غیب ہونی اور فرشتہ ہونی اور تفویض خزائن مقدورات کی موقوف علیہا رسالت یا لازمہ رسالت
گمان کرتی تہی اسیواسطی اون آثار و احکام سے سوال کرتی تہی اور اونکی سوالات کی موافق جواب نہ دینی کو دلیل
عدم رسالت گمان کرتی تہی اوسکا جواب اس آیت مین ہی پس ان امور ثلاثہ کی موقوف علیہا رسالت اور
لازمہ رسالت ہونیکی نفی ہی ایک شی موقوف علیہ دوسری شی کی نہونی اور اوسکا لازم نہونیسی یہ نہیں سمجھا جاتا
ہی کہ یہ شی دوسری شی مین موجود کسی طرح سے نہیں ہی پس غیب دانی موقوف علیہ ولازم وشان رسالت
نہونیسی یہ لازم نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکا ہونا جائز یا واقع بہی نہیں ہی اور اتباع
سے غیب دانی کا حصول ہونا با علی صوت ندا کرتا ہی کہ بواسطہ غیب دانی آپکو حاصل ہی یہ بواسطہ غیب دانی
کا حصول ثابت ہوا تو فقط غیب دانی ذاتی یعنی بلا واسطہ کی نفی ثابت ہوئی نہ غیب دانی بواسطہ و بلا
واسطہ دونونکی اور عبارت خازن جو راقم نے چہوڑدی تہی اوس سے کہ مطلب راندیری حاصل نہیں
ہوسکتا ہی عبارت خازن منقولہ راندیری مین موجود ہے لانہم کانوا یقولون للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان کنت رسولا من اللہ فاطلب ان یوسع علینا الخ اس سے واضح ہی کہ رسول ہونیکی واسطی

فی امری والمعنی انی لا ادعی شیئا من هذه الاشیاء الثلاثة حتی تقترحوا علی ما هو من آثار
واحکامها وتجعلوا عدم اجابتی الی ذلك دلیلا علی عدم صحة ما ادعیه من الرسالة التی
لا تعلق لها بشئ مما ذکر قطعا بل انما هی عبارة عن تلقی الوحی من جهة الله والعمل
بمقتضاه فحسب حسبما ینبئ عنه قوله ان اتبع الا ما یوحی الی اهـ ابو السعود وفی الخازن
قل اقول لکم الخطاب للنبی صلی الله علیه وسلم یعنی قل یا محمد الخ اسکے بعد وہی عبارت ہی جو
راندیری نے نقل کی ہے منصفین ملاحظہ فرمادین کہ **راندیری** کا یہ دعوی ہے کہ اب مین پوری عبارت
خازن سے اور جمل سے نقل کرتا ہون جس سے واضح ہے کہ جمل کی پوری عبارت نقل کرتا ہون اور خازن کی پوری
عبارت نقل کرتا ہون جب جمل کی اسقدر عبارت جو بحوالہ ابی سعود صاحب جمل نے نقل کی ہے **راندیری**
نے ترک کردی تو عبارت پوری جمل سے نقل کرنیکا اوعا غلط وجھوٹ ہوا اگر یہ مراد میان **راندیری** یہ عذر
ظاہر کرین کہ خازن کی پوری عبارت خازن اور جمل سے نقل کرتا ہون اور عبارت کے بعد مضاف الیہ یعنی
لفظ خازن کو محذوف مانین تو اس محذوف پر کوئی قرینہ دالہ موجود نہین ہے یہ مراد کیونکر صحیح ہو سکتی ہے
اس سے قطع نظر کرکے کہا جاتا ہے کہ عبارت مذکورہ جمل کی اسلئے چھوڑ دی کہ عبارت منقولہ ابی سعود سے
راندیری کے مدعی فاسد کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب ما کان وما یکون کو نہین جانتے تھے اور اسکی
دلیل لا اعلم الغیب ٹھہرانا مردود ہو جاتا ہے اسلئے کہ عبارت مذکورہ سے واضح ہے کہ قل لا اقول لکم الآیہ کا سوق
واسطے اظہار تبری کے سوالات وطلبون کفار سے ہے کہ کبھی انزال آیات اور کبھی سوا اسکے طلب کرتے تھے تو خدا تعالے
نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اونسے اظہار تبریہ کیواسطے کہدو کہ مین یہ دعوی نہین کرتا ہون کہ تمام خزائن
مقدورات الہیہ کے سپرد و مفوض ہین کہ جیسے چاہون اپنے اختیار سے بغیر حاجت اذن خداوندی کے اونمین
تصرف کرون تاکہ (میرے ایسے دعوی کے سبب سے) تم اے کفار مجھسے انزال عذاب اور پہاڑ ونکو سونا بنادینا طلب
کرو اور تاکہ تم مجھسے (میرے دعوی علم غیب ذاتی کے سبب سے) وقت قیام ساعت ووقت نزول عذاب کا سوال کرو
اور نہ مین اپنے فرشتہ ہونیکا دعوی کرتا ہون تاکہ (میرے دعوی فرشتہ ہونیکے سبب سے) امور خلاف عادت الہیہ جنکی
طاقت بشر کو (عادۃ) نہین دیگئی ہے مانند آسمان پر چڑھ جانیکے اظہار کی تکلیف تم مجکو دو اور میرا ان صفات
کے ساتھ متصف نہونا قادح میرے امر رسالت مین شمار کرو حاصل معنی یہ کہ مجکو ان چیزون مین سے کسی
چیز کا دعوی نہین ہے کہ تم مجھسے اون تینون چیزونکے آثار واحکام طلب کرو اور تمہاری طلب کے موافق میرے

صحبت مین رہی ہین اونکی پیشوا **ملا قاسم نانوتوی** نی جو امکان مثل خاتم النبیین سی آگی بڑہکر وقوع امثال خاتم النبیین کی ہر طبقہ زمین مین قائل ہوگئی اور خاتم النبیین کی معنی خوب اختراع کئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصف نبوت مین دوسری انبیاء علیہم السلام کیواسطی واسطہ فی العروض ٹھہرا دیا جس سی سلب نبوت حقیقۃً دیگر انبیاء علیہم السلام کا ثبوت ہر ادنی طالب علم بہی جان سکتا جسکا کفر ہونا ظاہر ہی پہر آپ میان **راندیری صاحب** معانی واضحہ اقوال علماء کیونکر جان سکتی ہین میان **راندیری** یہ کونسی علم غیب کی نفی مراد ہی آیا اوسکی کہ جسکو کفار رسالت رسول کیواسطی لازم جانتی تہی اور اوسکا اثر اونکو مضار ومصالح کی خبر دینا اونکو ضرور جانتی تہی اور اوس اثر کی عدم وجود سی عدم رسالت کا گمان فاسد کرتی تہی اوسکی نفی اسمین ہی یا اوسکی غیر کی اگر اوسکی نفی اس عبارت مفسر سی ثابت ہی تو **راقم** کی مدعی کی خلاف یہ کہان ہی ایسی غیب دانی کا کہ جو لازم رسالت یا جزو رسالت مانی جاوی اور اوسکی عدم اثر سی عدم رسالت پر دلیل پکڑی جاوی نہ **راقم** یا کوئی دوسرا مسلمان کب قائل ہی اور ایسی غیب دانی کی سوا مراد ہی تو یہ معنی مراد آیت کی نہوئی تو آپکی نزدیک لازم آتا ہی کہ مفسر نی غیر معنی آیت کو معنی آیت قرار دیدیا ہی اگر اوسکا عموم کا ہی کہ ایسی غیب دانی اور اوسکی غیر کی نفی ہی تو عموم مذکور عبارت مفسر سی ثابت نہین ہی پہر عبارت مفسر اوسپر محمول کیونکر ہو سکتی ہی اگر اسکا ادعا ہی تو ثابت کیجئی بغیر ثابت کرنیکی مدعی **راقم** کی خلاف بتانیکا ادعا سوائی سفاہت یا ابلہ فریبی کی اور کچہ نہین اور آخر عبارت مفسر فما اخبر عنہ من غیب الخ سی غیب کی خبر وحی الٰہی سی دینا مثبت اس مدعی **راقم** کا ہی کہ بواسطہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا ثابت ہی آیت مین اسکی غیر کی نفی مراد ہی تو علم غیب بلا واسطہ کی ہی نفی ہی اور علم غیب بلا واسطہ کی نفی یہی نفی علم غیب ذاتی کی ہی پس مدعی **راقم** اس عبارت سی ثابت ہی اور عبارت جو **راقم** نی اختصار کیواسطی ترک کی وہ ہرگز مدعی **راقم** کی خلاف نہین ہی میان **راندیری** لا یعلم الغیب فیخبر بما کان وما سیکون عبارت مفسر مین دیکہکر اپنی مقصود فاسد کی دلیل جان گئی حضرت سلامت لا یعلم الغیب لفظ غیب پر الف لام ہی اور اس سی اشارہ اوسی غیب کیطرف مفسر نی کیا جسکا ذکر اونکی کلام مین اوپر ہوا ہی کہ جسکو کفار لازم رسالت جانتی تہی اور اوسکا اثر اونکو مصالح ومضار کی خبر دینا خیال کرتی تہی اور اس اثر کی عدم سی دلیل اوپر عدم رسالت کی جانتی تہی پس الف ولام عہد کیواسطی ہی جسکا معہود غیب مذکور ہی جسپر امر معہود السامرتب ہو کہ اوسکا عدم دلیل عدم رسالت جانی جاوی اوسکی نفی ہی اوسکا انکار نہ **راقم** کو نہ کسی دوسری مسلمان کو ہی میان **راندیری** کو اس تحقیق کی خبر نہین ہی اسواسطی بی سمجہی سوچی دلیل

خزائن مقدورات کی تفویض و علم غیب و فرشتہ ہونا لازم جانتے تہے اسیواسطے بطور مقدم تالی انکنت رسولا از
مفسر نے ذکر کیا اور اونکے گمان فاسد کو رد کیواسطے عدم اوس تفویض خزائن کا کہ جسپر مترتب ہو اونکو دیدینا اور
فراخی معاش کی کردینا اور فقر و دور کردینا ذکر کیا ہے اور عدم اوس علم غیب کا جسپر مترتب ہو اون کفار کو خبر کردینا
ما مضی و ما سیقع اور اونکے مصالح و مضار سے ذکر کیا ہے اور ایسے فرشتہ ہونیکا عدم ذکر کیا جس سے اونکا طعن و قدح
رسالت مین کرنا ساتھ کھانے طعام و بازار کو جانے اور نکاح کرنیکا رفع ہو اور یہ فرما دینا آیت مین مذکور ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مجکو اپنے فرشتہ ہونے و عالم الغیب و مالک خزائن مقدورات الٰہیہ مفوض ہونیکا دعوی ہرگز
نہین ہے اور رسالت کے دعوی کو ان امور کا دعوی مستلزم نہین ہے اور یہ امور لازم رسالت کو نہین ہین کہ انکے
آثار و احکام کے عدم وجود سے رسالت کے عدم وجود پر تم استدلال کرو جب اونکی نفی سے رسالت کی نفی ثابت
نہین ہوتی ہے تو پہر تم میرے امر رسالت کے منکر و جاحد کیون ہوتے ہو پہر مفسر فرماتے ہین کہ امور ثلاثہ مالک خزائن
مقدورات الٰہیہ اور علم غیب اور فرشتہ ہونیکی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات شریفہ سے واسطے تواضع
و فروتنی کے اور واسطے اعتراف بالعبودیۃ کے کہ عبد کامل کی شان سے ایسے امور موجبہ فخر بین الانام کا دعوی کرنا نہین
ہے اور ان امور کی نفی کی وجہ یہ ہے کہ آیات عظام کا سوال و طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منکرین آور
حاصل معنے آیت کے مفسر یہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو اعلام و آگاہ کیا کہ اللہ تعالی کے
اون خزائن کے مالک آپ نہین کہ جنسے اونکو رزق و عطیہ (موافق اونکی طلب کے) دیا جاوے اور اعلام و آگاہ فرمایا
اس سے کہ آپ عالم غیب نہین کہ جسپر اونکو خبر ما کان و سیکون دینا مترتب ہو اور آگاہ فرمایا کہ نہ آپ فرشتہ ہین کہ
جنکی شان سے اطلاع پانا ایسے امور پر ہے کہ جن پر بشر (من حیث البشریۃ) اطلاع نہین پا سکتا ہے اس سے
کونسا مقصود **راندیری** حاصل ہے اسمین کونسا جملہ اور کونسا مضمون ایسا ہے کہ جس سے مخالفت
مدعی راقم کے ثابت ہے پس **راندیری** نے یہ جو کہا کہ خانصاحب نے معنی الآیہ ان النبی کا بڑا حصہ چہوڑ دیا
وجہ اس چہوڑ دینے کی یہ ہے کہ خانصاحب نے دیکہا کہ اگر پوری عبارت نقل کرونگا تو منجملہ تمام عبارت کے یہ بہی
ہے وانہ لا یعلم الغیب فیخبر بما کان و ما سیکون الخ نقل کرنا ہوگا حالانکہ یہ مخالف مدعی کے ہے)
میانجی **راندیری** آپ کسی پڑہے ہوے دیندار اہلسنت و جماعت متوقد و متیقظ کی صحبت مین بہی رہتے تو فقاہات
معانی اقوال علما کو حاصل کرتے **دیوبندیون و گنگوہی** جو مثل خاتم النبیین و کذب باری کو
بہی شے ماتحت قدرت ٹھہراتے ہین اون بیچارون کو شے کے معنی حقیقی عند اہل السنۃ کی بہی خبر نہین آپ تو انکی

لیکون ذلك معجزة له دلالة علی صحة نبوته اس سے واضح ہے کہ مفسر خازن وجمل احادیث صحیحہ سے
مغیبات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت تسلیم کرتے ہیں اور اس اخبار عن المغیبات کو اعظم معجزات
مانتے ہیں اور آیت سے اوسکی منافاۃ منع کرنیکو آیت کی مراد مین احتمال نکالتے ہین کہ احتمال ہے کہ بطور تواضع اور
ادب کے ہو ایسا فرماکر معنے آیت کے یہ بیان کرتے ہین کہ مین غیب نہیں جانتا ہون مگر اللہ تعالیٰ کے اطلاع کرنے سے
جانتا ہون (یعنے بظاہر آیت مین استثنا الا ان یطلعنی اللہ علیہ نہیں ہے اور یہ استثنا کے بطور تواضع کے فرمایا ہے
لیکن فی الواقع یہ استثنا ثابت ہے تو اضعاً وادباً بلا استثنا فرمادیا ہے اور احتمال ہے کہ قبل اطلاع دینے اللہ تعالیٰ کے
یہ فرمایا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے غیب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیدی جیسا کہ آیت فلا یظھر علی
غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول مین فرمایا ہے (یعنے غیب پر رسول کو اطلاع ہونا اس آیت سے
ثابت ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر غیب کی دی اور احتمال ہے کہ یہ کلام مخرج جواب کفار مین فرمایا ہو پھر
بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مغیبات کو ظاہر کیا ہو اور مطلع فرمایا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر دیدی ہو تاکہ یہ خبر دینا مغیبات سے معجزہ ہو دلالت آپکی نبوۃ کی صحت پر ہو اس بیان خازن سے بھی
آپکو اطلاع مغیبات پر ہونا اور آیت لو کنت الآیۃ سے اطلاع مغیبات کا منافی نہونا واضح ہے اور جب اعظم معجزات
سے ہونا اخبار عن المغیبات مفسر فرماتے ہین تو تمام جزئیات ماکان ومایکون کی خبر دینا اور زیادہ دالہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ہوگا اسکا انکار مفسر کیونکر کر سکتے ہین پس مقصود راندیری کہ لا یعلم
الغیب فیخبر بما کان ومایکون ودلیل عدم علم ماکان ومایکون ہونا ہرگز راقم تسلیم نہین کر سکتا ہے اور راندیری
کا یہ قول ہے کہ (کوئی شخص خازن دیکھیگا یا جمل دیکھیگا تو کیا کہیگا) راندیری کے بھی حقین صادق ہو اگر
خازن وجمل کا مطلب سمجھنے والا خازن وجمل دیکھکر راندیری کی سفاہت یا ابلہ فریبی پر واقف ہوجاویگا
قولہ جناب آپ فرماتے ہو کہ غیب دانی ذاتی کی نفی ثابت ہے اگرچہ کسی لحاظ سے زبان سے کوئی نہ کہے
مگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوجائیگا کہ مایوحیٰ الیّ کے سوائے غیب دانی مطلقاً کی نفی ثابت ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ مایوحیٰ الیّ کے سوا کو مین نہین جانتا ہون اور نہ اطلاع دیگئی ومایوحیٰ الیّ کی مطلقاً نفی نہین ہے
بلکہ اوسکا اثبات ہے کافرون نے یہ تو کہا ہی نہ تھا کہ تو ہمارے مصالح ومضار سے خود بخود خبر دے اور نہ اپنے کبھی
یہ دعوی کیا کہ مین خود بخود غیب کی خبر جانتا ہون تاکہ وہ یہ کہتے تو جب خبر اولین اور آخرین کی دیتا ہے تو
ہمارے مصالح اور مضار کی خبر بھی خود بخود دے کافرون کا کہنا اتنا ہی ہے کہ جب تو دوسری اشیاء کی خبر دیتا ہے

بتاؤاور عدم فہم سے اوسکو مخالف مدعی راقم جان لیا تفسیر عرائس البیان علامہ محقق و مدقق شیخ روزبہان ؒ فرماتے ہین فیہ شرف المصطفی صلوات اللہ والہ حین تجرد فی العبودیۃ وتفرد التوحید بنفی الانانیۃ عن نفسہ واسقاط الحدیث عن ساحۃ القدم حین امر (قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ) ونزہ نبوتہ عن التکلف فی اقتباس علم الغیب بالجد والسعی بقولہ (ولا اعلم الغیب) وتواضع حین اقام نفسہ مقام الانسانیۃ بعد ان کان اشرف عن خلق اللہ من العرش الی الثری واطھر من الکروبیین والروحانیین خضوعا لجبروتہ وخشوعا فی ابواب ملکوتیہ قولہ (ولا اقول لکم انی ملک) ولیس لی اختیار فی نبوتی (ان اتبع الا ما یوحی الی) اس سے واضح ہے کہ اس آیت مین رفع انانیہ عن نفسہ کے لیئے پاس خزائن ہونیکی نفی کی اور علم غیب جو اپنی جد و کوشش سے حاصل کیا ہوا اوسکی نفی کی ہے اور باوجود اشرف ہونیکے تمام مخلوق عرش سے لیکر ثری تک سے اور اطہر و پاک تر ہونیکے کروبیین اور روحانیین سے بطور تواضع خود کو مقام انسانیہ مین قائم کیا اور واسطے خضوع کے واسطے جبروت اللہ تعالی کے اور واسطے خشوع کے ابواب ملکوت کو واسطے فرشتہ ہونا اپنے سے نفی کیا اور حصول نبوت مین اپنا اختیار نہونا بدینکہ اپنی اتباع وحی مین منحصر فرمائی پس بطور تواضع نفی اس آیت مین ہونا اور علم غیب جو اپنی ذات کی کوشش سے حاصل کیا ہوا اوسکی ہی نفی مراد ہونا نہ ہر علم غیب کی نفی ہونا اس سے واضح ہے پس علم ذاتی کی ہی نفی مراد ہونا واضح ہے جیسے اس آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیہ کے تحت مین خازن نے مین بطور تواضع نفی کرنا اس امور ثلاثہ کا لکھا ہے ایسے ہی خازن مین لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت مین بھی یہ نفی بطور تواضع وغیرہ پر محمول کی ہے جلد مطبوعہ دہلی کی جلد ثانی ۵۰ مین خازن نے یہ نقل کیا ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ذلک الکلام مخرج الجواب عن سؤالھم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا

پھر غیب دانی غیر مایوحیٰ کی نفی کو **رانڈیری** مطلقاً کی نفی جانتے ہین شاید حیوان ناطق و غیر ناطق یا سوائے ناطق میان **رانڈیری** بولتے ہونگے تو حیوان غیر ناطق و یا سوای ناطق کو مطلق جانتے ہونگے یہہ میان **رانڈیری** کا عجب مطلق ہے کہ قید بھی موجود ہے اور پھر مطلق باقی ہے یہ اجتماع منافیین بلکہ ضدین نہین تو کیا ہے پھر یہ قول **رانڈیری** کا کہ (مایوحیٰ کے سوا نہ خود مین جانتا ہون نہ اطلاع دیگئی ہے) اول اسمین وہی ہے کہ جب قید مایوحیٰ کے سوا و مغائرت کی تو مطلق نہ رہا مقید بقید مغائرت مایوحیٰ ہو گیا پھر مطلق کہنا نادان کا کام ہے دوسرے یہ کہ قول **رانڈیری** کہ حاصل یہ کہ مایوحیٰ کے سوا نہ خود مین جانتا ہون اور نہ اطلاع دیگئی ہے کونسے قول مفسر خازن سے اختراع کیا یا اوسپر افترا کیا ہے جب بالذات و بالواسطہ دونون طرح علم غیب کی نفی ہوتی انما نفی عن نفسہ الشریفۃ هذہ الاشیاء تواضعا للہ الخ کہ ان اشیاء مین علم غیب بھی ہے تو علم غیب نفی تواضعا کیونکر ہوئی تواضع اسکو نہین کہتے کہ جاہل ہی خود کو جاہل کہے تو تواضع ہو گئی تواضع تو جب ہو کہ باوجود عالم ہونیکے خود کو جاہل کہے یا عالی رتبہ اپنے رتبہ کا انحطاط کیوجہ سے ظاہر کرے اور اسمین کذب بھی نہو یہ اوسی صورت مین ہو سکتا ہے کہ ایکوجہ سے رتبہ حاصل ہو اور دوسری وجہ کے اعتبار سے اپنے رتبہ کی نفی کرے اور جب کسی وجہ سے وہ رتبہ حاصل ہی نہین اور نفی کرے تو تواضع کہان ہے مشکوٰۃ مین حدیث نبوی مین ہے فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ جلد رابع مرقاۃ مین ہے تواضع فحول الامر فیہ الی الحقیقۃ الخ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیادت کا حصر خدا تعالیٰ مین فرما کر تواضعا اپنے نفس سے سیادت کی نفی فرمائی باوجودیکہ انا سید ولد آدم خود آپنے فرمایا ہے پس وہی سیادت من وجہ کی نفی ہے نہ من کل الوجوہ کی پس تواضع اس امر کو چاہتا ہے کہ علم غیب بواسطہ حاصل ہو اور دوسری وجہ یعنی وجہ ذاتی سے نفی ہو پس قول **رانڈیری** (نہ اطلاع دیگئی) قول مفسر خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ هذہ الاشیاء تواضعا کے بالکل خلاف ہے اور مفسر موصوف کے قول کا یہ حاصل نکالنا اوسپر افترا محض ہے انھین مفسر خازن سے اوپر گذرا ہے کہ لو کنت اعلم الغیب الآیہ کو اونھون نے تواضع پر محمول فرمایا اور معنے آیت مین غیب دانی بواسطہ اطلاع کو مستثنیٰ فرمایا ہے آیت لو کنت کے مانند لا اعلم بھی ہے اسمین بھی اطلاع سے غیب دانی حاصل ہونیکا مفسر خازن کے نزدیک مستثنیٰ ہونا ممکن ہے پس ماس اشکال کے رفع پر اقامت دلیل **رانڈیری** کو چاہیے پس یہ قول **رانڈیری** کہ (نہ اطلاع دیا گیا ہون) حاصل مطلب خازن کا کہنا اوسپر افترا یا سفاہت یا ابلہ فریبی ہے یہ قول **رانڈیری** کا ہے کہ (کافرون نے یہ کہا ہے

پہر جس ذریعہ سے ہمارے مصالح اور مضار کی بہی خبر دے جسکے جواب مین کہا گیا کہ مین مایوحی الی کے سوا
غیب کو نہین جانتا ہون اور تمہارے مضار اور مصالح مایوحی مین داخل نہین ہین اسلئے مین نہین جانتا
ہون ولا اعلم الغیب فاخبر کم بما تریدون یہان غیب ذاتی سے کیا علاقہ ہے خانصاحب نے یہ مطلب
خازن کی کس عبارت سے نکالی ہے وہ بیان فرماوین وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا
للہ واقترا حابا لعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات العظام شاید اس عبارت سے خانصاحب نے استنباط
کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کے کی ہے خانصاحب نے یہ نہ دیکھا کہ خازن صاحب خازن ھذہ الاشیاء جمع کے
ساتھ فرماتے ہین یہ نہین فرمایا وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذا العلم وھذا الشیٔ پس اگر خانصاحب
کے استنباط عجیب کے بموجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء کے معنے کئے جائین تو یہ معنی ہونگے کہ
آنحضرت صلعم مالک اللہ تعالی کے خزائن کے تہے اور اونکے مصالح و مضار وغیرہ غیب کا علم تہا اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرشتہ تہے لیکن بطور تواضع کے آپنے نفی کی تہی وفیہ مفسدۃ عظیمۃ بالا یخفی **اقول** وباللہ التوفیق
ہان جناب **راندیری صاحب راقم** نے غور سے دیکہا جب ہی تواضعًا ان امور کی نفی سے جنہین علم غیب
بہی داخل ہے علم غیب کی نفی کو نفی علم غیب ذاتی جان لیا اگر من کل الوجوہ کی نفی جیسے ظاہر آیت سے مفہوم ہوتی
ہے مراد ہوتی تو من کل الوجوہ مین بذریعہ وحی جاننا بہی تو داخل ہے اوسکی نفی بہی مراد ہوتی پہر تواضع کیسی
تواضع جب ہی ہوتی کہ من وجہ علم غیب کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین رہتا اور بوجہ دیگر نہ تہا تو وجہ
دیگر کے اعتبار سے نفی کر دے کہ کذب لازم نہ آئے اور تواضع بہی ہو جاوے اگر باوجود معلوم ہونے بعض غیوب
کے بواسطہ وحی وغیرہ پہر غیب ذاتی مطلقا کی نفی مراد لین تو بلاشبہ یہ کذب ہے کہ خود کے علم مین تو من وجہ غیب ذاتی
کا حصول ہے اور فرماوین کہ کسیطرح کسی غیب کو مین نہین جانتا ہون تو یہ عدم جریان علی موجب علمہ اخبار بخلاف
وقوعہ ہے یہی کذب منافی منصب نبوت ہے **شرح شفا** علامہ علی قاری جلد اول صـ۲۸۴ مین ہے فان عدم جریانہ
علی موجب علمہ اخبار بخلاف وقوعہ وھو ینافی منصب النبوۃ **راندیری** مین فہم ہوتی تو جان
لیتے اور باوجود سمجہانیکے بہی نہ سمجہین تو کسیکا کیا قصور اسمین ہے **راندیری** اپنے فہم پہ نفرین کرین میان آندیری
غیب ذاتی مطلقا کی نفی ثابت ہونیکا دعوی کرتے ہین کہ (معلوم ہو جائیگا کہ مایوحی الی کے سوا غیب ذاتی
مطلقا کی نفی ثابت ہے الخ) اس دعوی کے اثبات پر کوئی دلیل قایم کرنا ضرور تہا جب دلیل قایم نہ کی تو بلا دلیل
یہ دعوی ہرگز قابل التفات نہین مایوحی الی کے سوا کی قید میان **راندیری** نے خود لگائی ہے اور

جامع الصغیر میں امام مناوی فرماتے ہیں اما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ہو اور امام نووی کے فتاوے میں ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالی لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد من معجزات النبی علیہ الصلوات والسلام وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہم الجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا عبارت شرح مناوی سے واضح ہے کہ علم بذاتہ ومن ذاتہ کو کوئی سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے اور آیت کریمہ لا یعلمہ کے یہی معنی ہیں اور امام نووی کے قول سے واضح ہے کہ لا یعلم من فی السموات والارض واشباہ کے یہی معنی ہیں کہ استقلالا کوئی غیب نہیں جانتا ہے سوائے خدا تعالی کے اور معجزات وکرامات ساتھ اعلام اللہ تعالی کے ہیں شرح شفاء خفاجی میں ہے ہذا لاینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الخ اس سے بھی واضح ہے کہ جو آیات دال ہیں اسپر کہ غیب سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا ہے تو ان آیات میں علم غیب بلا واسطہ کی ہی نفی ہے لیکن اطلاع ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر ساتھ اعلام اللہ تعالی کے وہ متحقق ہے ساتھ قولہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الخ کے اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی جلد اول صفحہ ۳۴ تحت حدیث فی خمس لا یعلمہا الا اللہ کے ہے مراد آنست کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل ہیچکس اینہا را نداند واینہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بداناند بوحی والہام اس سے واضح ہے کہ امور خمسہ کو بے تعلیم الہی بحساب عقل کوئی نہیں جان سکتا ہے اور یہ امور غیب ہیں خدا تعالی ہی انکو جانتا ہے اوسکے سوا کوئی نہیں جانتا مگر اللہ تعالی اپنی طرف سے جنکو تعلیم کرے وہ وحی والہام سے ان امور خمسہ کو جانتے ہیں پس ان تمام عبارات سے علم ذاتی واستقلالی کا ہی خاص ساتھ خدا تعالی کے ہونا واضح ہے اور دوسرے سے نفی استقلالا وذاتا جاننے کی مراد ہے نہ یہ کہ کسی طرح کوئی غیب نہیں جانتا اور خدا تعالی کسی کو تعلیم نہیں کرتا ہے پس قول راندیری باطل ومردود ہے جو کہا ہے کہ (ذاتی سے کیا علاقہ) بلاشبہ غیر اللہ سے نفی ذاتی واستقلالی علم غیب کی مراد ہے نہ مطلقا یہ جو کہا راندیری نے کہ (خانصاحب نے استنباط کیا ہے کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے خان صاحب نے یہ دیکھا کہ صاحب خازن الخ) ذرا منصفین راندیری کی ابلہ فریبی ومکر دہو کہ کو دیکھیں کہ راندیری

نہین ہے) سفاہت یا ابلہ فریبی سے صادر ہوا ہے کافرون نے یہ نہین کہا تو یہ کافرون نے کب کہا تہا جو راندیری نے
اونپر لگایا ہے کہ کافرونکا کہنا تو اتنا ہی ہے کہ جسطرح تو دوسری اشیا کی خبر دیتا ہے پہر جس ذریعہ سے ہو ہماری مصالح
کونسی عبارت مفسر سے کافرونکا یہ کہنا کہ جس ذریعہ سے) ثابت ہے اونہون نے یہ ذریعہ کی تعمیم کہان کی مفسر نے یہ تعمیم
کہان اپنے مقولہ مین ذکر کی ہے تو ایسے امور کی طلب کرکے عدم اجابت اونکے سوالات کی حالت مین رسالت کے
وہ کفار تکذیب کرنا چاہتے تہے اور ایسے امور کو لوازم رسالت ٹہہراکر اونکے اثر کے عدم سے دلیل عدم رسالت بنانا چاہتے تہے
چنانچہ قول مفسر یقولون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت رسولا من اللہ فاطلب منہ مین مقدم
وتالی موجود ہے مقدم ملزوم اور تالی کا لازم ہونا ادنی طالب علم بہی جانتا ہے یہ قرینہ اوسیکا ہے کہ وہ علم غیب کو لازم
رسالت ٹہہراتے تہے اور اوسکے بطلان سے بطلان رسالت ٹہہراکر امر رسالت کا انکار کرتے تہے چنانچہ قول مفسر خازن
مین گذرا ہے ولست اقول شیئا من ذلک فتنکرون وتجحدون امری اونکا کہنا تو یہہ تہا جو مفسر کے قول
سے سمجہے ثابت کیا نہ وہ جو راندیری نے اختراع کرلیا ہے اونکے جواب مین تواضعا للہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ان اشیاء کی نفی کا حکم ہوا اسیواسطے مفسر نے انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ الخ
کہا ہے کچہ اور میان راندیری کیا فرماتے ہین ایسے حیلہ وحوالہ وعیاری وروباہ بازی سے غیب دانی بواسطہ اطلاع
کی بہی نفی آیت سے مفسر پر افترا کرکے ثابت کرنا چاہتے ہین پس ہرگز غیب دانی بواسطہ اطلاع کی نفی اس سے ثابت ہونا
مسلم نہین ہے بلکہ غیب دانی بلا واسطہ ہی کی نفی آیت لا اعلم الغیب مین ہے علامہ تفتازانی شرح مقاصد
جلد ثانی صفحہ ۴۴ مین آیت مذکورہ کے معنے بیان فرماتے ہین والمعنی انی لست بملک حتی یکون لی القوۃ
والقدرۃ علی انزال العذاب باذن اللہ کما کان لجبرئیل علیہ السلام او یکون لی العلم بذلک
باخبار اللہ بلا واسطۃ قول علامہ سے بہی علم بلا واسطہ کی نفی ہی مراد آیت مین ہونا واضح ہے نفی علم بلا واسطہ
وہی نفی علم ذاتی کی ہے پس نفی علم ذاتی کی واضح ہے پس قول راندیری کہ یہان غیب دانی ذاتی سے کیا علاقہ
ہے) جو ایسے اختراع وافترا پر مبنی کیا ہے باطل ومردود ہے راندیری کو اقوال علماء کے دیکہنے وسمجہنے سے علاقہ نہین
اسواسطے یہان غیب دانی ذاتی کی نفی سے علاقہ نہین جانتے علامہ تفتازانی کو راندیری یہ کہدین کہ یہان
علم بلا واسطہ کی نفی سے کیا علاقہ ہے تفسیر مدارک ص ۱۱۵ مین ہے تحت آیت ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے فیعلم من ذلک من جہۃ اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ
اس سے بہی غیب دانی ذاتی کی نفی اور بواسطہ اخبار اللہ ثبوت علم غیب واضح ہے روض النضیر شرح

عجیب بطور طعن کہنا رانڈیری کی جہالت یا ابلہ فریبی کا ثبت ہی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالک
خزائن من وجہ عالم کفار کے مصالح و مضار من وجہ ہونے و فرشتہ ہن وجہ ہونیکا ہی بطلان ہرگز مسلم نہین
ہی اور اصلا اسمین کوئی مفسدہ صغیرہ ہونا ہی مسلم نہین چہ جائیکہ عظیمہ ہو نا جب بطلان مذکور و مفسدہ مذکورہ
مسلم نہین اور نہ رانڈیری نے اسکا ثبوت دلیل سے دیا اور نہ قیامت تک دے سکتے ہین تو بطلان امور ثلثہ کی
نفی کا بطور تواضع ہونا ہرگز ثابت نہین ہی مشکوٰۃ شریف مین ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض
فوضعت فی یدی اس سے واضح ہی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ آپ مبعوث ہوئے ہین
جوامع الکلم ونصرت بالرعب کے اور کنجیان خزائن زمین کی آپکے ہاتھ مین رکھدیگئین اسکے تحت مین مرقاۃ جلد
پانچوین صفحہ ۱۹۳ مین ہی فی النھایۃ اراد ماسھل اللہ تعالیٰ لہ ولامتہ من افتتاح البلاد المتعذرۃ
واستخراج الکنوز المتنوعات اھ او المراد منہ معادن الارض التی فیھا الذھب والفضۃ وسائر
الفلزات اس سے واضح ہی کہ یا مراد اس سے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امت کیواسطے
شہرونکا فتح کرنا اور طرح طرحکے خزانونکا نکالنا آسان کردیا ہی یا مراد کھانین زمین کی ہین جن مین چاندی سونا
وغیرہ فلزات (یعنی جواہرات کانیہ ہیرا زمرد لعل وغیرہا) پیدا ہوتی ہین اب میان رانڈیری حدیث و بیان
شارح کا بھی انکار کرجاوین اور اس حدیث سے جو مالک خزائن اللہ کا ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اللہ
تعالیٰ کیطرف سے ثابت ہی اوسکو نہ مانین بغیر دلیل قطعی کے جیسے وہ معنی ظاہری سے آیات واحادیث مانند تبیانا لکل شئی
وتجلی لی کل شئی کو پھیرا ہی اور میان بعض علماء کو اسکا مخصص بتا دیا ہی اور اپنی فہم ناقص و سقیم سے اونھون نے
جو بیان کیا ہی فقط اوسیقدر مین انحصار بلا دلیل کے کر دیا ہی ایسا ہی یہان بھی کرین لیکن اہل حق و اہل سنت و
جماعت کے عقائد مین کتاب وسنت کے نظم ولفظ کو بلا دلیل قطعی صارف عن الظاہر کے معانی ظواہر پر ہی حمل کرنا
اور معانی ظاہرہ ہی مراد لینا ضرور ہی چنانچہ شرح عقائد نسفی مین ہی (والنصوص) من الکتاب والسنۃ
(تحمل علی ظواھرھا) مالم یصرف عنہا دلیل قطعی کما فی الآیات التی تشعر بظواھرھا بالجھۃ
والجسمیۃ ونحو ذلک پس رانڈیری کا بلا دلیل قطعی یہ کہدینا کہ معنی ظاہری مراد نہین جیسا کہ اوپر کہا ہے
مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہوکر مردود ہی اور آیت تبیانا لکل شئی اور حدیث تجلی لی کل شئی اور دلیل
حدیث جمیع احوال مخلوقات کی خبر دینا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو عینی و مرقاۃ وغیرہا سے اوپر گذرا اور نیز

کہتے ہین کہ خان صاحب نے استنباط کیا کہ یہ نفی بطور تواضع کے ہے جس سے عوام جہال کو دہوکہ ہو فریب مین پڑین
کہ مفسر کے قول مین تواضع کا لفظ موجود نہین ہے اور بطور تواضع نفی علم غیب کی تصریح مفسر سے ثابت
نہین کیا ہے بلا تصریح مفسر کے اپنی رای سے استنباط کرلیا ہے نعوذ باللہ من ذلک راندیری کو شرم نہین آتی
انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ جسمین لفظ صریح تواضع موجود ہے اوسکو استنباط
بتانا روباہ بازی نہین تو اور کیا ہے پہر صاحب خازن کا ہذہ الاشیاء کے ساتھ فرمانے اور انما نفی عن نفسہ
الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشیء نہ فرمانیکو دلیل اس امر کی بنانا کہ نفی علم غیب بطور تواضع نہین ہے
نفی علم غیب بطور تواضع ہوتی تو صاحب خازن انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذا العلم او ہذا الشئ
فرماتے ہذہ الاشیاء نفرماتے جہالت وسفاہت یا اضلال عوام نہین تو اور کیا ہے ہذہ الاشیاء مین جس کے
مراد مالکیت خزائن وملکیت وعلم غیب ہے علم غیب کے داخل ہونا راندیری نہین سمجہہ سکتے ہین کیا علم غیب کا
ہذہ الاشیاء مین داخل ہونا اور اوسکا منفی ہونا بطور تواضعًا اسپر موقوف ہے کہ علیحدہ کرکے ہذا العلم
یا ہذا الشیء کہا جاوے جب علم غیب کا منفی ہونا سمجہا جاویگا یہ ہذیان وجنون نہین تو اور کیا ہے ذرا منصفین
راندیری کے عناد ومکابرہ کو خیال کرین اور ابلہ فریبی کو دیکھین پہر یہ جو کہا کہ (اگر خان صاحب کے استنباط
عجیب کے بموجب وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء کے معنی کئے جائین تو یہ معنی ہونگے الخ) تو یہ بہی
راندیری کی سفاہت یا جہالت یا ابلہ فریبی وروباہ بازی کی دلیل ہے کہ لفظ صریح سے جو ثابت ہے اوسکو
استنباط ٹہرایا ہے پہر اس عبارت عربیہ انما نفی الخ کے آخر لفظ سے تواضعا للہ کیون ساقط کردیا گیا اسواسطے
کہ ساقط کرنے سے باوجودکہ سابق مین خود نقل کیا ہے استنباط عجیب ہو جاویگا صریح لفظ تواضعا سے بطور تواضع
کے نفی علم غیب کا ثبوت نہو گا یا یہ وہم فاسد ہے کہ ہذہ الاشیاء مین تصریح علم غیب کی نہین ہے اسواسطے استنباط
قرار دیا یہ تمام جہالت وسفاہت ہے الاشیاء مین الف ولام عہد کیواسطے ہے جس سے اشارہ علم غیب ومالکیت
خزائن وملکیت مذکورہ بالاصراحۃ کیطرف ہے اسکو استنباط عجیب کہا جاوے تو فعصی فرعون الرسول مین
الرسول سے حضرت موسی علیہ السلام مراد لینا بہی استنباط عجیب کہا جاوے راندیری کے فہم سقیم کے موافق
اگر آیت مین کما ارسلنا الی فرعون رسولا کہ جس سے مراد موسی علیہ السلام اول گذرنا اور الف لام الرسول
سے آنحضرت علیہ السلام کیطرف اشارہ ہونا اسکا مقتضی ہے کہ یہ استنباط عجیب نہین ثبوت صریحی ہے تو ایسا ہی
اس محل مین ہے بلکہ اس سے بڑہکر ہے اسلئے کہ علم غیب اول صراحۃ گذر چکا ہے کلام مفسر مین پس اسکو استنباط

عن السآمة والفتور فی القوة علی الطاعة والعبادة من غیر الملالة ففی البخاری اعطی قوة ثلاثین رجلا الخ اس سے من وجہ ملکیت بواطن وارواح کے اعتبار سے مشابہت ومناسبت ملائکہ سے ثابت ہے جیسے من وجہ ملکیت کی نفی آیت سے ثابت ہے کہ ملک کی سی قدرت ومشاہدہ نہیں ہے اور آیت میں بظاہر یہ فرق نہیں ہے بلکہ علی الاطلاق ملکیت کی نفی ہے کہ جس سے باطنی روحی مناسبت ملکیت وغیرہا بھی اوسکے تحت میں داخل ہونا مفہوم ہوتا ہے تو یہ بطور تواضع ہی کے ہے **قوله** عبارت مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا ے دوسرونکو بھی اطلاع غیب پر ہوتی ہے اور خاص ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہیں ہوتی لیکن یہ مفید مدعا نہیں ہے کیونکہ سواے غیب خاص کے دوسرے تمام جزئیات ماکان و مایکون کا علم کسیکو ہے یہ تو مفسر فرماتے ہی نہیں اور کسطرح فرماتے مفسر مذکور سورۂ لقمان میں تصریح کرتے ہیں کہ قیامت ایک ذرہ پر کیا حالت ہوگی اور کیا کیا عوارض اوسکو عارض ہونگے سواے خدا کے کوئی نہیں جانتا اب قیامت تک کے جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا کیا ذکر ہے **اقول** وباللہ التوفیق راقم نے اپنے فتوی اولی مطلوبہ نذیری میں یہ لکھا تہا اور تفسیر کبیر ج ۸ میں ص ۱۳۱ تحت آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے لفظ غیب سے فقط ایک ہی غیب کہ وہ وقت وقوع قیامت ہے مراد ہونا بیان کیا ہے بعض کہان کے اخبار کا صادق ہونا بیان کرکے یہ کہا ہے انا نشاھد فی اصحاب الالھامات الصادقة ولیس ھذا مختصا بالاولیاء بل قد یوجد فی السحرة ایضا من یکون کذلک ونری الانسان الذی یکون الھم الغیب علی درجة طالعة یکون کذلک فی کثیر من اخباره وان کان قد یکذب ایضا فی اکثر تلک الاخبار ونری الاحکام النجومیة قد تکون مطابقة وموافقة للامور وان کانوا قد یکذبون فی کثیر منھا واذا کان ذلک مشاھدا محسوسا فالقول بان القرآن یدل علی خلافه مما یجر الطعن الی القرآن وذلک باطل فعلمنا ان التاویل الصحیح ما ذکرناه اس سے واضح ہے کہ الہامات صادقہ خواہ وہ اولیاء اللہ تعالی کے ہوں یا غیر کے جنکا مواقع کے ہونا مشاہد ومحسوس ہے اونکی حقیت اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن انکے خلاف پر دلالت کرتا ہے تو اوس سے قرآن کیطرف طعن منجر ہوگا اور یہ باطل ہے الغرض یہ کہنا کہ سواے خدا تعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہیں جانتا اور کسیکو کسی طریقہ سے خدا تعالی خبر غیب کی نہیں دیتا ہے یہ بھی خلاف قرآن وخلاف واقع کے ہے اور یہ کہنا کہ جسقدر غیوب ہیں خواہ اونپر کوئی دلیل ہو یا نہو سب کو کوئی سواے خدا تعالی کے جانتا ہے یہ بھی خلاف قرآن کے اور کفر ہے ہان بعض غیوب کی اطلاع خدا تعالی نے دوسرونکو بھی دی ہے اور دیتا ہے یہ حق ہے اور جناب رسالتمآب کو جسقدر غیوب کی خبر اللہ تعالی نے دی وہ تمام سے زائد ہیں اور اگرچہ ماکان ومایکون کی خبر اللہ تعالی نے امور دنیاویہ واخرویہ میں سے دی ہے یہ بھی بعض

جمیع جزئیات ماکان ومایکون اور آپکے کفار کے مصالح ومضار بھی داخل ہین اور اونکا بھی علم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہونا ثابت ہوا اور آیات دالہ علی نفی علم غیب سے مراد نفی بذاتہ وعلم استقلالی وبلا واسطہ ہونا ہے اوپر
معلوم ہوچکا ہے پس کوئی آیت وحدیث غیر محتمل اوسکی نفی نہین کرتی ہے پس یہ معارض کسی آیت وحدیث کی
نہین ہے پھر جب لوح محفوظ مین اون کفارونکے مصالح ومضار بھی تمام لکھے ہوے ہین اور لوح محفوظ کا علم بھی آپکو دیا ہے
تو بالضرور اون مصالح ومضار کا علم آپکو تھا اب نفی بطور تواضع کے ہی ہوے اور نفی محمول علم استقلالی وبلا واسطہ و
ذاتی پر بھی ہے اب رہا آپکا نفی کرنا اپنے فرشتہ ہونیکا تو اوپر تفسیر عرائس البیان سے مذکور ہوا ہے کہ آپ فرشتون مقربین روحانیین
وکروبیین وتمام مخلوق عرش سے لیکر تحت الثری تک سے اشرف ہین جب آپ فرشتون مقربین سے بھی اشرف وافضل
ہوے تو آپنے اپنے فرشتہ ہونیکی نفی فرمائی تو فرشتہ سے بھی خود کو گویا ادنی ٹھہرایا باوجود اعلی واشرف ہونیکے ادنی ٹھہرایا تو
یہ تواضع نہین تو اور کیا ہے یہ ضرور نہین ہے کہ بطور تواضع جس سے خود کو ادنی بتاوے وہ اوسکے مرتبہ ذات یا صفات
مین ہووے اوس سے اعلی ہووے جیسے بہت بڑا عالم خود کو طالب علم ادنی سے بطور تواضع ادنی بتاوے اور اپنے طالب علم
ہونیکی بھی نفی کرے من وجہ تو اس سے یہ لازم نہین ہے کہ تواضع جب ہو کہ یہ فی الواقع ادنی طالب علم کے مرتبہ مین ہو اس
سے اعلی ہوگا تو تواضع نہین پس ایسے ہی یہان جاننا چاہیے کہ فرشتہ ہونیکی نفی کیواسطے بطور تواضع کے فی الواقع فرشتہ
ہونا ضرور نہین بلکہ فرشتہ سے اعلی ہونیکی حالت مین بھی یہ نفی بطور تواضع ہی کے ہے حضرات انبیا علیہم السلام اگرچہ باعتبار
ظواہر واجسام کے متصف باوصاف بشریت کے ہین لیکن باعتبار بواطن وارواح کے ساتھ اوصاف اعلی کے اوصاف
بشری سے متصف ہین اور بواطن وارواح اونکے متعلقہ ہین ساتھ ملاء اعلی کے اور شبیہ ہین ساتھ صفات ملائکہ کے **شفا و
شرح للملا علی القاری** کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے (فظواهرهم) ای الانبیاء (واجسادهم و
بنیتهم) ای ابدانهم المرکبة من اشباحهم وارواحهم او الممتزجة من العناصر الاربعة بالوجه
المعتبر (متصفة باوصاف البشر طارئ علیها) ای هو جار (ما یطرأ علی البشر من الاعراض) ای
العوارض فی الاجسام (والاسقام) کسائر الانام (والموت والفناء) ای ولعله عطف تفسیر
والا فالفناء لا یطرأ علی مطلق الارواح واما الاشباح فقد ورد ان الارض لا تاکل اجساد
الانبیاء (ونعوت الانسانیة من قوی الشهوانیة والغضبیة (وارواحهم وبواطنهم
متصفة باعلی) ای باوصاف اعلی (من اوصاف البشر متعلقة بالملأ الاعلی) بل متوجهة
بالکلیة الی المولی وهو الاولی (متشبهة بصفات الملائکة) ای فی دوام الذکر والحضور من

فان قوله لا اله نفی الالوهیة عن غیر الله وقوله الا الله اثبات الالوهیة لله وفیه اثبات الالوهیة لله تعالیٰ بآکد الوجوه لان الاثبات بعد النفی آکد وابلغ من الاثبات المجرد پس اسیطرح فلا یظهر علی غیبه احدا مین نفی ایک غیب خاص کی دوسرون سے ہے اور الا من ارتضی من رسول مین اثبات اوسی غیب خاص کا بہی ہے واسطے رسول کے با کد وجہ پہر رسول مرتضی کو جب اوس غیب پر اطلاع دینا ثابت ہے تو باقی دوسری غیوب پر بطریق اولیٰ ثابت ہے بطور دلالۃ النص کے جیسے لا تقل لهما سے ممانعت ضرب والدین کی بطریق اولیٰ ثابت ہے ساتھ دلالۃ النص کے اگر یہ مراد راندیری کی ہے کہ سوای رسول مرتضی کے دوسرے کسیکو ایک غیب خاص پر اطلاع نہین ہوتی ہے تو یہ بلا فائدہ ہے اس سے نہ مدعی راندیری کچہ حاصل ہے اور نہ یہ اعتراض راقم کا رافع ہے اور جب ایک غیب خاص پر اطلاع نہونا سوای رسول مرتضی کے ثابت ہے اور رسول مرتضی کو اوس غیب خاص پر بہی اطلاع ہونا ثابت ہے اور راندیری کو مسلم ہے تو علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے حصول کے یہ منافی نہین ہے بلکہ بطور دلالۃ النص یہ مثبت حصول علم جمیع جزئیات مذکورہ کا ہے جیسا کہ معلوم ہوا پہر راندیری کا یہ قول کہ (یہ تو مفسر فرماتے ہی نہین اور کسطرح فرما دیے الخ) کیونکر مستقیم ہو سکتا ہے نہ فرمانا اسپر دلالت نہین کرتا کہ یہ علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے حصول کے منافی ہے بلکہ علما رستہ برین جان سکتے ہین کہ جب جس غیب خاص پر دوسرونکو اللہ تعالیٰ اطلاع نہین دیتا ہے اوسپر بہی رسول مرتضی کو اطلاع دیتا ہے تو بطریق اولیٰ باقی جمیع جزئیات ماکان ومایکون جو غیب خاص نہین ہے اونپر بطریق اولیٰ اطلاع دینا مفہوم ہے اگر بالفرض وہ باقی جمیع جزئیات مذکورہ خاص ہی ہون تب بہی بدلالۃ تساوی اونپر اطلاع ہونا مفہوم ہے اور باقی جمیع جزئیات مذکورہ کا غیب خاص سے اعلیٰ ہونا مسلم نہین اگر میان راندیری کو دعوی ہے تو اقامت برہان کرین پس مفسر کے فرمانے کی کچہ ضرورت نہین ہے عقلا کے فہم پر اسکو مفسر کا چہوڑ دینا کیون ناجائز ہے اس جواز کے رفع پر راندیری کو اقامت برہان ضرور ہے ورنہ خرط القتاد پس راندیری کا مفسر کے نہ فرمانیکا حیلہ کرنا بہی باطل ہوگیا اور سورۂ لقمان مین تصریح مفسر کی بہ نسبت ذرہ کے کرنا مثبت مدعی راندیری اور منافی راقم کی نہین ہے ذرہ کے حالات وعوارض کے سوای خدا تعالیٰ کے کسیکا نہ جاننا جو مفسر نے فرمایا تو اوس سے یہ کہان لازم آیا کہ رسول مرتضی کو بہی اطلاع خدا تعالیٰ نہین دیتا ہے اوپر علما کی تصریحات گذر چکی ہین کہ آیات دالہ علی عدم علم الغیب سے مراد علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبغیر تعلیم الٰہی وبلا اطلاع وبلا واسطہ جاننے کی نفی ہے پس حالات وعوارض ذرہ کی قیامت تک مین بہی یہی احتمال ہے اس احتمال کے رفع پر اقامت دلیل راندیری ذرہ کی نہ کر سکین تو راندیری کا استدلال ذرہ سے ذرہ بہی قابل التفات نہین ہے پہر جب

غیوب ہین نکل) اس تمام عبارت راقم مین سے راندیری نے فقط عبارت عربیہ تفسیر کبیر نقل کرکے اقول کہکر یہ کہا
جو راندیری کا قول راقم نے نقل کیا ہے اور عبارت راقم پوری نہ ذکر کرنیکی یہی وجہ ہے کہ راقم کے اسی قول کو
(الغرض یہ کہنا کہ سوای خدا تعالی کے کسیطرح کوئی غیب نہین جانتا اور کسیکو کسی طریقہ سے خدا تعالی خبر غیب کی
نہین دیتا ہے یہی خلاف قرآن ہے الخ) ہر ادنی عقل والا دیکھکر جان لیگا کہ اس سے راقم کی غرض وہابیہ کے قول پر
کہ کوئی غیب نہین جانتا اور خدا تعالی کسیکو غیب کی خبر نہین دیتا اعتراض و منع کرنا ہے اور یہ عبارت تفسیر کبیر
اوسکی سند ہے بیان دعوی اس امر کا نہین کہ جمیع جزئیات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
حاصل ہے اور اوسکی دلیل یہ عبارت ٹھہرائی ہے میان راندیری جواب سے عاجز ہوے تو یہی کہنے لگے کہ (عبارت مذکورہ
کا حاصل یہ ہے کہ رسول کے سوا دوسرونکو بھی اطلاع غیب پر ہوتی ہے لیکن ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی الخ)
میان راندیری صاحب آپکے اس جملہ کا کہ (ایک غیب پر کسیکو اطلاع نہین ہوتی) کیا مطلب ہے کسیکو اطلاع نہین
ہوتی کیا کسی مین رسول بھی داخل ہین یا اور کیا رسول کو بھی خبر نہین ہوتی اگر یہ مطلب ہے تو آپنے مفسر کی کونسی عبارت
سے یہ استنباط عجیب کیا ہے کیا مفسر صاحب آپکے نزدیک خلاف قرآن کے رسول کو بھی اطلاع ہونیکے معتقد مین قرآن شریف
مین ایک غیب پر اطلاع نہونیسے جو رسول مرتضی کو مستثنی کیا ہے چنانچہ الا من ارتضی من رسول قرآن مین
موجود ہے جس سے ہر ادنی عقل والا بھی جان سکتا ہے کہ جنکو اطلاع ایک غیب خاص پر نہین ہوتی اونمین رسول ہرگز
شامل نہین ہین اگر راندیری کے نزدیک آیت کا مطلب یہی ہے کہ رسول مرتضی کو بھی اطلاع نہین ہوتی ہے تو
یہ تو فلا یظہر علی غیبہ احدا سے ہی سمجھا گیا پہر استثناء نعوذ باللہ من ذلک لغو ہوا اور آپکے مطلب استنباطی
کی تقدیر پر قرآن مین لغو ہونا لازم آتا ہے جسکے اعتقاد کا کفر ہونا واضح ہے بلکہ عبارت قرآن مین جب نفی غیب رسول
سے بھی مقصود ہے تو ذکر استثناء رسول مرتضی مثبت خلاف مقصود سے اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ تو اضلال ہے نہ ہدایت
نعوذ باللہ من ذلک کہ مقصود کچھ ہے اور عبارت مفہمہ خلاف کو ذکر کیا ہے اور خلاف محاورہ کے ہے کہ باوجود استثناء کے نفی
سے مستثنی کو داخل نفی مین مانا جاوے یہ تمام زبانونکے خلاف ہے اگر باوجود استثناء کے مستثنی نفی کے تحت مین داخل مانا
جاوے اور یہ مراد صحیح ہو تو میان راندیری کلمہ لا الہ الا اللہ مین بھی مستثنی کو تحت نفی داخل جانتے ہونگے اور
اللہ کی بھی نفی اس کلمہ سے مراد لیتے ہونگے اہل سنت و جماعت کے نزدیک تو اسی کلمہ مین اثبات الوہیت اللہ تعالی کی
تاکید کے ساتھ ہے شاید راندیری اسکا انکار کر جاوین اسلیے عبارت عینی شرح ہدایہ جلد ثانی صفحہ ۵۰۳ اس
قول ہدایہ کے (لان الاستثناء من النفی اثبات علی وجہ التاکید کما فی کلمة الشهادة) تحت مین جو یہ ہے

فان

بعض غیوب کی اطلاع دینا تو مسلم لیکن کوئی جزئی ماکان ومایکون باقی نہ رہے اسکو کل غیوب خیال کرنا یہ خیال
خام وسودای ناسرانجام ہے جو جزئی ماکان وما یکون ہے وہ جزئی وہ ہے جو عدم سے وجود مین آچکی ہے یا عدم
سے وجود مین آویگی کل غیوب اسیقدر نہین بلکہ کل غیوب مین ممکنات معدومہ بھی جو نہ کبھی موجود ہوئے ہونگے
اور مستحیلات لذاتہا بھی ہین اور جو جو امور لبعض وجود اونپر مترتب ہونا متصور ہین وہ بھی ہین یہ کل غیوب ہیں
انہین موجود شدہ یا موجود شوندہ کے تمام جزئیات جو ہین وہ بعض غیوب ہین نہ کل پھر جزئی ماکان ومایکون
ازل سے ابد تک کسکی مذہب کے موافق ہے سوائے واجب الوجود اور اوسکی صفات کے دوسرے تمام جزئیات وکلیات
اہل سنت وجماعت کے نزدیک حادث زمانیہ ہین تو ازل سے اونکا موجود ہونا اہل سنت وجماعت کے نزدیک
باطل وفاسد ہے پہر تمام جزئیات ماکان ومایکون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو محیط جاننے کو مخالف نص
قرآن واحادیث بتانا اور کوئی آیت اور حدیث جس سے بلا احتمال یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون پر محیط نہ تہا پیش نہ کرنا سراسر نادانی ہے یہ دعوی بلا دلیل کے کیونکر مقبول ہوسکتا
ہے اور حضرت عائشہ رض کی حدیث سے یہ کہان ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احداث نسار کا حال معلوم
نہ تہا آپکا اپنے اوقات حیات دنیاویہ مین حکم صریح اوسکا نہ بیان کرنا اور منع نہ کر دینا عدم علم کا مقتضی نہین بہت
سے مسائل صریحہ آپنے نہ فرمائے اوس سے عدم علم حوادث محتاجہ الی المسائل کا عدم علم خیال کرنا خیال خام ہے باوجود
علم حوادث کے حکم صریح نہ بیان فرمانا احتمال ہے کہ اسواسطے ہو کہ مجتہدین استنباط کرکے نکالین تو اونکو ثواب ہو اس
احتمال کے رفع پر دلیل قائم نہ کی اور نہ کر سکین تو استدلال حدیث سے باطل ہوا **اقول** دوسرے طرفدار کا یہ ہے کہ
علی قاری رح نے فرمایا ہے ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم
اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بتکفیر اعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب بمعارضۃ
قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ **اقول** وباللہ التوفیق
علامہ علی قاری کے قول مین لم یعلموا المغیبات سے جب الا ما علمہم اللہ کو استثنا کر دیا تو
ثابت ہوا کہ المغیبات من الاشیاء کا علم بذریعۂ اعلام الٰہی انبیاء علیہم السلام کیلئے اسطرح ثابت ہے تاکہ وجہ
کیونکہ یہ استثناء نفی سے اثبات ہے جب باعلام اللہ انبیاء علیہم السلام کیواسطے علم مغیبات ثابت ہوا تو تحت نفی علم غیر
انبیاء ونیز علم انبیاء علیہم السلام جو بلا اعلام اللہ ہو فقط وہی داخل رہا یہ ہماری مخالف کہان ہے ہم بہی انبیاء
علیہم السلام کو علم مغیبات کا حصول باعلام اللہ کہتے ہین نہ بلا اعلام اللہ اور حنفیہ نے اس اعتقاد کی تکفیر کی

لوح محفوظ کا علم رسول مرتضی کو حاصل ہی تو یہ حالات وعوارض ذرہ بہی اسمین موجود ہین یا نہین اگر ہین تو رسول مرتضی کو
اسکو حالات وعوارض کا علم حاصل ہونا ثابت ہوا اور اگر نہین ہین تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ جنکا
لوح محفوظ مین مکتوب ہونا ثابت ہی اوسکی خلاف ہوکر مردودیت ثابت ہی اور اوپر علامہ قیصری سی علم مثقال ذرہ بہی زمین وآسمان مین
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سی من حیث المرتبہ پوشیدہ نہونا گذرا ہی اور اس سی حالات وعوارض متعلقہ جہان سکتی ہین **مرقاۃ**
کی جلد اول صفحہ ۹۰ مین علامہ علی قاری فرماتی ہین نمودان استغرق فی عالم الغیب لایخفی علیہ شئی من عالم الشہادۃ
فعلم ان ما ہنا الاینافی قولہ علیہ السلام انی لا اعلم ما وراء جداری علی تقدیر صحتہ لانہ بالنسبۃ الی
خارج الصلوۃ حالات وعوارض ذرہ بہی شئی عالم شہادت کی ہین اونکا پوشیدہ نرہنا بہی اس سی واضح ہی
اور خارج نماز مین نہ معلوم ہونیسی مراد یہ ہونا کہ نماز مین کسی شئی کا پوشیدہ نہونا اور معلوم ہونا بعد نماز کی نہ معلوم
ہونا اور بالکل علم سی نکلجانا اور اوسکی طرف التفات بہی نہونا ہرگز مسلم نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ بعد نماز کی ایسا نہین کہ آپ
اوسکو دیکہتی ہون جیسی نماز مین دیکہتی ہین جیسی کہ قیام زید پس دیوار ہمکو معلوم ہی لیکن ہم اوسکو دیکہتی نہین ہین
اس سی مطلقا نجاننا ثابت نہین ہوسکتا ہی جبتک رفع اس احتمال پر دلیل قائم نہو بعد نماز بالکل نجاننا حدیث
مذکورہ سی مراد ہونا ہرگز مسلم نہین ہی اور **مختصر حاشیہ جلال الدین علی البخاری** مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۵۸
سی فلا یخفی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئ کان بالعالم منذ خلقہ تعالی لقیام الساعۃ گذرچکا
جس سی کسی چیز قیامت تک پیدا ہونیوالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہونا واضح ہی اسمین حالات
وعوارض ذرہ مذکورہ بہی داخل ہین یہانتک تمام ملمعات مزخرفات میان **راندیری** کی مردود ومطرود ہوگئی
اب زیادہ تقریر کی حاجت نہین ہی اب میان **راندیری** کی چند **طرفدار** جنہون نی بلا سمجہی سوچی اور بغیر غور وفکر
وتدبر کی کچہ کچہ تقریر کر کی مواہیر دستخط کر دئی ہین **راندیری** نی اوسکو اپنی حق مین مفید جانکر طبع کرادیا اوسکا جواب
بہی اگرچہ اس **راقم** کی تحریر مین بالتفصیل گذرچکا ہی پہر اونکی جوابات کیطرف اور اونکی استدلال کی مستلزم مدعی
نہونیکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اون طرفدار مین سی **قول** بعض کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نی اپنی حبیب پاک احمد مجتبی
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیوب پر مطلع فرمایا تہا نہ کل پر یا منظور کہ کوئی جزئی ماکان وما ہو کائن کی ازل
سی ابد تک باقی نرہی اور علم غیب آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جزئیات پر محیط تہا مخالف نص القرآن وکثیر
من الاحادیث والآثار کما قالت عائشۃ رض فی حق النساء فی امر الجماعۃ لو ادرک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعہن عن المساجد **اقول** وباللہ التوفیق

ہونگی تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ طرفدار صاحب کو علم و یقین اپنی یا اپنی قریب کی برأت کا نہ تہا پس متحیر ہونا مستلزم عدم علم کو نہیں فمن ادعی الاستلزام فعلیہ البیان بالبرھان تفسیر مدارک سے بعض غیب پر اطلاع ہونا جو ثابت ہے اسمین دلالت کہان ہے کہ وہ بعض غیب جمیع جزئیات ماکان و مایکون نہیں ہے اور اوس سے کم ہے طرفدار اول کی جواب مین جمیع ماکان و مایکون کا ہی بعض غیب ہونا گذرا ہے پس محتمل ہے کہ بعض غیوب سے یہی تمام جزئیات ماکان و مایکون ہی مراد ہون ایسے ہی تفسیر خازن مین جو مایشاء من الغیب ہے اوسمین ہی احتمال ہے کہ مایشاء من الغیب سے جمیع جزئیات ماکان و مایکون ہی مراد ہون اس احتمال کو رفع پر دلیل چاہیے ورنہ استدلال باطل ہے پھر جمیع جزئیات ماکان و مایکون کے علم کا صفت مختصہ باریتعالی ہونا ممنوع ہے صفت مختصہ علم ذاتی وقدیم ہے جسپر کوئی نسیان و ذہول و غفلت و سہو عارض نہیں ہو سکتا ہے یہ امور مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مین موجود نہیں پھر اسکو صفت مختصہ باریتعالی بتانا جہالت و سفاہت نہیں تو اور کیا ہے اور اوسکو شرک ٹھہرانا افترا ر شریعت پر ہے اور جمیع علم ماکان و مایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہونیسے آپ مین نقصان ماننا یعنی کہ من حیث النبوۃ کچہ نقصان نہیں مسلم ہے اور بایطور کہ علم جمیع ماکان و مایکون کی جو بہت بڑی صفت کمال ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ ماننا وصف کمال مین نقصان بتانا ہے حضرت آدم علیہ السلام کا سبب علم اسمار اشیار کمال و فضل و فرشتون اسمار نجاننیوالون پر ثابت ہے اور اللہ تعالی نے اسی اظہار فضل آدم علیہ السلام کیواسطے اور اظہار قصور علم فرشتونکی واسطے اشیار کو آدم علیہ السلام سے فرشتونپر پیش کرایا تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۳۰۹ مین ہے علم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علیھم لیظھر بذلک کمال فضلہ و قصورھم عنہ فی العلم اور اسی علم اسمار اشیار کی سبب سے اور فرشتونکا اس علم مین قصور کی سبب سے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ علیہم السلام بنایا اسی تفسیر کی جلد مذکور کی صفحہ ۳۹۹ مین ہے فعلم آدم کان سببا فی حصول السجدۃ والتحیۃ اور اسی جلد کی صفحہ ۹۴ مین ہے ھذہ الآیۃ دالۃ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظھر کمال حکمتہ فی خلقۃ آدم علیہ السلام الا بان اظھر علمہ فلو کان فی الامکان وجود شیئ اشرف من العلم لکان من الواجب اظہار فضلہ بذلک الشیئ لا بالعلم اس سے واضح ہے کہ علم اسمار اشیار مین بہی ایسی فضیلت ہے کہ اللہ تعالی نے اظہار کمال اپنی حکمت کا خلق آدم مین ساتہ اظہار علم آدم علیہ السلام کے کیا اگر کوئی دوسری شی علم سے اشرف ہوتی تو اللہ تعالی اظہار فضل آدم علیہ السلام کا اوسی شی کی ساتہ کرتا نہ ساتہ علم کی پس جب فقط علم اسمار اشیار مع اونکی لواحق مین یہ فضیلت و کمال ہے اور اونکی نجاننیوالون فرشتونمین اس علم مین

تصریح کی ہو کہ کوئی یہ کہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتی تہو تو اوس ہو مراد وہی غیب دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہو سکتی ہو جو بلا اعلام اللہ کی اعتقاد کری جو غیب دانی ذاتی ہو اگر با علام اللہ ہی غیب دانی کا اعتقاد کفر ہونا مراد
ہو تو علامہ علی قاری کی یہی قول سی جو خود ان طرفدار صاحب نی نقل کیا ہو با علام اللہ غیب دانی کی اعتقاد کو
کفر بتانا مردود ہو اور آیت قل لا یعلم الآیہ سی غیب دانی ذاتی کی نفی مراد ہی ورنہ دعوی و دلیل مین مطابقت نہوگی
اور اوپر گذر چکا ہو بحوالہ **فتاوی امام نووی** کی کہ معنی آیت لا یعلم من فی السموات کی یہ ہو لا یعلم ذلك
استقلالا الا اللہ الخ پس آیت سی علم غیب استقلالی کی نفی ہو اس علم غیب استقلالی کا اعتقاد کرنا کفر ہو اسکی معتقد
نہ ہم ہین نہ کوئی دوسرا مسلمان ہمارے گمان مین اوسکا معتقد ہو پس **طرفدار** صاحب کی طرفداری بیکار اور جمیع جزئیات
ما کان و ما یکون پر علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ با علام اللہ کی اعتقاد کا کفر ہونا ہرگز اس سی ثابت نہ ہوا
قول تیسری **طرفدار** کا یہ ہو کہ قصہ افک جو سیدتنا عائشہ رض پر باندھا تہا اور آنحضرت صلعم متحیر تہی ایک عرصہ
تک اول دلیل ہی) یہان **طرفدار** صاحب نی الا من ارتضی کی تحت کی یہ عبارت مدارک سی نقل کی الا رسولا و
ارتضاہ یعلم بعض الغیب الخ) اور پہر خازن سی یہ نقل کی الا من یصطفیہ برسالتہ ونبوتہ فیظہرہ
بما یشاء من الغیب پہر شرک صفات مختصہ باری ہی ممنوع ہونا ذکر کیا غرض یہ کہ علم تمام جزئیات ما کان و ما یکون
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی ثابت کرنا شرک ہو (نعوذ باللہ من ذلک) اور علم جمیع ما کان و ما یکون کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہونی سی آپ مین نقصان نہ آنا بتانا اور اس مین یہ دلیل کافی جانی ولقد ارسلنا رسلا من قبلك
منہم من قصصنا علیك ومنہم من لم نقصص علیك الآیہ اس سی جمیع جزئیات کا علم نہونا ثابت کیا اور
پہر جس علم کو اللہ تعالی نی معلوم کرایا اوسکا جاننا اور جو معلوم نہ کرایا وہ علوم کثیرہ ہونا بتایا **اقول**
وباللہ التوفیق قصہ افک کی دلالت عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلم نہونا اوپر معلوم ہو چکا ہو واللہ
ما علمت علی اہلی الا خیرا جس سی علم و یقین خیریت ثابت ہو جس سی مراد یہان برائت ہی ہو سکتی اسلئی کہ یہ
رد تہمت کی اسطی فرمایا ہو اور رد تہمت بدون اظہار علم یقینی برائت متصور نہین ہو پس باین سند قصہ افک کی دلالت
عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممنوع ہو اور متحیر ہونا عدم علم کی سبب سی نہین منافقین کی تہمت وافترا کی
سبب سی ہو جیسی کوئی شخص ان **طرفدار** صاحب پر یا انکی قریب پر تہمت چوری کی لگادی اور فی الواقع چوری
نہ کی ہو اور یقین چوری نہ کرنیکا ہی ہو ان **طرفدار** کو تو **طرفدار** صاحب متحیر ہونگی یا نہین اگر نہین تو بداہت
کی خلاف ہی متحیر ہونا جہوٹی تہمت سی ہر ایک کا بدیہی امر ہی اسیواسطی بعض نالش و فریاد ہی کردیتی مین اور اگر متحیر

الغیب کلہ لاستکثرت ای حصلت کثیرا من الخیر الذی فاتنی اور در مختار و عالمگیری و قاضیخان ونصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ سے بھی ساتھ اس قول کی تائید ثابت ہے تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لم یجز وقالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت اور علامہ شامی کی تصریح قبیل باب المرتد یہ جائے ہے وان الرسل یعرفون بعض الغیب **اقول** وباللہ التوفیق قول تفسیر حقانی ہمارے مخالف ورانڈیری یا اونکے سمی کے موافق ہرگز نہیں ہے اوسمین آیت مذکورہ کو کل علم غیب کی نفی پر محمول کیا کل غیوب کے علم کے ہم بھی قائل نہیں ہیں اور جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم کل غیوب کا علم ہونا مسلم نہیں ہے اوپر گذر چکا ہے کہ بعض مفسرین نے اسکو تواضع پر محمول کیا ہے بعض نے علم ذاتی واستقلالی پر وہ نہ ہمکو مضر نہ رانڈیری کو مفید اور شہادت خدا ورسول کے ساتھ نکاح کے مسئلہ کا غیر معتبر ہونا شامی سے رانڈیری کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہے یہ مکر وفریب ہے کہ فتوی اولی مین اسکا رد کر دیا تھا اور اس رسالہ مین بھی اوپر رد کر دیا ہے اوسکا جواب بندار دیہہ وہی پیش کرنا یہ وہی مثل ہے الغریق یتشبث بکل حشیش پھر علماء کی عبارت مسئلہ مذکورہ در بارہ تکفیر مین قالوا کہا ہوا ہے جس سے واضح ہے اہل علم پر کہ علماء ناقلین تکفیر نے قالوا لکھکر اپنے نزدیک مسئلہ کا غیر مستحسنہ ہونا اور ائمہ سے مروی نہونا بتادیا ہے **شرح کبیری** مطبوع مصر ۲۲۴ مین ہے ففی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم استحسانہ والی انہ غیر مرویۃ عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک ھو المتعارف فی عباراتہم لمن استقرأھا پس اس عبارت منقولہ رانڈیری یا اونکے سمی سے بدلیل لفظ قالوا ثابت ہے کہ یہ مسئلہ تکفیر نہ فی نفسہا مستحسنہ ناقلین کے نزدیک ہے اور نہ مروی ہے ائمہ سے پھر اسکو دلیل بنانا مکر وفریب و ہی عوام یا سفاہت وجہالت نہیں تو اور کیا ہے اور جملہ وھو ما کان یعلم الغیب سے یہی مراد ہونا ممکن ومحتمل ہے کہ بالاستقلال و بذاتہ ومن ذاتہ وبلا واسطہ نہیں جانتے تھے پس ہمارے مخالف نہیں ہے اور شامی نے جو عبارت مسئلہ تکفیر کی رد مین لکھی ہے اوسکو چھوڑ دیا تا کہ کہین مسئلہ تکفیر کی مردودیت ظاہر نہو جاے اور ان الرسول یعرفون بعض الغیب اپنے مقصود کے موافق جانکر نقل کر دیا لیکن اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم بعض غیب کا علم نہیں کل غیب کا علم ہے پس مردودیت قول واستدلال رانڈیری یا سمی کی ظاہر ہے علامہ علی قاری شرح فقہ اکبر کے ملحقات مین فرماتے ہین ان نقل کتب الفتاوی مع جہالۃ قائلہ وعدم اظہار دلائلہ لیس بحجۃ من ناقلہ لان مدار الاعتقاد فی المسائل الدینیۃ علی الادلۃ

اوسوقت قصور ہونیکے سبب سے اونکے یعنی فرشتون کی فضیلت مین قصور قرار دیا گیا تو جمیع جزئیات ماکان ومایکون
کے علم مین کہ یہ علم اسمار اشیا رمع لواحق بہی اوسمین داخل ہی تو کیونکر فضیلت زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہین ہی اور نہ جاننے مین قصور ونقصان آپکی فضیلت مین کیونکر نہین ہی **تفسیر عزیزی** مطبوع مجتبائی
صفحہ ۱۶۲ مین ہی حضرت آدم علیہ السلام کہ ایشان از جہت اختلاف تعلیم عام واقع شد تا از منفعت ہر حقیقت ومضرت
آن آگاہ شوند چنانچہ حاکم وابن عساکر مرفوعا روایت کردہ اند کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ حق تعالی آدم علیہ السلام را
در ضمن تعلیم اسمار ہزار حرفت را از حرفہای گوناگون تعلیم فرمود وارشاد کرد کہ اولاد وذریت خود را بگو ای آدم کہ
اگر شما صبر نتوانید کرد از دنیا پس دنیا را باین حرفہا طلب کنید ودنیا را بدین طلب نکنید زیرا کہ دین خالص برای
من ہست وای برکسیکہ دنیا را بدین طلب نماید ودیلمی از ابو نافع روایت میکند کہ آنحضرت فرمودند مثلت لی
امتی فی الماء والطین یعنی تصویرات امت من در آب وگل ساختہ بمن نمودند وعلمت الاسماء کلہا کما علم
آدم الاسماء کلہا درین آیت لفظ کلہا کہ برای تاکید عموم اسمار افزودہ اند برای ہمین نکتہ است کہ امتیاز
آدم از فرشتگان ہمین تعلیم عام بود نہ بتعلیم اسمار اس سے آدم علیہ السلام کو تعلیم عام ہونا اور ہر شی کی منفعت
وہزار ہا پیشون کی تعلیم ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی کل اسمار ولواحق کا علم ہونا اور اپنی تمام امت کو
دیکھنا ثابت ہی اسی سے تمام گھانس پہونس پات کا حال بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا ثابت ہی
جسکو **راندیری** دلیل عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کی بتاتے ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی ان امور کے
علم کو فضیلت نجاننا اور انکی نجاننے سے بہت بڑی فضیلت مین قصور نہ خیال کرنا جہالت وسفاہت ہی اور آیت
ولقد ارسلنا الآیہ کا جواب **راندیری** کی رسالہ کی جواب مین گذر چکا ہی کہ تفصیل کی نفی ہی یا وحی جلی سے
جاننے کی نفی ہی پس اس سے بہی عدم علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصود فاسد اس تیسری طرفدار کا ہی ہرگز
ثابت نہین ہی اور یہ مسلم ہی کہ جو اللہ تعالی نے معلوم کرایا ہی وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین اور جو نہ معلوم
کرایا وہ بہت ہی لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ جو معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون نہین ہی اور یہ کم ہی
کیون نہین جائز کہ جو اللہ تعالی نے معلوم کرایا ہی وہ جمیع ماکان ومایکون ہی اور اس سے زیادہ بہت سے ممکنات
معدومہ ہین جو نہ کبہی موجود ہوئے نہ ہونگے اور بہت سے مستحیلات لذاتہا اور اونپر مترتبات بفرض وجود ہین پس
مقصود فاسد طرفدار مذکور کا ہرگز ثابت نہین ہی اور اس تیسرے طرفدار کے بعد غالبا خود **راندیری** یا اونکے
کسی حامی کا **قول** ہی جسمین طرفدار اول کی تائید بزعم خود تفسیر رحمانی کے اس قول سے کی ہی لو کنت اعلم

لمعات سے قالوا انما منعهن عن ذلك كراهة ان يسند علم الغيب اليه مطلقا صلى الله عليه وسلم ولا يعلم الغيب الا الله نقل کرنا اور ایسے ہی بحوالہ **فتح الباری** انما انكر ما ذكر من اطراء حيث اطلق علم الغيب به وهي صفة تختص بالله تعالى اور آیت قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله ذکر کرنا ہرگز اسپر دلالت نہیں کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمیع ماکان ومایکون کا علم نہ تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں یہی احتمال ہے کہ علم استقلالی ذاتی بلا واسطہ وبلا تعلیم الٰہی وبغیر اطلاع باری تعالیٰ کوئی جانے کا اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کرے تو وہ کاذب ہے اور آیت ماتدری کی بھی یہی مراد ہونا محتمل ہے **عینی شرح بخاری** گیارہویں جلد ۵۲۲ میں اس قول عائشہ رض کے ومن حدثك انه يعلم الغيب فقد كذب کے تحت میں ہے وفيه الحديث لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يعلم منه الا ما علم اس سے واضح ہے کہ کسی کا یعنی کسی مسلمان کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ بغیر تعلیم الٰہی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے اس قول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تحت میں علامہ عینی نے اسی واسطے یہ فرمایا ہے کہ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جس غیب ذاتی کے حصول کی نفی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں ہے وہ وہی غیب ذاتی ہے جو بلا تعلیم الٰہی ہو ورنہ استثنا الا ما علم کے جو کلام عینی ہے میں واقع ہے کیا ضرورت تھی **بخاری** جلد ثانی صفحہ ۹۰۹ کے حاشیہ پر فتح الباری کے حوالہ سے لکھا ہے كان بعض من لم يرسخ في الايمان كان يظن ذلك حتى كان يرى ان صحة النبوة يستلزم اطلاع النبي على جميع المغيبات كما وقع في المغازي لابن اسحاق ان ناقة النبي صلى الله عليه وسلم ضلت فقال زيد بن اللصيت يزعم محمد انه نبي يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدري اين ناقته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا يقول كذا وكذا واني والله لا اعلم الا ما علمني الله وقد دلني الله عليها وهي في شعب كذا قد حبسها شجرة فذهبوا فجاؤه بها فاعلم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية اس سے واضح ہے کہ بعض غیر راسخ الایمان آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں غیب ذاتی بلا تعلیم الٰہی کے قائل تھے اور صحة النبوة کو مستلزم اطلاع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على جميع المغيبات گمان کرتے تھے اونکے رد میں یہ قول مذکور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قول الا ما علمني الله ہے پس اس سے اوس اعتقاد کی نفی مراد ہے کہ کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ صحت نبوة جنب

القطعیۃ اس سے واضح ہے کہ نقل فتاوی مسائل اعتقادیہ مین مع جہالت قائل وعدم اظہار دلائل حجت نہین
ہے اور مدار اعتقاد کا ادلہ قطعیہ پر ہے اس سے ہی مسئلہ کا غیر معتبر ہونا واضح ہے **قول چوتھے طرفدار کا یہ ہے** کہ
دعالم الغیب خاصہ پروردگار ہے کوئی شخص اسمین شریک نہین جو بات انبیا و اولیا کو پروردگار نے بذریعہ وحی
والہام بتادی اوسپر مطلع ہوگئے یہ بات آیت سے ظاہر ہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر **اقول**
وباللہ التوفیق یہ ہمارے مخالف اور **براہین** کے موافق ہرگز نہین ہم بہی کہتے ہین کہ جمیع جزئیات ماکان ومایکون
وہ بات کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی اوسپر آپ مطلع ہوگئے اور یہ خاصہ خدا تعالی کا نہین ہے جو
خاصہ خدا تعالی کا ہے وہ علم استقلالی وذاتی وبلا واسطہ ہے اوسمین کوئی شریک نہین اور اللہ تعالی عالم الغیب
ہے ساتہ ایسے ہی علم استقلالی وبلا واسطہ کے جسپر کوئی نسیان وسہو وغفلت وذہول عارض وجاری نہین
ہوسکتا ہے اوسکے ایسے علم مین کوئی شریک نہین ہے پس اس طرفدار کے قول سے ہمارا مقصود رد نہوا **قول**
پانچوین طرفدار کا یہ ہے کہ لازم آتی ہے مساوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نعوذ باللہ منہا
اسواسطے کہ احاطہ علم کا ہر شے پر یہ خاصہ ہے خدای پاک کا نہ عطا کیا اسکو خدا نے کسی مخلوق کو الخ) **اقول**
وباللہ التوفیق جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونیسے مساوات لازم آنا
یہ طرفدار فرماتے ہین سبحان اللہ یہ حضرت اللہ تعالی کا علم منحصر جمیع جزئیات ماکان ومایکون مین ہی جانتے ہین
ماکان سے مراد تو وہ امور ہین جو عدم سے وجود مین آچکے اور مایکون سے مراد وہ جو عدم سے وجود مین آوینگے جب
خدا تعالی کا علم ان طرفدار کے نزدیک اسیقدر ہے جب ہی مساوات فرماتے ہین ورنہ اللہ تعالی کا علم زیادہ ہونیکی حالت
مین مساوات کیسے ہوسکتی ہے جب اسیقدر علم اللہ تعالی کا ہے اس طرفدار کے نزدیک تو لازم آتا ہے کہ ممکنات معدومہ
جو نہ کبہی موجود ہوے نہ ہونگے اور مستحیلات لذاتہا ومایترتب علیہا یہ تمام خدا تعالی کے علم سے خارج ہون یہ کونسے اہلسنت
وجماعت کا عقیدہ ہے نعوذ باللہ من ذلک ان حضرت کو اپنی خبر نہین اور دوسرے کا رد کرنے بیٹھے ہین اور بنا رفاسد
مساوات فاسدہ وباطلہ پر عدم علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون کے بطلان کو مبنی کرتے ہین یہ بنا رفاسد علی الفاسد
ہرگز قابل التفات علما تو کجا طلبا کے بہی نہین ہے پس مساوات ہی کا ثبوت نہین ہوا تو اوسکے بطلان کے بیان
مین ورق سیاہ کرنا کونسی عقل کی بات ہے چہٹے طرفدار کا یہ حدیث عائشہ رض کا **بخاری** سے نقل کرنا امنہ
یعلم مافی غد فقد کذب ثم قرأت وماتدري نفس ماذا تکسب غدا اور حدیث قالت
احد لہن وفینا نبی یعلم مافی غد فقال دعی بہذہ وقولی بالذي کنت تقولین نقل کرنا

چنانچہ احادیث صحاح مین مشرح خارج ہی اور عقیدہ شخص مذکور فی السؤال کا مخالف ہی ادلہ اربعہ کی اور وہ شخص
مشرک ہی اوسکو لازم ہی کہ اس عقیدہ فاسدہ سی توبہ کری **اقول** وباللہ التوفیق اس طرفدار کو فہم پر آفرین ہی
ہی انبیا علیہم السلام کو بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ خبر کا ہونا قبول کرتا ہی اور یہ تو ثابت نہ کر سکا کہ اونکو جمیع جزئیات
کی خبر ہوتی تہی اور پہر شخص مذکور فی السؤال کی عقیدہ کو شرک بتاتا ہی اور مخالف ادلہ اربعہ کی لیکن ایک دلیل
بہی ذکر نہ کی کہ جس سی معلوم ہو کہ جمیع جزئیات ماکان وما یکون کی علم کی حصول کا اعتقاد شرک ہی اور شرک منہ سی
نکالنا شروع کر دیا خود پر عود کرنی شرک کا بہی خیال نہ کیا باطلاع الٰہی علم غیب جمیع جزئیات مذکورہ خاصہ خدا تعالے
کا کہان ہی یہی ضلالت ہی کہ اسکو خاصہ خدا تعالی بنایا ہی ایسی لوگ صفات الٰہیہ سی واقف نہین اور معنی شرک
جاننی سی بہی بی بہرہ ہین **لغوین طرفدار** کا یہ **قول** عجیب غریب ہی کہ (جسکا عقیدہ کسی نبی ولی یا فرشتہ
کی غیب دانی کا ہو وہ بالاتفاق مشرک ہی دائرۂ اسلام سی خارج ہی اسکا نماز روزہ موافق عقیدۂ قبیحہ لغو
اور فضول ہی) اس قسم کی لغویات کی بعد طرفدار مذکور ھکذا فی کتب الدین فقط کہکر کہتی ہین قال الشیخ
العلامۃ علی المہائمی قدس سرہ فی تفسیر آیۃ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی
من رسول الآیہ ولکن الرسل لا یطلعون علی جمیع الغیوب لیبقی الاختصاص الالٰہی بحالہ
فافہم **اقول** وباللہ التوفیق نبی ولی فرشتہ کسی کی غیب دانی کا عقیدہ رکہنی والیکو مشرک بالاتفاق
بتاتا ہی معلوم نہین وہ اتفاق **شیخ نجدی** و **ملا اسمعیل** و بعض **دیوبندی و گنگوہی** اپنی
پیشواؤن کا مراد لیا ہی یا اپنی جیسی لغو گو لوگون کا اہل سنت وجماعت کا تو ہرگز اتفاق نہین ہی پہر جو بعض غیوب
کی غیب دانی کا عقیدہ بہی تو غیب دانی کا عقیدہ ہی اسمین **رانڈیری** بہی شامل بظاہر تو ہین تو بالاتفاق
مشرک ہونا ونپر بہی صادق ہی یا نہین اچہی مجیب کہ سائل کی طرفداری ایسی کی کہ مشرک بالاتفاق کا صدق
اونپر بہی لازم کر دیا پہر علامہ شیخ مہائمی کی قول سی نفی جمیع غیوب جاننی کی ثابت ہی اس قید سی مفہوم ہی کہ بعض
غیب کو یا اکثر کو انبیا و ملائکہ علیہم السلام و اولیاء کرام جانتی ہین جب غیب دانی کی عقیدہ کو مطلقا شرک ٹہہرا
دیا اور قید بعض غیوب کی یا کل غیوب کی نہ لگائی تو نعوذ باللہ من ذلک شیخ موصوف کو بہی اسکا مصداق ٹہہرانا
لازم آیا پہر اونکی قول سی استدلال کیسا پہر شیخ موصوف کی قول مین فافہم خود نقل کیا ہی جس سی اشارہ اس اعتراض
کیطرف ہی کہ اختصاص الٰہی بحالہ باقی رہنا اسپر موقوف نہین کہ جمیع غیوب پر اطلاع اللہ تعالی رسل کو نہ دے
بعض غیوب پر اطلاع دیگا تو اختصاص باقی نہ رہیگا اسلئی کہ بقاء اختصاص تو استقلالی و ذاتی وازلی تقدیم

دانی لازم ہی بعد صحت نبوت تعلیم الٰہی کی حاجت نہین ہی بلکہ ممکن نہین جب نہ یہ ہمارا عقیدہ ہی نہ دوسری کسی
مسلمان کا یہ عقیدہ ہی تو یہ مخالف ہماری ہرگز نہین ہی اس سی جمیع ماکان ومایکون کی علم کی بتعلیم الٰہی نفی کا گمان
کرنا گمان فاسد ووہم کاسد وسفاہت یا فریب دہی ہی اور عبارت لمعات مین کہ احترازیسند علم الغیب
الیہ مطلقا لفظ مطلقا اسی امر کی دلیل ہی کہ غیب مطلق یعنی جو کہ بلا واسطہ کو بہی شامل ہو جاننی کو کوئی
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف نسبت نہ کری اسو اسطی برا جاننا آیا ہی یہ ہماری خلاف کہان کہا ہم کب غیب
مطلق وبلا واسطہ جاننی کی قائل ہین بواسطہ وباطلاع الٰہی جاننی کی قائل ہین یہ مطلقا غیب نہین ہی ایسی ہی
منح الباری کی مراد ہی اور آیت قل لا یعلم الآیہ مین نفی استقلالی وذاتی وبلا واسطہ مراد ہونا اوپر رسالہ راندیری
کی رد مین علماء اہلسنت سی نقل ہو چکا ہی پس اس سی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون باطلاع الٰہی کی نفی ہرگز ثابت نہین
اس طرفدار نی بہی یونہین کاغذ سیاہ کر دیا ہی **قول ناظمہ چھٹا طرفدار** جو اپنا ٹھہرایا ہی اوسمین جو یہ
ہی کہ سوای خدا تعالیٰ کی کوئی عالم الغیب حقیقی نہین لیکن اللہ تعالیٰ نی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جسقدر علم غیب عنایت فرمایا وہ بذریعہ وحی والہام ومراقبہ ومکاشفہ ومعارفہ معلوم
کرتی ہین الخ) **اقول** وباللہ التوفیق اس سی جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بذریعہ وحی کسی قسم کی اور بذریعہ الہام وکشف بہی نہونا کہان ثابت ہی ہان عالم الغیب حقیقی ہونیکی نفی غیر اللہ کی
حقمین ہی اور بغیر وسائل کی جاننی کی نفی معلوم ہوتی ہی یہ ہماری مخالف کہان ہی ہم کب بغیر وسائل علم جمیع ماکان
ومایکون کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی اعتقاد کرتی ہین اور ہم کب عالم غیب حقیقی آپکو جانتی ہین
اسمین اور یہی کلام ہی اوسکو ہم ترک کرتی ہین **ساتوین طرفدار کا یہ قول** ہی کہ اللہ نی اپنی حبیب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اشیاء کا علم دیا اور بعض کا نہین **اقول** یہ بہی ہماری مخالف نہین ہی
اشیاء اہل سنت وجماعت کی نزدیک موجودات کو کہتی ہین اور موجودات مین ممکنات موجودہ فی الماضی والحال
والاستقبال بہی ہین اور باری تعالیٰ کی ذات وصفات اور اونکی حالات من جمیع الوجوہ وتفصیلات تمام ومتعلقات
سبہی ہین ان تمام کی نسبت فقط موجودات ممکنہ فی الماضی والحال والاستقبال بعض اشیاء ہین باینمعنی جمیع
جزئیات ماکان ومایکون کا علم بعض اشیاء کا علم ہی پس یہ بہی ہماری مخالف نہین اگر اس طرفدار کا قول مخالف
بہی ہو تو بلا دلیل ہی اس طرفدار کا قول کب قابل التفات ہی **آٹھوین طرفدار کا یہ قول** ہی کہ علم الغیب خاصہ
پروردگار کا ہی اسمین کوئی شریک نہین اور انبیاء علیہم السلام بذریعہ وحی یا الہام وغیرہ آیندہ کی خبر دیتی تھے

علی متن الھمزیۃ صفحہ ۲۶ مطبوعہ مصر ان اللہ قد رفع لی الدنیا وانا انظر الیہا والی ماھو
کائن الی یوم القیامۃ کانی انظر الی کفی ھذا اور حدیث ابی داؤد مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیامت تک کے حالات صحابہ رض کو بتلائے الفاظ حدیث کے یہ ہین قام فینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فما ترک شیا الی قیام الساعۃ الا حدثنا اگرچہ تمام بواسطہ وحی یا الہام خدائے دیئے
تھے فما احسن ما قال الامام البوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی قصیدۃ الھمزیۃ لک ذات
العلوم من عالم الغیب ومنہا لآدم الاسماء) **اقول** وباللہ التوفیق یہ تمام تقریر ہمارے موافق اور
ہمارے مؤید ہی کہ (دنیا ومافیہا اور قیامت تک ہونیوالی اشیاء کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا) جو اس قول سے ثابت ہے
وہی ہمارا مدعی ہے اور یہی جمیع جزئیات ماکان ومایکون الی قیام الساعۃ کا علم ہے اس سے قبل جو یہ کہا ہے کہ (مطلق
علم غیب جو شامل ہے تمام کلیات وجزئیات وہ خاصہ خداوندی ہے الخ) یہ بھی ہمارے موافق ہے کیونکہ اسمین قید
کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کی نہین ہے بلکہ مطلق کلیات وجزئیات کہا ہے کہ جو شامل ہے ایسے کلیات و
جزئیات کو بھی جو ممکنات معدومہ ہین نہ کبھی موجود ہوئے نہ ہونگے اور شامل ہے ایسے کلیات وجزئیات کو بھی جو
مستحیلات لذاتہا وما یترتب علیہا ہین ایسے کلیات وجزئیات کا علم خصوصا ذاتی واستقلالی خاصہ خدا تعالیٰ
کا ہونا مسلم ہے اور نہ ہمنے ایسے جزئیات وکلیات کے علم کے حصول کا دعوی کیا ہے پس ہرگز ہمارے مخالف نہین ہے
میان **راندیری** نے اسقدر بھی خیال نہ کیا کہ یہ تو بالکل **راندیری** کے مدعی کا ہادم ہے اسکو کیون نقل کیا
جاوے ہان یہ خیال کیا کہ بارہوین طرفدار کے قول مین جو تاویل الشئ بالا یرضی بہ قائلہ کی ہوئی ہے جو اہی منقول
ہوتی ہے اس سے عوام دہوکہ کھا کر اسکو **راندیری** کے موافق گمان کر لینگے اسواسطے نقل کر دیا ہے **قول**
طرفدار بارہوین کا یہ ہے (کوئی ناواقف مولانا مشتاق احمد صاحب سلمہ ربہ) یعنی مولینا مشتاق احمد
صاحب گیارہوین طرفدار بزعم **راندیری** ہین) کے جزء آخر جواب کا یہ مطلب نہ سمجھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام جزئیات آیندہ کا علم بذریعہ وحی اسطرح حاصل ہے کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہین
ہوئی مولینا کا مطلب یہ نہین جو بظاہر الفاظ سے موہم ہوا ہے کیونکہ اس صورت مین اول تو کلام اول کے معارض
ہوگا پھر نصوص قرآنیہ قطعیہ اور احادیث نبویہ صحیحہ کے مخالف ہو جائیگا جن سے ثابت ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا
بلکہ مولانا موصوف کا مطلب جو مؤید بروایات ہے یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم شرایع و
احکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع عظام وغیرہ جو مدار افضلیت کے ہیں تمام انبیاء ورسل سے زیادہ

وابدی اور غیر معروض نسیان وسہو وغفلت ہونیسے جمیع غیوب پر اطلاع دینے کی حالت مین بہی باقی رہتا ہے اور جمیع پر اطلاع دینے سے ہرگز اختصاص جا نہین سکتا ہے لیبقی الاختصاص الالٰہی بحالہ پس جسکو وجہ اطلاع رسل علیہم السلام کو جمیع غیوب پر نہ دینے کی بتایا ہے اوسکی وجہ ہونیکا سقوط واضح ہے اور جمیع غیوب پر اطلاع نہ دینے کی وجہ بقاء اختصاص نہین ہو سکتی یہ بیچارا نواں طرفدار جب اسقدر سمجہنے کی فہم ہی نہین رکھتا ہے تو ایسے نافہم کے قول کا کیا اعتبار ہے میاں **راندیری** عوام کو دہوکہ دینے کو ایسے ایسے ناواقفون وغافلون کے اقوال طبع کرا کر اپنے مدعی کے ثبوت کا عندالعوام خیال خام کرتے ہین اسی قسم کا کلام اون لوگونکے قول مین بہی ہے جو شرک ٹھہراتے ہین اور فقط اپنے وسوسہ کو دلیل بناتے ہین **طرفدار دسوین** اپنے **قول** مین مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی لکہنوی سے یہ ناقل ہین (در شریعت محمدیہ ثابت نگردید کہ آنحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ماشاء اللہ) **اقول** اس قول مین اگر تمامی علوم کی قید سے مراد جملہ اقسام علوم ہین کہ جسمین علوم ذاتیہ واستقلالیہ بہی داخل ہین تو یہ مسلم ہے علوم ذاتیہ استقلالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہونا شریعت مین ثابت نہین بلکہ عقل مین بہی ثابت نہین بلکہ ثبوت محال ہے پس یہ ہمارے منافی نہین اور اگر یہ مراد نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کسیطرحکا علم جمیع اشیاء ماضیہ ومستقبلہ جزئیہ وکلیہ پر اطلاع دینا شریعت مین ثابت نہین تو ان حضرات لکہنوی صاحب کے نزدیک ثابت نہین اور کسیکا عدم علم دین الٰہی مین حجت نہین ہو سکتا ہے اوپر جو اقوال علماء مین لا یخفی علیہ شیء وغیرہ گذر چکا ہے اور آیت تبیانا لکل شیء اور حدیث تجلی لی کل شیء اور جمیع احوال مخلوقات مبدء ومعاش ومعاد کی ایک مجلس مین خبر دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وغیرہ من الادلہ گذر چکے ہین شریعت مین ثبوت کیواسطے کافی ہین اور قول مثبت اولی ہے نافی سے پس قول لکہنوی صاحب بر تقدیر ثانی ہیچ اور دوسرے واقفین پر حجت نہین ہو سکتا ہے **گیارہوین طرفدار** بزعم **راندیری** کا یہ **قول** ہے اللہ پاک جیسے اپنی ذات مین وحدہ لا شریک ہے ویسا ہی اپنی صفات مین اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس مطلق علم جو شامل ہے تمام کلیات اور جزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہے انبیاء واولیاء کو وہی علم حاصل ہے جو اللہ تعالی نے دیا ہے اسمین شک نہین کہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوۃ والثناء جیسے اپنی صفات کاملہ مین تمام انبیاء سے بہتر اور برتر ہین اسیطرح آپکا علم بہی تمام انبیاء کے علوم سے زیادہ ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم علمت علم الاولین والآخرین اور حدیث طبرانی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی نے آپکو دنیا وما فیہا اور قیامت ہونیوالی اشیاء کا علم دیا تہا کما قال فی الفتوحات الاحمدیہ

قرآن مجید واحادیث پر ہی کسی آیت وحدیث سے یہ ہرگز بطور قطعیت ثابت نہین ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا یہ لوگ اپنے استنباط کو دلیل اسکے ثبوت کی بناوین تو وہ ہمپر حجت نہین ہے یہہ مدار افضلیت فقط علوم شرائع واحکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات ووقائع کو ہی جاننا ہی دلیل کم علمی وکم فہمی کی ہے تیسرے طرفدار کے قول کے جواب مین علم اسمار اور اونکے لواحق کے سبب افضلیت آدم علیہ السلام فرشتون پر ہونا اور اسی سبب سے آدم علیہ السلام کا مسجود ملائکہ ہونا گذرا ہے پس علوم مذکورہ مین انحصار افضلیت کرنا باطل ہے یہہ قول بوصیری جو مولوی **مشتاق احمد صاحب** نے نقل کیا ہے اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ذات علوم حاصل ہونا عالم الغیب کیطرف سے اور آدم علیہ السلام کا علم اسمار اونہین علوم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حاصل ہونا واضح ہے جس سے یہ تاویل غیر قابل تعویل فقط علوم شرائع وغیرہا مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے کلام مین مراد لینا باطل ٹھہرتا ہے اوران علوم شرائع ونحوہا مذکورہ اس طرفدار کے سواے دوسرے علوم کہ اونہین سے علوم اسمار اشیار بہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے حاصل ہونا ثابت ہوکر مدار افضلیت فقط مذکورہ کو بنانا غلط محض ہوجاتا ہے (یا عالم الغیب بالذات) معلوم نہین یہ طرفدار صاحب کیون فرماتے ہین علم غیب بالذات کو تو ہم بہی اور مولوی **مشتاق احمد صاحب** بہی خاصہ خداوندی کہتے ہین اسکا یہان کیا محل وموقع تہا وہے خوب جانتے ہین کہ یہ بیجا اسی سے کہا یا با جو اسی سے **قول تیرہوین طرفدار نامدار** کا یہ ہے کہ علم غیب علی الاطلاق باریتعالی کی صفات مختصہ مین سے ہے جنمین کسی شی من الاشیار اور ممکن من الممکنات کو خواہ وہ نبی یا ولی ہو جن ہو یا فرشتہ ہو اشتراک نہین ہو سکتا ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کو بہی باوجود اعلی کمال علمی حاصل ہونیکے علی الاطلاق غیب دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر جتنا کہ باریتعالی کیطرفسے بذریعہ وحی والہام مرحمت ہوا تہا) اسکے بعد آیت لایعلم من فی السموٰت الآیۃ اور آیت ماکان اللہ لیطلعکم ذکر کرکے بیضاوی کی یہ عبارت وماکان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر وایمان ولکنہ یجتبی برسالتہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات او ینصب لہ ما یدل علیہا فآمنوا باللہ ورسلہ بصفۃ الاخلاص وبان تعلموہ مطلعا علی الغیب وتعلموہم عبادا مجتبین لایعلمون الا ما علمہم اللہ ولا یقولون الا ما اوحی الیہم اسکے بعد حدیث لا تقولی ہکذا وقولی ما کنت تقولین اور اسکے بعد فتاوی قاضیخان کی یہ عبارت رجل تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ کان باطلا لقولہ علیہ السلام لا نکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ

دیگئی تہی اسیوجہ سے آپ سید ولد آدم اور فخر الاولین والآخرین ہین نہ یہ کہ آپکو علم محیط یا علم غیب بالذات حاصل
تہا **اقول** وباللہ التوفیق بلاشبہ مولوی **مشتاق احمد صاحب** کا یہی مطلب ہے کہ تمام جزئیات آئندہ کا علم
کہ کوئی جزئی جزئیات کائنات سے فوت نہین ہوئی بذریعہ وحی حاصل تہا یہ قول انکا (دنیا و مافیہا اور قیامت
تک ہونیوالی اشیا کا علم اللہ تعالیٰ نے دیا تہا) اس مطلب مین نص ہے نہ یہ کہ فقط ظاہر الفاظ ہی سے موہم ہوا ہے آمین
وہ تاویل جو مصداق بما لا یرضی بہ قائلہ ہے جو اس طرفدار نے کی ہے جاری ہونا ہرگز مسلم نہین ہے اور نہ ہرگز اس
تاویل کا احتمال اسمین ہونا تسلیم کیا جا سکتا ہے اور دنیا و مافیہا اور قیامت تک ہونیوالی اشیا کے علم پر علوم شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری وشرعیات کا صدق کوئی عاقل تسلیم نہین کر سکتا ہے اور دنیا و مافیہا اور
قیامت تک ہونیوالی اشیا سے مراد شرعیات واحکام متعلق ذات وصفات باری ہونا کوئی ادنی عقل والا بہی قبول
نہین کر سکتا اور راہنر بری اور اونکے طرفدار ثابت تو کرین کہ دنیا و مافیہا و قیامت تک ہونیوالی اشیا کو شرائع
واحکام متعلق ذات وصفات باری کہا جاتا ہے شرع یا لغت یا عرف مین حقیقۃً یا مجازاً احکام متعلق ذات و
صفات باری کو دنیا و مافیہا قیامت تک ہونیوالی اشیا ٹہرانا کیسی جہالت ہے دنیا و مافیہا اور قیامت ہونیوالی
اشیا تو قدیم نہین حادث ہین تو تمام احکام متعلق ذات وصفات بہی نعوذ باللہ من ذلک حادث ہی ہوئے
اور احکام مذکورہ بہی دنیا و مافیہا و قیامت تک ہونیوالی اشیا مین ہی ہوئے ورنہ دنیا و مافیہا و قیامت تک ہونیوالی
اشیا سے مراد شرائع واحکام مذکورہ کیونکر ہو سکتے ہین اب منصفین غور کرین کہ یہ تاویل اس طرفدار کی کوئی ادنی
عقل والا بہی قبول کر سکتا ہے یا نہین پہر مولوی **مشتاق احمد صاحب** کے آخر قول کو معارض اونکے قول
اول کے بتانا بہی طرفدار کے علم وفہم کی دلیل ہے آخر قول اول کو معارض تو جب ہوتا کہ اول سے دنیا و مافیہا قیامت تک
ہونیوالی اشیا کے علم کے حصول کی اول قول مین نفی ثابت ہوتی اول قول مین اوسکی نفی نہین تو پہر معارض ہونیکے کیا
معنے ہان نافہمی سے اس قول اول کو (مطلق غیب جو شامل ہے تمام کلیات وجزئیات کو وہ خاصہ خداوندی ہے)
معارض آخر کے طرفدار اپنے زعم مین جانتے ہین تو یہ انکی خوش فہمی ہے کہ کلیات وجزئیات سے مراد فقط وہی کلیات وجزئیات
ما کان ومایکون جو وجود مین آچکی ہین اور قیامت تک وجود مین آوینگی طرفدار صاحب سمجہے ہین مولوی صاحب
موصوف کی مراد تمام کلیات وجزئیات سے فقط یہی نہین بلکہ اونکے کلام مین وہ کلیات وجزئیات جنمین ممکنات معدومہ
ومستحیلات وما یترتب علیہا بہی داخل ہین مراد ہین پس آخر قول اول قول کے معارض ہرگز نہین ہے ایسی ہی
اوعبارت (مخالفہ نصوص قرآنیہ قطعیہ واحادیث نبویہ صحیحہ کا جنسے ثابت ہے کہ آپکو جزئیات کا علم نہ تہا) غلط بلکہ افترا

ونیز

سامنے اوس بھیڑیئے کا مقولہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اس مقولہ و مروی بھیڑیئے مین تصدیق کی عبارت تھوڑی سی مشکوۃ مع عبارت **مرقاۃ** بطور اختصار و التقاط جلد خامس صفحہ ۱۴۵ کی یہ ہے (فقال الرجل) ای الراعی (تاللہ ان رأیت) ای ما رأیت (کالیوم) ای ما رأیت ذئبا یتکلم کالیوم (ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا) ای من تکلم الذئب (رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی) ای بما سبق من خبر الاولین ممن قبلکم (وما هو کائن بعدکم) ای من انباء الآخرین فی الدنیا و من احوال الاجمعین فی العقبی (قال) ای الراوی وهو ابو هریرۃ (فکان الرجل) ای الراعی (یهودیا فجاء الی النبی علیہ السلام فاخبرہ) ای بخبر الذئب (واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) ای فیما رواہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راعی کی اوسکی روایت کرنے مین بھیڑیئے سے تصدیق فرمائی تو آپکی خبر ماضی و استقبال کو دینے مین یہ تصدیق ہوئی اور علم غیب آپکی طرف نسبت کرنے مین تصدیق ہوئی اگر علم غیب کی نسبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف کرنا ممنوع ہوتا تو آپ راعی کو اس اعتقاد و قول سے منع فرماتے اور فرما دیتے کہ میری طرف تم علم غیب کی نسبت نکرنا اگرچہ جانور بھیڑیئے نے کی جب منع نہ فرمایا تو اس نسبت کا جواز آپکے منع نہ فرمانے اور تصدیق کرنے سے ثابت ہوا پس اوسکیونکو منع فرمانا اونہین دو وجہ و نحوہما من الوجوہ کی سبب سے ہے جو اوپر مذکور ہوئین پس حدیث جاریتین سے استدلال عدم علم غیب پر کرنا مستدلین کی عدم تدبر پر دلیل واضح ہے پس استدلال کا بطلان لائح ہے فتاوی قاضیخان کی عبارت کا جواب دوبار اوپر گذر چکا ہے علامہ شامی وغیرہ سے اسکا رو گذر چکا ہے قالوا کہکر بیان اسکی عدم استحسان و عدم روایۃ عن الائمہ کیطرف اشارہ کرنا شرح منیہ کبیری سے گذر چکا ہے عبارت قاضیخان مین اگرچہ قالوا نہین ہے قایم مقام اوسکے جعلوا ہے اوس سے اشارہ اسی طرف صاحب طبع سلیم جان سکتا ہے اور علامہ علی قاری کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ نقل کتب فتاوی مسائل اعتقادیہ مع جہالت قائل و عدم اظہار دلائل حجت نہین ہے اسلئے کہ مدار مسائل اعتقادیہ مین ادلہ قطعیہ پر ہے بنا برین عبارت فتاوی قاضیخان کا اس بارہ مین حجت نہونا واضح ہے پس ان طرفدار نامدار کے قول و تحریر سے بجز آنسو اندیری نہین پونچھ سکتے ہین گو بظاہر تسلی طرفدار صاحب نے کی ہے **قول چودہوین طرفدار** مین یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع ماکان و مایکون کا علم نہین ہے اور اس دعوی پر شاہد آیت لو کنت الآیہ اور آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ

وبعضہم جعلوا ذالک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعلم الغیب وھو
کفر **اقول** وباللہ التوفیق ان طرفدار صاحب کے قول اول مین فقط اسیقدر ہے کہ علم غیب علی الاطلاق
صفات مختصہ سے ہے کہ جنمین کسی مخلوق کو شرکت نہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علی الاطلاق غیب
دانی کا رتبہ حاصل نہ تہا بلکہ اسیقدر کہ جتنا بذریعہ وحی والہام عطا ہوا یہ ہمارے بالکل خلاف نہین کیونکہ علی الاطلاق
بمقابلہ بذریعہ وحی والہام عطا کئے ہوئے کے ذکر کیا ہے جس سے واضح ہے کہ علی الاطلاق وہ ہے جو ایسے ذریعہ سے حاصل
نہوئے یعنی بلا واسطہ حاصل ہو یا وہ جو بلا واسطہ وبواسطہ دونون کو شامل ہو یا وہ جو تمام معلومات الہیہ کو شامل ہے
اسکے قائل ہم یا دوسرے مسلمان ہرگز نہین ہین پس یہ ہمارے مخالف ہرگز نہوا اور آیات مین مراد علم استقلالی ذاتی
وبلا واسطہ ہونا اوپر رانڈیری کے رسالہ کے جواب مین گذر چکا ہے اور **بیضاوی** کی عبارت سے فیوحی الیہ و
یخبرہ ببعض المغیبات اور الا ما علمہم اللہ تعالی سے ہی بذریعہ وحی وتعلیم الہی غیب دانی کا حصول
رسول مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام کیواسطے ثابت ہے جس سے ثابت ہے کہ آیات سے مراد نفی اوس غیب دانی کی ہے جو بذریعہ
وحی وتعلیم الہی نہو کہ وہ غیب ذاتی واستقلالی ہے پس ان آیات وعبارات سے ہمارے مدعی کی مخالفت ہرگز ثابت
نہین اور یخبر ببعض المغیبات سے ہماری مخالفت ثابت نہین ہوتی کیونکہ جزئیات ماکان ومایکون کا علم
بعض مغیبات ہونا اوپر مکرر بیان کیا گیا ہے اگر جزئیات ماکان ومایکون بعض مغیبات یہ نہون بلکہ کل ہون تو
نعوذ باللہ من ذلک ممکنات معدومہ ومستحیلات وما یترتب علیہا اللہ تعالی کے علم سے خارج ہونگے جسکا بطلان اظہر
ہے بلکہ یہ عقیدہ خارج ہونیکا کفر ہے اور حدیث لا تقولی ھکذا بہی منافی علم جمیع جزئیات ماکان ومایکون
ہونا مسلم نہین ہے کیونکہ اول اسمین یہ احتمال ہے کہ مطلق غیب دانی کا اعتقاد کوئی نہ کرے کہ جسمین غیب دانی
ذاتی بہی شامل ہے اسواسطے منع فرمایا ہو اور دوسرا احتمال علما یہ بیان کرتے ہین کہ اسواسطے آپنے منع فرمایا ہو کہ اپنے
علو منصب کے سبب سے اثنا ضرب دف ومرثیہ قتلی مین اپنا ذکر مکروہ جانا چنانچہ **مرقاۃ** جلد ثالث صفحہ ۴۱۰
مین ہے ولکراھتہ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منصبہ عن ذلک جب
یہ دو احتمال موجود ہین تو اس سے عدم غیب دانی جمیع جزئیات ماکان ومایکون باطلاع اللہ تعالی پر استدلال باطل
ہے اور کیونکر باطل نہو اگر غیب دانی کی نسبت کرنا مطلقا یعنی کسیطرح سے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف
ناجائز یا کفر ہوتا تو مشکوۃ مین حدیث ہے کہ بھیڑیے نے جب راعی غنم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہا
کہ آپ تمکو مامضی وماھو کائن بعدکم کی خبر دیتے ہین اور راعی نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

عبارات لکھی تھین اون تمام کی جواب ہوگئی باقی الجواب صحیح الجواب صحیح لکھکر جنہون نی گلو گذاری کی
اور دوسرون کی تابع ہوگئی جب اونکی متبوع کی اقوال کی جواب ہوگئی تو تابعین کی اقوال بھی ہباءً منثورا
ہوگئی واللہ سبحانہ الموفق وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین حررہ المفتقر الی رب القدیر **محمد نذیر**
المعروف **بنذیر احمد خان**
عفی عنہ

بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری

تمت بالخیر

اور آیت قل لا یعلم الآیۃ کو ٹھہرایا ہی اور قول شرح فقہ اکبر ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء
الا ما اعلمہم اللہ اور عبارت شرح عقائد لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والہام بطریق المعجزۃ
والکرامۃ کو **اقول** وباللہ التوفیق اوس سے جو مدعی **راندیری** ہی وہ ہرگز حاصل نہین ہی آیات
کا تو وہی جواب ہی کہ علم استقلالی وذاتی کی مراد ہی بقول علماء جو اوپر گذر چکا ہی اور دوسری دونون عبارتون
سے غیب دانی باعلام الٰہی والہام کو مخصوص کیا ہی جمیع جزئیات مذکورہ اس سے خارج ہونا مسلم نہین ہی فمن
ادعی فعلیہ البیان پس مقصود **راندیری** کا ہرگز حاصل نہین ہی **قول طرفدار** پندرہوین مین
یہ ہی کہ یہ دعوی کرنا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان ومایکون دیا گیا ہی اور کوئی شی آپکے
احاطہ علم سے خارج نہین بالکل غلط اور خلاف نصوص قطعیہ کی ہی قائل اسکا ہرگز دائرہ اہل سنت وجماعت
مین داخل نہین) یہ وسواس اس طرفدار نے پھیلا کر پہر وہی آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من
الخیر اور آیت قل لا یعلم اور آیت عندہ مفاتیح الغیب ذکر کر کے یہ کہا کہ (احادیث کثیرہ مطابق آیات
کتاب اللہ اس امر مین وارد ہین پس قائل اس کلام کا اور معتقد اس عقیدہ فاسد کا مخالف کتاب اللہ
اور سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہی) **اقول** وباللہ التوفیق یہ طرفدار ایسے حیادار ہین کہ
اپنے پیر حاجی **امداد اللہ صاحب** مہاجر مرحوم پر بہی بہتان لگانے سے باز نہ آئے اور اونکی طرف سے جعلی خط
راقم کے جواب مین اونکے نام سے لائے اور مطبع محمود المطابع میرٹھ مین اوسکو طبع کرایا اور بعض **گنگوہی**
اور **دیوبندی** نے اوسپر حاشیہ چڑہایا اور تمام علماء وصوفیہ کا عقیدہ نعوذ باللہ من ذلک امکان کذب
ٹھہرایا اپنی دروغ گوئی سے جسکے جواب مین رسالہ **صیانۃ الناس راقم** نے لکھا ہی ایسا شخص علم ماکان
ومایکون کے حصول کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیواسطے غلط وخلاف نصوص قطعیہ بتادے اور
یہ دعوی غلط وخلاف نصوص قطعیہ ہونیکا کرے اور آیات جنکا جواب اوپر چند مرتبہ گذر چکا ہی اونکو اپنی غلطی
سے دلیل اپنے دعوی کی بنادے ایسے ہی سنن نبویہ پر بہتان لگادے اور ایک بہی اون سنن مین سے ایک امر
کے ثبوت کیواسطے پیش نکرے اور علم جمیع ماکان ومایکون کے حصول کے قائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حقمین خارج دائرہ اہل سنت وجماعت سے بتادے تو کیا تعجب ہی ہان **راندیری** سے تعجب ہی بظاہر کہ
ایسے شخص کے قول مثل بول کو حجت جانتے ہین **راندیری** بیچارے کیا کرین جب کچھ بن نہین پڑتی ہی تو ایسے
ویسون کے اقوال سے عوام کو خود کے برحق ہونے کا دہوکہ نہ دین تو اور کیا کرین جن جن طرفدار نے کچھ کچھ

فتویٰ فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زید[ف] دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہیں جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے مگر اس عقیدے کو شرک و کفر کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتی کہ آپکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونوں طرح شرک ہے۔ اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق

[ف] زید سے مراد جناب مولانا مولوی محمد ہدایۃ الرسول صاحب لکھنوی ہیں ۱۲ سمیع عفی عنہ

ضمیمہ
فتاوی
علمائے اعلام
و مفتیان اسلام

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ مین داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرور یہ بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ مین کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالی وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالی وکل شیء احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا مین جمع فرما دی ہے وقال
اللہ تعالی ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ نہین زمین
کی اندھیریون مین اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب مین لکھا ہوا ہے اور اصول مین مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی مین مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہین ہوتا اور عام
افادہ استغراق مین قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگی بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہین
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلی درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہین کرتی نہ اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالی کیسی نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالی عزوجل نے تمام موجودات
جملہ ما کان وما یکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش
مین کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے
نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب مین فرمایا جائے لا تعلمھم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہین الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص و روایات
و اخبار و حکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گھٹانیکو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سبکا
جواب وہین دونو فقرون سے انھین دو فقرون مین ہو گیا وہ دو حال سے خالی نہین یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہو گی یا نہین اگر نہین تو اوس سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول
اور اگر ہان تو دو حال سے خالی نہین یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعای مخالف مین نص صریح نہو تو استناد محض خبط
الفساد۔ مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہین سب انہین اقسام کی ہین ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

عقیدۂ سلف صالح اور کون بدمذہب وجہنمی ہی۔ نیز عمرو کا دعوی ہی کہ شیطانکا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علم سی زیادہ ہی اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کی صفحہ ۴۷ پر اوسکا بیان یوں لکھتا ہی کہ شیطان کو یہ وسعت نص سی ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہی اس شخص کی نسبت کیا حکم ہی بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیوب ونزھتہ من کل عیب وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ٥ زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہی بیشک حضرت عزت عزت عظمتہ نے اپنی حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب اونہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سی آخر تک کا سب ماکان وما یکون اونہیں بتایا اشیاء مذکورہ سی کوئی ذرہ حضور کی علم سی باہر نرہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم اون سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہی زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہی سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا والحمد للہ حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سی ایک چھوٹا حصہ ہی ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد وبیکنار سمندر لہرا رہی ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا اونکا عطا کرنیوالا اونکا مالک ومولی جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلی کتب حدیث وتصانیف علمای قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہی اور اگر کچھ نہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہی قال اللہ تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیئ وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین اوتاری ہمنی تمپر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہی اور مسلمانوں کی لئی ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالی ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائی بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہی اور ہر شی کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیئ ہمنی کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شی کا بیان ہی اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس حد کا مفصل اور اہلسنت کی مذہب میں ہر شی ہر موجود کو کہتی ہیں

نے یہ توصاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل
المومنین (الیٰ قولہ تعالیٰ) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتونکو
باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے
یہ آیات اور اونکے امثال بےنظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسونکو کیوں سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل
چھیلنے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت
میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و
وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوارست جوابش آنست
کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیوں ملاجی کچہ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لاتقربوا
الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اوس آنکہ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ ۔ امام ابن حجر عسقلانی
فرماتے ہیں لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ
سند اسکے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی ۔ افسوس اوسی موںہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی
نامقبول ٹھہرانا اوسی موںہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا
اور ملمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد اب اسکے سوا کیا کہیے
کہ ایسوں کی داد نہ فریاد اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلواکر اوس تنگنا
میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ
فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولے بے سند منقولے سب سما جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو ۔ بالجملہ
بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل و جمیل طور پر ثابت جسمیں اصلا مجال
دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قایم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل
ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما صحاح و سنن و مسانید و معاجیم کے احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ
اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

قطعی الافادہ نہین دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کر لین تو ایک ہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے
لئے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت مین اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی ۔ مین اس مطلب پر تصریحات
ائمہ اصول سے احتجاج کرون اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانے کے انہین گنگوہی پیشوا کی شہادت دون ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا بالائے
طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہین کہ یہان خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہین نہ اصلا اوسپر التفات ہو سکے
اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل مین اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل مین اپنے اور اپنے
تمام طائفہ کے پاؤن مین تیشہ زنی کو یون لکھتے ہین عقائد کے مسائل قیاسی نہین کہ قیاس سے ثابت ہو جائین بلکہ
قطعی ہین قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہین کہ خبر واحد بھی یہان مفید نہین لہذا اوسکا اثبات اوسوقت
قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات مین قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات
صحاح کا صفحہ ۸۶ پر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہین چنانچہ فن اصول مین مبرہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انہین دو حرفون
مین ختم ہو گیا ہان وہان تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا
شرکاء کے جیم ڈپٹی سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چھانٹ لائین جس سے صاف
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورۂ ماکان و مایکون سے فلان امر حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا
یھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہین کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ
نہین دیتا دغابازون کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ مین دو ہی
سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند مین لکھتے ہین خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہین واللہ لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین کہ مجکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہین قطع نظر اس سے کہ حدیث
اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت مین تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث
کے کیا معنی ہین اور قطع نظر اس سے کہ یہ کسوقت کے ارشاد ہین اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیحہ
صحیح بخاری و صحیح مسلم مین اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما
تأخر اوتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لك یا رسول اللہ
لقد بین اللہ لك ماذا یفعل بك فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

علیہ وسلم نے ہمین اس حال پر چھوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے
بیان نفرمادیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب مین ہے ہذا
تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی مین ہے ولاشك ان اللہ
تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہین کہ اللہ تعالے
نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچھلونکا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن
فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی ہے تو مین اوسے اور جو کچھ اوسمین قیامت تک
ہونیوالا ہے سبکو ایسا دیکھہ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہون اوس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے
روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچھ اونمین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیای کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا
اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام ماکان ومایکون کو اپنے اون محبوبونکے پیش نظر فرمادیا مثلاً شرق سے غرب تک سماک
سے سمک تک ارض سے فلاک تک اسوقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس
پہلے اوس سبکو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکے یہان خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دے وہ آپ
ہی ان حدیثونکو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام وعلمای اعلام انسے سندین لائے انھین مقبول ومسلم رکھتے
آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری وامام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ وعلامہ شہاب احمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی اونھین مشرک نہ کہین تو اپنی حجر توحید کیونکر نبھا ہین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد وسنن ابن ماجہ مین ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین -

ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ ندی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بہول گیا بہول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة
منازلهم اهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ہم مین کھڑے ہوکر ابتدا ے آفرینش سے لیکر جنتیونکے جنت و دوزخیونکے دوزخ جانے تک کا حال ہمسے بیان فرمادیا
یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا صحیح مسلم شریف مین حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچمین ظہر
وعصر کی نمازونکے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما هو كائن الى يوم القيمة فاعلمنا احفظنا اوسمین سب کچھ
ہمسے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
وغیرہ کتب کثیرۂ ائمۂ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرأيته
عز وجل وضع كفه بين كتفي فوجدت بردانامله بين ثديي فتجلى لي كل شئ وعرفت مینے
اپنے رب عز وجل کو دیکھا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجھپر روشن ہوگئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہین هذا حديث حسن
صحيح سألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال صحيح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے
امام بخاری سے اسکا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے اوسیمین حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی
معراج مناسی کو بیانمین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما في السموات والارض
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰۃ مین اس حدیث
کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی و
واحاطۂ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لقد تركنا رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم وما يحرك طائر جناحيه في السماء الا ذكر لنا منه علما نبی صلی اللہ

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکی ہر خطرے کو پہچانتے ہین اور یہ سب چیزین حضور پر ایسی روشن
ہین جنمین اصلا کسیطرحکی پوشیدگی نہین ہان ہان جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ مین جلنے والو یہ عقیدے ہین
علماے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع مین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کے فدائیو
اشتراک کے سودائیو کس کسکو مشرک بناؤ گے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۵ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف مین فرماتے ہین ذکر کن اورا
و درود بفرست بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و باش درحال ذکر گویا حاضر ست پیش تو در حالت
حیات ومی بینی تو اورا متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا و بدانکہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنود
کلام ترا زیرا کہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ ویکی از صفات الٰہی اینست کہ انا جلیس من ذکرنی اھ
بیشمار رحمتین شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمین دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ
تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہین ہرچہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید و یاران خود را نیز از بعضی ازان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہین وھو بکل شیء علیم وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا ست ہمہ چیز از شیونات واحکام
الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین مین لکھتے ہین فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہوجاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ مین خبر دی قرآن و حدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہین اور
عند الانصاف دو تو بہی اقل قلیل کہ مذکور ہوے بہت بسیار ہین غرض شمس وامس کیطرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید

عرضت علی امتی باعمالہا حسنہا وقبیحہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک وبد کو ساتھ میرے حضور
پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ مین حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین عرضت علی امتی البارحۃ لدی ھذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم
من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھپر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک مین اونکے
ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہون جیسا تم مین کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل
سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری مین فرماتے ہین وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری مین فرماتے ہین
لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے
کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلون پچھلون
اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی
استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پہر علامہ خفاجی نسیم الریاض مین فرماتے ہین
انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام
الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت
تک کی تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر پیش کیگئی تو حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ
وآیندہ سب کو پہچان لیا جسطرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھلائے گئے تھے علامہ عبدالرؤف
مناوی تیسیر مین فرماتے ہین النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت
بالملاء الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاھد پاکیزہ جانین جب بدن کے
علاقون سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہین اونکے لئے کوئی پردہ نہین رہتا وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہین جیسے
پاس حاضر ہین امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب مین فرماتے ہین قد
قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالی لافرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مشاھدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ
بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حالت حیات
وفات مین اور اسوقت کی حالت مین کچھ فرق نہین ہے اس بات مین کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہین اونکی ہر

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی الله تعالی علیه وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ
لوح کے علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اوسمیں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
نے جسطرح چاہا اوسمیں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقے یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیا وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم
محمدیہ کے سطروں سے ایک سطر اور اونکے دریاؤں سے ایک نہر میں ہیں پھر باانیہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ
حضور نہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اونکے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
عریض الثلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے تہے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روز
اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پیٹ پیٹ کر روئیں کہ بحمد اللہ
تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ اونکی بیپایاں
موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے والحمد للہ رب العالمین ۝ وخسر ہنالک المبطلون ۝ فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد
ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا ہے مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان
ہیں مگر منکر مستکبر کا اینہے دعوی باطلہ پر اونسے استدلال اور اوسکی بناپر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیلئے علم ماکان ومایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہے علم باعتبار منشا دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بہی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فردانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عز وعلا کو جنمیں غیر متناہی
معلومات کے سلاسل وہ بہی غیر متناہیہ وہ بہی غیر متناہی بار واصل اور خود کنہہ ذات الٰہی واحاطہ تام صفات الٰہیہ
نامتناہی سبکو شامل ہے فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
ہو ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے اونکے
حصول کا کوئی قائل نہیں ہم ابہی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
واکابر علماء عاملین واعاظم اولیاء کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر مشرک بننا ہے
اسکے متعلق احادیث و روایات واقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ ۱۳۰۵ھ
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ وغیرہما مین ملاحظہ
کیجیے افسوس ان شرک فروش اندھونکو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر
یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان و مایکون
بمعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی
جسمین غیر متناہی علوم تفصیلی فردانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار ہیں گویا مصطلح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب بلکہ بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہین یہ شرق تا غرب و سمٰوات و ارض و عرش تا فرش و
ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیلی جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو اونکے طفیل سے اونکے بہائیو
حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام بلکہ اونکی عطا سے اونکے غلامون بعض اعاظم
اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ مین وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہین جن پر
اونکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتین امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف مین فرماتے ہین ؎ فان من جودک الدنیا
وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم ۔ یعنے یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونون حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہین اور لوح و قلم کے تمام علم جنمین ماکان و مایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ مین فرماتے ہین توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

خاتم کا بھی حال نہ معلوم تھا صریح کلمۂ کفر وضلال اور ہزاروں آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہے آیۂ کریمہ لیغفر
لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفر اشکنی ہی کیلئے اوتری اور مروی و
مدوّن ہوئی اوپر گذری بعض اور سنئے قال اللہ تعالیٰ وللآخرۃ خیرلک من الاولیٰ اے نبی بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے وقال تعالیٰ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم جسدن اللہ رسوانہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال اللہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکانمیں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالیٰ تبٰرک الذی
ان شآء جعل لک خیرا من ذٰلک جنٰت تجری من تحتھا الانھر ویجعل لک قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وروایۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے (جسکی طلب یہ کافر کررہے ہیں) بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذٰلک من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمیٰ وسیادت کبریٰ واولیت دخول جنان ورویت رحمٰن عزمجدہٗ
وارد ہیں اونہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکا سن لیجے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا
مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگونکا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خوان میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہوجائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوسدن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زیادہ ہے ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ اندے

واکمل ہے علوم محمدیہ کہ ہی وسعت عظیمہ کو نہین پہنچتا پہر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہین جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہین بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر مین یقیناً قطعاً وہی دوقسم اول مراد ہو سکتی ہین نہ یہ قسم اخیر اور بداہتہً ظاہر
کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مزبور بلکہ اوس سے ہزار در ہزار ازید وافزون علم ہی کہ بعطائے الٰہی
مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہین بلکہ وہ اوسکی صریح جہالت پر
نص ہین وللہ الحمد یہ معنے باآنکہ خود بدیہی وواضح ہین ائمہ دین نے انکی تصریح بہی فرمائی امام اجل ابوزکریا نووی
رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ پہر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی حدیثیہ مین فرماتے ہین معناھا
لایعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالی واما المعجزات والکرامات
فباعلام اللہ تعالیٰ لھم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنے آیت مین غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنے
ہین کہ غیب اپنی ذات سے دے کسیکے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہوجائے یہ اللہ کے سوا کسیکو نہین
رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتین یہان تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہین علم ہوا ہے یونہین وہ باتین کہ عادت
کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہین سے ظاہر ہو گیا مگر
فقیر نے اپنے رسائل مین ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کے خود اقرار سے کفر وضلال کا تمغا ہے نیز اونہین من روشن
کیا کہ خلق کیلیے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بہی درجہ اولائے حق حقیقت مین اوسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے
طرز فقہائی مین علم مطلق بمعنے مرقوم کے ساتہ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام مین منصوص ہے مکبر یہ مکر کا وہ زعم
مردود جسمین مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچہ نہین جانتی) کا لفظ ناپاک ہے وہ ہی کلمۂ کفر وضلال
میباک ہے بلکہ نے جس عقیدے کو شرک وکفر کہا اور اوسکے رد مین یہ کلام بد فرجام بکا خود اوسیمین تصریح ہتی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جلشانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کے یہ نفی مطلق شامل علم عطائی ہی ہے
اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استثنا بہی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوس قول مثل ہول مین خواہ
یون اور خواہ یون دونون صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اوسی لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے مین کیا تامل ہو
سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتون کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب برسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عزجلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہون گنے جائین والعیاذ باللہ رب العالمین یونہین اوسکا قول بر تر از بول کہ اپنے

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کو درود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عجاب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالیٔ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کی مقدمات ہون اور تزییف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطۂ علوم محمدیہ مین تحریر محل نزاع کرے اور مقام ومرام سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ مین تمام مہملات نجدیہ نو وکہن کی سرفگنی وتکبر شکنی مگر فصوص ونصوص نے
ہجوم وفور ظاہر کر دیا کہ اطالت تا حد ملالت متوقع لہٰذا باذن اللہ تعالیٰ نفع عاجل کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے در مختار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان
ومایکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کی عوض نفع وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالیٰ زبان رخ کیا اور اسکی ایک ایک
نور فی نور السمٰوٰت والارض جل جلالہ کی عون سے وہ تابشین دکھائین کہ ظلمات نجدیت باطلہ وہابیت عاطلہ
دور وسان کافور ہوتی نظر آئین یہ چند حرفی فتوی کہ اوسکی لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی مسمی ہے اسکی تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اوسی پر محول ذی علم ماہر
تو انھین چند حروف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کی دست نگر ہون بعونہ تعالیٰ رسالہ مذکورہ کی لآلی متلالی سے بہرہ ور ہون حضرات مخالفین سے
بہی گذارش کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو از ین چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبۂ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور مین
نہ دیکھ سکین تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھین جو بعنایت الٰہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتونکی صبح کر دیگا اونکا ہر کاسۂ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچھ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھل جائے کہ ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ معہذا طائفۂ ارانب وثعالب کو یہی
مناسب کہ جب شیر ژیان کو جبل قدمی کرتا دیکھین سامنے سے ٹل جائین اپنے اپنے سوراخون مین جان چھپائین

میں محفوظ رکھے ہوئے یا جگہ جگہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے بالجملہ بکر پر مکر کر گمراہ بددین ہونے میں اصلا شبہہ نہیں اور اگر
کچھ نہوتا تو صرف اتنا ہی کہ **تقویۃ الایمان** پر حقیقۃ تفویت الایمان ہے اوسکا ایمان ہے ہی اوسکا ایمان
سلامت نرکھنے کو بس تہا جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کے مطالعے سے ظاہر ہے اذا کان
الغراب دلیل قوم ؛ سیہدیہم طریق الہالکینا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ **ذریت شیطان** گراہ
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اسکا
جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہوسکتا ہے ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنی کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اونکے لئے دکھ
کی مار ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کو اللہ نے اونپر لعنت فرمائی ہے دنیا و آخرت میں اور اونکے لئے
تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب**
خفاجی مسمی بہ **نسیم الریاض** میں ہے (جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بشتمہ
(او عابہ) ہو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ (فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ (تصریحا کان او تلویحا وہذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ہلم جرا) اھ مختصرا یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جسنے کسیکی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوسنے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی ندی یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں اونمیں اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے
کسی صورت کا استثنا کریں نہ اسمیں شک وتردد کو راہ دیں خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سے ان سب
احکام پر تمام علما وائمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آجتک برابر چلا آیا ہے ہم نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

فتوی فاضل اجل عالم اجیل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور متوطن رامپور و مدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ما قولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالیٰ فی ہذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالیٰ الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات و جزئیات ماکان و مایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالیٰ نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ میں بعد نقل قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ و قولہ تعالیٰ و نزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شیئ کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما ما من شیئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اس سے چند سطور بعد ۱۳۱ میں دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الآلات و ضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع و یقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیئ (ای فی کتاب اللہ) تفسیر

یہ کہ اوسوقت اوسکی خرام نرم پر غرہ ہوکر غرائیں اوسکی آتش غضب بھڑکاکر اپنی موت اپنی سوتنو بلائیں۔

؎ نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوستر خواہند ٭ شغالاں ہزیمت مندِ خشمِ شیرِ ہیجا را ٭

اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی آلہ وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفی احمد رضا خان

محمد رضا خان قادری ۱۳۱۱
محمد عبد الرحمٰن عمر
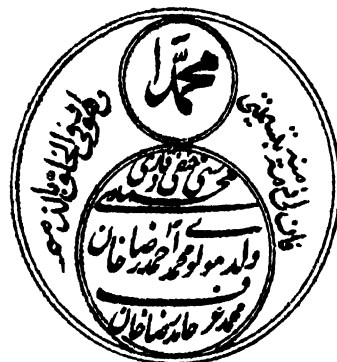
نصیر الدین حسن خان ۱۳۰۱

مین عبارت یہ ہے وھو بکل شیٔ علیم و وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات حق و اسمار افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم و اشیار کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شیٔ علیم اور یہ آپکے حقمین بہی منتقیم ہے اور حدیث بخاری مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدأ الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم الحدیث اسکو حاشیہ بخاری مطبوعہ جلد اول صفحہ ۴۵۳ مین والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلك انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکہا ہے تو طیبی و کرمانی و خیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے ساتہ بیان علماء مذکورین اہل سنت و جماعت کے اور عینی شرح بخاری ج ۷ ص ۲۱۲ و فتح الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۱۴۲ و قسطلانی شرح بخاری ج ۵ ص ۲۴۱ و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۲۷ مین ہے واللفظ للعینی وفیہ دلالة علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد ذلك کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلك پس عینی طیبی کرمانی خیر جاری و علی قاری و عسقلانی و قسطلانی ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تہا یہ علم جمیع جزئیات و کلیات ما کان و ما یکون نہین تو اور کیا ہے جب عمرو زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علمار اہل سنت و جماعت موصوفین کو بہی کیا کافر مشرک کہیگا نسخہ ترمذی ج ۲ ص ۱۵۶ مین بہی حدیث ہے اوسمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے فتجلی لی کل شیٔ جس سے ہر شی کا ظاہر ہو جانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہرہ ایسی آیات و احادیث کی سے موجود نہین فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہرہ سے آیات و احادیث کا پہیرنا خلاف اہل سنت و جماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہرہ ہی لینا چاہیے چنانچہ شرح عقائد نسفی مین بہی ہے تو کل شی کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات و احادیث سے ہمکو مراد لینا ضرور ہے اور یہی آپکی جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علمار اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال مخلوقات کا علم مراد لیتے ہین نسائی مین یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رأیت فی

عرائس البیان مطبوع کشوری کے صفحہ ۲۰۶ مین ہے قال بعضہم فی قولہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفۃ اس ہی عرائس کے صفحہ ۵۳۶ مین تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ کے ہے وھو کتابہ المکنون بخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد ولکل علم اس سے چند سطور بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شئ ومحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب اس سے تمام وجمیع وہ چیزین جو موجود ہو چکی ہین اور موجود دنیا مین ہونگی اور مین اونکا قرآن مین بیان موجود ہونا اور آپکا مبین وعالم ہونا اوس بیان وتبیان کا واضح ہو اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجہہ نہین سکتے مین لیکن اس سے لازم نہین آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہی سمجہہ نہین سکتے تہے اور آپکی فہم کے موافق بہی جمیع ما کان وما یکون کا بیان وتبیان قرآن مین نہین ہے اور دلالت کا کچہ ایک طریقہ نہین ہے بہت طرق خفیہ ہین جو لوگ اون طرق خفیہ سے واقف ہین وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتے ہین بندہ کی کلام مین بہی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہین کہ اونکو ہر ایک نہین پہچان سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو اونکی دلالت خفیہ کے طرق سے واقف ہے چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہین

کشف الظنون ج ۲ صفحہ ۱۹۶ مین وہ بیت لکہی ہے۔ از قد وابرو بہ بید آن ماہ چہرہ موج آب دیدہ ام بالای مہر ناواقفوں ہم جیسوں کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ واقفین کاملین متوقدین کو بہی جو طرق دلالات خفیہ سے بہی واقف ہین معلوم نہین پس ایسے ہی کلام الہی جو عجائبات سے مملو ہے اوسکا ایک ایک لفظ لکہو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوس سے واقف ہون تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء جہان کی قرآن سے نہ سمجہین تو یہ لازم نہین آتا کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہی نہ سمجہین اور یہ ضرور ولازم ہونا مسلم نہین کہ سبہی کو آپ بیان بہی فرمادین پس ہماری فہم کے موافق اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہین لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی فہم کے موافق بہی تبیان نہونا مسلم نہین پس اپنی فہم پر قیاس کر کے تبیان لکل شئ ہونیکا انکار کرنا اور اوسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات کے نہین ہے اور کسی چیز کے عدم علم کی نسبت قرآن وحدیث سے آپکے حقمین ثابت ہو تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ کسی وجہ سے بہی آپ نہین جانتے بلکہ من وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکے واسطے ثابت ہونا کیون جائز نہین اور تبیان لکل شئ سے مراد بوجہ دیگر اوسکا یعنی اوس چیز کے علم کا ثبوت کیون ممکن نہین ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ مین آیت وھو بکل شئ علیم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بہی نسبت ہونا فرماتی

انی لست بملك حتی یکون الی القوة والقدرة علی انزال العذاب باذن الله کما کان لجبرئیل علیہ السلام او یکون لی العلم بذلك باخبار من الله بلا واسطۃ اھ مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۴۶ مطبوعہ نولکشور میں ہے واز جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص است بپروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب است وہرچہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام اور شاید آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقیں علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہے اور جن علما نے غیب دانی کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو انکی بہی مراد یہی ہے چنانچہ شامی نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الہی ہو اور مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور معارض کو بہی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہے نہ باعلام وتعلیم الہی اور تفسیر خازن میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہے چنانچہ تفسیر خازن جلد ۲ ص ۱۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب۔ الآیۃ کے ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا یفترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے ص ۱۵۵ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ہذا الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلك اظہرہ اللہ سبحانہ وتعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذلك معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واضح ہے کہ آیات عدم علم غیب ما نحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں اسیر انسے استدلال سفاہت یا عناد یا غفلت سے خالی نہیں ہے اگر قطعاً یہ آیات اسپر دلالت کرتیں تو اہلسنت محققین کیوں انکے خلاف آپکے شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی نقد النصوص میں فرماتے ہیں لان الحقیقۃ المحمدیۃ فی صورۃ الاسم الجامع الالہی ھی

مقامی ھذا کل شیٔ وعلمتم نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۴۳ ۲ حاشیہ جلال الدین سیوطی رح مین علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی ہو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ یہ علامہ حنفی رح جو عالم ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وحقیقی تمام کا آپکو سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کی بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتی ہین اور حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہین تو یہی آپکو جمیع ماکان ومایکون کا علم حاصل ہونا جانتے ہین اور تمام پر آپکا احاطہ مانتے ہین تو کیا عمرو انکو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور عینی شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۶۵ اور قسطلانی مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۹۵ مین ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار مین یہ شعر بھی ہے واشھد ان اللہ لا رب غیرہ ۰ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شی پر آپ مامون ومحیط ہین اب کسکو یہ عمرو کافر مشرک وضال بناویگا نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز منافی نہین ہے کیونکہ اونمین نفی علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبلا واسطہ واصالۃ کی مراد ہے چنانچہ شرح شفا خفاجی مین ہے ھذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالیٰ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق بقولہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ اور شرح جامع صغیر امام مناوی مین ہے واما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو اور فتاوی امام نووی مین ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالیٰ لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات النبی علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم الجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا انتہی مختصرا اور شرح مقاصد ج ۲ صفحہ ۲۰۲ مین ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کے بیان مین والمعنی

ہونگی تو خدا تعالی کے علم سے مساوات لازم آویگی اسلیے کہ کل شی جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہے اور یہ شرک ہے تو یہ کلام بھی اونکی باطل ہے اوّلاً اسلیے کہ اہل حق کے نزدیک شی کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ موجودات فی الماضی ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئے ہیں نہ ہونگے اور نہ مستحیلات و ما یترتب علیہا پس مساوات بتانا دلیل اجہلیت یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ کی ہے اور ثانیاً اسلیے کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہونیسے بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہے اور اللہ تعالی کا عنایت کیا ہوا پس دعوی مساوات کا محض جہالت ہے اور یہہ اوسیطرح شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وفور علم میں تنقیص و تخفیض ایسے حیلوں حوالوں سے کرتے ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنیوالے کا حکم شفا و شرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ صفحہ ۲۹۵ اور اسی جلد کے صفحہ ۴۲۹ کو دیکھکر معلوم فرماویں اور جو جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں سبکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھے گئے ہیں اس فتوے میں گنجایش اوسکی نہیں ہے اسواسطے متروک کئے واللہ سبحانہ وتعالی الموفق للحق والصواب

والیہ المرجع والمآب فصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

المجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

المجیب مصیب رقمہ **عبد اللہ** عفی عنہ	شاہ محمد نذیر ۱۲۹۶ پرلی سعندان	الجواب صحیح کتبہ **عبد الرحیم** عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلا اکمل الکملا اعلم العلما قدوۃ الاولیا عمدۃ الاصفیا مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری مد ظلہم العالی

توب صور العالم کلہا بالرب الظاہر فیہا فلا بد لہا من الاتصاف بالصفات الالٰہیۃ کلہا من العلم الشامل والقدرۃ وغیرہما یتصرف فی اعیان العالم علی حسب استعداداتھا ولکن ذلک انما ھو من جہۃ حقیقتہا لا من جہۃ بشریتہا۔ الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا احاطۂ علم وشمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہے گو دربارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے چنانچہ شرح الصدور علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وھو نظیر الخلاف فی علم الساعۃ اور تاویلات امام ابو منصور ماتریدی میں بھی ایسی ہی اختلاف لکھا ہے اور یہ بھی کہ اوسکے چھپانیکا آپکو حکم تھا اور عینی شرح بخاری ج ۱ ص ۱۲۳ میں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت قل الروح من امر ربی۔ الآیۃ میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور جلد ۲ ص ۱۰۶ میں بھی تفسیر روح کرکے آیت کریمہ قل الروح الآیۃ سے غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی احیاء العلوم میں متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اپنے رسالہ مضنون صغیر میں فرماتے ہیں ھذا سوال عن سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا لہ اور شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۰۵ معتزلہ کی تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا۔ الآیۃ۔ کے جواب میں ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ والبشر الغرض اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا بین اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالی کی ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہونیسے خدا تعالی کی ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالی کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن یکون ابدا من الممکنات الصرفۃ ومن الممکنات المستحیلۃ بالغیر ومن المستحیلات الذاتیۃ وما یترتب علیہا بفرض الوجود کا علم اللہ تعالی کو نہیں ہے تو وہ خدا تعالی کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنیوالے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو یہ مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اونکی قبیح جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہے اور ایسی ہی بکواس کرنا کہ آیت تبیانا لکل شیء وحدیث تجلی لی کل شیء سے ظاہر معنی مراد

ما اجاب بہ المجیب المصیب فہو حق وصواب حررہ الفقیر **عبد القادر**
عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مواہب علمائے بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر اوسکا بلاشک مستحق عتاب ہے کما لایخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرگھے عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین
امین

قاضی شہر بمبئی
خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرضی ۱۲۹۵

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہری
عفا اللہ عنہ

بن قاضی غلام علی قاضی محمد اسمٰعیل ۱۳

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی ... البجمانی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین

المتمسک بحبل اللہ الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۸۴

للہ درہ مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی وعن سائر اہل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری الہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارہ تکفیر زید کے بسبب ثابت کرنے علم جمیع ماکان ومایکون کے تعلیم الٰہی واسطے حضور سید المرسلین
افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علما کے کلام سے تخصیص واستثنا بعض اشیاء
مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علم وسیع وعمیم ہے پس
حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی
واستقلالی ہے پس اس سے اثبات معجزہ غیب دانی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بو الہوسی اور نری خام خیالی
ہے پھر اوسپر یہ طرہ لگانا کہ خدا تعالی اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ
شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا
ہے یلزم من کون غیرہ تعالی غیر منصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا بامرہ کونہ عالما بالکل و
کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ الخ ملخصا اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ
الا باذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع
عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لھا
یعلم محمد ما بین ایدیہم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری
واول ما خلق العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفہم من احوال
القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولہم نفسی نفسی ورجوعہم الیہ لاضطرار
ولا یحیطون بشئ من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو شاھد علی احوالہم وسیرہم وحالاتہم
وقصصہم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلاۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی
جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز وکرامت کے تمام شبہات زائل ہو جاتی ہیں۔
تحریر پرتنویر بے نظیر حضرت جناب مولانا المکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے فجزی اللہ
تعالی مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ المجهول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وھو ھذا - لَا شَیْئَ یَعْزُبُ عَنْ اِحَاطَۃِ کَشْفِہٖ ٭ وَذُکَائُہٗ وَبِہٖ ضِیَاءُ ذُکَاءِ - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی عنایۃ ربہ الابر

احمد ابن المولوی الشیخ عبد القادر الجیتیکری کان اللہ لھما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسؤلہ بلا تحقیق قول کا فر کہنا حماقت ہی اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر مین مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہی اور قول محقق وہی ہی جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہی جس سی یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہی کہ آپکو علم ماکان ومایکون باعلام اللہ دمشیتہ تہا - زید نے دعوی علم استقلالی وبذاتہ کا نہین کیا ہی بنا برین ایسے ایک دینی بہائی کو قول کی تحقیق وسمہنی کی بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے

خداتعالی ایسی لوگون کو جو مسلمانون کو تکفیر کر دیتی جہاں اللہ ہو جاتی ہین ہدایت فرماوے

راقم آثم محمد عبد الرزاق نقشبندی عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلی ومہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہی اور جو لوگ بباعث کم علمیت کی مسلمانون کو بےوجہ کافر کہدیتی ہین اونکو تائب ہونا چاہیئے

(مہر: اللہ ... القدوس ... سید ... ۱۲۹۶)
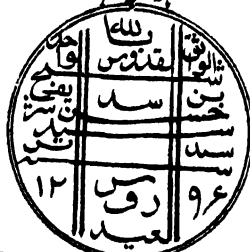
بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامدا ومصلیا ومسلما - سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعۃ ہی اور وہ ہی لوگ مسلمان کو اوپر اجترا با تکفیر کرتی ہین جنکو علم کا صرف دعوی ہی دعوی ہی اور اصول مذہب سی بالکل واقفیت نہین اور علم غیب کی بارے مین کئی رسالی

المجیب مصیب ولہ اجر جزیل حررہ **حسن** بن نور محمد
عفی عنہما

ما قالہ المجیب فی ھذا الجواب فھو صحیح وموافق لما صرح بہ المحققون من اولی الالباب منہ
ما قالہ العلامۃ البغوی فی تفسیرہ معالم التنزیل و الفہامۃ علی بن محمد بن ابراھیم البغدادی
المعروف بالخازن فی تفسیرہ لباب التاویل فی معانی التنزیل انہ قال السدی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من
یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی
عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول
اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما و
بک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر
ومنہ ما قالہ ابن الحجر المکی الہیتمی فی منح المکیۃ لشرح الہمزیۃ انہ روی الطبرانی قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ
ومنہ ما قالہ العلامۃ شیخ الاسلام الشیخ ابراھیم البیجوری فی تحفۃ المرید علی جوھرۃ التوحید انہ لم
یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرھا مما
یمکن علم البشر بہ، لا یقال یلزم حینئذ المماثلۃ والمساواۃ بین علم اللہ تعالیٰ وعلم الرسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام وھو محذور لان علم اللہ تعالیٰ قدیم وبالذات والاصالۃ ومحیط لجمیع ما سوی اللہ حتی علم
الرسول وعلم الرسول علیہ السلام حادث وبالوحی و الالہام ومحاط علم اللہ تعالیٰ فلا مماثلۃ والمساواۃ
ھہنا لانہ قد صرح فی شرح العقائد بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف
حتی لو اختلفا فی وصف واحد ننتفی المماثلۃ واکتفینا بہذا المقدار وان کان الباب قابلا
للاطناب تبعا للمجیب الذی اختار الاختصار فی الجواب واللہ الھادی الی الطریق الحق
والصواب نمقہ الراجی رحمۃ ربہ الصمد **مرزا محمد**

مواہیر علمائے دہلی

الجواب صحیح **محمد عبد الرشید** دہلوی
مہتمم و مدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہی اور حق پر ہی۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہی کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہی اور اگر بواسطہ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہو تو اسمین کسیکو شک نہین ہی جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتے ہین یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالہام فہو باعلام من اللہ تعالیٰ فلیس مما نحن فیہ اور اوسیمین فرماتے ہین ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی او الہام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تفسیرہ معنو لانہ لا یطلع علی الغائب الا لمن ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر مین صاحب کشاف فرماتے ہین تبیینٌ لمن ارتضی یعنی انہ لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی ہو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کے علم غیب کا ہونا ظاہر ہی اور کل کتب سے ثابت ہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار القضا | محبوب نواز الدولہ مفتی اول ۱۳۰۵ھ | ریاست نظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتوی لکھا نہایت صحیح اور درست ہی واقعی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ما کان وما یکون کا علم باعطاء اللہ تہا یعنی پہلے جو کچہ ہوا اور قیامت تک جو کچہ ہوگا ہر شی اوس خالق انس وجان نے سردار دو جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض و بالواسطہ ہوے ثبوت دعوی مذکورہ کا اسطرح ہی کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک مین فرماتا ہی وما کان اللہ

تصنیف ہو چکی ہین جنمین محققان اہل اسلام نے زید کے قول کو ترجیح دی ہو اور ایک رسالہ بزبان اردو مین اور ایک عرب
شریف مین مرتب ہو چکا ہو اور احقر بہی اس امر مین ایک رسالہ لکہہ رہا ہو جسمین مخالفین کے کید افتراضیات اور اصول
عقیدۂ اہل اسلام سے اونکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالی مفصلاً بیان ہو گی پس برادران اہل اسلام کو چاہئے کہ عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ پر قایم رہین اور مفسدونکے مزخرفات سے بچین وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکاظ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ سنہ ھ

محمد عبد القادر باعکاظ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور
مردود ہی خواہ مخواہ مسلمانونکو کفر کیطرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہین قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوٰۃ شریف مین صحیح حدیث موجود ہی الکف عن من قال لا الہ الا اللہ
لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداود۔ پس باوجود اسکے جو مسلمانوں اوپر اطلاق کفر کا کرتے
ہین وہ اونکہنے والونکی طرف رجوع کرتا ہو فیکفرون بذلک اسمین کچہ شک نہین کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کل شی کا علم دیا گیا ہو اور فتح الباری وغیرہ مین بالتصریح مذکور ہو اور جن پانچ شیئونکا استثنا کیا گیا ہو اون پانچ شیئونکا
کا علم بہی بحسب قول علماء محققین دیا گیا ہی یہانتک کہ جنتی جنت مین اور جہنمی جہنم مین داخل ہون وہانتک کا کل علم
ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہو ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
مگر یہان ان باتون کے فہم کیلئے عقل چاہیے اور جن لوگونکا عقیدہ فاسد ہو وہ اپنے منشاء فاسد کے موافق کتب علم کی عبارتونکی
تاویل کرتے ہین قال اللہ تعالی فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء
تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیۃ حررہ احمد علی عفی عنہ

قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہو فلیتنبہ لہذا ولیحذر من یبادر الی التکفیر
فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہ اعلام اللہ تعالی کلیات وجزئیات وما کان وما یکون واولین وآخرین کا علم تہا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ
اہل اسلام ہے کتبہ حکیم قمر الدین عفی عنہ

سب کی اطلاع آپکو ہی ایک حدیث مین ہی کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولین والآخرین اور یہہ بہی آپنے ارشاد کیا قد رفع الی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ یعنی دنیا و ما فیہا پیش کیگئین مین
نے کل مشاہدہ کرلیا اون چیزونکو جو قیامت تک ہونیوالی ہین اب آپکے علم غیب مین کیا کلام رہا ان وہابیون لا مذہبونکو
چونکہ انحضرت صلعم سے عداوت قلبی ہی اکثر کسر شان انجناب کرتے رہتے ہین اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتے ہین اور بوجہ بے ایمانی یہ وہابی لوگ کہتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادری ما وراء ہذا الجدار یعنی مین
دیوار سے پرے کی خبر نہین جانتا ہون حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہی اسکی کوئی اصل نہین چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین تصریح فرما دیا ہی اور المموج اللبیب مین ہی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شئ
الا الخمس التی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضاً یعنی سوای اون چیزونکے جسکا استثنار
اس آیت مین ہی کل شئ کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگون نے فرمایا کہ اون پانچ کا بہی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت
ہی من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہی اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہی فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہی خداوند تعالی ان لوگونکی صحبت و مکر وزور سے اہلسنت
و جماعت کو بچاے اور مسئلہ مذکورہ مین زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہی زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہی اور عمرو جو کہ منکر علم غیب انحضرت صلعم علیہ وسلم ہی اوسکی وہابیت مین کسی قسم کا شک نہین اور ایسے اعتقاد
رکھنے والیکو جو شخص اچھا سمجھے وہ بہی وہابی اور بد مذہب ہی اللہم احفظنا من الضالین آمین یا رب العلمین
حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حمید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالی
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھہ بہوج المعروف بہ پیر ابھر والہ
نزیل حیدر آباد دکن صانہ اللہ عن الفتن ۱۲

عبد النبی الامی الحنفی
سید حمید شاہ قادری ۱۳۱۶

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی آغائی عفی عنہ
محمد عبد الواحد ۱۳۰۸ھ

الجواب صحیح بلا ریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی
محمد عبد الغنی لدا الشیخ اعظم

لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالی مطلع نہین کرتا
مگر اپنے رسولون مین سے جسکو کہ وہ پسند وبرگزیدہ فرماے اوسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالی اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہین کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہوجاے۔ تیسری آیت وعلمك مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیك
عظیما یعنی جو چیزین کہ آپ جانتے نہ تھے وہ تمام اللہ نے تمکو معلوم کرادیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ جسکا آپکو
علم نہ تہا یعنی جو اشیا کہ آپکو عدم علم کی اوزاو مین عام اس بات سے کہ کسی زمانہ مین ہو نہ زمانہ ماضی کی قید ہے نہ زمانہ
حال وآئندہ کی قید ہے بہرحال جمیع ازمنہ مین جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تہین کل کا علم حق تعالی نے آپکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف مین ہے قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورها فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلك المنافقین قالوا استهزاءً زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن یخلق بعد
ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلك رسول اللہ صلعم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا یسئلونی عن شیئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انباتکم بہ
فقام عبد اللہ بن حذافہ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ فقال حذافہ فقام عمر فقال یا
رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا فاعف عنا عفا اللہ
عنك فقال النبی صلعم فهل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر کما جاء فی التفسیر البغوی والبیضاوی
تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی مین یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابہی پیدا نہین
ہوے بلکہ آیندہ پیدا ہونیوالے لوگ ہین اونمین سے کون مجہپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجہکو دیا گیا اور میری امت
مجہپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقون نے استہزا و مذاق کیا کہ ہمکو ہم آپکے ساتہ
موجود ہین اور ہمین پہچانتے نہین ہین یا یہ پہر جو لوگ ابہی پیدا نہین ہوے اونہین کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنتے ہی منبر پر
چڑہے خدا کی حمد وثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہین میری علم مین جو سوال کرینگے اسوقت سے لیکر قیامت
تک کی اشیا سے اونکو آگاہ کردونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلائیے میرے باپ کا نام کیا ہے آپنے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمر رضہ کہڑے
ہوے اور فرمایا کہ ہم اللہ ورسول وقرآن سے راضی ہوے اور ہماری خطا معاف کیجیے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
آپکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتون آسمان وساتون زمین مین جسقدر چیزین ہین

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ فخر الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ واقع آگرہ

الجواب صواب حررہ سید
ممتاز علی عفی عنہ

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی

عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم

مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

لاریب ان اللہ تعالیٰ عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی اللہ تعالیٰ بھذہ الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ علمہ بدلیل قولہ وعلمک مالم تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض ای بواسطۃ اللہ تعالیٰ لا بالذات فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وھذہ طریقۃ الحق والصواب وموافقۃ الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وعزل عن الحق والصواب کتبہ العبد

ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ

عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالیٰ بذاتہ عالم الغیب ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام و اولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم و روح البیان سے بھی دعویٰ مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے بھی ہویدا ہے۔ یہ تو سنیئے وکیونکہ ظاہر ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں بکثرت اولیاء کاملین ایسے ہیں کہ بحفظ و خدا تعالیٰ سے اس علم لدنی سے بار یاب اور [illegible] بار یاب کیا ہے چنانچہ سید [illegible] اولیاء

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی الٰہی بخش عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدہ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے
اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں
الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے
من انکر المحکمات فقد ضل واضل
حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ

دار العلوم سرکار عالی

خلیل الرحمن محمد

نادر الدین

بمنہ وکرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان وما یکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار اور ثبوت بیان کئے منکل الوجوہ ثبت وجود علم ماکان وما یکون ہیں۔ عمرو کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ویکون عنایت کیا تھا تو اوس قائل کو کاذب مفتری نعوذ مضل کہیں گے کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا باینہمہ ثبوت واثبات محدثین ومفسرین کافر و مشرک کہا جاوے نعوذ باللہ من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے اور مسلم کا قائل ملوم ہے
ہذا فقط سید عبد الحی و سید غلام محی الدین

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان ومایکون کا اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو بکل شیء علیم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہین چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتداء مدارج النبوہ مین یون ہے وھو بکل شیء علیم وودی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم
ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ یعنے آنحضرت پر تمام علوم اول وآخر کے منکشف ہوئے تھے ایسا ہی تفسیر روح البیان
مین پس قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو تمام علوم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کی عطا
فرمایا تھا۔ بخاری شریف مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بہا ماکان ومایکون یعنے شب معراج مین ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ مین اترا اوسکے سبب سے جان لیا مین نے جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے اور طبرانی کی حدیث مین
ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنے پیش کی
گئی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتیلی میرے ہاتھ کی دیکھ رہا ہون دنیا طرف ان چیزون کو جو دنیا مین ہو رہی ہین قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہون مین میرے ہاتھ کی ہتیلی کی طرف قال فی المواہب عن ابی ذر لقد ماترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندونکے پر کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین شک نہین اس بات مین کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے زیادہ علم دیا ہے اور عطا کیا ہے
آپکو اگلے پچھلے سب لوگون کا علم اور مشکوۃ شریف مین دارمی اور ترمذی سے یہ ہے فعلمت ما فی السموات والارض
الحدیث یعنے معلوم ہو چکا مجھکو جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات
ترجمہ مشکوۃ مین فرماتے ہین یعنی دانستم ہر چہ در آسمانہا و در زمینہا بود وایں عبارت است از حصول تمام علوم جزوی وکلی
در احاطہ آن جان چکا مین نے جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ تمام علوم کلیات وجزئیات کے آنحضرت
پر منکشف ہو گئے تھے اور اس حدیث کی شرح مین تفسیر حسینی کے سورۂ رحمن کے ابتدا مین یون ہے بیاموزانید وی تعالیٰ
آنحضرت را بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین ازینمعنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اوپر گذرا پس احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو علوم کلیات وجزئیات وماکان ومایکون
کو عنایت فرمایا ہے امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر مین بعد بیان غیوب خمسہ فرمایا ہے وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنے اللہ تعالیٰ نے غیوب خمسہ یعنے علم قیامت وغیرہ آپکو معلوم کرا دیا اور کہا

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کئے دیتے ہین
وهو هذا ۔ نظرت الی بلاد الله جمعاً ۔ کخردلة علی حکم اتصال ۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے جمیع بلاد الله کو اسطرح
مشاہدہ کیا جسطرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکے علم غیب مین کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب
بالذات ہین تاکہ اعتراض وارد ہو ۔ ہم تو یہی کہتے ہین کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا اوسکو علم من لدن سے آگاہ
کرتا ہے حنبلیہ و شافعیہ و حنفیہ و مالکیہ کے علما و اتقیا کل اس امر مین متفق ہین ہان البتہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے
کیونکہ اونکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے رہین اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے رہین اللهم احفظنا من شرور
الوہابیة الضالة آمین یا رب العالمین نمقہ العبد العاصی الراجی الی عفو ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب علم
مدرسہ ابو العلاے آغائی

بیشک حضرت سرور عالم صلی الله علیہ وسلم کو الله تعالی نے علم غیب جمیع ماکان و مایکون کا عنایت کر دیا اسکے منکر
صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم الله تعالی فی الدنیا والآخرہ ہین خداوند تعالی ایسے لوگونکی صحبت سے بچائے حررہ
الفقیر عبد الرسول محمد عبد الله عفا الله عنہ وعن والدیہ بنگلوری

فتوی علماے بنگلور

حامداً و مصلیاً و مسلماً علی رسولہ وآلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علماسے سو بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا الله تعالی سورہ نسا مین وعلمك ما لم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما یعنے الله تعالی نے معلوم کرادیا جو کچھ آپ نہین جانتے تھے اور آپ پر الله کا فضل ہے
تفسیر مدارک مین ہے ما لم تكن تعلم من امور الدين والشرايع او من خفيات الامور وضمائر القلوب
یعنے الله نے معلوم کرادیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کے اور سب امور پوشیدگی کے اور بھید ان دلون کے ۔
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی و جلالین و بغوی و ابو السعود و کبیر و ابن خازن وغیرہ تفاسیر مین ۔ اور تفسیر
حسینی مین ہے و بیاموزانیدہ است ترا ما لم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمائر
و جمہور گفتہ اند آن علم است بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و در بحر الحقایق میفرماید
کہ آن علم ماکان و مایکون است کہ حق سبحانہ تعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ
آمدہ است کہ و بودم زیر عرش قطرہ در حلق من ریختند فعلمت بہا ما کان وما سیکون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود

ہو گا کہ محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں سے کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہوئے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرکے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت
تک جو چیزیں ہونہار ہیں انسے پوچھو میں کہدیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ
میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کئے اسکے اور
منبر سے اترے۔ تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کو علم غیب واحاطہ علمی میں
کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا یہ انکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید
والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی
نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریہ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس کفر کے اعتقاد سے پس اسکی تردید میں علماء عرب کا رسالہ
جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی ضل بہا العوام** ہے
اس نجدی کے اقوال کفریہ کو بعد ازاں فرماتے ہیں فلذلک قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنے اسی سبب علماء
عرب فرماتے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہے اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب**
میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہے یا عجبا ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنے اس نجدی
کے عجیب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کے جو زید کو کافر و مشرک کہا خود کافر و مشرک ہو گیا واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین الضعیف **السید محمد**
عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنجلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیہ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر
بنجلور صانہا اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد
عبد الغفار شاہ حنفی
القادری بنجلوری

ھذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس**
القادری الحنفی البنگلوری خطیب وامام جامع مسجد معسکر بنگلور
ناظم مدرسہ قدوسیہ
وجامع العلوم

محمد
قادری
شاہ
ولد
عبد القدوس

ھذا الجواب صحیح کتبہ **السید**
حسن صانہ اللہ عن الفتن

علامہ عبدالغنی شرح اربعین میں لکہا ہر کہ تہا مگر آپکو پوشیدہ رکہنے کا حکم تہا ایسا ہی لکہا ہر امام
جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شعیب نے محاسن الاخیار میں اور علامہ ابراہیم باجوری شرح
قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علما اپنی کتب میں اور مدارج النبوہ میں ہی ہرچہ در دنیا
ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی آنحضرت کو آدم علیہ السلام کے زمانے
سے قیامت تک کے حالات منکشف کر دیا تہا اور نور الانوار میں ہی وهذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہیں جانتے کا حکم امت کے حق میں ہی لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تہا اور
قطب زمان امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرماتے ہین ومن علومک علم اللوح
والقلم ٭ یعنی بعض علوم سے تمہارے ای رسول مقبول علم لوح وقلم کا ہی تشریح اسکی یون ہی کہ خداتعالی تمام علوم
اور حالات ابتدا دنیا سے قیامت تک لوح محفوظ پر اپنے قلم قدرت سے لکہا ہی یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہی آنحضرت کے علوم
کلیہ سے پس اقوال علما سے بہی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام واہلسنت وجماعت ہی۔
اور قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کا نہین تہا باطل ہی یہی ہی اعتقاد فرقہ وہابیہ نجدیہ
خذلہم اللہ تعالی کا اور یہ قول کفار ومنافقین کا ہی جو آنحضرت کے علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن وانکار کرتے تہے
جیسا کہ تفسیر بغوی جزو چوتہا کے تین رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وماکان اللہ لیطلعکم علی
الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہی وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورها فی الطین کما عرضت علی ادم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم
یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئالونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم
بہ فقام عبداللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یا رسول
اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری تمام
امت کو مجہے بتلائی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائی گئی تہی مینے معلوم کیا انکو جو میرے پر ایمان لاوینگے اور جو منکر ہونگے
یہ بات کفار منافقین کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے جو لوگ ہنوز پیدا نہین ہوئے ہین انہین کون مومن اور کون کافر

جو لوگ

فتوی علمای علیگڈھ

صورت مذکورۂ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہی اسواسطی کہ زید نی ایسا یہ عقیدہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہی یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہی وہ کسی دوسری کو واسطی ثابت کرنا بیشک شرک ہی جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلاواسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہی مگر زید نی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہی واللہ اعلم حررہ **محمد لطف اللہ**

مفتی العدالۃ العالیۃ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ۔ مقام علیگڈہ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہی اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنی خط مین مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہی وہ درج ذیل کیا جاتا ہی۔ وہو ہذا جناب من۔ آپ کا فتوی حیدر آباد و علیگڈہ ہوکر دہلی مین میری پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تہا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہی مہر حیدر آباد رہی اسواسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہوگیا والسلام ۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ از علیگڈہ

فتوی علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سی کافر و مشرک نہین ہی اسلئی کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ سی ثابت نہین ہی غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سی نفی علم غیب کی بطور ظاہر کی ثابت ہوتی ہی اور بعض دیگر سی ثبوت علم غیب ہوتا ہی پس علمای محققین نی اونمین تطبیق باینطور دی ہی کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بہی اور نہ بہی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق مین کفر نہین ہی اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہی اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہی کہ

هذا الجواب صحیح کتبہ **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذہبا والبنگلور اقامۃ۔

این جواب صحیح ہست و موافق عقائد اہل سنت و جماعت ہست کتبہ حکیم سید عبد الباسط عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم بنگلور

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذہبا والقادری طریقۃ والجن مین اقامۃ۔

فتوی علمائ مدراس

حامدا لله ومصلیا ومسلما علی رسوله وآله انحضرت صلی الله علیه وسلم کو الله تعالی کل شی کا علم عطا فرمانا اعتقاد صحیح سے ثابت ہو اور فقہا و محدثین اسپر تصریح کرتے ہین پھر اسکو کفر و شرک کہنا باطل ہی جو علم غیب کہ الله تعالی سے مختص ہے جسکو غیر مین ثابت کرنا کفر ہی وہ علم غیب بالذات ہی جو الله تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہی اور منزہ ہی تغیر و حدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کو انحضرت صلی الله علیه وسلم بلکہ بعض اولیاء الله مین جو ثابت ہی وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہین اور اسکو ثابت کرنا کفر نہین کما صرح بہ الامام الیافعی فی نشر المحاسن والعلامۃ ابن حجر المکی فی فتاوٰہ وقال العلامۃ الخفاجی فی حاشیۃ تفسیر البیضاوی وھو الذی اختص الله تعالی بہ من علم الغیب ھو علمہ تفصیلا ذاتا او زمانا من غیر واسطۃ اصلا فلا ینافیہ علم بعض الاولیاء والانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لہ بواسطۃ ذلک والہام من الله انتہی والله اعلم کتبہ **محمود بن صبغۃ الله** کان الله لہما

۱۲۸۶
محمود

الجواب صحیح **عبید الله** کان الله لہ

خادم شریعت رسول الله
عبید قاضی اہل سنت مدراس

صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

سیدی عبدالعزیز الدباغ اور صاحب ابریز فی ابریز شیخ عبدالعزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت
عجیب و غریب کے ولقد رائت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش
والحشرات والسمٰوٰت ونجومھا والارضین ومافیھا وکرۃ العالم باسرھا تستمد منہ ویسمع اصواتھا
وکلامھا فی لحظۃ واحدۃ ویمد کل واحد بما یحتاجہ ویعطیہ و یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا
عن ھذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرجع ھذا الولی فینظر
فیری مددہ من غیرہ وھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الحق سبحانہ فیری الکل منہ تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۵ واعظم الارواح علما واقواھا نظرا
روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانھا یعسوب الارواح فھی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما
سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینھا وبین ذاتہ الطاھرۃ
صلی اللہ علیہ وسلم امدتھا بعدم الغفلۃ حتی صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم
مع عدم طوق الغفلۃ لھا فی ذلک لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ
واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنی انھا ما من شئ تتوجہ
الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجھت الی شئ اخر علمتہ وھکذا
حتی تاتی علی ما فی العالم فلھا التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ
ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی
عدم الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فھو بالنسبۃ الی
توجھا بمعنی انھا اذا توجھت الی شئ لا یفوتھا ولا یلحقھا فی توجھا الیہ سھو ولا غفلۃ
ولا نسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانھا قد تغفل عنہ ویقع لھا فیہ السھو والنسیان ولھذا
قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت
فذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السھو ولم ینبھوہ ۱ ابریز صفحہ ۲۴۵

کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دل مرتضیٰ حسن جان اہل حدیث

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ و تعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونوں معنی اشراک کے متحقق نہیں ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ میں کا نام ہے چنانکہ مزعوم عوام و بعض علمای ظواہر یہی ہے تاہم بھی زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ در بارۂ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ہوں یا فی المآل و فی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلا و ابدا خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ کا ہے غفلت و نسیان ہیچ نوع اوسپر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کر دیا ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہے خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن و کشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمرو سنیگا خدا جانے کیا کہیگا اب میں کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکہتے ہیں ثم الارواح مختلفۃ فی ھذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من ھو قوی فی الاطلاع ومنھا من ھو ضعیف واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانھا لم یحجب عنھا شئ من العالم فھی مطلعۃ علی عرشہ و علوہ و سفلہ و دنیاہ و اٰخرتہ و نارہ و جنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمییزہ علیہ السلام خارق بھذہ العوالم باسرھا فعندہ تمییز فی اجرام السموٰت من این خلقت و متی خلقت و لم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء الخ ام الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی ھذا مزاحمۃ للعلم القدیم الازلی الذی لا نھایۃ لمعلوماتہ وذلک لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی ھذا العالم فان اسرار الربوبیۃ واوصاف الالوھیۃ التی لا نھایۃ لھا لیست من ھذا العالم فی شئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتھا بھذا التمییز فلذلک کانت ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم تمییز ذلک التمییز السابق وتخرق بہ العوالم کلھا فسبحان من شرفھا وکرمھا واقدرھا علی ذلک انتھی صفحہ ۲۴۴ کتاب الابریز الذی تلقاہ نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین

مبارک

لانہ لا یتحملہ احد والقسم الثانی اختارنی اللہ تعالیٰ فیہ
باعلامہ لمن یستحقہ والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام
للخواص والعوام انتہی مترجماً قال فی وصل مدارج النبوۃ
فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل لہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہر کہ مطالعہ کند احوال شریف او را از ابتدا تا انتہا و بیند کہ چہ تعلیم
کردہ است او را پروردگار و افاضہ کردہ است بروی علوم و اسرار ما
کان و ما یکون حاصل شود او را علم بہ نبوت او بی شوب شکوک و
کان فضل اللہ علیک عظیما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب علمہ
وکمالہ انتہی بلفظہ والاحادیث الصحیحہ المثبتۃ لوسعۃ
علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح
البخاری عن عمر رضی اللہ قال قام فینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل
الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث کما فی صفحہ ۴۵۳
من مطبوعۃ المطبع الاحمدیۃ وکتب علی الحاشیۃ بعلامۃ
الکرمانی والخیر الجاری قولہ فاخبرنا عن بدء الخلق حتی
دخل ای غایۃ الاخبار عن دخول اہل الجنۃ والغرض
انہ علیہ السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعا
قال الطیبی دل ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر عن جمیع
احوال المخلوقات انتہی قال المحدث الدہلوی فی ترجمۃ
المشکوۃ تحت ہذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد
از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی بلفظہ وفی الصحیحین
عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیہا شیئا الی قیام الساعۃ الا
ذکرہ علمہ من علمہ وجہلہ من جہلہ ان کنت لاری
الشئ قد نسیت فاعرفہ ما یعرف الرجل اذا غاب عنہ
فراٰہ فعرفہ وکتب علی حاشیۃ الصحیح البخاری فی صفحہ ۹۷۷

کہ کسیکو اوسکو تحمل کی طاقت نہیں ہی دوسرا قسم وہ علم ہی جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھون اوسکو تعلیم کرون
تیسرا قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہی
وصل بیان عقل کامل و علم شامل آپکی مین لکھا ہی جو کوئی آپکی
احوال شریف کو اول سے آخر تک مطالعہ کرے اور دیکھے کہ جو کچھ
خدا نے آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ما کان و ما یکون بخشی ہین
تو اوسکو آپکی نبوت پر بلا شبہ یقین حاصل ہوتا ہی خدا فرماتا ہی
اور تعلیم کیا تجھکو جو تجھکو معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجھپر عظیم ہی
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکا علم و کمال کے ہو یہ
ترجمہ ہی عبارت مدارج کا اب سنو احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کو باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ
انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسے مقام مین کھڑے ہوئے کہ ابتداء پیدائش سے بہشتیون کے بہشت
مین داخل ہونے اور دوزخیون کے دوزخ مین داخل ہونے تک ہمکو خبر دار
کر دیا مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ مین دیکھو اور اوسکے حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سے لکھا ہی کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالۃ ہی کہ آپنے جمیع احوال مخلوقات
سے خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہی عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین کہ
احوال مبدء اور معاد اول سے آخر تک سب بیان فرما دیا انتہی مترجماً
انتہی بخاری و مسلم وغیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑھا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنے سیکھا سیکھا جسنے بھلایا بھلایا
مین کسی چیز کو دیکھ لیتا ہون کہ بھول ہوئی یاد آگئی ہی جیسا کوئی
غائب ہوئی چیز کو دیکھکے پہچان لیتا ہی اس حدیث کے حاشیہ صفحہ ۹۷۷ مین

مواہیر وتصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً

بر صحت عقیدہ زید

اہل سنت وجماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالات مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** ومقبولہ **رشید احمد گنگوہی** مین بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہین **ازانجملہ** وہ مین ہے کہ **اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے** اور **ازانجملہ** وہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الٰہی علم غیب ماکان ومایکون نہین ہے اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہے **اور شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہے اور آپکا علم اوس سے کم ہے** اور **ازانجملہ** وہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ ہے** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل الکاسدۃ جب اس فرقہ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہند وسند وپنجاب کے علماء کرام اہلسنت اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم ومغفور تھے مولانا مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ باید وشاید میان خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور مین جہان یہ خلیل مدرس اعلیٰ تہا ان مسائل مین مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایہ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہان سے خارج کرایا اسی پر اون مرحوم ومغفور نے کفایت نہین کی بلکہ ان تمام تحریرات مناظرہ کو عربی مین ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل علماء حرمین شریفین کی عالیخدمت مین پیش کیا تمام علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میان رشید وخلیل وغیرہ دیوبندیونکی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب مبارک سے مسئلہ متنازع فیہا بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے اخیر سے وہ تقریظات وتصدیقات بعینہٖ نقل کردیتے ہین

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ علی وسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر وابہام آیۃ وعلمک ما لم تکن تعلم الاینجبر عن کثرۃ الاعلام قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلاً عن تفسیر بحر الحقائق تحتہا کہ آن علم ماکان ومایکون است کہ حق تعالیٰ در شب اسری بدان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است وقال المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و اوتیت قسماً من العلم الذی عہد منی علی اخفاءہ وکتمانہ

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہے اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور کتب سیر مین درج ہے اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم مین جو ابہام ہے وہ بھی بنہایت کثرت پر اعلام ہے بحر الحقائق کے حوالہ سے تفسیر حسینی وغیرہ مین ہے کہ وہ علم ہر چیز کا جو ہوئی تہی اور ہوگی یہ معراج کی رات مین حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا تہا جیسا کہ معراج کی حدیثون مین وارد ہوا ہے۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوہ کے باب معراج مین لکہتے ہین کہ آپنے فرمایا ہمکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا اور ایک قسم وہ علم تہا کہ جسکو چھپانیکا ہمسے عہد لیا گیا

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقى عليك علم الاولين والآخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوٰة فى الفصل الثالث من باب
المساجد و مواضع الصلوٰة حديثا فيه ذكر رؤية
الله تعالى و وضع الكف بين الكتفين ووصول البرد
بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى
لى كل شئ وعرفت قال المحدث الدهلوى تحته
پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ را انتہى بلفظه
وفى الفصل الثانى من هذا الباب من المشكوٰة
حديث سنن الدارمى وجامع الترمذى بهذه
المضمون وفيه فعلمت ما فى السموٰت والارض
قال المحدث الدهلوى تحته پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و
ہرچہ در زمین بود عبارتست از حصول تمامہ علوم جزوی و
کلی واحاطہ آن انتہى وقال الشيخ المحدث الدهلوى
فى ترجمة المشكوٰة انه عليه الصلوٰة والسلام اعلم من
الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجما و
قال العلامة القسطلانى فى المواهب انه لا فرق
بين موته وحياته فى مشاهدته لامته ومعرفته
باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده
جلى لاخفاء به الخ انتهى وقال فى تفسير فتح العزيز
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا لانه يطلع بنور نبوته
على مرتبة كل متدين بدينه انه بلغ اى مرتبة من
دينى وما هو حقيقة ايمانه والحجاب الذى حجبه
عن الترقى ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سيئاتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته فى حق الامة مقبولة

لکہا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بہی زیادہ پر خبردار کیا ہو اور آپکو اولین و آخرین کی علم
عطا فرمای ہین یہ ترجمہ ہو عبارت مواہب کا اور مشکوٰۃ
کے باب المساجد کی تیسری فصل مین حدیث ہو جسمین دیدار
الٰہی اور دو نو شانون مین کف کو رکہنے اور [illegible] مین
سردی کے پہونچنے کا ذکر ہو تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہو گئی میری لئے ہر شے اور مینے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح مین لکہتے ہین کہ مجکو ساری علم
روشن ہو گئے اور سب کو مینے پہچان لیا اہ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوٰۃ مین حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون مین وارد ہو جسمین آپنے
فرمایا ہے کہ مینے جو کچہ آسمانون اور زمینون مین ہو
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کامون مین دانا تر ہین اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات مین کچہ فرق نہین ہے
کہ آپ اپنی امت کو دیکہتے ہین اور انکی حالات اور نیتون اور
ارادون اور خطرونکو پہچانتے ہین اور یہ بات آپ پر روشن ہو
اسمین کوئی پوشیدگی نہین ہو الخ انتہی اور تفسیر عزیزی مین
ویکون الرسول علیکم شہیدا کی نیچے لکہا ہو کہ رسول نور نبوت
سے اپنے دین کے ہر دیندار کو مرتبہ پر مطلع ہو کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہو
اور اسکی ایمان کی حقیقت کیا ہو اور کس حجاب سے ترقی سے محجوب
ہو پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیونکی گناہونکو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقی
سبکو پہچانتا ہو اسلئے اسکی شہادت امت کی حق مین مقبول

بعلامة العيني قوله ماترك فيها شيئًا اى من الامور المقدرة
من الكائنات انتهى و فى كتاب الفتن واشراط الساعة
لصحيح مسلم عن حذيفة رضى الله عنه انه قال اخبرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم
الساعة الحديث وايضا فى صحيح مسلم عن عمرو بن اخطب
رضى الله عنه حديث خطبة النبى صلى الله عليه وسلم
بعد الفجر الى الظهر ومنه الى العصر ومنه الى المغرب و
قال فاخبرنا بما كان و بما هو كائن فاعلمنا احفظنا فهذه
الايات والاحاديث الصحيحة نصوص صريحة
فى انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال
الموجودات والامور المقدرة من الكائنات
وما كان وما يكون فاخبر عنها فلهذا اقر اكابر
اهل السنة بانه صلى الله عليه وسلم عالم ما كان
وما يكون وحرروه فى الكتب الدينية كالشفاء والمواهب
اللدنية وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة
وغيرها فالآن تيامل مؤلف البراهين ومقرظها فى ان
علمه صلى الله عليه وسلم بما كان وما يكون قليل عن علم
ملك الموت والشيطان اللعين ام كثير والله هو الهادى
والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة
علمه عليه السلام وان كانت كافية ووافية لكن ازيد عليها شيئا
لتحقيق الحق الحقيق قال العلامة القسطلانى فى المواهب
اللدنية فى باب اخبار الغيوب اخرج الطبرانى عن ابن عمر
رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن
فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذا ثم نقل
احاديث الصحيح لمسلم وسنن ابى داؤد فى اخر الباب

شرح عینی سے لکہا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کی بیان سے کچہ نچہوڑا
اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں انہیں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمکو خبردار کردیا جو کچہ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح
مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ
آپنے فجر سے ظہر تک پہر عصر تک پہر مغرب تک خطبہ پڑہا پس
ہمکو خبردار کردیا اسسے جو کچہ ہوا اور ہوگا پس ہمسے بہت حافظہ
والا بہت علم والا ہے اہ - اب یہ آیات واحادیث صاف بتارہی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور
امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع تہے اور انکی
خبر بہی دی اسیواسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ما کان وما یکون کے عالم ہیں اور یہ مسئلہ اپنے
دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ
وروضۃ الاحباب ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں
لکہدیا اب براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح غور کرے
کہ آپکا یہ علم ما کان وما یکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان
کے علم سے کم ہے یا بہت خدا ہی ہادی اور توفیق رفیق کرنیوالا ہے
ہر چند یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ وسلم کی وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنا بر
زیادت تحقیق تہوڑا سا اور بہی لکہدیتا ہوں علامہ قسطلانی
شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکہتے ہیں طبرانی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میری
طرف اٹھائی ہے پس میں اوسکو دیکہہ رہا ہوں گویا
کہ میں اس اپنے ہاتہ کی ہتیلی کو دیکہہ رہا ہوں پہر صاحب مواہب لدنیہ
نے صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی حدیثیں نقل کرکے اخیر باب میں

تصدی للمرد علیہم خیر جزائه ووقاه شر حساده واعدائه امین۔ امر برقمه خادم الشریعة
راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة حالا

محمد صالح کمال

کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما ۔ ۳ ذی الحجة ۔ سنه ۱۳۲۳ھ

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ و شیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد لله وحده وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه والسالکین منهجهم بعده اللهم هدایة للصواب
قد نظرت فی جملة من کلام صاحب البراهین وکلام المؤیدین له ونظرت ایضا فی کلام المعترض بالتعقیبات علی
صاحب البراهین فرایت الحق والصواب الذی لاشک فیه والارتیاب مع المعترض بالتعقیبات المنقولة بالحرف
من کتب اهل السنة والجماعة واما صاحب البراهین والمؤیدین له فهم اشبه بالشیاطین اهل
الزیغ والزندقة ان لم یکونوا کفارا ابقین جزی الله عنا وعن دیننا الشیخ المعترض بالتعقیبات الجزاء
الجمیل واحله وتعقیباته المذکورة من القلوب المحل الجلیل وشکر الله مسعاه وانا له فی الدارین من خیراتها
ما یتمناه والله سبحانه وتعالی اعلم ۔ رقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل
مفتی الشافعیة ورئیس العلماء فی الحرم المکی غفر الله له ولوالدیه ومشایخه واخوانه ومحبیه وجمیع المسلمین امین

محمد سعید بابصیل

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ محمیہ

حمدا لمن فیض من فضلاء من یؤید دینه القویم وینفی
عنه شبه اهل الضلال ویرد برهانهم العقیم والصلوة والسلام علی سیدنا محمد الهادی من الضلال وعلی آله
ومن تبعهم من اهل الفضل والکمال سیما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سهاما قاتلا لاهل البدع والضلالة
امین اما بعد فانی قد تصفحت غالب ما فی هذه الرد فوجدت قائله قد اجاد ولزم الحق فلله دره من محسن
حیث تصدی للرد علی هذا المفتن فجزاه الله احسن الجزاء واکثر من امثاله مدة نزول الغیث من السماء
کتبه راجی العفو من واهب العطیة محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین

محمد عابد حسین
مفتی المالکیة

مفتی المالکیة ببلد الله المحمیة مصلیا مسلما

تقریظ حضرت مفتی الحنابلة بمکة المعظمة

الحمد لله وحده رب زدنی علما استمد من الله التوفیق
والرشاد لاقوم سداد اعلم ایها السائل ان مذهب الحنابلة فی مثل هذه المسائل مذهب السلف المأمون من
الزیغ والتزییف والتاویل مما یوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلیة المقدسة الاتصاف بالکذب
فقد اخطأ وخالف الاجماع اتصف بالکفران لم یتب ویرجع عن مقالته وفی الکتاب العزیز قوله سبحانه وتعالی
ومن اصدق من الله حدیثا وانما یفتری الکذب علی الله الذین لا یؤمنون بالله الآیة وقال الشیخ السفارینی
الحنبلی رحمه الله تعالی وکل نقص قد تعالی الله فیا بشری لمن والاه ما اجاب به صاحب التعقیبات علی صاحب
البراهین والمؤیدین له فهو الحق الذی لا محیص عنه فجزاه الله عن المسلمین خیرا وجزاه مغفرة ورحمة

وواجب العمل بها ۔ انتهى مترجما فعلم ان انكار
اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم بما كان و
يكون لا يقول به احد من المسلمين سوى
الوهابيين من المكذبين فقطع دابر
القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين
انتهى مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخليل
ثم مكابرته ومجادلته من غير توب الى رب جليل فاتفق
حضرت حكم المناظرة وغيره من علماء اهل
السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج
من الرياسة بالتذليل فالآن ارجو من حضرات
اهل فتوى الحرمين الشريفين ان يلاحظوا بكمال
عنايتهم هذه الرسالة فان كان ما فيها احكاما طابقا
بالكتاب والسنة واجماع الامة فزينوه بتصحيحهم
الشريف وما كان فيها من خطاء وزلل فاصلحوها
بالاصلاح اللطيف وان هذه التعقبات على البراهين
ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة وما حكمهم
افتونا ماجورين جزاكم الله سبحانه خير الجزاء في الدنيا
والعقبى انتهى

اور واجب العمل ہی انتہی مترجما ۔ اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون کے اعتقاد
کو انکار پر سوائے وہابیون کے کوئی مسلمان اصرار
نہین کر سکتا ہے پس ظالمون کی جڑ کاٹی گئی اور خدا
رب العالمین کیلئے سب تعریفین ہین ۔ انتہی
جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوئے پھر اسپر مکابرہ
اور مجادلہ پر کمر باندہی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچڑان نے جو اس مناظرہ مین حکم تہے
بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کے فتوی دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہے اور ریاست اسلامیہ بہاولپور
سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ
حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہے کہ اس رسالہ
کو تائیدوں متین کی روسے ملاحظہ فرماوین اگر یہ حق اور
قرآن وحدیث واجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے
مزین فرماوین اور جو اسمین خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کرین اور یہ ظاہر کردین کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے
مقرظ اور موئدین پر وارد وصحیح ہین اور انکا کیا حکم ہے اللہ تعالی
اسکا اجر بخشے

تقريظ حضرت مفتى حنفيه مكة معظمه

الحمد لله رب العالمين المنزه عما لا يليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبرء عما لا ينبغي لكماله
وعلى آله واصحابه وانصاره واحزابه اما بعد فان هذه التعقبات على صاحب البراهين ومقرظه مع
المؤيدين واردة صحيحة كما يظهر ذلك بالبداهة لمن طالعها خاليا من النزغات القبيحة وحكم صاحب
البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المرتد يقين بيقين كما صرحت به كتب الفقهاء
والمحدثين نعوذ بالله مما يوجب الخزى والندامة ويورث الحسرة وسواد الوجه في عرصات القيامة
انه ربي عن مقالة كاذبة ۔ كفوه بما سمى براهين قاطعة ۔ وما حكمه في ذا سوى ضربه امرى له بسيف
له في الحق انوار ساطعة فيباعد منها راسه عن مكانه ۔ وتبقى لاهل الزيغ والجهل قامعة جزى الله من

واجرًا والله سبحانه وتعالى اعلم لسامرقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حالاحامدا مصليا مسلما

(ختم: خلف بن ابراهيم)

تقريظ حضرت مفتي الحنفية بمدينة المنورة۔ الحمد لله تعالى اسال الله المولى الكريم ذا الطول التوفيق والاعانة في الفعل والقول نحمدك اللهم يا من جعلت العلماء المتقنين من هذه الامة مصابيح يستضاء بهديهم في ظلمة ليل الشك الداج وقصمت بامضى صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بضلالة الفتن من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات المنذر بانه ستكون بعده منات وهنات صاحب الملة البيضاء النقية التي الليل منها كالنهار القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار وعلى آله واصحابه القامعين باسنة الالسنة والسن الاسنة كل مبير وكذاب والفاضحين بشهب ثواقب افكارهم كل متهوك ضل عن سنن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت على هذا الرد المتين والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التي دلت على سراب بقيعة برهنت على سخافة عقل ملفق كلماتها القطيعة فلعمري انه لعميق الغوص في لجج الضلال مستحق الخزي من ذي الملكوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد فانه قد افاد واجاد بلغه الله غاية المراد وجزاه خير الجزاء الاوفى وانا له اجل مكانة وزلفى وصلى الله على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى آله واصحابه الذين اشادوا الهدى محكم الدعائم والله سبحانه ولي الهداية وبه العصمة والحماية ۔ نمقه الفقير الى عفو ربه عثمان بن عبد السلام داغستاني مفتي المدينة المنورة الحنفي عفي عنه

(ختم: عثمان بن عبد السلام داغستاني)

تقريظ المدرس المعظم في المدينة المنورة ۔ الحمد لله الذي شرح صدر بعض عباده وهداه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة والسلام على من شيد اركان الدين وعلى آله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد الواضح الذي هو لصاحب البراهين فاضح فلله در مؤلفه وجزاه خيرا عن الامة وادخله في شفاعة نبيها نبي الرحمة اما ما نقله الشيخ الراد عن صاحب البراهين وعن غيره من المبتدعين له الفسقة فانه كفر صراح وزندقة سلك الله بنا سبيل الحق والهداية وجنبنا طريق الباطل والغواية وكتبه العبد الاحقر محمد علي ابن السيد الظاهر الوتري الحنفي المدني خادم العلم والحديث المسجد الشريف النبوي حامدا مصليا مسلما ۔

(ختم: محمد علي ابن الظاهر السيد)

فتمت بالخير